ناولٹ_نگاہِ_الفت

لکھاری_جے_نکہت

عاشر امتیاز حسن ولد امتیاز حسن آپ کا نکاح رمشا بختیاور صدیقی ولد بختیاور صدیقی سے ایک لاکھ" "سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو نکاح قبول ہے---؟

مولوی صاحب کے الفاظ کا سماعت سے ٹکرانا گویا پگھلے ہوئے سیسہ کی سماعت میں اُترنے سے کم ناں تھا۔اس نے بے انتہا بے یقینی سے مولوی صاحب کو دیکھا جو منتظر تھے۔۔

پھر ٹرانس کی کیفیت میں نظر دائیں جانب اپنے جگری یار پر گئی جو فی الفور نظر چرا گیا،دوسرے پہلو میں نشستہ بڑے بھائی جیسے مہربان بہنوئی کو دیکھنا چاہا تو وہ بھی نگاہ بچا گئے،دونوں کی صاف پہلو تہی کے بعد شک کی تصدیق کیلئے اب کوئی ثبوت درکار ناں تھا۔۔

ضبط و کرب کی انتہا کو چھوتے ہوئے سختی سے آنکھیں میچ کر اس نے دونوں ہاتھوں میں خود سے چپک کر بیٹھے اپنے "متاع حیات "کو خود میں سمیٹ کر کوئی ایک کڑا فیصلہ لینے کیلئے خود کی ہمت بندھائی---

یہ بچے اس کی زندگی تھے ان سے دستبردار ہونا یا انھیں بانٹنا اس کیلئے گویا اپنے جسم کو دو حصوں میں تقسیم کرنا تھا۔ان کیلئے وہ دنیا کی کسی بھی طاقت سے نبرآزما ہوسکتا تھا۔۔لیکن ان بچوں

سے دستبردار نہیں ہوسکتا تھا۔۔۔

ہاں ! بھئی نوشے میاں !۔۔شادی کے دن قریب آرہے ہیں۔۔کیسا محسوس کررہے ہیں"
پھر۔۔؟ بیڑیاں لگنے والی ہے خیر سے۔۔وہ بھی تاحیات کیلئے۔۔۔؟ "عاشر کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے نوشاد بھائی نے اسے چھیڑا تھا۔۔
اس میں محسوس کرنے جیسا کیا؟"سائیڈ پر کھسک کر انھیں جگہ دیتا وہ لاپرواہی سے شانے اچکا گیا۔۔
اس کے روکھے جواب پر نیچے قالین پر بڑی کا ڈھیروں ڈھیر سامان پھیلائے الجھی نرالی آپا کے ماتھے پر ناگواری کے بل فی الفور نمودار ہوئے تھے۔اس کی یہی قطعی بے نیازی آپا کو مسلسل طیش دلا رہی تھی۔۔
ارے !!یہ کیا بات ہوئی بھئی؟"خشک رد عمل پر نوشاد بھائی چونک کر پورے کے پورے اس" کی طرف متوجہ ہوئے جو فون میں کنڈیکشریش گیم کھیلنے میں مصروف تھا۔۔۔
رہنے دیں نوشاد بھائی !یہ محترم اس دنیا کے خشک ترین،ان رومانٹک ترین اور مہکتے جذبات" خوشنما احساس کی وادی سے یکسر ناآشنا آدم بیزار بشر ہیں۔۔۔ "جلا بھنا سفیان اس کی شان میں قصیدہ پڑھتا ہوا ہی لاؤنج میں وارد ہوا تھا۔۔
نرالی آپا نے نروٹھے پن سے بھائی کو دیکھتے ہوئے سفیان کی بات کی تائید میں سرہلایا۔جبکہ عاشر

نے ماتھے پر سلوٹیں لیئے اپنے دوست کم دشمن کو دیکھا جو حسب سابق موقع پر حسب عادت حسب توفیق آگ میں گھی ڈالنے نازل ہوچکا تھا۔۔

"کیوں جناب؟ ایسا کیوں کہ رہے ہیں؟ماشاءاللہ سے خاصے خوبرو ہیں ہمارے سالے صاحب، امنگوں سے بھرے گبھرو جوان۔۔۔۔۔"نوشاد بھائی عاشر کے ہاف سلیو سے جھلک رہے مسلز کو دباکر عاشر کے حمایت میں شوخی سے بولے۔۔

"خوبرو ہونے سے کیا ہوتا ہے بندے کے خیالات بھی خوبصورت ہونے چاہیئے۔۔۔نرالی آپا اب" کے اپنی زبان روک نہیں پائی تھی۔۔

"بالکل!۔۔سفیان دھپ سے نیچے قالین پر آپا کے پہلو میں بیٹھا۔۔جس شخص کے خیالات ایسے خشک اور بے رنگ ہو وہ چاہے کتنا ہی بانکا جوان کیوں نہ ہو کہنا اسے آدم بیزار ہی درست ہوتا ہے۔۔۔"ٹیڑھے میڑھے منہ بناتے ہوئے سفیان نے گویا آپا کے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے تھے۔۔

"ارے!!نوشے میاں آپ کدھر۔۔؟"جواباً عاشر کہ خاموشی سے اٹھنے پر نوشاد بھائی نے اچنبھے سے پوچھا۔۔

کیونکہ میدان چھوڑ کر بھاگنا اور اینٹ کا جواب پتھر کی صورت نہ دینا عاشر حسن کا شیوہ قطعاً نہ تھا۔۔۔

"اپنے روم میں جارہا ہوں بھائی۔۔کیونکہ اس لعنتی شخص کو میں آل ریڈی آفس میں مسلسل تین

گھنٹہ جھیل کر آرہا ہوں،مزید مجھ میں برداشت کا مادہ ناپید ہے۔۔"وہ کڑی نظر مرتبان سے کاجو بادام نکال کر جگالی کر رہے سفیان پر ڈال کر خراب موڈ کے ساتھ دروازے کی سمت بڑھا۔

نوشاد بھائی جو غلط ہوتے ہیں، وہ ایسے ہی میدان سے دبے قدموں فرار ہوتے"

ہیں۔۔۔"سفیان تین بادام ایک ساتھ منہ میں ڈالتا ہوا طنزیہ ہانک لگانا نہ بھولا۔نتیجہ حسب توقع تھا۔

کہاں غلط ہوں میں۔۔؟"اگلے ہی ثانیے وہ مانند شیر اس کے مقابل ایستادہ تھا۔"

تو جانتا ہے۔"سفیان نے سر جھٹکا۔۔"

کیا جانتا ہوں؟ادھر بتاؤ ذرا۔۔۔۔؟"وہ بھڑک چکا تھا۔"

تاہم سفیان پر اس کی بھڑک کا اثر حسب سابق ندارد تھا۔

جسم میں دو سو چھ ہڈیاں،دو آنکھ دو،دو کان،ایک منہ۔ ایک ناک، دو ٹانگ ہر انسان میں یکساں"

ہونے سے خیالات بھی مماثل ہوں، ایسا لازم نہیں سفیان صاحب۔۔۔"وہ چبا کر جتاتا نوشاد بھائی کی سمت مڑا۔۔

اور نوشاد بھائی !یہاں سب اچھے سے جان لیں میری ڈکشنری میں شادی اور بیوی کا یہی"

مطلب ہے کی بندے کو تین وقت کا کھانا،دھلے دہلائے کپڑے اور کام سے واپسی پر گھر سمیت بچے صاف ستھرے معقول حالت میں ملتے ہیں بس!!۔۔باقی کے روایتی چونچلے میری سمجھ سے پڑے ہیں،جو شادی کے اوایل دنوں میں تو عروج پر ہوتے ہیں پھر ڈھلتے سورج کے مصداق

غائب!!---، انسان جیسا ہو ہمیشہ ہو-- !میری فطرت سے پل میں تولہ پل میں ماشہ جیسا مزاج مفقود ہے---"اس کا تند لہجہ حلاوت سے عاری قطعیت بھرا تھا--

اب اگر کچھ جذبات و احساسات وغیرہ وغیرہ جیسی کتابی دنیا میں جینے والے اشخاص کو اس پر" اعتراض ہے تو بضد شوق ہو---میں اس سلسلہ میں کچھ نہیں کرسکتا---"ازحد بے مروتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سپاٹ سے انداز میں اپنا نقطہ نظر گوش گزار کر اب وہ خود کو خونخوار نظروں سے گھور رہے سفیان کو کچا چبانے کے درپر تھا--

سن لیا نوشاد بھائی موصوف کے زریں خیالات---؟ "سفیان ہونق پن کا شکار نوشاد بھائی کی" طرف استہزائیہ مڑا۔

غالباً ان کے سامنے ہی میں نے اتنی بلند آواز میں اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا ہے کی" باآسانی ان کی سماعت فیض یاب ہوچکی ہے---"تیکھے انداز میں وہ ڈھٹائی کا بھرپور مظاہرہ کررہا تھا---

تو عاشر حسن صاحب !تین وقت کے کھانے کا انتظام وقت پر کرنے کے ساتھ آپ کے تاج" محل سمیت شہزادے اور شہزادی کا خیال تو احسن طریقہ سے کوئی کل وقتی ملازمہ بھی رکھ سکتی ہے،،،اگر آپ اسے اپنی سیلری کا کچھ حصہ دے دیں تو، اس کیلئے اتنی خواری مول لینے کی ضرورت کیا ہے----؟"نرالی آپا کا ضبط جواب دے چکا تھا---

بالکل !!میں آپ کی بات سے سو فیصد متفق ہوں---لیکن میرے کچھ عزیزوں کا کہنا تھا کی"

میرے بچوں کیلئے فقط میری محبت و توجہ ناکافی ہے۔۔انھیں ایک "ماں "کی ضرورت ہے اس کیلئے لازم ہے کی آنے والی محترمہ کے نام کے آگے "عاشر حسن "کے نام کا ٹیگ لگا ہو،ورنہ میں قطعی اس "کھڑاگ "کے حق میں نہیں تھا۔۔کیونکہ میری سوچ بالکل برعکس ہے۔۔میں اپنے بچوں کیلئے کافی ہوں،کسی "دوسری ہستی "کی محبت و توجہ کی انھیں ضرورت نہیں۔۔۔"نہایت پرسکون مگر طنزیہ انداز میں وہ اپنے عزیزوں کو ان ہی کے الفاظ لپیٹ کر لوٹانے کے بعد لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ واک آؤٹ کر گیا تھا۔۔۔

افف !اللہ آخر کیا کروں میں اس لڑکے کا۔۔؟"نرالی آپا سر تھام کر دھپ سے صوفے پر" بیٹھی۔۔

آپ پریشان مت ہوں یار!۔۔ایک بار موصوف کی شادی ہوجائے پھر سالے صاحب کے" سارے کُل خود ہی ٹھیک ہوجائیں گے۔۔"نوشاد بھائی تسلی آمیز انداز میں کہتے ان کے پہلو میں نشستہ ہوئے۔

ہاں !آپا جیسا پکّا ہم نے انتظام کیا ہے اس اڑیل گھوڑے کا، ایک بار بس بھابی جی اپنے" مبارک قدم اس گھر اور محترم کی زندگی میں رنجہ فرما دیں،پھر دیکھئے گا تاریخی نظارہ!۔۔کیسے ہمارے ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینے والے ہلاکو خان اپنی نصف بہتر کی پلو سے بندھے گھومتے ہیں۔۔۔"سفیان چشم تصور سے کوئی دلچسپ نظارہ کرتا پراسرار سا مسکرایا۔

لہجہ بھی خاصہ پُروثوق تھا نوشاد بھائی کچھ یاد آنے پر ہولے سے مسکائے۔۔

غلط فہمی ہے آپ صاحبان کی یہ سراسر۔۔میں آپ کی نسل سے تعلق نہیں رکھتا جن کے گلے" میں شادی نام کا پٹا ڈال کر بقول آپ لوگوں کے قابو کیا جاسکتا ہے۔۔ "نجانے کہاں سے وہ واپس وارد ہوا تھا۔اور آپا کے سائیڈ سے اپنا فون اٹھاتا ٹکا سا جواب دیکر واپسی کیلئے مڑ گیا۔۔

اور ہاں !!چوکھٹ پر جاکر کچھ یاد آنے پر اس کے قدم ٹھہرے۔۔میں بچوں کو لیکر ذرا باہر جارہا" ہوں۔۔آتے ہوئے ڈنر لیتا آجاؤں گا۔۔۔آپ آج کافی تھک گئی ہیں سو کچھ مت بنائے گا۔۔۔"رسانیت سے آپا کو مطلع کرکے وہ آگے بڑھا۔

اور میں صرف گھر والوں کیلئے ہی ڈنر لانے والا ہوں۔فالتو بی جمالو کا کردار ادا کرنے آنے والے" لوگوں سے التماس ہے کی وہ اپنے گھر کی راہ لیں،یہاں مفت کا لنگر نہیں بٹ رہا میرے حق حلال کی کمائی ہے۔۔ "پلٹ کر ایک کٹیلی نظر سفیان پر ڈال کر وہ یہ جا وہ جا ہوچکا تھا۔۔پیچھے سفیان پیچ و تاب کھاتا رہ گیا اس کی بے مروتی پر۔۔

اتنا شور یہ میرا گھر ہے یا پنجابی بیٹ کا ڈسکو۔۔۔؟ "دہلیز ہی پر تیز میوزک سے استقبال ہونے" پر وہ اچھا خاصہ حیران ہوا تھا۔۔

کیونکہ بچوں سے متعلق چھوٹی سے چھوٹی چیز کو لیکر وہ ازحد محتاط تھا۔کھانا پینا تو بچے اس کے بغیر خیر کرتے ہی نہیں تھے۔حتیٰ کی بچوں کو وڈیو گیم اور کاٹون کیلئے بھی وہ ٹائمنگ سے اپنے ساتھ لیکر بیٹھتا تھا۔سو ساؤنڈ سسٹم جیسا گھر میں کچھ نہ تھا۔اس صورت اس طرح گھر میں لاؤڈ میوزک

کی آواز حیرت انگیز تو تھی۔

لیکن جلد ہی دہلیز عبور کر کے چند قدم کا فاصلہ طے کرنے کے بعد لاؤنج میں قدم رکھتے ہی سامنے کا منظر دیکھ حیرانی کو پھر صدمہ میں بدلتے دیر نہ لگی تھی۔

،دو نین ستارے، ہے چاند سا مکھڑا

!!!!!!کیا کہنا اس کا---؟؟؟ آفرین

دعوت میں جیسے وہ شاہی تکڑا

اس کے جیسی نہ کوئی نازنیں

،شاہی جوڑا پہن کے

آئی جو بن ٹھن کے

،،،،وہی تو میری سوئیٹ ہارٹ ہے

،شرمائی سی بغل میں

،بیٹھی ہے جو دلہن کے

وہی تو میری سوئیٹ ہارٹ ہے--

لاؤڈ میوزک سے در و دیوار میں ارتعاش تو برپا تھا ہی--لیکن ویل ڈیسیپلین عاشر حسن کے صدمہ کی وجہ یہ میوزک نہیں بلکہ میوزک پر تھرکتے اس کے اپنے چوزے تھے،جو بڑی مہارت سے بڑی آپا کی بڑی بیٹی آٹھ سالہ سمن کے سٹیپز فالو کر رہے تھے--

صوفوں کے درمیان سے ٹی ٹیبل ہٹاکر صوفوں کو پیچھے کی جانب ذرا سا کھسکا کر قالین کو ڈانس فلور بنایا گیا تھا۔جس پر سمن سامنے تھی جبکہ اس کے پیچھے ردا، رومان اور نوال لیرکس پر بالکل ردہم سے سٹیپز لے رہے تھے۔

صوفے پر بڑے بڑے سائز کے رکھے دو ساؤنڈ سسٹم جو اس سوتی آلودگی کی وجہ تھی بلاشبہ سفیان صاحب کا کارنامہ تھا۔۔کیونکہ اس کا ڈیڑھ سالہ ایجاد محترم مومن صاحب بھی منہ میں فیڈر لیئے ان تینوں کے پیچھے آگے کے چار دانت دکھاتے ہوئے نجانے کونسے سٹیپز لے رہے تھے۔جس پر سفیان یوں خوش ہورہا تھا جیسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو۔۔

دعوت میں جیسے وہ شاہی ٹکڑا

اس کے جیسی نہ کوئی نازنیں۔۔

"ماپا!!!!!!----"

خود میں مگن حاضرین اس کا نوٹس لیئے بغیر گانا واپس سے لگا چکے تھے،صد شکر ایکٹ کیلئے صوفے پر رکھی پلیٹ سے مٹھائی اٹھاتے ہوئے ردا کی نظر اس پر پڑی تو وہ حسب عادت سب چھوڑ چھاڑ کر چہکتی ہوئی اس کی طرف لپکی۔

آرو!۔۔"ردا کو جھک کر والہانہ انداز میں باہوں میں سمیٹ کر اس کی پیشانی چومنے تک باقی" سب اس کی موجودگی سے باخبر ہوچکے تھے۔۔

سفیان نے عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے فوراً سے پیشتر ساؤنڈ سسٹم بند کیا تو اس کا اپنا الارم

میوزک بند ہونے پر گلا پھاڑنا شروع ہوگیا۔۔

ماپا !آپ کب آئے۔۔۔؟"ردا کو باہوں میں اٹھاکر وہ صوفے کے قریب آیا تو رومان بھی لپک کر" اس کی ٹانگوں سے لپٹا۔۔

"تبھی !جب آپ میکل جیکسن کی گدی نشین ہونے کا بھرپور ثبوت دے رہے تھے۔۔۔؟"

واو !!ماپا میں نے نوال بھائی سے اچھا کیا ناں۔۔۔؟ "رومان عرف مان صاحب کی چہرے کی" چمک دیدنی تھی۔

مان!!!۔۔ "عاشر نے سخت نظروں سے اسے گھورا۔۔"

ماپا "!!!اس کے سرخ سرخ ہونٹ باہر کو لٹکے۔۔"

ارے !!کیوں آتے ہی میرے بچوں کو ڈانٹنے لگ گئے ہو۔۔؟ یہ لو بچوں شیک ختم کرلو، پھر" انرجی ملے گی تو اچھے سے پریکٹس ہوگی۔۔۔"تبھی آپا کچن سے ٹرے لیکر برآمد ہوئی تو بچے فوراً ان کی جانب لپکے ردا کے مچلنے پر سفیان کو گھورتے ہوئے مجبوراً عاشر کو ردا کو اُتارنا پڑا۔۔

جان سکتا ہوں میں یہ سب کیا ہورہا تھا۔۔۔؟"وہ خراب تاثرات سنگ بیک وقت سفیان اور آپا" سے مستفسر ہوا تھا۔۔

ماپا !ہم لوگ آپ کیلئے سرپرائز ڈانس پری پئیر کر رہے ہیں۔۔۔"رومان بامشکل شیک نگل کر" تیزی سے بولا تو اس چکر میں اس کے چھوٹے چھوٹے سرخ ہونٹوں کے دونوں جانب سے شیک کی دھار بہ نکلی۔۔

جبکہ اس کے یوں راز فاش کرنے پر نوال اور سمن نے سر پر ہاتھ مارا۔۔

اففو !!مان آیا !بتانا نی تھا ماپا نے۔۔۔ہم دلہن مما تیلئے دانس کل لہے ہیں۔۔۔"گلاس باضابطہ" نیچے رکھ کر ردا صاحبہ نے تاسف سے دائیں بائیں سر ہلاکر موٹی موٹی آنکھوں سے بھائی کو گھورا۔۔

سوری"!!احساس ہوتے ہی مان صاحب کی زبان بھی دانتوں تلے دبی۔"

سفیان اور آپا تو مسکرادئے ان کی معصومیت پر، جبکہ عاشر اپنے معصوم چوزوں کی ان پھرتیوں پر طے نہیں کرپا رہا تھا آیا حیران ہو یا فساد کی جڑ سفیان کا کچھ کر ڈالے۔۔؟کیونکہ اسے سو فیصد یقین تھا یہ کارنامہ بھی سفیان ہی کا ہے۔۔

ایسے مجھے بھوکے بھیڑیوں والی نظروں سے گھورنے کی ضرورت نہیں ہے،تیری زندگی کے ہر" اچھے کام کا کریڈٹ سفیان سعید کو جائے لازم نہیں۔۔تیری فائیو جی دور کی اولاد بھی تیری روکھی پھیکی زندگی میں رنگ و بو لانے کیلئے کوشاں ہیں۔"۔سفیان اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر مصنوعی خفگی سے حفظ ماتقدم کے تحت واضحتاً بولا۔

زیادہ بھولا بننے کی ضرورت نہیں ہے،میرے معصوم بچوں کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے اس شادی کے" نام پر اور اب الٹا انھیں ہی لپیٹ رہے ہو۔۔۔"عاشر آستین چڑھا کر دانت پیستا سخت تیوڑوں سنگ سفیان کی جانب لپکا۔۔

ابے !!چنگیزی نسل"!!سفیان مومن کو نیچے اُتار کر فوراً صوفے کی آڑ میں ہوا۔۔"

اور آج تیرا سر میرا ہوا۔۔"عاشر پر گویا خون سوار تھا۔"

ابے !میں نے سچ میں کچھ نہیں کیا۔۔یہ ڈانس والا پلان خالصاً ان بچوں کا تھا میں نے تو بس"
"ان کی مدد کی ہے تھوڑی سی۔۔۔
ناممکن میرے بچے یہ ڈانس گانے جیسی خرافات جانتے ہی نہیں۔۔"عاشر ماننے سے انکاری"
تھا۔۔
تو پھر یہ تو تو ان سے معلوم کر ناں۔۔۔میرے خون سے ہاتھ کیوں رنگنے پر تلا"
ہے۔۔؟"سفیان مسلسل اس صوفے سے اس صوفے کے پیچھے جان بچا رہا تھا۔۔
بچوں کا ہی پلان تھا یہ۔۔اور اس میں برائی کیا ہے۔۔؟ بچے اگر دلہن کی سواگت میں ڈانس کرنا"
چاہتے ہیں تو۔۔؟"اپنے باپ کی چھترول ہونے پر مومن صاحب کے گلا پھاڑ کر رونے پر آپا
اسے اٹھاتی ہوئی دونوں کے بیچ دیوار چین کی طرف حائل ہوئی۔۔
ہاں !بتائیں ذرا آپا۔۔؟ اس جیسے خشک مزاج شخص کی صحبت میں رہنے کے باوجود بچے اتنے"
خوش مزاج ہیں تو اس ہلاکو خان کو کیا تکلیف ہے۔۔۔؟"آپا کی گود سے مومن کو لیتا سفیان باز نہ
آیا۔۔
میں بتاتا ہوں۔۔"عاشر جھپٹا۔لیکن لاحاصل۔۔"
عاشر تمہیں مسئلہ کیا ہے آخر؟ تم شادی کے کاموں میں دلچسپی نہیں لے رہے، میں نے"
کچھ نہیں کہا۔۔لیکن لینے والوں پر خفا ہونے کی کیا تک بنتی ہے بھلا۔۔۔"آپا بگڑ چکی تھی۔۔
بتاؤ بھئی !کیا قباحت ہے۔۔؟"سفیان نے آگ میں گھی کے مصداق زبان نکال کر اسے"

چڑھایا۔۔

"!!لیکن آپا بچے"

کیا بچے۔۔۔؟خوشی کا موقع ہے اگر وہ لوگ خوشی منا رہے ہیں تو تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔۔؟"

خواہ مخواہ ہی اپنے جیسا آدم بیزار بچوں کو بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"آپا قطعیت سے بولیں تو آپا کی تند انداز پر ہمیشہ کی طرح عاشر پسپائی اختیار کر گیا۔۔

آپا واحد ہستی تھیں جن سے یہ اڑیل گھوڑا تھوڑا بہت قابو آجاتا تھا۔۔

"اب منہ ہاتھ دھو لو میں چائے لاتی ہوں۔۔"

نہیں !میں بچوں کو تیار کر کے شاپنگ پر لیجانے آیا ہوں،آپ جب تک گھر کا نقشہ درست" کردیں۔۔۔"وہ ایک نظر گھڑی دوسری بکھرے لاؤنج پر ڈالتا بیزاریت سے بولا۔

بچوں کا "شاہی جوڑا پہن کر "پر ٹھمکے واپس شروع ہوچکا تھا۔جس سے وہ خواہ مخواہ ہی سخت چڑ محسوس کررہا تھا۔تضاد سفیان قصداً اس کا خون جلانے کیلئے جوش و خروش سے انھیں چیر اپ کر رہا تھا۔

"لیکن بچے تو پریکٹس کر رہے ہیں۔۔"

کم آن آپا !کسی انٹرنیشنل ایونٹ کی تیاری نہیں کر رہے ہیں۔۔"وہ جھلا گیا۔۔"

فضول بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔چپ کر کے یہاں بیٹھو کل لیجانا۔۔"آپا نے بھی ڈپٹ ہی" دیا تھا۔۔

کل لیجانا۔۔؟ آپا میں آفس سے ایک گھنٹہ پہلے نکلا ہی اسی لیئے ہوں۔۔"وہ ٹھیک ٹھاک کوفت" کا شکار ہوا۔۔

تو کل پھر لے لینا۔۔"جھٹ حکم نما مشورہ آیا۔اور پھر لینا تو صرف مان کو ہی ہے کپڑے، آرو" "کی شاپنگ تو ہوچکی ہے۔۔

آرو کی شاپنگ ہوچکی ہے۔۔؟"عاشر کی لہجے میں تحیر سمٹا۔"

حیرت جائز تھی۔۔کیونکہ دونوں بچے خاص کر ساڑھے تین سالہ ردا عرف آرو اس کے علاوہ کسی کے ساتھ کہیں نہیں جاتی تھی آپا تک کے ساتھ نہیں کجا شاپنگ جانا۔۔

ہاں!۔۔ماپا آرو نے دلہن جیسے کپڑے لئے ہیں،اور میں آپ جیسے لوں گا۔۔پھر ہم دونوں بھی" شادی بنیں گے۔"رومان چہکتا ہوا اس کے پاس آیا تو آرو بھی پونی ہلاتی ہوئی چلی آئی۔۔

گھنگھریالے بالوں کی پونی اثبات میں سرہلانے کے باعث زور و شور سے ہلتی ہوئی آرو کی حامی تھی،موٹی موٹی شفاف آنکھوں میں من چاہی چیز پالینے کی چمک اور چار سو وولٹ کی بلب کی طرح روشن گول مٹول من موہنا مکھڑا ثبوت تھا کی تبدیلی آئی ہے اور آرو صاحبہ کی پوری رضامندی سے آئی ہے۔عاشر کی ماتھے پر تفکر کے بل نمودار ہوئے۔۔

اسپیشل ڈزائنر سے ڈزائن کروائے ہیں آرو کی دلہن مما نے اس کیلئے اپنے جیسے کپڑے،لہذا" آپ کسی قسم کی کنجوسی کا ثبوت دیتے ہوئے مان بیچارے کو لیٹ ڈاؤن مت کر دینا۔۔۔"مومن کو بہلاتا سفیان آنکھیں نچاکر اطلاعاً گویا ہوا۔۔

ڈزائنر۔۔۔؟ "سفیان کے انداز میں کچھ تو خاص تھا عاشر کی بھویں استفامیہ انداز میں اُپر کو" شوٹ ہوئی۔۔۔

ہاں ! بھئی اب وکیلوں کی طرح بارہ سوال مت داغو اور جاکر منہ ہاتھ دھو کر آؤ میں چائے لاتی" ہوں، بچوں آپ لوگ بھی جائیں جاکر ڈانس پریکٹس کریں شادی نیکسٹ ویک ہی ہے ناں۔۔۔"آپا نے دانستہ اصل موضوع کو گھما کر سب کو یہ جا وہ جا کر دیا تھا۔۔

"ہاں !کیونکہ یہ کام پروفیشنل کو ہی جچتا ہے۔۔"

خواہ مخواہ کام چھوڑ کر جلد واپس آنے پر پر خود کو ملامت کرتے روم کی طرف بڑھے رہے عاشر کی پشت دیکھ سفیان شرارتاً بڑبڑایا۔جواباً آپا نے کڑی نظروں سے اسے گھورا۔۔

وہ جلتا کڑھتا اپنے خلوت گاہ میں غصہ نکالنے پہنچا تو وہاں کا ناگوشگوار پھیلاوا اس کے اعصاب کو جھنجھوڑنے کیلئے تیار تھا۔

کہنے کو بچوں کا بیڈ روم علیحدہ تھا۔در حقیقت تینوں شیئر ایک ہی بیڈ روم کرتے تھے مطلب عاشر کا بیڈ روم، برائے نام بچوں والا بیڈ روم عاشر کے روم سے اٹیچڈ ہی تھا جس کا دروازہ اس وقت کھلا ہوا تھا اور وہاں کا منظر صاف تھا۔۔

"اتنا سارا سامان۔۔۔۔؟"

،بچوں کے بنکر بیڈ پر اُپر سے لیکر نیچے تک بچوں کے استعمال کی تقریباً سبھی چیزیں کپڑے جوتے، چاکلیٹ، کھلونیں اور کچھ بڑے سائز کے کھلونیں نیچے قالین پر لڑھکے دیکھ تحیر سے عاشر کی آنکھیں پھٹی۔

اتنا سب کچھ آپا یا سفیان تو اس کے علم میں لائے بغیر لا نہیں سکتے تھے تو پھر۔۔۔؟ بڑا سا سوالیہ نشان اس کے سامنے تھا جس کا غیر متوقع جواب اگلے ہی لمحے بچوں نے چہک کر دیا تھا۔

"ماپا !یہ سب ہمارے لیئے دلہن مما نے بھیجا ہے۔۔"

"دلہن مما۔۔۔؟"

عقب سے ابھری دونوں کی مشترکہ پرجوش آواز پر عاشر کو بے انتہا الجھن آمیز استعجاب نے حصار میں لیا۔۔

اور انھوں نے کہا ہے جب وہ ہمارے گھر آجائیں گی تو وہ ہمارا روم بھی ڈیکوریٹ کریں گی۔۔اور"

"ان سارے ٹوائیز کو لیکر وہ ہم دونوں کے ساتھ کھیلیں گی بھی۔۔

پلے لینڈ بھی لیکر جائیں گی۔۔"ردا چہکی۔"

اور پارک بھی۔۔"رومان نے اضافی ٹکڑا لگایا۔"

اور ہم سوئیمنگ ڈریس بھی خرید لیں گے، پھر ہم سب سوئیمنگ بھی کریں گے،آپ بھی"

"سوئیمنگ ڈریس لینا سب ساتھ جائیں گے۔۔بہت مزہ آئے گا۔۔

دونوں بے انتہا خوش تھے، تبھی عاشر کی تاثرات کا نوٹس لیئے بغیر اسے روم میں لاکر اپنی "دلہن مما "کی جانب سے دکھائے گئے سنہرے خوابوں کی تفصیل پورے جوش و خروش سے گوش گزار کر رہے تھے۔۔

اور یہ !یہ دیکھیں۔۔"مان کونے سے بڑا سا باکس بامشکل اٹھا لایا تھا۔اس میں ریموٹ والا !!چوپر "ہے،میں پائیلیٹ ہوں اس کا، اسے ہم ٹیرس پر جاکر اڑائیں گے ہواؤں میں زوں" زوں!!۔۔ابھی یہ مجھے آپریٹ کرنا نہیں آتا "دلہن مما "نے کہا ہے جب وہ ہمارے گھر آجائیں گی تو سکھا دیں گی!۔کتنا مزہ آئے گا ناں پھر۔۔؟دیکھیں کتنا بڑا ہے ,ماپا میں اسی میں اسکول جاؤں گا۔۔۔ "باکس سے ریموٹ نکال کر ہوا میں ادھر ادھر گھماتے ہوئے مان کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی عاشر دھک سا رہ گیا۔۔

مان ایا میں بھی پائیلیٹ بنوں گا۔۔"آرو اس کے ہاتھ سے ریموٹ لینے کی کوشش کرتی بولی۔۔"

"نہیں !میرے چوپر کا ایک ہی پائیلیٹ ہے۔۔"

ماپا تمہیں ناں ایا کو "!!ناکامی پر آرو عاشر کا بازو ہلا کر ٹھنکی۔۔۔۔"

مان!۔۔"عاشر سر جھٹکنے کی کوشش کرتا عدم توجہی سے بس اتنا ہی بولا۔اس کا ذہن عجب ہی الجھن میں الجھتا جارہا تھا۔

ماپا !دلہن مما نے اس کیلئے بھی تو یہ "سمارٹ ڈول " بھیجی ہے۔۔مان منہ بسورتا ایک دوسرا کم و بیش اسی سائز کا ڈبہ نکال لایا تھا۔یہ دیکھیں !یہ "ڈول "آرو کیلئے اسے سارے ریمیز آتے

"ہیں،یہ بات بھی کرتی ہے اور چارج بھی ہوتی ہے--

پر آرو کی ماپا والی ڈول فیوریٹ ہے--"ہاتھ میں پہلے سے موجود اپنی پسندیدہ ڈول کو سینے سے" لگاتی آرو ناک چڑھا گئی۔عاشر نے محبت سے اسے دیکھا--

،ویسے تو میری بھی ماپا والی کار فیوریٹ ہے،بٹ آرو ہم ایسا کہیں گے تو دلہن مما ہرٹ ہوں گی" ہے ناں ماپا--؟ "مان نے سمجھداری سے بہن کو سمجھاکر عاشر سے تائید چاہی تو وہ سر ہلا گیا--

آپ دونوں اس سے کھیلیں، ماپا ابھی آتے ہیں-- "دونوں کو ہدایت دیکر وہ تیز قدموں واپسی" کیلئے مڑا--

آخر کون ہے یہ جادو گرنی؟ اور میرے بچوں میں اس قدر دلچسپی ظاہر کرنے کی وجہ کیا ہے؟"

"مقصد کیا ہے ان ساری التفات کا---؟

روم کی دہلیز عبور کرتے ہوئے اس کا الجھن زدہ ذہن خدشات و شبہات کی بحر بیکراں سے نبر آزما تھا۔ان گنت سوال کے یلغار سے اعصاب شدید دباؤ کا شکار ہورہے تھے--

اس کے بچوں کیلئے ہمیشہ بس وہ یعنی ان کا "ماپا "ان کی زندگی کا مرکز رہا تھا۔اور وہ دونوں اس کی زندگی کے مرکز تھے۔"فلاں والا یہ "، "فلاں والا وہ "جیسا حوالہ کبھی ان کے درمیان نہ آیا تھا،لیکن جب سے آپا اناً فاناً ہی اس کی شادی کیلئے کمر بستہ میدان میں اُتری تھیں اور ان کی جذباتی بلیک ملینگ پر اس نے سرینڈر کیا تھا بہت کچھ تیزی سے بدل رہا تھا--اور یہ تبدیلی اسے بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی---

---

آپا !میں جاننے کیلئے ازحد "متجسس "ہوں آخر کس بل گیٹس کی "دخترِ نیک اختر "کے ساتھ" آپ نے میرا "عقد نکاح "طے کیا ہے،جو اپنا دل دریا کئے اس قدر میرے بچوں پر مہربان ہے---؟"راکٹ کی رفتار سے لمحوں میں کچن میں اپنے لئے چائے بنارہی آپا کے سر پر پہنچ کر اس نے میزال کی طرح سیدھا سوال داغا تھا--

کک---کیا ہوا ہے عاشر اب---؟"اچانک حملے پر آپا بری طرح گڑبڑائی تھی--"

انقلاب !آیا ہے آپا، انقلاب!---اسی خوشی میں محلے میں موتی چور کے لڈو بانٹیں اور بسمہ" اللہ تو آپ مجھ سے ہی کریں جی----"حسب عادت دروازے کے پیچھے سے سفیان چراغ سے نکلے کی جن طرح شوخیاں بکھیرتا ہوا ہی نازل ہوا تھا۔

جس پر جہاں آپا کی اٹکی سانس بحال ہوئی وہیں عاشر کے خطرناک تیور کچھ اور خطرناک ہوگئے--

سفیان !پہلے ہی خبردار کر رہا ہوں اس وقت کوئی بکواس نہیں،میں پہلے ہی کافی الجھا ہوا" ہوں--- "عاشر خبردار کرنے کے انداز میں بولا۔

اس کے تنے سپاٹ نقوش سے ازحد سنجیدگی و تشویش صاف عیاں تھی۔آپا نے چور نگاہوں سے سفیان کو دیکھا تو جواباً سفیان نے آنکھوں سے انھیں شانت رہنے کا اشارہ کیا ورنہ عاشر کا شک پختہ ہوجانا تھا--

آپ لوگوں کی خاص قسم کی اشارہ بازی ہوگئی ہوتو کیا میری الجھن کا علاج ہوگا۔؟"اشارے"

بازی پر موصول ہوئے طنز پر دونوں فی الفور سیدھے ہوئے۔۔۔

ارے !میری جان !میرے بے درد ہلاکو خان۔۔۔"اگلے ہی لمحے سفیان درمیانی فاصلہ سمیٹتا"

اس کے تاثرات کا اثر لیئے بغیر اس کے گلے میں بازو حائل کرچکا تھا۔۔۔

تجسس"، "الجھن "جیسے پھیکے الفاظ کا استعمال کرکے اس خاص احساس کی "لطافت "کو تو" "

نہ مجروح کرو، جب انقلابی تبدیلی رونما ہو ہی گئی ہے تو کھلے دل سے اس کا اعتراف کرو، اور ذرا

"اشتیاق" "آرزو مند"، "خواہش مند "یا پھر "تمنائی "جیسے خوبصورت الفاظ کو بروئے کار لاؤ۔۔۔۔"

آہ!!چھوڑ دے بے درد صنم۔۔۔"سفیان کے آنکھ دبا کر بات ختم کرتے ہی عاشر کے صبر کا"

پیمانہ لبریز ہوا تھا نتیجتاً گلے میں لپٹا بازو اسی کے پشت پر مڑوڑا جاچکا تھا۔۔

کہا تھا ناں بکواس نہیں کرنی ہے تو نے۔۔لیکن تو باز کہاں آتا ہے۔۔۔"عاشر نے گرفت"

بڑھاتے ہوئے دانت کچکچائے۔۔

"سس۔۔سچ تو۔۔آ۔۔آپا۔۔آپا بچائیں یار۔۔۔۔"

"عاشر!۔۔"

عاشر !کیا کر رہے ہو چھوڑو بچے کو۔۔تم بھی حد کرتے ہو۔۔"آپا نے بوکھلا کر آگے بڑھتے ہوئے"

سفیان کی جان خلاصی کروائی۔۔تو وہ فوراً آپا کے پیچھے سہمے معصوم بچے کی طرح چھپ گیا۔۔

آپا یہ بچہ نہیں ایک بچے کا باپ ہے،لیکن اس کا بچپنا جانے کا نام ہی نہیں لے"

رہا۔۔۔"عاشر کو اس وقت سفیان پر سخت تاؤ آرہا تھا جس نے آسان سے عمل کو اپنی مداخلت

سے پیچیدہ بنا دیا تھا۔۔

بھئی !میں تو باپ کیا دادا پردادا بن جانے کے بعد بھی ایسا ہی مست ملنگ زندہ دل بنداس" رہنے والا ہوں، تمہاری طرح تیس تو کیا ایک سو تیس کی عمر میں بھی میرا کھوسٹ بڈھا بننے کا دور دور تک کوئی چانس نہیں ہے۔۔۔"ایک ہاتھ پوکیٹ میں ڈال کر دوسرے سے کالر اٹھاتا وہ فخریہ آنکھیں چڑھا کر بولا۔

ویسے تمہیں کس حکیم نے خود پر بڑھاپا طاری کرنے کا نسخہ تجویز کیا ہے؟"شرارتاً بھویں اچکائی۔"

میں بتاتا ہوں پردادا جی تجھے ادھر تو آ۔۔۔"عاشر دانت پیستا آپا کے پیچھے جھپٹا۔۔لیکن سفیان" الرٹ تھا سو بچت ہوگئی۔۔

"عاشر کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

"آپا مجھے۔۔۔۔"

آپا یہ میری ہونے والی "بھابی آنسہ "اور اپنی ٹو بی "زوجہ محترمہ "کے متعلق سب کچھ جاننے" کیلئے بے حد بے کل و بےتاب ہے۔۔۔"ایک بار پھر سفیان شرارت سے جملہ اچک گیا تو عاشر کی شریانیں تن گئی۔۔

آپا بچوں کے روم میں جو کپڑے، جوتے، کھلونے، چاکلیٹس اور دیگر الم غلم کا انبار لگا ہوا" ہے، بچوں کا کہنا ہے کی وہ ان کیلئے ان کی "دلہن مما "لیکر آئی ہیں، میں جاننا چاہتا ہوں آخر ان کی "دلہن مما "کس بزنس امپائر کی مالکن ہے جو اپنے ہونے والے شوہر کے بچوں پر ہزاروں

کھلے دل سے لٹارہی ہے۔۔۔؟ "سفیان کو کڑی تنبیہی نظروں کی گرفت میں لیئے ہی اس نے اپنی بات مکمل کی۔۔

وہ۔۔وہ دراصل عاشر۔۔۔دراصل۔۔۔"عاشر کا ازحد سنجیدہ لہجہ متجسس نہیں بلکہ مشکوک تھا آپا" کی گھگھی بندھی۔۔

دراصل "!!!عاشر کے شک کو آپا کا گڑبڑایا انداز تقویت بخش رہا تھا۔۔"

دراصل !آپا یہ موصوف ان لنگڑے لولے بہانوں کو بنیاد بناکر ایک باقاعدہ ملاقات کے خواہاں" ہے۔۔اور حق بھی ہے میرے جگر کا،سو آپ دوسری پارٹی سے رابطہ کریں میں باقی کا انتظام کرتا ہوں۔۔بے فکر رہ پہلی ڈیٹ کا سارا خرچہ تیرا جگر اٹھائے گا۔۔"آپا کے شانوں پر دباؤ بڑھا کے سفیان واپس صورت حال کو اپنے قابو میں کرچکا تھا۔۔

سفیان "!!!عاشر کا شدت سے من کیا ایک جڑ ہی دے اس رفیق کم رقیب کو۔۔"

اس پر کیوں غصہ ہورہے ہو بھئی۔۔"سفیان کے سپورٹ سے آپا کا اعتماد بحال ہوا۔ملنے میں" قباحت کیا ہے آخر۔۔؟ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا ایک بار لڑکی سے مل لو تسلی ہوجائے گی تمہاری، پر تم ناں مانے،لیکن کوئی نہیں!، کل مل لینا میں ان کے گھر بات کر لیتی ہوں،کوئی ایسے ویسے محدود سوچ رکھنے والے لوگ نہیں ہیں، پڑھا لکھا خاصہ مہذب گھرانا ہے۔۔۔"آپا اصل موضوع کو ٹالنے کیلیئے از سر نو ان بھلے مانسو کی شان میں رطب اللسان ہوئیں۔۔

آپا"!!!عاشر جزبز ہوا۔۔وہ آم کہ رہا تھا یہ امرود سن رہی تھیں۔۔"

آپا میں بس ان چیزوں کے متعلق پوچھ رہا ہوں جس کی مالیت کم و بیش پنتیس سے چالیس" ہزار کے قریب ہے، اور اتنا تو آپ بھی جانتی ہیں ایک عام مڈل کلاس گھرانے کی لڑکی کے پاس اتنا فالتو پیسہ تو ہوتا نہیں کی دوسروں کے بچوں پر لٹائے،اور کسی کروڑپتی باپ کی بیٹی کو پڑی نہیں ہے کسی دوبچے کے باپ کے ساتھ اپنا نصیب پھوڑنے کی پھر---؟"وہ سمجھ نہیں پارہا تھا آخر انھیں کن الفاظ میں سمجھائے۔جس وجہ سے وہ خاصا جھلا گیا تھا۔۔

عاشر !تمہیں مسئلہ کیا ہے اس کے ارمان تھے تو وہ لے آئیں---"آپا لاجواب ہونے کی" صورت غصہ ظاہر کرکے مغلوب کرنے کی سعی کرنے لگیں۔

لیکن مقابل بھی عاشر تھا تسلی ہونے تک تفتیش کرنے والا۔

واہ !کیا کہنا محترمہ کے ارمانوں کا!!---"فوراً جملہ پکڑ میں آیا۔کل تک تو آپ کہ رہیں تھی ان" محترمہ کے میری ذات اور اس شادی کو لیکر کچھ ارمان ہوں گے،اور آج وہ اپنے ارمان میرے بچوں پر لٹا رہی ہیں۔۔کیوں؟ یہ تو ایسا لگ رہا ہے انھیں مجھ سے زیادہ میرے بچوں میں انٹرسٹ ہے۔"عاشر کو کسی موضوع سے یوں ہی ہٹا دینا آسان قطعاً نہ تھا لیکن اتنا مشکل تھا اس کا احساس آج دونوں کو ہورہا تھا۔۔

آپا کی تو پیشانی باقاعدہ عرق آلود ہوگئی تھی،سفیان کی بھی اندر ہی اندر سٹی پٹی گم ہوچکی تھی۔تاہم ظاہری طور پر وہ خود کو کمپوز کئے ہوئے تھا۔۔

"آپا پلیز بتائیں ماجرا کیا ہے---؟"

تم بتاؤ تمہیں اعتراض کس چیز پر ہے،تم میں انٹرسٹ شو نہ کرنے پر یا بچوں میں زیادہ کرنے"
پر---؟"سفیان نے بھنویں اچکائی--
پلیز سفیان یہ وقت مذاق کا نہیں ہے--"وہ جھرک گیا-"
آپا پلیز آپ بتائیں کون ہیں وہ لوگ---؟آپا میں اپنے بچوں کو لیکر کوئی رسک افورڈ نہیں"
کرسکتا،اور ان جنابہ کی بچوں میں اس قدر دلچسپی اور عنایتیں مجھے خاصی مشکوک لگ رہی
ہے،جس دور میں لوگ مرتے کو پانی دینے کو روادار نہیں وہ محترمہ پرائے بچوں کیلیئے حاتم طائی
کی قبر پر لات مار رہی ہیں --بات ہضم کرنے جیسی تو ہے نہیں،اور ویسے بھی دن بدن جرم کے
واردات معاشرے میں بڑھتے جارہے ہیں،میں بچوں کو لیکر کوئی---"عاشر کی سوچوں کا رخ
الگ ہی سمت ہوگیا تھا--
کیسی اول فول باتیں کر رہے ہو عاشر،کیا میں تمہیں اتنی پاگل نظر آرہی ہوں--؟ "آپا تو بھونچکا"
ہی گئی تھی اس کے اشارے پر--
معقول لوگ ہیں،پڑھی لکھی لڑکی ہے نوکری کرتی ہے ماشاءاللہ سے،وہ تو اسے بچے بہت پسند"
ہے تو بس بچوں کی محبت میں اس نے کرلی خریداری اتنی ساری،میں نے تو اسے ڈانٹا بھی لیکن
اس کی خلوص کے آگے جھکنا پڑا، پھر تمہارے بھائی) بہنوئی (کے جاننے والے لوگ ہیں،تسلی
"کیلیئے تم اب تو مل ہی لو---اور پھر----
"!!!آرو"

آپا ابھی مزید سچ و جھوٹ کی لفاظی جال بنتیں کی عاشر کو کچھ دکھانے بھاگ کر کچن کی جانب آرہی ردا کا پیر الجھا اور عاشر دنیا بھلائے اس کی سمت لپکا۔۔

عاشر کے پہنچنے تک چونکہ آرو میڈم فرش کو سلامی دے چکی تھی،سو ان کا بین شروع ہوچکا تھا۔ڈرامہ کوئین کی شفاف آنکھوں کے موٹے موٹے آنسو عاشر کے سارے سوالات شک و شبہات کہیں دور بہا لے گئے غالب تھا تو بس اس کی "فکر"۔۔۔

"ماپا !دلد ہولہا ہے۔۔۔ماپا فلش گندا ہے۔۔"

ہاں! میں ماروں گا اس فرش کو !چلو ماپا کمرے میں اس پر کریم سے جادو کردیں گے تو ٹھیک" ہوجائے۔۔ "سفیان اور آپا جب تک پہنچے عاشر ساری تفتیشات بھلائے ٹھنکتی ہوئی آرو کو بازو میں اٹھاکر پچکارتا ہوا وہاں سے لیکر جاچکا تھا۔۔

آج تو آرو کی وجہ سے جان خلاصی ہوگئی آپا،ورنہ اس ہلاکو خان نے تو آج جیمز باؤنڈ کو پیچھے چھوڑ" دینا تھا۔۔"سفیان کی سانس بحال ہوئی۔۔

میں نے کہا تھا ان سے اس سب کی ضرورت نہیں ہے عاشر کو شک ہوجائے گا،لیکن"

"وہ۔۔۔

لیکن ضد میں وہ بھی عاشر کی ہی ہم پلا ہیں، نہ ایک ماشہ کم نہ ایک ماشہ زیادہ۔۔۔"سفیان پر" اسرار سا مسکرایا۔۔

اللہ جانے کیا ہوگا جب دونوں کا سامنا ہوگا۔۔"آپا کو ان کی مستقبل کی فکر ستانے لگی تھی۔۔"

"بے فکر رہیں آپا سب بہتر ہوگا۔۔"

آمین !خیر میں ذرا آرو کو دیکھ لوں۔۔۔"صدق دل سے آمین کہتی وہ واپس کچن کی طرف بڑھ" گئیں تو سفیان ماتھے پر شکن نمودار کئے اسی نہج پر سوچنے لگا۔۔

آرو کو چوٹ تو کچھ خاص نہیں آئی تھی۔چونکہ اسے گرتے ہوئے عاشر نے دیکھا تھا تو اب کم از کم تین دن تک "ڈرامہ کوئین "نے اس سے لاڈ اٹھوانی تھی۔دوسری طرف مان کو اپنی شاپنگ کی فکر کھائے جارہی تھی۔مان کی ضد پر مشکل سے آرو کو سمجھاکر آپا کے پاس چھوڑ کر وہ مان کو لیکر مال آیا ہوا تھا۔۔

"!!ماپا !شیبانی"

اس کی انگلی تھام کر مال کی جم غفیر سے گزر رہا مان انگلی چھوڑ کر پرجوش سا ایک جانب لپکا جیسے اس کی تلاش ختم ہوئی ہو۔۔

مان !کیا ہے یہ۔۔۔؟ "عاشر تیزی سے اس کے قریب آیا۔جو ڈسپلے پر لگی شیروانی کو بڑی" اشتیاق سے دیکھ رہا تھا۔

ماپا !شیبانی۔"وہ شیشے پر انگلی بجاتا یوں اطلاعاً بولا جیسے عاشر کی کپڑوں سے واقفیت ہی نہ ہو۔۔" بتانے کا بے حد شکریہ برخوردار !لیکن میں پہلے سے جانتا ہوں،اور ساتھ یہ بھی جانتا ہوں کی یہ" جگہ ہمارے خاص کر آپ کے کام کی نہیں چلیں۔۔"یہ شاپ خالصاً برائیڈ اینڈ گروم وئیرز کی تھی

عاشر نے ایک نظر ڈال کر واپسی کیلئے قدم اٹھائے۔۔

"ماپا !مان کو یہیں سے شیبیانی چاہیئے۔۔۔"

مان !کہا ناں یہاں پر آپ کے کپڑے نہیں ملتے۔۔"مان کو گلاس ڈور کھول کر اندر داخل ہوتا" دیکھ عاشر نے اس کا بازو تھاما۔۔

"!!!ماپا !شیبیانی چاہیئے"

مان کی ایک ہی ضد پر مجبوراً عاشر کو اسے بازو میں اٹھاکر چائلڈ سیکشن کی طرف بڑھنا پڑا۔لیکن مان مسلسل ہاتھ پیر مارتا "شیبیانی "کی گردن کے ساتھ بھرپور مزاحمت کر رہا تھا۔۔۔

"!!!ماپا !مان کو شیانی چاہیئے"

کاؤنٹر پر جوتوں سمیت کھڑا کرتے ہی رومان ضد سے پیر پٹخنے لگا تھا۔

ہاں !تو میرے باپ، تمہیں شیروانی ہی دلوانے لیکر آیا ہوں یہاں۔شانت تو ہوجاؤ۔۔"وہ قابو کرنا" چاہ رہا تھا لیکن بے سود۔

واحد بچے ہی تھے جو اپنی اُکھر مزاج ازلی بے نیازی سے ایک عالم کو زچ کرنے والے عاشر کو زچ کر سکتے تھے۔۔

مان کو وہیں سے لینی ہے۔۔"زبردستی کاؤنٹر سے اُترنے کی کوشش کرتا وہ عاشر کی ایک سننے" کیلئے رضامند نہ تھا۔۔

ایسے ہی لینی ہے "!اس کی ایک ہی رٹ پر عاشر جھنجھلایا۔۔"

ہاں !لینی ہے۔۔"مان صاحب بھی ضد میں اپنے نام کے واحد پیس تھے۔"

بیٹا جی وہاں چھ فٹ کے بندوں کے کپڑے ملتے ہیں ڈیڑھ فٹ کے نہیں۔۔"عاشر زچ ہوا"

اس کی عجیب ضد پر۔

ایک نظر ارد گرد بھی ڈالی جہاں تقریباً سبھی اس ضدی بچے اور بے بس باپ کی تکرار سے محظوظ ہورہے تھے۔بس ایک کاؤنٹر پر سسٹم کے مقابل کھڑا بندہ تھا جو سنجیدہ نظروں سے رومان کے پیروں کو دیکھ رہا تھا۔عاشر کو احساس ہوتے ہی اس نے فوراً رومان کو نیچے اتار کر پاس پڑے سٹول پر بٹھایا۔۔جو ہنوز زور زور سے نفی میں سر ہلاتا ایک ہی گانا رٹ رہا تھا۔۔

"!!مان"

رومان !ای سیڈ اسٹاپ ایٹ"!!عاشر کے زور سے ڈپٹنے پر مچل رہا رومان ریموٹ والے" کھلونے کی طرح بالکل ساکت ہوا۔۔

پھر شفاف نین کٹوروں میں موٹے موٹے آنسوں متحرک ہوئے، سرخ ہونٹ باہر کو لٹکے،پھولے گال غبارے کی طرح کچھ اور پھولے،ساتھ چھوٹی سی ناک ناراضگی سے سکڑ گئی۔۔بلیک سلیو لیس ٹی شرٹ پر ہم رنگ نیکر پہنے وہ اپنے نوڈل جیسے گھنگھریالے بالوں سنگ سخت قسم کی ناراضگی جتاتا عاشر کا سارا غصہ ہرن کر گیا تھا۔۔گہنی مونچھوں تلے مبہم مسکراہٹ دبائے وہ دو زانوں اس کے مقابل بیٹھا۔۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔۔"عاشر نے نرمی سے اس کی ٹھوڑی پکڑنے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔۔"

ہوں!!--"لیکن مان صاحب فوراً رخ روشن دوسری طرف کر گئے--"

ماپا نے یہ تو نہیں کہا کی وہ شیروانی لیکر نہیں دیں گے، میں مان کو شیروانی لیکر دوں گا"

ناں،نوال بھائی جیسی بالکل!---"عاشر نے پچکارتے ہوئے زبردستی اس کا رخ اپنی طرف کرکے اس کے آنسوں کو رومال میں جذب کیا--

اسے کہاں اپنے شہزادے کی آنکھوں میں ذرا سا بھی پانی برداشت تھا۔چونکہ مان صاحب ناراض موڈ پر تھے سو اس کاروائی کے بعد رخ روشن واپس مخالف سمت ہو گیا۔

لیکن مان کو آپ جیسی چاہیے--"نروٹھے لہجے میں ڈیمانڈ آئی تھی۔"

"میری جیسی---؟"

ہاں !مان کو آپ کی شادی میں دلہا بننا ہے--"ہنوز رخ موڑے ہی سابقہ لہجے میں جواز آیا--"

لو جی !کیا کہنے برخوردار کے میری شادی میں انھیں دولہا بننا ہے،ویسے دنیا کا پہلا بچہ ہوگا جسے اپنے باپ کی شادی کی اتنی خوشی ہے---"مان صاحب کی ڈیمانڈ پر عاشر کلس کر بڑبڑایا۔

"لیکن میں تو شیروانی بنوا ہی نہیں رہا--"

پھر مان دلہا کیسے بنے گا---؟"مان ناراضگی بھلائے متفکر سا ٹیبل سے نیچے اُترا--"

لیکن مان کو کس دانشور نے بتایا ہے کی دلہا بننے کیلئے شیروانی ضروری ہے---؟"مان کی ایک" ہی رٹ پر یکا یک عاشر کو کچھ کلک ہوا تھا--

سفیان ماموں نے کہا ہے مان کو ماپا جیسا دولہا بننا ہے اور شیبانی لینی ہے،مان کو آپ جیسی"

شیبانی چاہیئے۔۔ "آخر بلی تھیلے سے باہر آہی گئی تھی۔

سفیان ماموں نے۔۔؟"شک کی تصدیق ہوتے ہی عاشر کے جبڑے بھینچے۔۔"

واحد بچے ہی تھے جو اس کی کمزوری تھے۔۔اور اس کی کمزور نبض کو آپا اور سفیان،خاص کر سفیان ہر معاملے میں لازماً استعمال کر رہا تھا۔۔ضبط کے مارے عاشر کی رگیں تنی۔جتنا وہ ان جہیل جھمیلوں سے بچنا چاہ رہا تھا اتنا سب اسے کھینچ رہے تھے۔

"چلو!!۔۔۔"

"!!ماپا !شیبانی"

عاشر کو اپنی انگلی تھامے شاپ سے باہر نکلتا دیکھ رومان روہانسا ہوا۔۔

ڈونٹ وری !مان کو بھوک لگی ہے ناں؟ پہلے سنیکس پھر شیروانی۔۔۔"عاشر کے بتانے پر" رومان فوراً خوش ہوگیا۔۔سو دونوں سیکنڈ فلور پر موجود فوڈ کوٹ کی طرف بڑھ گئے۔

آخر کس جنم کا بدلہ نکال رہا ہے تو مجھ سے سفیان سعید۔۔۔؟ "کال رسیو ہوتے ہی وہ بھرے" بادل کی طرح گرجا تھا۔۔

یقیناً اسی جنم کا میرے آتش مزاج رفیق !اب غیر قوم کی طرف اگلے پچھلے جنم میں تو ہمارا" ایقان ہے نہیں ناں۔۔؟ "اسپیکر سے رواں ہوا مدھر شوخیوں کا جھرنا عاشر کا من کیا یہیں سے کچھ اٹھا کر پھینکے۔۔

"تیرے ایقان کا تو میں انتظام کرتا ہوں۔۔"

فلحال تو اپنے بیٹے کی خواہش کا احترام کر،میرا ٹرین کیا ہوا سپاہی ہے ہدف پائے بغیر ایک انچ" پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔"سفیان اپنی اور اپنے سپاہی کی قابلیت پر نازاں قہقہہ لگا کر ہنسا۔۔

عاشر نے جبڑے بھینچ کر پیچھے ٹیبل کی جانب دیکھا جہاں برگر اور کوک کے ساتھ انصاف کررہا مان واقعی موقف سے ہٹنے والا نہیں لگ رہا تھا۔۔

وعدہ رہا سفیان سعید ذرا تیرے "ڈیڑھ سالہ ایجاد "کو ہوش سنبھال لینے دے،پھر میں اسے" ایسا ٹرین کروں گا ناں!!!لگ پتا جائے گا تجھے دوسروں کی معصوم اولاد کو "ورغلانے "کا انجام،میرے معصوم بچوں کی ذہنوں میں خناس بھر دیا ہے خبیث نے۔۔۔"اس کا حقیقتاً اس لمحے بس نہیں چل رہا تھا سفیان کا حشر کر ڈالے۔۔

واضح رہے اس صورت اپنی بھابی کو سمجھا لینا کی وہ مجھے مورد الزام نہ ٹھہرائے،کیونکہ ان کی" سوتن تیرے "بدلہ "کا نتیجہ ہوگی میری خواہش کا نہیں،میں تو یوں بھی ازلی معصوم ہوں۔۔ویسے تو "میری ایجاد "کو ورغلائے گا تو میری "دوسری شادی "کیلئے ہی ناں۔۔؟ "اسپیکر سے اُبھرے معصومانہ سوال اور تصور میں اُترا سفیان کا حظ اٹھاتا چہرہ عاشر کو زہر سے زیادہ برا لگا تھا۔۔

"ایک نمبر کا ذلیل انسان ہے تو۔۔۔"

وہ تو میں ہوں،ذلیل،کمینہ، لعنتی۔۔۔آخر تیرے بچپن کا جگری یار جو ٹھہرا۔۔"عاجزانہ اعتراف" عاشر کو آگ لگا گیا تھا۔

پھر کتنی ہی دیر تک وہ سفیان کو لتاڑتا اپنا خون جلاتا رہا تھا کیونکہ مقابل تو چکنا گھڑا تھا۔

"!!مان"

بلا آخر تنگ آکر خود ہی کل ڈراپ کرتا جب وہ ٹیبل کی طرف مڑا تو مان اپنی جگہ سے غائب تھا۔

"مان کہا چلا گیا۔۔؟"

ٹیبل کے قریب آکر عاشر نے پریشانی سے چاروں جانب نظر دوڑائی لیکن مان وہاں کہیں نہیں تھا۔نہ ہی وہاں اتنی بھیڑ تھی کی مان نظر نہ آتا۔۔

"یہاں بھی نہیں ہے۔۔۔"

چونکہ بچوں کو وہ اکثر اس مال کے فوڈ کوٹ میں لیکر آتا رہتا تھا سو بچوں کی اچھی واقفیت تھی اس جگہ سے،یہی سوچ کر وہ واش روم کی طرف بڑھا تھا۔لیکن وہاں بھی مان کو نہ دیکھ اس کی پریشانی دو چند ہو گئی۔۔

وہاں موجود لوگوں سے پوچھنے پر بھی جب جواب نفی میں ہی موصول ہوا تو اب حقیقتاً عاشر کا دل خوف و خدشات سے بھرنے لگا۔چونکہ پہلے کبھی ایسا ہوا نہیں تھا سو وہ اچھا خاصہ بوکھلایا ہوا باہر کی جانب لپکا تھا۔پیشانی پسینہ سے بھیگ چکی تھی حرکتِ قلب بھی معمول سے زیادہ ہوگئی تھی۔مان سے نظر ہٹائے اس کو زیادہ دیر ہوئی نہیں تھی، سو اسے یہیں کہیں ہونا چاہیئے تھا۔۔

"مان !کہاں چلے گئے ہو یار کیوں جان نکال رہے ہو۔۔۔؟"

اتنے خوش باش لوگوں کی جم غفیر میں اس ایک من موہنے مکھڑے کا کہیں نظر نہ آنا کس قدر اذیت ناک تھا۔۔

پانچ سے سات منٹ کے اندر پاگلوں کی طرح گراونڈ فلور تک دوڑ لگا کر وہ واپس سیکنڈ فلور پہنچتے چپے چپے کا جائزہ لیتا ہوا پسینہ سے تربتر ہانپنے لگا تھا،لیکن مان کہیں نظر نہ آیا۔

"افف !مان۔۔"

قدرے کم رش والی جگہ پر ٹھہر کر بے بس نگاہوں سے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کچھ بہت قیمتی کھو دینے کا حاوی ہوتا روح فرسا احساس رفتہ رفتہ اس کی ڈھڑکنیں مدہم کر رہا تھا،نامراد لوٹ رہی متلاشی نگاہیں رگ و پے میں سرد پن اُتار رہی تھی،اعصاب تیزی سے شل ہورہے تھے۔یہی ابتر حالت وجہ تھی جو انانس مینٹ روم میں رابطہ کرنے کا خیال ذہن سے گزرا ہی نہیں،قبل اس کے کی وہ توانا مرد ضبط کھوتا سماعت سے وہ حیات بخش آواز ٹکرائی۔۔

"!ماپا"

پشت سے اُبھری یہ پکار نہیں عاشر حسن کے سرد پڑتے لہو میں زندگی کی حرارت تھی۔

مان!!!۔"وہ تڑپ کا پلٹا تھا۔"

اور ایک ہی جست میں پانچ قدم کے فاصلہ پر آئس کریم تھامے مسکرارہے مان کو خود میں بھینچ گیا۔اس شدت سے بھینچے جانے پر مان تو ہراساں ہوا ہی آئس کریم بھی لرز کر نیچے گری۔۔

ماپا !مان کی آئس کیم !۔"عاشر کی مضبوط گرفت میں مان بامشکل ممنایا۔۔"
پوری فیکٹری خرید دوں گا !پہلے یہ بتاؤ کہاں چلے گئے تھے تم؟ جان نکال دی تم نے ماپا کی"
اندازہ ہے تمہیں ذرا۔۔؟"اگلے ہی ثانیے اس کی حرکت یاد آنے پر خود سے جدا کرتا عاشر بری طرح
برس پڑا تھا۔جس پر مان سہم کر نظریں جھکا گیا۔۔
اس پانچ منٹ کے دورانیہ میں جتنے برے خیالات نے اس کی روح کو لرزایا تھا،اس کا تصور
کرکے بھی اس دیوہیکل مرد کی دھڑکن ہنوز منتشر تھی۔یہ قیامت خیز پانچ منٹ عاشر حسن کو
تاحیات یاد رہ جانے والے پانچ منٹ تھے۔جس میں اس کا تعارف "خوف "سے بہت قریب
سے ہوا تھا اتنی قریب سے کی بیاں کرنا تک محال تھا۔۔
جواب دو مان۔۔"عاشر کا لہجہ کچھ اور سخت ہوا۔"
ماپا !میں ان کو دیکھنے گیا تھا۔۔"سامنے کی طرف اشارہ کرتے مان کی بامشکل آواز نکلی۔۔"
"انھیں۔۔؟"
عاشر نے نا سمجھی سے سامنے کی جانب نگاہ اٹھائی تو چند قدم کے فاصلہ پر دو انگریز لڑکے اور
ایک لڑکی کو ایستادہ پایا جو انھیں ہی مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔
یہ کیا چڑیا گھر سے بھاگے ہوئے جانور ہیں جو انھیں دیکھنے کیلیئے تم مجھے بنا بتائے نکل"
گئے۔۔۔؟ "نگاہ ہٹاکر اس نے واپس مان کو گھرکا تو اب کے وہ کھلکھلاکر ہنس دیا۔۔
"!ایکسکیوزمی مسٹر"

"!ایکسکیوڈ"

"تم ہنسا بند کرو !بہت غصہ میں ہوں میں۔۔۔"

پشت سے اُبھری سریلی پکار کا بے مروتی سے جواب دیکر وہ منہ پر ہاتھ رکھے کھی کھی کر رہے مان کو گھورنے لگا جس کی ہنسی رک ہی نہیں رہی تھی۔۔

مسٹر میں آپ سے مخاطب ہوں۔۔"موصوفہ اس کے روکھے جواب کا برا مناتی مقابل آن کھڑی" ہوئی۔۔

اور میں اپنے بیٹے سے مخاطب ہوں !آپ دیکھ نہیں سکتیں؟وہ مان کو گود میں اٹھاکر سرد سے" انداز میں کہتا کھڑا ہوا۔اور میڈم اتنا راستہ کُھلا ہے لڑکی تو کیا پورا لکڑی کا ٹرک گزر جائے،سو آپ بھی گزر جائیں!!۔ "بے لچک کھردرے لہجے میں مخاطب پر اپنی کچھ دیر پہلے کی کیفیت کا نزلہ نکالتا وہ ایک جانب قدم اٹھانے لگا۔

خود کو بہت اسمارٹ سمجھتے ہیں آپ۔۔؟"وہ محترمہ خاصے برہم تاثرات کے ہمراہ واپس سے راہ" میں حائل ہوئی۔۔

خود اپنی زبانی خود کو عقلمند کہنا بیوقوفی کے زمرے میں آتا ہے سو۔۔۔"بر وقت قدم تھام کر" عاشر نے جبڑے بھینچ کر باور کرایا۔

ہاہاہا۔۔ماپا"!!نجانے مان صاحب کو اس میں کون سا لطیفہ مل گیا تھا جو وہ عاشر کی گردن میں" منہ چھپا کر زور سے کھلکھلایا۔۔

"!مان !اسٹاپ ایٹ"

ہاں !آپ بتائیں آپ کو کیا تکلیف ہے--؟"وہ مقابل کو پھاڑ کھانے کو دوڑا۔"

کیونکہ مقابل کا یوں تن کر ایستادہ ہونا اس کے مزاجِ جوالہ پر سخت گراں گزر رہا تھا--

مسٹر آپ نے میرے فرینڈز کو جا--جان۔جانور کہا--"لڑکی پیچ و تاب کھاتی چبا کر جتاتی ہوئی بولی۔"

اہ!--"اب کے عاشر نے دانستہ نگاہ اٹھا کر اس شعلہ جوالا کی برہمی کا گراف دیکھنا چاہا--"

نگاہ بلیک بوٹس سے ہوتی ہوئی گرے جینز اور بلیک شرٹ میں ملبوس دراز سراپے سے ہوکر براؤن سکارف کے حالہ میں دمک رہے رخ روشن تک پہنچی جہاں کا بگڑا جغرافیہ بلاشبہ عاشر کے انداز تخاطب کا نتیجہ تھا۔عاشر کو نجانے کیوں تیکھے جاذب نقوش کی تیکھے پن پر ہنسی آگی جسے وہ فوراً نچلا لب دانتوں تلے دبا کر گہنی مونچھوں تلے ہی چھپا گیا۔

تو اب آپ کیا چاہتی ہیں؟ میں نشاندہی کروں کی میں نے کس کو کونسا جانور کہا--؟"نہایت" سنجیدگی سے عاشر کی جانب سے پوچھا گیا سوال مقابل کو پتنگے لگا گیا تھا--

مسٹر آپ اپنی حدیں پار کررہے ہیں--؟ "دائیں ہاتھ کا کورٹ بائیں میں منتقل کرتی وہ دبی آواز" میں دھاری--

مان نے ایبرو اٹھا کر عاشر کو دیکھا کی اب کیا؟تینوں انگریز بھی اس لڑکی کے قریب آکر سرگوشیاں کرنے لگے،چونکہ اس جانب زیادہ شاپز نہیں تھے سو اس حصہ میں رش نہ کے برابر تھا--تبھی دونوں آرام سے لڑ رہے تھے۔

آپ نے میری راہ میں حائل ہوکر مجھے مجبور کیا ہے مادام !اگر آپ چاہتی ہیں کی بقول آپ کے" میں مزید حدود سے تجاوز نا کروں تو براہ کرم مہربانی فرما کر راستہ دیں۔"عاشر نے بھی بنا لگی پٹی کے لفظ لفظ پر دباؤ بڑھا کر ناگواری کا اظہار کیا۔

"آپ میرے فرینڈز سے سوری کریں۔۔"

ایکسکیوزمی"!!عاشر نے بھویں اچکائی۔۔"

ماپا !کرلیں ناں انھوں نے مجھے آئس کیم دلوائی تھی۔ "مان دھیمی آواز میں کان کے پاس" پھسپھسایا۔۔

کیا یہ تمہیں لیکر گئی تھیں۔۔؟"مان کی سفارش پر یکا یک اس کے نقوش و لہجے میں چٹانوں" سی سختی در آئی۔۔

ایکسکیوزمی مسٹر !آپ نے ہمیں سمجھا کیا ہوا ہے؟ایک تو آپ سے بچے کی ذمہ داری سنبھل" نہیں رہی لاکر چھوڑ دیا چھوٹے سے بچے کو یہاں !اور بجائے اپنی ارِّ رسپونسبل بہیوئیر پر شرمند "ہونے اسے ریلائیز کرنے کے آپ الٹا بچے اور اب ہمیں الزام دے رہیں ہیں؟ اسٹرینج!!۔

عاشر کا مشکوک انداز مقابل کو آگ لگا گیا تھا۔

"دیکھیں آپ۔۔"

دیکھیں آپ مسٹر !ہم انھیں لیکر نہیں گئے تھے یہ ہمارے پاس خود آئے تھے،آپ دیکھ نہیں پائے !نو ڈاؤٹ آپ کیلئے آپ کے بے بی کی سیفٹی سے زیادہ امپورٹنٹ کچھ اور ہوگا !ہم نے تو

بچے کو آپ کو لوٹایا ہے، آپ کو تو ہمارا تھینک فل ہونا چاہیئے !مگر یہاں الٹا آپ ہم ہی سے بدتمیزی کر رہے ہیں۔؟بٹ ایم ناٹ سپرائیزیڈ !اسپیشلی آپ کا اٹیٹیوڈ دیکھنے کے بعد تو بالکل نہیں۔۔""""ادھار رکھنا شاید مقابل کی سرشت میں بھی شامل نہیں تھا سو وہ بھی بنا لگی پٹی کے ٹھیک ٹھاک سناتی چلی گئی۔۔

محترمہ !بس بہت ہوا آپ کا !یہ میرا بچہ ہے اس کی سیفٹی اور سلامتی کی فکر مجھے آپ سے کئی" گنا زیادہ ہے، آپ نے مان کی ہیلپ کی اس کیلئے شکریہ !باقی لیکچر کیلئے میرے پاس وقت نہیں۔۔"الٹھ مار انداز میں شکریہ مارتا وہ اس لڑکی کو حق دق چھوڑ مان کو اٹھائے تیز تیز قدموں لفٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔

مغرور ہی سہی !مجھے اچھا بہت لگا

وہ اجنبی تو تھا مگر اپنا بہت لگا۔

لفٹ میں داخل ہونے تک وہ اس اُکھڑ شخص کی پشت کو گھورتی رہی تھی،اس کے غائب ہوتے ہی فراخ جبیں کو دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے مبہم تبسم نے اس کے تراشیدہ لبوں کے کناروں کو چھوا تھا۔۔

"!اینگری مین"

کوٹ دوسرے ہاتھ پر منتقل کرتی سر جھٹک کر وہ اپنے فرینڈز کی طرف متوجہ ہوئی۔جو اس کی اس بندے سے اردو میں ہوئی گفتگو کی تفصیل جاننا چاہ رہے تھے۔اب وہ انھیں کیا بتاتی کی

محترم نے انھیں کیا "لقب "دیا ہے--؟ سو موضوع ہی ٹال گئی۔

جب سے طوعاً و کرہاً اس نے شادی کیلئے "ہاں "کہا تھا روز ایک نئی تبدیلی اس کے اعصاب کا امتحان لینے کیلئے تیار ملتی تھی۔اور شادی کی تاریخ طے ہونے کے بعد سے تو اس سرگرمی میں کچھ زیادہ ہی تیزی آگئی تھی۔وہ آپا جو غیر اہم معاملات میں بھی اس کی رائے لینا اہم جانتی تھیں،اب تو جیسے رائے مشورے کا رواج ہی انھوں نے منسوخ کردیا تھا--

"کرنا آخر آپ کیا چاہ رہی ہیں آپا---؟"

اپنے روم میں آئی تبدیلیوں پر کڑھتی نظر ڈال کر ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ تذبزب کا شکار باہر آیا جہاں آپا بچوں کی فرمائش پر بنایا پاستا انھیں کھلا رہی تھیں--

ماپا !آپ آرو کو کھلا دیں گے--؟"وہ بنا کچھ کہے صوفے پر بیٹھا تو آرو اپنا باؤل اسے تھما کر خود" عاشر کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گئی۔وہ سرہلاتا فوک تھام گیا۔

ماپا !آپ نے دیکھا؟ہمارے بیڈ روم میں اتنا بڑا بیڈ سیٹ کروایا ہے آپا نے--"اپنا باؤل صوفے" پر رکھ کر مان صاحب نے ممکنہ حد تک باہیں پھیلا کر بیڈ کا سائز بتانا چاہا۔

ہمم "!!آرو کے منہ میں پاستا ڈالتے ہوئے عاشر نے محض ہوں پر اکتفا کیا--"

یہ "ہمم "کیا ہوتا ہے ؟اس کے ہمم پر آپا کا موڈ خراب ہوا۔بتاؤ کیسا لگا؟ تمہاری پسند کو دھیان" میں رکھ کر سفیان نے سلیکٹ کیا ہے،ورنہ میں ایسا سادہ ڈزائن لینے کے حق میں ہرگز نہیں

تھی،بتاؤ بھلا شادی شدہ جوڑے کا بیڈ روم لگنا تو چاہیئے ویسا۔۔"آپا حسب سابق عاشر کے رد عمل سے خفا ہوئی۔

میری پسند کو دھیان میں رکھتے تو آپ لوگ میرے علم میں لائے بغیر یہ سب کرتے ہی"
نہیں۔۔"وہ بچوں کے خیال سے دبی آواز میں معترض ہوا۔

عاشر !اس چیز پر تمہارے فضول اعتراضات کو میں بالکل بھی برداشت نہیں کروں گی۔۔۔"آپا" بگڑی۔ارے !شادی بیاہ میں گھر کی سیٹنگ چینج کرنا،فرنیچر بدلوانا کونسی انوکھی بات ہے جو اس پر بھی تمہیں اعتراض ہے،نہیں !بتاؤ نہیں کم پانچ سات سال پرانا فرنیچر تو ہوگا وہ !شاید ابا نے لیکر دیا تھا ناں تمہیں؟ اچھا لگتا جو نئی دلہن دادا آدم کے زمانہ کا فرنیچر استعمال کرتی اور رشتہ دار واہ واہی کرتے اس قناعت پسندی پر، حد ہوتی ہے ہر چیز کی!۔۔"بچوں کی موجودگی بالکل ہی فراموش کیئے آپا نے بنا لحاظ ایک سانس میں جھاڑ کر رکھ دیا تھا۔۔

خدا کو مانیں آپا !ابا والا سینگل بیڈ تھا پچھلے سال ہی نکلوا کر نیا ڈلوایا ہے،بچے بڑے ہورہے" ہیں اس وجہ سے اور آپ ہیں کی۔۔"بچوں کے ٹکر ٹکر دیکھنے پر عاشر جزبز ہوا۔

ہاں !تو دلہن کیلیئے میں نے بھی وہ سادہ پہیکا نکلوا کر نیا ڈلوا دیا،گوکہ یہ بھی ویسا ہی فضول سا" ہی ہے،لیکن نیا تو ہے۔۔"آپا نے برا منہ بنایا۔

سمن !میں آپ لوگوں کیلیئے چاکلیٹس لایا تھا اندر میرے بیگ کے ساتھ شاپر رکھا ہے،جائیں" آپ لوگ وہ دیکھیں جاؤ !مان، نوال، آرو۔۔"مزید بچوں کے سامنے عزت افزائی سے بچنے کیلیئے

عاشر نے پہلی فرصت میں بچوں کو منظر سے ہٹایا۔

"میں بتارہی ہوں عاشر !اس طرح ہر چیز میں سو سو کیڑے نکال کر تم میرا دل دکھا رہے ہو،کیا تمہارے گھر پر میرا کوئی حق نہیں؟ کیا میں اپنی مرضی سے یہاں کچھ نہیں کرسکتی--؟"آپا کو ایک بار پھر جذباتی دورا پڑا--

"!ایم سوری !باخدا میرا مقصد آپ کے جذبات کو مجروح کرنا نہیں ہے آپا!-- "آپا کا نمناک لہجہ عاشر تذبذب کا شکار ہوتا اٹھ کر ان کے قریب بیٹھا--

"آپا !یہ آپ ہی کا گھر ہے،یہاں آپ جو چاہیں کرسکتی ہیں،آپ کو ہر حق حاصل ہے اس گھر پر بھی ہم سب پر بھی،لیکن میں نے آپ پر پہلے ہی واضح کردیا تھا کی میں کوئی تام جھام نہیں چاہتا،سب سادگی سے ہوگا،کوئی فضول تبدیلی نہیں،کوئی بے وجہ کی ہنگامہ آرائی نہیں، جب سب سادگی سے ہوسکتا ہے تو پھر یہ سب کیوں؟ آپ اور سفیان خواہ مخواہ ہی اپنی جان کیوں ہلکان کر رہے ہیں اس سب میں---؟"عاشر ان کا ہاتھ تھام کر رسانیت سے بولا۔کیونکہ آپا کے مقابل مشتعل ہونے کا مطلب اپنی شامت کو ہی دعوت دینا تھا۔

"عاشر !تمہارے لیئے یہ سب فضول اور غیر ضروری ہے، کیونکہ تم یہ شادی محض میری ضد سمجھ کر جبراً کر رہے ہو،لیکن میرے لیئے اس شادی سے جڑی چھوٹی سے چھوٹی چیز بہت اہمیت رکھتی ہے،میرے سو ارمان ہیں تمہاری شادی کو لیکر عاشر!--"

"آپا پلیز !!بھائی کی محبت سے مغلوب ہوکر جھلک پڑی آنکھوں سے انھوں نے دیکھا تو عاشر

بے بسی سے بس اتنا ہی کہہ سکا۔

تم نہیں سمجھ رہے !یوں تو میرے سسرال میں بھی کئی شادیاں ہوئی ہے بڑی بہو کی" حیثیت سے میرا اپنا مقام رہا ہے،لیکن میکے کی خوشی کا کوئی متبادل نہیں ہوتا،تم نہیں جانتے کتنے ارمان تھے میرے تم دونوں کی شادی کو لیکر، جنھیں اب ایک طویل عرصے کے بعد نکالنے کا موقع ملا ہے، "اس"کی باری میں تو قسمت نے دغا دے دیا، اور اب تمہاری باری میں بھی تم "مسلسل شاکی ہو۔۔

آپا آبدیدہ ہوکر اس کے بازو سے پیشانی ٹکا گئی تو بچھڑنے والے کی جدائی کا احساس یوں غالب آیا کی بہت کچھ کہنے کیلئے لبوں تک آئے الفاظ اثر کھو بیٹھے۔

آپ کو جو کرنا ہے کریں آپا !بس خیال رکھیں کی کسی سے حد سے زیادہ امیدیں وابستہ کرنے کا" انجام مایوسی ہوتی ہے،آنے والی کے کچے رنگ اُتر گئے تو ٹھیس آپ ہی کو پہنچے گی جو میں برداشت نہیں کرسکتا۔۔"توقف سے انھیں خود سے الگ کرکے پانی کا گلاس تھماتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

رات میں وہ آپا کی باتوں کو یاد کرتا مضمحل سا حسب معمول بیڈ پر بیٹھا گود میں بیٹھی آرو کے بالوں میں تیل لگا رہا تھا۔جو حسب عادت پٹر پٹر دن بھر کی روداد سنا رہی تھی۔جبکہ مان صاحب نئے ڈریسنگ ٹیبل کے مقابل کھڑے اپنے بالوں کو کوئی خوبصورت سٹائل دینے کی کوشش میں ہلکان

تھے۔لیکن ان کی تگ و دو مستقل ناکام جارہی تھی،ننھے ہاتھ میں مقید برش سے سوائے ان گھنگھریالے بالوں میں الجھنے کے کچھ نہ ہو پارہا تھا۔۔

ماپا !اس بار ہم باربر انکل کے پاس گئے تو میں ان سے کہوں گا وہ مان کے بال نوال بھائی" جیسے سٹرپٹ کر دیں۔۔"بلا آخر تھک کر برش ٹیبل پر پٹخ کر مان دہپ دھپ کرتا عاشر کے قریب آکر فیصلہ کن انداز میں بولا۔

"اور وہ کس لیئے۔۔؟"

پھر میں یو شیپ ہیئر سٹائل کروں گا !ان مال والے فارنر انکل جیسے،یہ بال اچھے نہیں ہیں" یہ ٹھیک نہیں ہوتے۔۔"اپنے بالوں میں انگلیاں پھسا کر مان نے برا منہ بنایا۔

فارنر انکل جیسے۔۔؟"شہزادے کی انوکھے حوالے پر آرو کے بال سلجھاتے ہوئے عاشر نے ایبرو" اٹھا کر شہزادے کو دیکھا جس کے روئی جیسے گال پھولے ہوئے تھے غالباً وہ اپنے بالوں سے خفگی جتا رہا تھا۔

بیٹے میں اس دوسرے فارنر انکل کی طرح آپ کے بال ہی ناں غائب کردوں؟ یو شیپ ہیئر" سٹائل کرنی ہے شہزادے کو آکر لیٹیں اپنی جگہ۔۔"فارنر انکل کے ساتھ اس لڑکی اور اس کے الفاظ یاد آنے پر عاشر نے مان کو گھورا۔

جواباً وہ منہ پھلاتا بیڈ پر چڑھ کر رخ موڑ کر بیٹھ گیا۔۔

ماپا !میں اچھا بچہ ہوں ناں؟ میں تیل لگوا لہا ہوں،میں کسی انکل جیسے بال نہیں بناؤں"

گا۔۔"آرو صاحبہ نے موقع کا فائدہ اٹھاتے فوراً اپنے نمبر بڑھانے چاہے۔۔

ہاں !میری آرو بہت اچھی بچی ہے۔"اس کے بال سنوار کر عاشر نے اس کے گال پر پیار کیا"

تو وہ کھلکھلاتی مان کو زبان دکھانے لگی۔۔

تیل لگانے سے بال لمبے ہوتے ہیں اور لڑکے پونی نہیں بناتے"!ترچھی نظروں سے آرو کو"

گھورکر جواب دینے کے بعد واپس زاویہ نظر بدل کر مان صاحب ناراض موڈ پر جا چکے تھے۔

اچھا !بھئی یہاں آؤ اب!۔ "عاشر نے اسے قریب بلایا۔لیکن مان صاحب کی ایگو بہت بڑی"

تھی۔۔

آو یار !ایک تو تم نے ناراض ہونا بہت اچھے سے سیکھ لیا ہے۔۔"زبردستی مان کو کھینچ کر دونوں"

کو گدگدایا تو پورا کمرہ ان کی بے ریا کھلکھلاہٹوں سے گونج اٹھا۔

اور یہ کھلکھلاتے معصوم چہرے عاشر حسن کی روح پر چھائی اداسی کو لمحوں میں ہرن کر گئے۔وہ

انھیں اپنے بازوں میں سمیٹتا خود بھی طمانیت سے مسکرادیا۔۔

ماشاءاللہ !یہاں تو موتیاں برس رہی ہیں،مجھے تو لگا تھا کوئی تیر تلوار لیکر میری راہ میں حملہ بولنے"

کیلئے تیار ہوگا۔۔"گھر نزدیک ہونے کی وجہ سے سفیان صاحب کسی بھی وقت یوں ہی ٹپک پڑتے

تھے سو یہ حیرت انگیز نہیں تھا۔

سفیان مامو"!بچے ہمیشہ کی طرح سفیان کو دیکھتے ہی اس کی طرف لپکے۔"

عاشر ناراضگی کے اظہار کیلئے خواہ مخواہ ہی تکیہ وغیرہ درست کرتا اسے نظر انداز کرنے لگا۔۔

یہ ادائے بے نیازی تجھے بے وفا مبارک
مگر ایسی بے رخی کیا کہ سلام تک نہ پہنچے

آہ بھر کر حسب حال شعر پڑھتے ہوئے سفیان نے زبردستی عاشر کے ہاتھ سے تکیہ کھینچ کر کہنی کے نیچے دبایا۔

تجھ بے آرام روح کو اپنے گھر سکون نہیں۔"جواباً عاشر نے سخت نظروں سے اسے گھورا۔"

نہیں !جب تک تجھ بے مروت شخص کا گھر بسا ناں دوں مجھے اپنے گھر تو کیا روئے زمین پر" کہیں سکون نہیں !اب اس سے تجھے تکلیف ہے تو۔؟ کوئی بڑی بات نہیں تجھے آج کل ہر دوسری چیز سے تکلیف ہے، "سڑا ہوا دولہا "نہ ہوتو۔؟"جواباً سفیان نے بھی آنکھ دبا کر بھرپور ڈھٹائی کا ثبوت دیا تھا۔

ہی ہی ہی" "!!سڑا ہوا دولہا "پر دونوں بچے منہ پر ہاتھ رکھ کر کھلکھلائے۔۔"

تم لوگوں کو بڑا لطیفہ سمجھ آرہا ہے،چپ چاپ سے آکر جگہ پر سوجاؤ۔۔"سفیان کو نظر انداز" کرکے اس نے دونوں بچوں کو مصنوعی خفگی سے گھورا تو دونوں فوراً حکم بجا لائے۔۔

مزید دو دن تو یہ کام کرلے،پھر تیری مستقل چھٹی بھابی بچوں سمیت ان کے ابا کی ذمہ داری" بھی احسن طریقہ سے سنبھال لیں گی۔۔"اسے بچوں پر بلینکٹ برابر کرکے دونوں جانب تکیہ سیٹ کرتا دیکھ سفیان بظاہر شوخی سے بولا۔

لیکن نگاہوں میں عاشر کیلئے عقیدت تھی۔جس طرح عاشر مان اور آرو کا ہر کام اپنے ہاتھ سے

بنا جھنجھلائے، بنا بیزاریت کا اظہار کیئے کرتا تھا۔سفیان کو اس سے عقیدت محسوس ہوتی تھی۔وہ خود اس قدر خوش مزاج ہوکر مومن کے ایک سے دو بار رونے پر اکثر جھلا جاتا تھا۔لیکن عاشر کے ماتھے پر ان کاموں کو کرتے ہوئے کبھی بل نہیں پڑتے تھے۔۔

آرو اور مان میری زندگی ہے،ان سے جڑی چھوٹی چھوٹی چیز مجھے خوشی دیتی ہے،سکون ملتا" ہے،اور کوئی بھی انسان اپنے سکون سے چھٹی یا چھٹکارا نہیں چاہتا۔۔"دونوں کے بیچ میں لیٹ کر دونوں کی پیشانی کا باری باری بوسہ لیتا عاشر سنجیدگی سے بولا۔۔

دونوں بچے بھی اس کے لیٹتے ہی اس سے لپٹ گئے تھے، اور وہ ان کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا تھا۔

میں نے کب انحراف کیا ہے بھائی؟"سفیان بھی ایک تکیہ لیکر مان کے پہلو میں دراز" ہوا۔جس پر عاشر نے اسے گھورا تھا لیکن وہ نظر انداز کر گیا۔

یقین کر اپنے فضول مفروضوں سے قطع نظر ہوکر اگر تو آنے والی ہستی کو جج کیئے بغیر کھلے دل و" نیت سے قبول کرے گا تو پھر زندگی میں ہرسوں سکون ہی سکون ہوگا۔۔"کچھ توقف سے سفیان ناصحافانہ انداز میں بولا۔

ہاں !سارے میٹریمونیل سائیڈ والے یہی کہتے ہیں۔ "عاشر نے ہنکار بھر کر اسے چڑھایا۔۔" تیری"!!جواباً سفیان نے اسے گھونسا مارنا چاہا۔لیکن بچوں کے طفیل بچت ہوگئی جو نیند کی وادی" میں اُتر چکے تھے۔۔

باہر چل ان کی نیند ڈسٹرب ہوگی تیری سیریلی آواز سے۔۔"دونوں کا سر احتیاط سے تکیہ پر رکھ کر" وہ بیڈ سے اُترتا ہوا بولا۔ بچوں کی یہ اچھی عادت تھی کی وہ عاشر کا قرب پاکر منٹوں میں سوجاتھے۔۔ عاشر لائٹ آف کرکے باہر نکل گیا تو سفیان بھی برے برے منہ بناتا اس کی تقلید میں باہر آیا جس کا رخ کچن کی جانب تھا۔۔

ویسے مان بتارہا تھا کل کسی حسین چہرے سے خوبصورت تصادم ہوا تھا تمہارا مال میں۔۔؟"وہ" اُبلتے ہوئے پانی میں ٹی پاؤڈر ڈال رہا تھا جب سفیان رازدارانہ انداز میں اس کے قریب جھکا۔

اس سے بڑا جاسوس نہیں ملا تجھے میرے پیچھے لگانے کیلیئے۔۔؟"عاشر نے دانت پیسے۔"

ارے !تو کونسا میری نک چڑھی محبوبہ ہے جس پر میں دل و جان سے فریفتہ ہوں جو تیری" جاسوسی کرواؤں؟ویسے ایک بات کہوں؟"اسٹینڈ سے دو کپ نکال کر سلیب پر رکھتا سفیان سنجیدہ تاثرات لیئے ایک پھر عاشر کے قریب آیا۔تو لگتا مجھے اپنی محبوبہ ہی ہے جس سے مجھے دھواں دھار قسم کا عشق ہے۔ہاہاہا۔۔"سرگوشیانہ کہ کر وہ قہقہہ لگاتا دور ہوا۔

بکواس کروا لے تجھ سے بندہ۔۔"غصہ و خجالت سے سرخ ہوتے ہوئے عاشر نے اس کے" بازو پر مکا جڑا تھا لیکن بے سود اس کا جن جیسا بھاری قہقہہ ہنوز کچن میں گونجتا رہا۔۔

ہاہاہاہا۔۔قسم سے یار چار سال منگنی،تین سال ہوچکے شادی کو لیکن میں نے تیری بھابی کے" ایک گنا نخرے نہیں اٹھائے جتنے تیرے اٹھاتا ہوں۔۔"یقین دہانی کیلیئے شہ رگ کو چھوتا ایک

بار پھر عاشر کے تاثرات دیکھ وہ قہقہہ نہ روک سکا۔

ویسے ذرا اس حسین چہرے پر تو روشنی ڈال؟"چینی کی بر نی سے ایک چمچ چینی منہ میں ڈالتا وہ"
واپس اسی موضوع پر آیا۔

تجھے شرم نہیں آتی؟ایک طرف بھابی سے وفا کا دم بھرتا ہے۔دوسری طرف حسین چہروں کی"
کھوج بھی رہتی ہے۔۔"عاشر نے اسے شرم دلانا چاہا۔

ہاں !تو کس کتاب میں لکھا ہے؟ اگر ایک بندے کو اپنے گھر کا راستہ معلوم ہے تو وہ"
"دوسرے راستوں کے متعلق پوچھ نہیں سکتا۔۔؟ بھئی !جنرل نالج بھی کسی چڑیا کا نام ہے۔
لیکن سفیان صاحب کا شرمندہ ہونا اک معجزہ تھا اور معجزے کب عام ہوتے ہیں۔۔
کبھی اُن راہ گزار کا ذکر بھابی سے کرو تو مانوں۔۔"عاشر اس کی شیخی پر تپا۔"

محبت احترام کا قائل ہے صاحب !ورنہ سفیان سعید کی ڈر سے کیسی واقفیت۔۔"لفاظی میں بھلا"
کون ثانی تھا سفیان سعید کا۔

لفاظی کروالے بندہ تم سے۔خیر اتنی ساری بکواس تو کرچکا ہے،اب ذرا اس اصل موضوع پر آ"
جس کیلئے تو اتنی دیر سے میرے سر پر سوار ہے؟ "دونوں کپوں میں چائے چھان کر عاشر نے
دوٹوک سوال کیا۔۔

پہلے چائے پی لوں پھر بتاؤں گا۔۔ "!سفیان کو سو فیصد یقین تھا ابھی کارنامہ بتایا تو چائے کی"
جگہ چپل ملے گا وہ بھی سینگل تبھی حفظ ماتقدم کے تحت دانت دکھا کر بولا۔۔

نہیں !پہلے بکواس کرو۔۔"عاشر نے ٹرے پیچھے کو کھسکایا۔"

"یار تم اتنا سڑتے کیوں رہتے ہو۔؟"

کیونکہ تم جو بکتے رہتے ہو۔۔"وہ دو بدو بولا۔۔"

یہ تو ہے۔۔"سفیان نے بڑھ کر اپنا کپ اٹھاتے ہوئے قدم پیچھے لیئے۔اور بتانے میں یہ آیا تھا" کی تم نے کل شلوار قمیض لیکر جو میرے سپاہی کو شیروانی کا جھانسا دیا تھا۔۔؟"سفیان بالکل دروازے کے قریب گیا۔

تھا؟ "عاشر نے قدم آگے لیئے۔"

میں نے اسے کینسل کروا کر شیروانی آڈر کردی ہے !!کپ کل بھیج دوں گا۔۔۔"کپ سمیت" سفیان دوڑ لگا چکا تھا۔۔اور پیچھے عاشر پیچ و تاب کھاتا رہ گیا۔

کس مشکل سے اس نے مان کو یقین دلایا تھا کی یہی اصل شیروانی ہے۔اور سفیان نے واپس اس کی محنت پر دریا بہا دیا تھا۔۔عاشر کا من کیا اس کے گھر جاکر اس کا گلا دبادے۔۔

آج نکاح ہے تمہارا عاشر !ذرا چہرہ تو درست کرو لوگ کیا سوچیں گے زبردستی شادی کروا رہے" ہیں ہم تمہاری۔۔ "ادھر سے ادھر پھرکی کی طرح گھوم رہی آپا اسے ازلی بیزار تاثرات سنگ مان کو تیار کرنے میں مصروف دیکھ زچ ہوکر بولیں۔۔

ہاں !تو کونسا غلط سوچیں گے زبردستی ہی ہورہی ہے میرے ساتھ۔۔"وہ منہ پھلا کر بولا۔اصل"

تپ اسے شیروانی کے رنگ پر چڑھ رہی تھی۔۔

آج نکاح ہے تمہارا عاشر !ذرا چہرہ تو درست کرو لوگ کیا سوچیں گے زبردستی شادی کروا رہے" ہیں ہم تمہاری۔۔ "ادھر سے ادھر پھرکی کی طرح گھوم رہی آپا اسے ازلی بیزار تاثرات سنگ مان کو تیار کرنے میں مصروف دیکھ زچ ہوکر بولیں۔۔

ہاں !تو کونسا غلط سوچیں گے؟ زبردستی ہی ہورہی ہے میرے ساتھ۔۔"مان کے بال بناتے" ہوئے اس نے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے۔اصل تپ اسے شیروانی کے رنگ پر چڑھ رہی تھی۔۔

اچھا !اب اٹھو اور تیار ہوجاؤ !باہر سارے مہمان تیار ہیں اور تم ہو کی بیٹے کو دولہا بنانے میں" لگے ہو۔"آپا اس موضوع سے صاف پہلو بچاتی ہوئی عجلت میں بول کر بیڈ کی طرف بڑھی۔لو پہن "لو جلدی سے پھر میں ذرا سفیان کو بھیجتی ہوں تمہاری مدد کیلئے۔۔

ہرگز نہیں !ان کے شیروانی بڑھانے پر وہ بدک کر پیچھے ہوا۔اس عجیب سی چیز کو میں کسی" صورت نہیں پہونگا اور نہ ہی اس فساد کی جڑ کو کسی صورت بخشوں گا،اس کی بھلائی اسی میں ہی کی وہ اپنی لعنتی شکل لیکر میرے سامنے نہ آئے۔۔"وہ شیروانی سے یوں احتراز برت رہا تھا گویا آسیب ہو۔

دوسری طرف اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سفیان کا قتل کردے اب کی بار تو اس نے حد ہی

کردی تھی۔

"کیا برائی ہے اس میں عاشر اتنا پیارا تو ہے۔۔"

پیارا؟ خدا کو مانیں آپا !اس کی سب سے بڑی برائی اس کا یہ "رنگ" ہے،دلہن تک آج کل اس" رنگ کو نہیں پہنتی اور اس سفیان کے بچے نے۔۔۔"ایک اچٹتی نظر شیروانی پر ڈالتا وہ جلبلاکر مٹھیاں بھینچ گیا۔

اب کیا قباحت ہے اس رنگ میں اتنا پیارا رنگ ہے۔دیکھو مان کتنا پیارا لگ رہا ہے۔۔"آپا نے" عاشر کے دو تین قسم کے پرفیومز کو خود پر چھڑک کر آئینہ میں پوز دے رہے مان کی طرف اشارہ کیا جو واقعی بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔

پر آپا میں مان نہیں ہوں۔۔"وہ زچ ہوکر بولا۔"

!!ہاں!مان تو تم ہو ہی نہیں سکتے وہ تو نہایت صابر شاکر سمجھدار بچہ ہے،لیکن تم؟ افففف" اتنا ضدی دولہا نہ آج تک میں کبھی سنا نہ دیکھا، ہر ہر چیز میں سو سو اعتراض ڈزن بھر نخرے،دولہا نہ ہوا افلاطون ہوگیا۔۔"آپا تپ گئی۔

خیر یہ رہا شیروانی پہننا ہے پہنو نہیں پہننا تو جو تمہارے شایانِ شان ہے وہ پہنو، لیکن خدا کا" واسطہ ہے جلدی باہر آو لوگ انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"اس کی ضد کے آگے آپا خود سرینڈر کر کے نکل گئی تو عاشر کوفت سے ماتھا سہلاتا ہوا کبرڈ کی طرف بڑھنے لگا تاکہ کوئی پہننے لائق شلوار قمیض برآمد کرسکے۔

ایک سے ایک افلاطون ہے میرے گھر میں۔۔"ڈریسنگ کے آگے سٹول پر چڑھ کر مان"
صاحب کو اترنگے پوز دیتے ہوئے خود ہی نہال ہوتا دیکھ وہ تاسف سے دائیں بائیں سر ہلاتا اس طرف قدم اٹھانے لگا۔

صاحب زادے !آج کیلئے اتنی ماڈلنگ کافی ہے۔۔"عاشر نے اسے کمر سے تھام کر اُپر اٹھایا۔"

ماپا !میں دولہا ہوں۔۔"مان یوں خلل ڈالنے پر مچل کر بولا۔"

افف !!!دولہا ہو تو اتنا پرفیوم لگاؤ گے یار۔۔؟"اسے پیار کرنے کیلئے قریب کیا تو تیز مہک سے" لمحے کیلئے سانس تھم سی گئی۔۔

اور تم دولہا ہوتو اتنے نخرے دکھاؤ گے یار۔۔؟"سفیان نے ڈور فریم سے اسی کی انداز میں" سوال داغا۔

تم اپنی شکل گم کرو ورنہ میں نقشہ بگاڑ کر رکھ دوں گا اس کا۔۔"مان کو نیچے اُتار کر وہ دبے مگر" غضبناک انداز میں غرایا۔

سفیان مامو !مان کی شیپانی کیسی ہے؟ "دونوں ہاتھ کمر پر ایک ادا سے ٹکا کر گردن اکڑاتے" ہوئے مان صاحب تعریفی کلمات کے منتظر تھے۔۔

بہت پیارے لگ رہے ہو یار ہمیشہ کی طرح۔۔"سفیان نے اسے پیار سے قریب آنے کا اشارہ" کیا۔

افضو !سفیان مامو !میں بوائے ہوں اور بوائز پیارے نہیں ہینڈسم ہوتے ہیں۔"زور سے ماتھے پر"

ہاتھ مار کر گویا مان نے سفیان کی ناقص معلومات پر ماتم کیا تھا۔

"ہاہاہاہا۔۔اچھا جی اور آپ کو یہ کس نے بتایا۔۔"ڈرامہ کمپنی کی اداکاری پر سفیان کا قہقہہ اُبل گیا جو عاشر کا دل جلا گیا تھا۔۔

"دلہن مما نے !وہ مان کو ہینڈسم بوائے کہتی ہیں۔۔"گردن کو نامحسوس انداز میں اٹھا کر مان صاحب نے فخریہ اطلاع دیا تو ایک بار پھر سفیان کے بھاری سے قہقہہ در و دیوار میں ارتعاش پیدا ہوا۔ساتھ عاشر کے غصہ کا گراف اُپر ہوا۔

وہ محض پہلو بدل کر مان کی جانب سے پھیلائی گئی چیزوں کے کیپ وغیرہ لگا کر ترتیب سے رکھنے لگا۔

"مان !آپ کی ممانی آپ کو بلا رہی ہیں ذرا جائیں مومن بھی آپ کو یاد کر رہا ہے۔۔"عاشر سے کوئی بعید نہیں تھا کی وہ بچے کے سامنے ہی کارنامہ کا انعام دینا شروع ہوجاتا سو اس نے فوراً سے پیشتر مان کو منظر سے غائب کیا۔

"موسم کافی خراب ہے گرج چمک پر اکتفا نہیں کریں گے صاحب بہادر ایک آدھ بجلی بھی گرے گی۔۔۔"ہنوز حفظ ماتقدم کے تحت دروازے میں ایستادہ سفیان گردن سہلاتے ہوئے طے نہیں کر پارہا تھا آیا شیر کے کچھاڑ میں قدم رکھے یا یہیں سے جان بچاکر بھاگ لے۔

"اپنے جگر کی شادی میں سوجی ہوئی شکل کے ساتھ اچھے تو نہیں لگو گے میاں"!اندر سے

ہمدردانہ آواز آئی ایک قدم خود بخود دروازے سے دور ہوا۔

جب دلہے کا ہی سر جھاڑ منہ پہاڑ ہوگا تم نے شہزادہ سلیم بن کر کونسا کدو میں تیر مار لینا" ہے۔"توقف سے دل نے غیرت دلائی تو مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق قدم دہلیز عبور کر گئے۔

تاہم انداز بے حد محتاط تھا جیسے ابھی عاشر میان سے تلوار نکالے گا اور سفیان الٹے قدموں دوڑ لگا دے گا۔۔

"!!ڈرامہ کمپنی"

اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا عاشر ایک سلگتی نظر اس کی چال پر ڈال کر انتقامی جذبہ لیئے واڈروب کی طرف بڑھا۔اور دہرام کی آواز سے ایک ہی ساتھ دونوں دروازے کھول ڈالے تو سفیان اچھل کر دل تھام گیا۔

اقرار میں کہاں ہے انکار کی سی صورت

ہوتا ہے شوق غالب اس کی نہیں نہیں پر

اسے جارحانہ انداز میں بس ادھر سے ادھر ہینگرز سے سُر سُر کی آواز پیدا کرتا دیکھ سفیان کی حسِ مزاح پھڑکی۔

تیری عافیت اسی میں ہے کی تو اپنا منہ بند رکھ۔۔"بنا دیکھے ایک ہینگر نکال کر اس نے زور سے" پیچھے پھینکا۔

ڈیڑھ سال پرانا ہے تونے بڑی عید پر بنوایا تھا یہ شلوار قمیض۔۔"ہنگر سے لٹکے شلوار قمیض"

کا جائزہ لیتا سفیان اطلاعاً بولا تو جواباً ایک اور ہینگر آیا۔

یہ والا شاید؟ ہمم!!ہینگر کیچ کر کے سفیان نے ڈرامائی توقف لیا۔یاد آیا !میں نے زبردستی دو" سال پہلے تجھے لینے پر مجبور کیا تھا، اس پر تو آرو سے نلی نہاری گر گئی تھی ناں دامن پر داغ موجود ہے۔۔"دامن نکال کر اس نے داغ اس کی چوڑی پشت کو دکھایا تو جواباً ایک اور ہینگر آیا۔۔

ابے یار !!یہ والا پٹھانی تو پچھلی عید پر بنوایا تھا تو نے، مان کو بھی ایسا ہی پٹھانی چاہیئے تھا کپڑا" ملا نہیں تو تو نے دوبارہ اسے پہنا نہیں ہے ناں؟ ایک اور تبصرے پر ایک اور ہینگر اُڑتا ہوا آیا۔۔

پھر اس کے بعد تو جیسے یہ سلسلہ ہی چل پڑا تھا۔عاشر غصہ میں ہینگر پھینک رہا تھا اور سفیان ہسٹری بتارہا تھا۔نہ عاشر کے ہاتھ رک رہے تھے ناں سفیان کا منہ۔۔

ارے واہ!یہ بھیجی ناں تو نے کام کی چیز !یہ والا پہن لے بائی گاڈ آج قہر ڈھائے گا۔"ہینگرز کا" سلسلہ ختم ہوا تو اب کے اُڑتا ہوا تہ شدہ کپڑا آیا تھا۔۔

مجھے اچھے سے یاد ہے یہ وہی شلوار قمیض ہے ناں جو تو نے چار سال پہلے مان کے عقیقہ پر" بنوایا تھا؟ اور فیڈر کیلئے دودھ بنانے کے دوران اناڑی پن کی وجہ سے آستین جلا بیٹھا تھا، دیکھ اس کی آستین۔۔"سفیان نے جلا ہوا حصہ نکال کر آگے کیا تو اب کے سوراخ کے اس پار سے عاشر کا آگ بگولہ چہرہ پورا کا پورا نظر آیا۔۔

قسم سے سفیان سعید !اس وقت دل تو میرا تجھ پر قہر ڈھانے کو کررہا ہے،آخر کیا سوچ کر تو نے" اس رنگ کی شیروانی بنوائی میرے لیئے۔۔؟"عاشر نے بڑے ضبط سے استفسار کیا تھا۔

یار "!جواباً سفیان نے کھسک کر فاصلہ بنایا۔تو ہمہ وقت لال پیلا ہوتا رہتا ہے،تو میں نے سوچا"
"کی--

"تونے سوچا کی--؟"

کی تیری روکھی بے رنگ زندگی میں جب بہار آ ہی رہی ہے تو شروعات بھی ہرے بھرے سے"
کیا جائے اس لیئے میں نے ہرے رنگ کی شیروانی آڈر کردی--"نہایت بھولپن سے لاجک سناکر
آخر میں سفیان کا آنکھیں پٹپٹانا عاشر دنگ رہ گیا۔

تو !تیری--افففف !!دل تو کر رہا ہے تجھے مار مار کر ہرا نیلا کردوں--"تلملا کر سختی سے مٹھیاں"
بھینچتے ہوئے وہ ضبط کی حدود چھو آیا تھا--

"!!!افففف"

نظر ایک بار پھر اس شیروانی پر گئی تو اس رنگ کو دیکھ عجیب سا محسوس ہوا۔ایسا نہیں کی رنگ
میں برائی تھی وہ بس سادہ رنگ پہننے کا عادی تھے--

دولہے میاں ہوگئے تیار آپ یا ہم بارات لیکر نکلیں؟آپ اطمینان سے گھر وغیرہ سمیٹ لیں"
اس دوران،اگر فرصت مل جائے تو واپسی پر ہمیں پک کر لیجئے گا--"تبھی باہر سے آپا کی جھنجھلائی
آواز آئی۔جس پر سفیان تو مسکراہٹ دبا گیا عاشر بے بس نگاہوں سے شیروانی کو دیکھنے لگا۔

دیکھ جو ہونا تھا سو ہوگیا،لیکن ابھی کی کڑوی حقیقت یہ ہے کی تیرے پاس اس شیروانی کا کوئی"
معقول متبادل نہیں ہے،گو یہ سب بھی اچھے ہیں لیکن ان میں سے کچھ پہن کر کمرے سے

باہر قدم رکھا تو آپا بنا لحاظ تیری اچھی کردیں گی۔۔"سفیان نے بڑے آرام سے مصلحت کا تقاضہ اس کے مقابل رکھا۔۔

سب تیری مہربانی ہے "!!آپا سے واقعی کوئی بعید نہیں تھا۔ مجبوراً شیروانی اٹھاکر واش روم کی" طرف بڑھ گیا۔

واہ !غضب تو ڈھا رہا ہے یار، خواہ مخواہ ہی میری جان کا دشمن بنا ہوا تھا۔۔"شیروانی میں ملبوس" عاشر واش روم سے بگڑے نقوش سنگ برآمد ہوا تو سفیان اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑا ہوا۔

وہ اسے نظر انداز کرتا ڈریسنگ کے مقابل آیا۔شیروانی واقعی اس کے دراز قد و قامت پر جچ رہی تھی۔گندمی رنگت، جاذب مردانہ نقوش، بھاری ڈیل ڈول وہ حقیقتاً غضب ڈھا رہا تھا۔

اب کیا خود کو ہی نظر لگائے گا؟آئینہ میں سفیان کا عکس اُبھرا۔چھوڑ دے یہ کام بھابی کے" کرنے کے ہیں۔۔ "شانے سے شانہ مارتا سفیان اپنی جون میں آچکا تھا۔

عاشر بجائے کچھ کہنے کے اسے گھورتا ہوا پرفیوم اٹھانے لگا۔۔

ارے !آج کے دن یہ سب میں کروں گا۔۔"اس کے ہاتھ سے زبردستی پرفیوم لیتا سفیان" سامنے آگیا تھا۔

ویسے یہ ساری دکان تونے اسی لیئے لگائی ہے ناں کی میری بھابی اپنے کومل مہندی لگے" ہاتھوں سے انھیں واپس سیٹ کرے؟"پرفیوم کا بے دریغ استعمال کرتے ہوئے سفیان کی زبان کو سکون نہیں تھا۔۔

تو رہنے دے یہ بھی اپنی بکواس بھی"!عاشر پرفیوم واپس ٹیبل پر رکھ کر وہاں سے ہٹ کر ان" ہینگرز کے انبار کی طرف بڑھا۔

ارے !ارے !رہنے دے بھابی کردیں گی۔۔"سفیان کی اوور ایکٹنگ کو نظر انداز کرتا وہ ہینگرز" اٹھاکر سائیڈ روم کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہوگیا۔

بنکر بیڈ پر سب رکھ کر وہ مڑنے ہی لگا تھا کی نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھے چھوٹے سے فوٹو فریم پر ٹھہر سی گئی۔۔

نہیں جانتا یہ ٹھیک ہے یا غلط؟ لیکن آپا کی ضد کے آگے میں بے بس ہوگیا،انھوں نے قسم" کھالی تھی کی اب میں نے انکار کیا تو وہ اس دہلیز پر قدم نہیں رکھیں گی،لیکن اتنا جانتا ہوں مان اور آرو ہمیشہ میرے لیئے میری ذات سے اُپر تھے اور رہیں گے،فرق نہیں پڑتا کون میری زندگی میں آرہا ہے یا جارہا ہے،آپ سے کیا وعدہ آخری سانس تک قائم رہے گا۔۔"تصویر میں مسکراتے چہرے پر ایک کرب زدہ نظر ڈال کر لمبے لمبے ڈگ اٹھاتا وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

شہر کے جانے مانے شادی حال میں نکاح کی تقریب منعقد ہوئی تھی۔مدعو مہمان بھی خاص قسم کے ہی تھے۔جنھیں دیکھ عاشر حیران تو بلاشبہ ہوا تھا۔لیکن حیرانگی کا اظہار کرکے وہ یہاں کم از کم آپا اور سفیان سے بحث میں الجھنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔سو موڈ ٹھیک رکھنے کیلیئے ہمیشہ کی طرح نظروں کا مرکز بچوں کو بنائے ہوئے تھا۔

دونوں بچے بے حد خوش نظر آرہے تھے، کبھی دلہن کے ڈریسنگ روم میں چلے جاتے کبھی آپا کے پاس تو کبھی عاشر کے پاس اسٹیج پر چلے آتے اور ایک ایک چیز کے متعلق یوں اشتیاق سے بتاتے کی عاشر ناچاہتے ہوئے بھی خفیف سا مسکرا دیتا۔

خاص کر گولڈن اینڈ پیچ کلر کامبنیشن کے ڈزائینر لہنگے میں گھنگھریالے بالوں میں چھوٹے چھوٹے کلپز لگائے،گلے میں موتیوں کی مالا اور ننھی کلائیوں میں گجرا پہنے نزاکت سے چٹکی سے لہنگا اٹھاکر تتلی کی طرح ادھر سے ادھر اُڑتی پھر رہی آرو صاحبہ جن کی توتلی زبان میں بڑی بڑی باتیں سن کر وہاں سب مسکرا رہے تھے۔

عاشر کی ہم رنگ شیروانی میں ملبوس مان صاحب کا بھی اپنا ہی ٹشن تھا۔بس بیچارے کی جوتیوں کے ساتھ مسئلہ تھا جو ایک سائز بڑی ہونے کی وجہ سے انھیں دوڑنے کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔گو اس میں ٹشو ڈالتے ہوئے عاشر نے کہا کی وہ یہ نہ پہنے لیکن محترم کو دولہا بننا تھا۔اور بقول مان صاحب کے دولہا بنا شیروانی اور جوتیوں کے نہیں بنا جاتا۔۔

شادی کے دن دولہے تاک میں ہوتے ہیں کوئی ملے انھیں جن کے ہاتھوں چند منٹوں میں" بننے والی زوجہ کے نام کوئی خوبصورت پیغام بھیجا جاسکے،ایک تو ہے یار دو دو موقعے تیرے آگے پیچھے گھوم رہے ہیں اور تو سڑ کر بیٹھا ہے جیسے آخری سنوائی کیلئے آیا ہو۔۔۔"اسے ایک ہی ایکسپریشن چہرے پر سجائے بیٹھا دیکھ سفیان کا ضبط جواب دے گیا تو وہ تاسف کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکا۔

میری چھوڑ !اپنے ڈیڑھ سالہ ایجاد پر دھیان دے جس کا موڈ تیری بکواس سے مجھ سے بھی" زیادہ غارت ہورہا ہے۔۔"عاشر نے شانے اچکاکر گود میں بیٹھے وائٹ شلوار قمیض میں ملبوس کیوٹ سے مومن کی طرف توجہ کروائی جو موٹی موٹی آنکھوں سے سامنے دیکھتا ہوا بری طرح منہ بسور رہا تھا۔

غالباً وہ سفیان کے شکنجے سے نکل کر نیچے کھیل رہے بچوں میں جانا چاہتا تھا۔۔

ان کا موڈ میری بکواس سے نہیں !اپنے تایا جان کی فضول تاثرات سے غارت ہورہا" ہے۔۔"سفیان تپ گیا۔

پھر شہزادے آپ اپنا موڈ خراب ہی رکھیں،کیونکہ تایا جان پاپا کی طرح مسخری نہیں" کرسکتے۔۔"عاشر نے پیار سے مومن کے پھولے گال کو چھوا۔جس پر اس نے آنکھیں پٹپٹائی شائد بات سمجھ آگئی تھی۔۔

تبھی نوشاد بھائی کچھ مہمانوں کے ہمراہ اُپر چلے آئے۔ان سے ملنے کیلئے دونوں کو بحث ملتوی کرکے اپنی نشست سے اٹھنا پڑا۔مہمانوں سے ملتے ملاتے قاضی صاحب کی تشریف آوری بھی ہوگئی تو سفیان اور نوشاد بھائی اسے لیکر بیٹھ گئے،ساتھ دونوں بچے بھی اس کے پہلو سے لگ کر آ بیٹھے۔۔

میرے باورا بلم !اب صاف صفائی کیلئے سلون تو تو گیا نہیں،کم از کم اس تھوبڑے کا جغرافیہ" ہی درست رکھ لے، ورنہ مجھے تو خدشہ لاحق ہے عین نکاح کے وقت دلہن آنسہ انکار نہ کردے

اس جلاد والی بھوتی کو دیکھ، اس صورت میری تو بے عزتی ہوجائے گی۔۔ "ایک طرف قاضی صاحب نکاح کا خطبہ دے رہے تھے دوسری طرف سفیان صاحب اپنا خطبہ دے رہے تھے۔

تجھ بے عزتی پروف کی بے عزتی ہوگی۔؟"ذرا سا گردن موڑ کر عاشر نے مصنوعی حیرت سے" سفیان کو دیکھا۔

ہاں!تو میں بے عزتی پروف اپنے معاملے میں ہوں، عزت افزائی تیری ہوگی،اور یار کی بے عزتی" "اپنی بے عزتی۔۔

"!تو اور تیرے لاجک"

آپ دونوں کو بعد میں بہت وقت ملے گا،ابھی کم از کم نکاح کی کاروائی تک صبر رکھیں۔۔"بلاآخر" نوشاد بھائی کو دبی تنبیہی انداز میں ٹوکنا پڑا۔۔

مولوی صاحب کا خطبہ ختم ہوا وہ رجسٹر اٹھاکر کچھ اور عاشر کے قریب کھسکے۔پھر ایجاب و قبول کا مرحلہ شروع ہوا۔اور جو لڑکی اور اس کے والد کا نام مولوی صاحب کی زبان سے ادا ہوا وہ عاشر کیلئے کسی نیو کلیئر دھماکے سے کم نہ تھا۔پہلی بار میں اسے اپنی سماعت پر شبہ ہوا تبھی نا سمجھی سے مولوی صاحب کو دیکھنے لگا۔

عاشر امتیاز حسن ولد امتیاز حسن آپ کا نکاح رمشا بختیاور صدیقی ولد بختیاور صدیقی سے ایک لاکھ" "سکہ رائج الوقت طے پایا ہے کیا آپ کو نکاح قبول ہے۔۔۔؟

دوسری بار بھی مولوی صاحب کے انھیں الفاظ کا سماعت سے ٹکرانا گویا پگھلے ہوئے سیسہ کا

سماعت میں اُترنا تھا۔اس نے بے انتہا بے یقینی سے مولوی صاحب کو دیکھا جو منتظر تھے۔۔
،پھر ٹرانس کی کیفیت میں نگاہ دائیں جانب اپنے جگری یار کی طرف اٹھی جو فی الفور نظر چرا گیا
دوسرے پہلو میں نشستہ بڑے بھائی جیسے مہربان بہنوئی کو دیکھنا چاہا تو وہ بھی نگاہ بچا گئے،دونوں
کی صاف پہلو تہی کے بعد شک کی تصدیق کیلئے اب کوئی ثبوت درکار ناں تھا۔۔
ضبط و کرب کی انتہا کو چھوتے ہوئے سختی سے آنکھیں میچ کر اس نے دونوں ہاتھوں میں خود
سے چپک کر بیٹھے اپنے "متاع حیات "کو خود میں سمیٹ کر کوئی ایک کڑا فیصلہ لینے کیلئے خود کی
ہمت بندھائی۔۔۔
یہ بچے اس کی زندگی تھے ان سے دستبردار ہونا یا انھیں بانٹنا اس کیلئے گویا اپنے جسم کو دو حصوں
میں تقسیم کرنا تھا۔ان کیلئے وہ دنیا کی کسی بھی طاقت سے نبر آزما ہوسکتا تھا۔لیکن ان بچوں سے
دستبردار نہیں ہوسکتا تھا۔سو اس کیلئے انتہائی فیصلہ لینا مشکل نہیں تھا۔لیکن تبھی سفیان نے
اس کے کان سے فون لگا دیا۔
آپا بات کرنا چاہ رہی ہیں۔۔"اس کی زخمی نظروں کی تاب نا لاتے ہوئے سفیان نے نظر جھکا کر"
بتایا تو اس کے جبڑے کچھ اور بھینچ گئے۔
عاشر کوئی بھی انتہائی قدم اٹھانے سے قبل ابا کی برسوں سے کمائی عزت کا سوچ لینا،جو اس"
وقت تمہارے ہاتھ میں ہے،تمہاری ایک "ہاں "یا "ناں "ایک بار پھر بھری برادری میں ان کی
پگڑی اچھال دے گی، فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے،باقی میں نے جو کیا ہے سوچ سمجھ کر کیا

ہے بھروسہ رکھو۔۔۔"لائن بے جان ہو چکی تھی اور عاشر حسن کے ارادے بھی۔

عاشر !ہم سب نے بہت سوچ کر یہ قدم اٹھایا ہے۔"نوشاد بھائی نے اس کے شانے پر دباؤ" بڑھایا تو وہ زور سے جلتی آنکھوں میچ گیا۔

لوگوں کو لگتا ہے صرف صنف نازک کی پیروں میں ہی خاندان کی عزت کی بیڑیاں ہوتی ہے، صرف وہ ہی عزت و ناموس کیلئے مجبور کی جاتی ہیں، کوئی آج عاشر حسن کی بے بسی بھی دیکھتا۔ذمہ داری جنس دیکھ کر عائد نہیں ہوتی، جو ذمہ دار ہوتا ہے، جسے اپنے اپنوں کی اپنے خاندان کی عزت و حیمت کا پاس ہوتا ہے، جو باہمت ہوتا ہے وہ بھاڑ اٹھاتا ہے اور بزدل بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

ایجاب و قبول کے مراحل طے پاگئے، مبارک باد کا طوفان اُمڈ آیا، وہ سپاٹ تاثرات سنگ ایک جھٹکے میں سب تہس نہس کرد ینے کیلئے اپنے اندر برپا طوفان بامشکل دبائے سب سے ملتا رہا۔لیکن سفیان اور نوشاد بھائی جن پر اسے خود سے زیادہ اعتبار تھا ان سے مبارک باد وصول کرنے کی اس میں ہمت نہیں تھی سو وہ سرعت سے سفیان کے اپنی جانب بڑھنے پر سائیڈ ہوگیا۔سفیان نے لب بھینچ کر نوشاد بھائی کو دیکھا تو انھوں نے آنکھوں سے حوصلہ رکھنے کا اشارہ دیا۔

پھر جلد ہی دلہن اسٹیج پر لائی گئی عاشر نے کوئی دنیا داری نبھانے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ دونوں بچوں کو گود میں لیئے کچھ ہی دیر میں نیچے اُتر گیا۔

دل تو اس کا کر رہا تھا کی ساری دنیا داری کو بھاڑ میں جھونک کر اپنے بچوں کو لیکر نکل جائے، لیکن وہ چاہ کر بھی ایسا کر ناسکا۔کھانا کھلنے پر بھی سب کے ازحد اصرار کے باوجود اس نے

پانی تک نہیں پیا تھا۔بس بچوں کو کھلا کر ہٹ گیا۔اب سفیان اور نوشاد بھائی نے پیچھے لوگوں کو کیا جواز دیا تھا اسے پرواہ نہیں تھی۔۔

عاشر کے پل پل بگڑتے تاثرات کو دیکھ قبل اس کی وہ ضبط یہیں کھودیتا آپا نے رخصتی کا مطالبہ کردیا تھا۔اور یوں وہ اپنے اعصاب کو کڑے امتحان سے گزارتا ہوا رخصتی لیکر گھر کی طرف روانہ ہوا۔

گھر پہنچ کر دونوں بچوں کو بازوں میں اٹھائے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔پیچھے کون آیا تھا یا ساتھ موجود رشتہ داروں نے اس کے اس عمل سے کیا اخذ کیا تھا اسے رتی بھر پرواہ نہیں تھی۔۔

آرو سو چکی تھی البتہ مان غنودگی میں جارہا تھا۔دونوں کو بیڈ پر ڈال کر کمفرٹر برابر کرتا طیش میں شیروانی کھول کر ایک جانب اچھالتا ہوا وہ دونوں کے نائٹ سوٹ لینے کیلئے درمیانی دروازہ کھول کر بچوں کے روم داخل ہوا۔

عاشر "!!دونوں کے نائٹ سوٹ لیکر وہ مڑا تو سفیان اور نوشاد بھائی عین پشت پر کھڑے" تھے۔ہانپتی ہوئی آپا بھی آکر دروازے میں رکی تھی۔

عاشر !بات سن لو۔۔"وہ سب کو نظر انداز کرکے سائیڈ سے گزرنے لگا کی دونوں واپس ملتجانہ" انداز میں حائل ہوگئے،لیکن وہ سلگتی نگاہ موڑ گیا البتہ کنپٹی کی پھڑکتی رگ گواہ تھی کی اس کے

اندر حشر برپا ہے۔

مجھے نہ آپ لوگوں سے کچھ کہنا ہے نہ ہی سننا ہے بہتر ہے آپ لوگ جاکر انجوئے کریں شادی" کو۔۔"اس کے قطعیت بھرے لہجے میں کانچ سی چبھن تھی۔

"عاشر تم ہمارا اعتبار۔۔۔"

اعتبار !وہ زخمی شیر کی طرح دھاڑتا ہوا بل کھاکر مڑا۔اب بھی اعتبار کروں؟اپنی ذات سے زیادہ" اعتبار کیا جن لوگوں کا انھوں نے ایک "غیر "کیلئے مجھے اندھیرے میں رکھا، اور اب بھی میں اعتبار کروں۔۔واہ !کیا کہنے سفیان صاحب آپ کے۔۔؟"اس نے باضابطہ ہاتھ اٹھاکر تالی بجائی تھی۔

اس کی اس قدر بدگمانی پر آپا کی سسکی نکلی۔لیکن وہ سفیان کی طرف متوجہ تھا۔

پوری دنیا ایک طرف کھڑی ہوکر گواہی دیتی کی سفیان سعید قاتل ہے عاشر حسن دوسری طرف" تنہا مخالف میں کھڑا ہوجاتا اتنا اعتبار تھا تجھ پر۔۔لیکن تونے۔۔؟وہ استہزائیہ ہنسا۔اور کیا کہتا ہے تو میں "دل "ہوں تو "دھڑکن "ہے، تو میں اب کہ سکتا ہوں ناں میری دھڑکنوں نے مجھے دھوکہ دیا ہے۔۔۔؟"اس کی ضبط سے لہو جھلکاتی آنکھوں میں بلا کی کاٹ تھی۔۔

"ایسے نہیں کہ یار میں تو۔۔"

تجھے یہ یاد ہے میں نے کونسے کپڑے کب کس موقع پر خریدا کب پہنا اس سے کونسا واقعہ جڑا" ہے۔۔پھر حیرت ہے مجھے تو ہائی کورٹ جج محترم القام بختیاور صدیقی کے ہمارے لیئے، ہمارے

خاندان کیلیئے، ان بچوں کیلیئے استعمال کیئے گیئے عمدہ الفاظ کیسے بھول گیا۔۔؟ بھول گیا؟ یا یاد رکھنا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔؟"

"ایسے نہیں کہ یار میں تو۔۔"
تجھے یہ یاد ہے میں نے کونسے کپڑے کب کس موقع پر خریدا کب پہنا اس سے کونسا واقعہ جڑا" ہے۔۔پھر حیرت ہے مجھے تو ہائی کورٹ جج محترم القام بختیاور صدیقی کے ہمارے لیئے، ہمارے خاندان کیلیئے، ان بچوں کیلیئے استعمال کیئے گیئے عمدہ الفاظ کیسے بھول گیا۔۔؟ بھول گیا؟ یا یاد رکھنا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔؟"کانچ کی طرح چبھتا ہوا سوال سفیان اندر تک کٹ کر رہ گیا تھا۔
لیکن میں آپ لوگوں سے شکوہ کیوں کر رہا ہوں۔وائے؟ شانے اچکا کر وہ تمسخرانہ ہنسا۔اگر آپ" لوگوں کیلیئے میرے جذبات میرے احساسات اہمیت رکھتے،رتی بھر بھی آپ لوگوں کو اس کی پرواہ ہوتی تو ایسا کرنا تو درکناں سوچتے بھی نہیں ایسا کچھ کرنے کا، لیکن تلخ حقیقت یہ ہے کی۔۔۔"دائیں بائیں گردن ہلاکر اضطرابی کیفیت میں گردن سہلاتا ہوا وہ اب ادھر سے ادھر چکر کاٹتا شاءد اپنے اندر اُبل رہے اشتعال انگیز مادہ کو دبانے کی کوشش کر رہا تھا۔
اسے یوں بدگمانی کی انتہا کو چھوتے ہوئے اجنبیت کا لبادہ اوڑھتا دیکھ تینوں وجود بے بس نظروں سے بس ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے،کیونکہ وہ تو اپنے اندر کا طوفان دبانے کی کوشش میں خود طوفان بنا ان کی کوئی وضاحت کوئی صفائی سننے کیلیئے رضامند ہی نہیں تھا۔۔

آپ۔۔آپ تینوں بتائیں۔سلوٹ زدہ پیشانی کو ملتا وہ رکا۔۔آپ۔۔آپ لوگ حقائق کے کس" چہرے سے نا آشنا تھے؟سچ کا کونسا پہلو آپ سے پوشیدہ تھا،کونسا ثبوت کیسی گواہی آخر کس دلیل کی آپ لوگوں کو ضرورت تھی ان بے حس خود پرست،مادہ پرست لوگوں کی اصلیت کو جاننے کیلیئے۔۔آپا آپ بتائیں۔۔۔؟"وہ لمبے ڈگ بھرتا سراپا سوال بنا آپا کے مقابل آیا تو آپا کے آنسو اس کے ترش لہجے پر بے قابو ہوگئے۔۔

عاشر !تسلی سے ہماری بات سن لو یار !نوشاد بھائی ملتجانہ انداز میں کہتے اس کے قریب" آئے۔ہم سب کو تمہاری کیفیت کا اندازہ ہے،ہم تصور میں بھی تمہیں تکلیف پہنچانے کا سوچ "تک نہیں سکتے کجا تمہارے احساس کو مجروح کر کے کسی اور کو ترجیح دینا۔۔

اب بھی ترجیح دینا باقی ہے۔۔؟"اس کے لبوں کی استہزائیہ مسکراہٹ آنکھوں میں کانچ سی" چبھتی بدگمانی دیکھ وہ بہت کچھ کہنے کی خواہش میں لب سی گئے۔۔

عاشر !باخدا میں نے تمہارا اور بچوں کا برا نہیں سوچا۔۔"آپا نے تڑپ کر اس کا بازو تھاما۔۔" تو بھلا کیا سوچا ہے آپا؟ "شانوں کو تھام اجنبیت سے استفسار کررہا شخص عاشر تو نہیں تھا۔آپا" کے حلق میں آنسوں کا پھندا اٹکا۔

اا۔۔اتنی بدگمانی عاشر۔۔؟"انھوں نے کرب سے اسے دیکھا جس کے تاثرات سے بیگانگی" و بدگمانی نمایاں تھیں۔۔

ٹھیک ہے آپا !آپ کا حکم سر آنکھوں پر تو میں خوش گماں ہوجاتا ہوں۔ان کا ہاتھ اپنے بازو"

سے ہٹاکر اس نے دونوں بازو سینے پر باندھے۔خوش گمان ہوجاتا ہوں یہ اخذ کرکے کی ہائی کورٹ جج جناب بختیاور صدیقی صاحب!جن کی نظر میں ہم سڑک چھاپ دوکوڑی کے لوگ ہیں،ہماری اوقات ان سے رشتہ داری جوڑنے کی تو دور ان کے گیٹ پر کھڑے چوکیدار کے برابر کھڑے ہونے کی نہیں ہے۔مطلب اتنا بڑا نام بختیاور صدیقی !ان کی دختر جن کے پاس ایک سے بڑھ کر ایک شہر کے مشہور و معروف ان کے اونچے معیار کے امیدواروں کی لمبی فہرست موجود ہے،ان سب کو نظر انداز کرکے ان جنابہ نے میرا انتخاب کیا یعنی عاشر حسن کا جس کی اوقات ان کے والد محترم کی نظر میں دو کوڑی بھی نہیں۔۔واہ "!!تلخی سے اپنی ذات کے پرخچے اُڑاتے ہوئے اس کا باضابطہ ہاتھ اٹھاکر تالی بجانا،اور اس آواز کا وحشت میں ڈوبی سنسناتی دیواروں سے ٹکڑا کر وہاں ایستادہ تینوں نادم وجود کی سماعت میں اُترنا کسی سور اسرافیل سے کم تو نہیں تھی۔

کیا وجہ ہوسکتی ہے نوشاد بھائی باپ اور بیٹی کے انتخاب کے اس تضاد کی۔۔؟"وہ استہزائیہ" سوال لیئے نوشاد بھائی کی طرف مڑا۔

آپ بتا دیں آپا اس ذرہ نوازی کے پیچھے کیا محرک رہا ہوگا۔۔؟"اس کی تلخی پر آپا لبوں پر ہاتھ" رکھتی سسکی۔

ہاں !سفیان سعید صاحب !!وہ تیزی سے نظر جھکائے بے بسی کی تفسیر بنے سفیان کے مقابل" آیا۔تو بتا سکتا ہے، تجھے تو سب معلوم ہوتا ہے ناں؟ سو بتا مسٹر صدیقی کی دختر کے اس اقدام کی وجہ کیا ہوگی۔۔؟یا مقصد کہوں۔۔؟"جھک کر اپنی شرر بار نگاہوں سے اس کی آنکھوں میں

جھانکنا چاہا لیکن سفیان جبڑے بھینچ کر رخ موڑ گیا۔جس پر عاشر کے لبوں کی زخمی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

"ٹھیک ہے !آپ لوگ زحمت نہیں کریں گے تو میں کرلیتا ہوں ۔اس کے تمسخر میں ڈھلے تاثرات سپاٹ ہوئے ساتھ دونوں مٹھیوں میں بالوں کو جکڑا۔

"آپا کے ڈرامہ سیریل اور سفیان کے فیوریٹ کرن جوہر صاحب کی فلموں کی طرح ان فارن ریٹرن محترمہ کیلئے میرا وجود ناگریز ہوگیا ہوگا،یہی ہوتا ہے ناں ان ڈراماز اینڈ موویز میں؟ کوئی سانس لینے کی طرح لازم ملزم ہوجاتا ہے،واضح لفظوں میں میرے بنا ان کا گزارا ناممکن ہوگیا ہوگا،کوئی چارہ گر،کوئی جائے پناہ نہیں مل رہا ہوگا ویسے ایسا کب ہوتا ہے سفیان۔۔؟"

"!!عاشر پلیز"

"جب کسی کو کسی سے طوفانی قسم کا جنونیت بھرا عشق ہوجائے،ہے ناں؟ مطلب کی میں اتنا خوش قسمت ہوں۔ہاہاہاہا۔۔۔۔"دیوار پر مکا جڑ کر اس نے کھوکھلا قہقہہ لگایا۔

"کیا آپ لوگوں کو میں اتنا بڑا احمق لگتا ہوں شکلاً۔۔؟ "اپنی طرف انگلی سے اشارہ کرتا وہ سب تباہ کردینے کہ درپر تھا۔

"عاشر !رمشا نے اس شادی کا فیصلہ بچ۔۔۔"

"!!مان"

سفیان نے ہمت مجتمع کرکے سب واضح کرنے کیلئے لب وا کئے ہی تھے کی مان کا نام سن لب

پیوست کرگیا۔جبکہ عاشر تیزی سے چہرے پر ہاتھ پھیر کر تاثرات ٹھیک کرتا اس کی طرف بڑھا جو چوکھٹ سے سرٹکائے بامشکل نیند سے بوجھل آنکھوں کو کھول کر انھیں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

تم یہاں کیوں آئے مان ماپا آرہے تھے ناں وہاں۔۔؟ "اس کے سامنے دو زانوں بیٹھتا وہ" پریشان سا مستفسر ہوا۔نجانے اس نے کیا سنا اور کیا دیکھا تھا۔۔

آپ لوگ فائٹ کررہے تھے؟مان کو آواز آئی۔۔"آنکھوں کو بامشکل وا کر انگلی سے چاروں کی" طرف اشارہ کرتا وہ زور ڈال کر بولا۔۔

نن۔۔نہیں تو۔۔"تیزی سے لڑھکتے ہوئے مان کو گود میں اٹھاکر وہ صاف مکر گیا۔"

مان نے سنا۔۔"نیند سے بے حال کیفیت میں بھی مان کو ہار تسلیم نہیں تھی۔آپا نے تیزی" سے اپنے آنسو صاف کئے۔

ہم لڑ نہیں رہے تھے بیٹا ہم ڈسکس کر رہے تھے۔۔"نوشاد بھائی نے عاشر کے کندھے سے" لگے مان کے بال سہلائے۔وہ نیند میں ہی سرہلا گیا۔

ماپا !میں آپ کو ڈھونڈ رہا تھا۔۔"عاشر کی گردن سے ناک رگڑتا وہ بوجھل آواز میں منمنایا۔"

مم۔۔میں یہیں تھا بیٹا۔۔میں نائٹ سوٹ لینے آیا تھا چلو چینج کرلو پھر سوجانا۔۔"عاشر تیزی" سے بول کر معجلت قدموں آگے بڑھا جب مان کے اگلے سوال پر اس کے قدم بے اختیارانہ تھمے۔۔

دلہن مما کہاں ہے--؟"مان کے سوال پر عاشر نے ترچھی سلگتی نظروں سے تینوں کو دیکھا۔"
وہ۔وہ تھک گئیں ہے ناں تو آپ کی صبا ممانی)سفیان کی بیوی (کے ساتھ آرام کر رہی ہیں"
کل صبح مان سے ملیں گی-- "سفیان جس تیزی سے بولا تھا اتنی ہی تیزی سے عاشر دہلیز عبور کر پلٹ کر درمیانی دروازہ مقفل کرگیا--
بند دروازہ دیکھ آپا چہرہ ہاتھوں میں بھرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔
آپا !ہمیں اس کے شدید رد عمل کا باخوبی اندازہ تھا، تبھی ہم نے ولیمہ کیلئے کوئی تاریخ مقرر"
نہیں کی،صد شکر گھر میں مہمان بھی کوئی نہیں،آپ بھی حوصلہ رکھیں ایک بار اس کا غصہ اُتر جائے گا تو بات کرنا آسان ہوجائے گا--"سفیان نے انھیں پکڑ کے سائیڈ کرسی پر بٹھایا۔
سفیان !بہن ہوں میں اس کی باخدا میں نے اس کا برا نہیں چاہا--"اس کا یکسر بیگانہ انداز آپا"
کے آنسو رکنے نہیں دے رہا تھا۔
جانتا ہوں آپا !وہ بھی جانتا ہے یہ--لیکن اس وقت جو غیر متوقع صورت حال اس کے سامنے"
ہے اس پر اس کا رد عمل سو فیصد یقینی اور جائز ہے۔آپ نے جب اتنا بڑا قدم اٹھا ہی لیا ہے تو خدارا اب مضبوط بنیں۔اصل یہی وقت ہے ہمت و حوصلہ سے کام لینے کا--"سفیان مضبوط انداز میں ممکنہ حد تک ان کا حوصلہ بندھانے میں کامیاب ہوا تھا۔
"اب جاکر دیکھیں بھابی کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں،میں بھی صبا کو لیکر نکلتا ہوں--"
نہیں تم کہیں مت جاؤ میں نے تمہارے لئے روم کھلوا دیا ہے وہیں سوجاؤ--"آپا تیزی سے"

بولیں تو وہ محض سرہلا گیا۔

کیا لینے آئے ہو تم لوگ۔۔؟"پُرتعش حال میں قدم رکھتے ہی بختیاور صدیقی کی گرجدار آواز" سماعت سے ٹکرائی۔

نگاہ خود باخود سامنے کی جانب اٹھی جہاں سے وہ بظاہر باوقار نظر آنے والا شخص نائٹ گاؤن کی ڈوڑیاں باندھتا ہوا متکبرانہ چال چلتا نیچے آرہا تھا۔

الحمد اللہ !اس ذاتِ پاک کا دیا سب کچھ ہے،اور بھی کچھ درکار ہوگا تو اسی کے در پر فریاد کریں" گے،بشر کی کیا اوقات کی وہ کسی کچھ نوازے،سو بے فکر رہیں جج صاحب لینے کچھ نہیں آئے۔۔"ان کے انداز پر پہلے ہی بامشکل اپنا اشتعال دبائے کھڑا عاشر خود کو روک نہیں پایا تھا۔۔

یو۔۔یو "!!یوں کھرا جواب ملنے پر بختیار صدیقی کی انا بری طرح بلبلا اٹھی۔"

تم سڑک چھاپ دوکوڑی کے لوگوں کی اتنی اوقات کی تم میرے، بختیار صدیقی کے مقابل زبان" کھولنے کی جرات کرو۔۔"وہ زہریلے اژدھے کی طرح پھنکارتے ہوئے تیزی سے سیڑھیاں پھلانگ کر عاشر کے مقابل آئے۔انداز ایسا تھا جیسے ابھی عاشر کو چیڑ پھاڑ دیں گے۔

آپ۔۔"ان کے ہتک آمیز لفظوں پر عاشر کی رگیں تنی۔"

عاشر۔۔"قبل اس کے عاشر بے قابو ہوتا سفیان تیزی سے درمیان حائل ہوا۔۔"

سس۔سوری سر !سر پلیز ای ریکویسٹ آپ ہماری بات سن لیں ہم آپ کا زیادہ وقت نہیں"
"لیں،اور ہرگز ہم آپ سے بدتمیزی کرنے نہیں آئیں۔آپ پلیز ہماری بات۔۔
سفیان !۔"سفیان کا استدعا کرنا بھپرے ہوئے عاشر کے دماغ میں لگی آگ کو مزید بھڑکا رہا تھا۔"
عاشر !پلیز یار آپا کا سوچو ہم یہاں لڑنے نہیں آئیں ہیں پلیز،پلیز تھوڑا اپنے آپ پر ضبط"
کرو۔۔"اس کا ہاتھ دباتا سفیان ملتجی ہوا۔
جو بختیاور صدیقی کو شعلہ بار نگاہوں سے بھسم کرد ینے کے درپر تھا۔خود بختیاور صدیقی کی حالت زخم کھائے شیر سی تھی۔ان جیسے اپنی دولت و شہرت کے نشہ میں چور شخص کو کہاں گوارا تھا کی کوئی ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر للکارے۔پھر مقابل تو ایک کم حیثیت تین گنا کم عمر کا لڑکا تھا۔
لڑکے !میرے پاس تم جیسے لوگوں کی بات سننے کیلئے فالتو وقت نہیں ہے،خود نکل جاؤ !ورنہ"
تم جیسے لوگوں کو دھکے دیکر کیسے نکالا جاتا ہے میرے گارڈز کو خوب آتا ہے۔۔گارڈز"!!!ساتھ ہی انھوں نے زور سے گارڈز کو آواز لگائی تو سیکنڈ میں بوتل کی جن کی طرح گارڈز نمودار ہوئے۔
عاشر آپا کی قسم شانت رہو "!سفیان نے سختی سے عاشر کے دونوں بازو کو جکڑا۔"
"سر پلیز آپا ہوسٹلائزڈ ہیں اور۔۔۔"
اور اگر وہ مر بھی رہی ہے تو مجھے پرواہ نہیں۔۔"وہ سفاکیت سے قطع کلام کرگئے۔۔"
بختیاور صدیقی"!!عاشر پوری قوت سے دھاڑا تھا۔۔"

چلاّؤ !مت لڑکے !!ان کی آواز اس سے زیادہ بلند تھی۔یہ بختیاور صدیقی کا مینشن ہے تمہارا"
مرغی کا ڈربہ نہیں۔اینڈ یو باسٹرڈز !تم کیا وہاں کھڑے تماشہ دیکھ رہے ہو پہیکو دونوں کو
باہر۔۔۔"وہ حقارت سے گارڈز پر غرائے تو گارڈز فوراً دونوں کی طرف لپکے۔۔
ایم سوری سر !اس کی طرف سے میں معذرت چاہتا ہوں آپ بس آپا سے ایک بار بات کرلیں"
وہ جیجو کا کوئی پیغام۔۔۔"جہاں گارڈز کی گرفت میں مچلتے عاشر کا بس نہیں چل رہا تھا کی وہ اس
شخص کا خون پی جائے وہیں سفیان التجاء کئے جارہا تھا۔۔
جس دو کوڑی کی لڑکی کو میں نے اپنے بیٹے کی زندگی میں قبول نہیں کیا،اس کی یا اس کے"
،بچوں کی میرے بیٹے کے بعد بھلا کیا اوقات
میں تیرا خون پی جاؤں بختیاور صدیقی !جو مزید ایک لفظ میری بہن کے خلاف نکالا تو۔۔"وہ جنونی"
انداز میں گارڈز کو دھکا دیکر بختیاور صدیقی کا کالر جکڑتا دھاڑا۔
پہیکو !ان جاہلوں کو باہر۔۔"انھوں نے زور سے عاشر کو پیچھے دھکا دیا۔اور دوبارہ نظر آئے"
تو اتنے چارجیز ڈالنا کی اس کی عمر کم پرجائے پر سزا ختم نہ ہو۔۔"اپنا کالر ٹھیک کرتے زعم ہستی
میں گردن اکڑا پہنکارے۔اور گارڈز دونوں کھینچتے ہوئے لیکر چلے گئے۔۔
بات زیادہ پرانی تو نہیں تھی بس ساڑھے تین سال پرانی تھی۔لیکن جس کے دل پر گزری
تھی،جس کی روح گھائل ہوئی تھی،جس کی عزت نفس بری طرح مجروح ہوئی تھی اسے آج بھی وہ
تیزاب سے تیز تضحیک آمیز لفظوں کی بازگشت ویسے ہی کچوکے لگاتی تھی۔

ضبط سے گلال آنکھوں سے کرب کے آنسو ٹپکتے ہوئے اس کے رخسار دھو گئے تھے۔
سفیان آپ ٹھیک ہیں؟"صبا نے ہولے سے کب سے کھڑکی میں ایک ہی پوزیشن میں کھڑے"
سفیان کے شانے پر ہاتھ رکھا۔
ہمم !!لیکن وہ ٹھیک نہیں ہوگا۔۔"دونوں ہاتھوں سے چہرہ رگڑتا وہ اذیت سے بڑبڑایا۔"
سب ٹھیک ہوجائے گا آپ اتنا سٹریس نہیں لیں۔۔"صبا اس کے شانے پر دباؤ ڈالتی تسلی"
آمیز انداز میں بولی۔
صبا !پہلی بار میں نے اس کا یہ روپ تب دیکھا تھا جب بختیاور صدیقی نے جیجو کے جنازے"
میں شامل ہونے سے ہمیں روکا تھا،دوسری بار تب جب اس نے بچوں اور آپا کیلئے گھٹیاں الفاظ
استعمال کئے تھے اور آج۔۔۔"بار بار آنکھیں رگڑتا ہوا وہ کہیں سے وہ زندہ دل سفیان نہیں لگ
رہا تھا۔۔
صبا ہولے سے اس کی کلائی تھام کر اسے بیڈ تک لے آئی تھی۔شانوں سے تھام کر بیڈ پر بیٹھاتی
وہ سائیڈ سے پانی کا گلاس اٹھا لائی تھی۔
امبر آپا ہسپتال کی انتہائی نگہداشت روم میں زندگی اور موت کی کشمکش سے نبرآزما ایک ایک"
سانس نہایت تکلیف دہ مرحلہ سے گزر کر کھینچ رہی تھیں، اس حالت میں بھی انھیں اپنے
محبوب شوہر کی آخری خواہش کے ادھورے رہ جانے کا کسک رلا رہا تھا،وہ ایک ضد تھیں کی
انھیں انصر بھائی کے والد سے بس ایک بار بات کرنی ہے انصر بھائی کی طرف سے معافی مانگی

ہے۔۔"گلاس سے چند گھونٹ بھرنے کے بعد دونوں مٹھی میں جکڑے گلاس پر نظر ٹکائے وہ کرب و اذیت کی حدود چھو رہا تھا۔

میں اور عاشر واقف تھے رعونت پرور بختیاور صدیقی کی سفاکیت و بے حسی سے لیکن آپا کو نہ نہیں کرسکے، اور مجبوراً ہم دونوں کو صدیقی مینشن جانا پڑا۔جہاں متوقع طور پر اول تو انھوں نے ہم سے ملنے سے ہی انکار کردیا، لیکن عاشر کا جلال دیکھ گارڈز نے خوف زدہ ہوکر ہمیں اندر جانے دے دیا،لیکن وہاں وہی سب ہوا جس کا ہمیں باخوبی انداز تھا۔۔۔۔"دونوں ہاتھوں سے چہرہ رگڑ کر وہ گلاس صبا کو تھماتا کھڑا ہوا۔

تت۔۔تم سوجاؤ میں۔۔میں ابھی آتا ہوں۔۔"عاشر کی ناراضگی اس کی تکلیف سوہان روح تھی" اس کیلئے اسے تکلیف میں دیکھ کر سونا تو دور سانس تک لینا اس کیلئے محال تھا۔۔

کہاں جارہے ہیں۔۔؟ "صبا راہ میں حائل ہوئی۔۔"

اسے دیکھنے !مجھے معلوم ہے بہت پریشان ہوگا بہت بدگمان ہوگیا ہے مجھ"

سے۔۔۔۔میں۔۔میں آتا ہوں۔۔"وہ کہ کر تیزی سے دروازے سے نکل گیا تھا۔۔

روم سے نکل کر اس کے تیز قدم آپ ہی آپ عاشر کے روم کی طرف اٹھ رہے تھے۔روم کے باہر رک کر ایک طویل سانس فضا کے سپرد کرتا ہوا وہ احتیاط سے ڈور کھول کر اندر داخل ہوا۔نائٹ بلب کی نیل گو روشنی میں نظر سیدھا کنگ سائز بیڈ کے بیچ و بیچ دونوں بچوں کو اپنے

مضبوط بازوں میں سموئے لیٹے وجود پر گئی۔جو نیند میں بھی بچوں کو ایسے سمیٹے ہوئے تھا جیسے خدشہ ہوکی بچے اس سے چھن جائیں گے۔۔

ایک بار پھر چہرہ صاف کرکے بےآواز قدموں وہ چلتا ہوا مان کے سائیڈ آیا تھا۔کنارے پر رکھا تکیہ ہٹاکر محتاط انداز میں کنارے پر بیٹھا۔۔

"تیری تکلیف سے بھی لاعلم نہیں،تجھے ہمارے اس عمل سے پہنچی ٹھیس کا بھی اندازہ ہے۔۔لیکن تو کیسے سوچ سکتا ہے یار کی تیرا جگر تجھے دھوکہ دے گا۔۔؟عاشر کے بند پپوٹوں پر نظر ٹکائے وہ بھیگے لہجے میں شکوہ کر رہا تھا۔۔

"تیری پرچھائی ہے سفیان سعید !صرف کہنے کو نہیں کہتا تو سچ میں جان ہے میری،تجھے دھوکہ دینے کا تصور بھی چھو گیا تو جان لینے کا حوصلہ رکھتا ہوں اپنی، لیکن تجھے دھوکہ نہیں دے سکتا یار !نہیں۔ "مسلسل لب کاٹتے ہوئے اس نے قطعیت سے نفی میں سر کو جھٹکا۔۔

"تجھے اندھیرے میں رکھا،تجھے دکھ پہنچایا وجہ ہے اس کی میرے پاس ٹھوس یار،لیکن اپنے جگر،اپنے ہلاکو خان اپنے باورا بلم کو دھوکہ دینے کی وجہ سفیان سعید کے پاس نہ زندگی ہوسکتی ہے ناں موت، سمجھا تو۔۔؟ یاد رکھنا۔۔؟ "نروٹھے پن اس کی کنپٹی بجاتا ہوا وہ نفی میں سر کو میں جنبش دیتا جس طرح آیا تھا اسی طرح نکل گیا۔

اس کی صبح حسب معمول ہوئی تھی۔نماز فجر ادا کرکے دونوں بچوں پر پھوک مار کر نرمی سے

دونوں کی پیشانی چومتا کمفرٹر برابر کرکے ایک نرم مشفق نظر ان پر ڈالتا احتیاط سے دروازہ بھیڑ کر وہ کچن میں آگیا تھا۔

شب خوابی کی چغلی کھارہی لہو رنگ بےتاثر آنکھیں، شدید ذہنی دباؤ کا غماز سرخ تنے نقوش،اور گردن کی اُبھرتی رگیں گواہ تھی کی وہ بھولا کچھ نہیں ہے،لیکن ضبط کمال سے کام لے رہا ہے۔

بچوں کا پسندیدہ ناشتہ تیار کرکے ٹیبل پر رکھتا ایپرن ہینگ کرکے دروازے سے باہر نکلا اب اس کا ارادہ جاکر بچوں کو اٹھانے کا تھا۔حال سے گزرتے ہوئے حسب عادت نظر اُپر دیوار سے ٹنگی گھڑیال پر گئی جو صبح کے ساڑھے سات کا اعلان کر رہی تھی۔گھڑیال سے نظر ہٹاکر ابھی وہ روم کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کی غیر ارادی نگاہ آپا کے روم کی طرف اٹھی اور وہاں سے اپنی ہی طرف ارد گرد کا جائزہ لیتی ہوئی آرہی مخلوق کو دیکھ اچنبھے سے اس کے قدم تھمے۔۔

مقابل سمت کی مخلوق کی نگاہ بھی شاید اس پر پر چکی تھی تبھی وہ اپنی سابقہ کاروائی چھوڑ کر تیز قدموں عاشر کے قریب آئی۔۔

کئی سائز بڑے سلیپر میں مقید نازک پیر،شانے اور سینے پر عجیب طریقہ سے بکھرے گھنگھریالے بال تضاد عجیب سے رنگ کی بےانتہا ڈھیلی گھٹنوں تک آتی ٹی شرٹ اور ٹراؤز میں ملبوس چھوٹی سی ناک پر بڑا گول فریم والا چشمہ لگائے فریم کے نیچے سے اپنا ہی جائزہ لے رہی مخلوق کا بغور جائزہ لینے کے باوجود بھی اسے یاد نہیں آیا کی ایسی کسی چیز کو اس نے پہلے کبھی دیکھا ہے۔۔

اگر میرا جائزہ مکمل ہوگیا ہو تو آپ بتائیں گے مجھے بچوں کا روم کونسا ہے۔۔؟"شہادت کی انگلی"

سے ناک پر چشمہ درست کرتے ہوئے نہایت تیکھے انداز میں سوال آیا تھا۔۔

اہم"!!عاشر جو ذہن پر دباؤ ڈالنے کیلئے مضر تھا گلا کھنکار کر سیدھا ہوا۔"

آپ کا تعارف محترمہ؟"ناشناسا وجود، عجیب حلیہ، پُر اعتماد انداز اور سیدھا بچوں کے متعلق سوال"

عاشر کی پیشانی پر آپ ہی آپ بل نمودار ہوئے۔

"!شیور"

جواباً مقابل نے اثبات میں سرہلاکر طمانیت بھرے انداز میں دونوں شوروے کی طرح ہاتھ سے باہر جارہی آستین کو کھینچ کر انگلیاں برآمد کی پھر اعتماد سے بازو کو سینے پر باندھا اور ایک قدم مزید عاشر کے قریب ہوئی۔۔

کل شام تک لوگ رمشا بختیاور صدیقی کہا کرتے تھے، لیکن آج یہاں "مسز عاشر حسن "کی" حیثیت سے موجود ہوں،قانونی مسئلہ درپیش ہونے کی صورت لوگ مجھ سے رابطہ کرتے ہیں،مطلب پیشہ کے اعتبار سے "وکیل "ہوں،بارہ گھنٹے پرانے شوہر کے حساب سے اتنی معلومات کافی ہے، باقی جاننے کیلئے تو عمر پڑی ہے۔۔"بلا کی خود اعتمادی سے اسی کا حوالہ اسی کو دیتی مقابل عاشر کا تجسس ہرن کر سکون غارت کر گئی تھی۔۔

ای نو !اس وقت میرا حلیہ بارہ گھنٹہ پرانی دلہن کی حساب سے قابل قبول نہیں ہے،لیکن اتنا" برا تو ہرگز نہیں کی آپ کے تاثرات ہی عجیب ہوگئے۔۔"اس کے تیزی سے بدلے تاثرات کا

آنکھیں سکیڑ کر جائزہ لیتی وہ تجاہل سے بولی۔

ورنہ اس جیسی زیرک لڑکی کی نگاہوں سے قطعاً اپنے تعارف پر لمحے میں ان نگاہوں میں اُتری ناگواریت جاذب نقوش سے صاف عیاں سرد مہری مخفی نہیں تھی۔لیکن اسے بہت کچھ خندہ پیشانی سے نظر انداز کرنا تھا جس کیلئے وہ ذہنی طور پر پوری طرح تیار ہوکر آئی تھی۔

ہونہ"!عاشر ایک تیز نظر اس پر ڈال کر ہنکار بھرتا ہوا پلٹ کر تیز تیز قدم اٹھانے لگا۔"

مٹھیاں سمیت جبڑے بھینچے کے باعث کنپٹی اور گردن کی تمام رگیں اُبھر کر اس کے ضبط کمال کو سراہ رہی تھی۔کس مشکل سے اس نے محترمہ کو ہاتھ پکڑ کر دروازے تک چھوڑ کر آنے سے خود کو روکا تھا یہ وہی جانتا تھا۔

اپنے اندر کے طوفان کو دباتے ہوئے یکایک اسے احساس ہوا جیسے کوئی اس کے ہمراہ ہے تصدیق کیلئے جیسے ہی جھٹکے سے اس نے قدم روکے نتیجتاً نرم وجود کا پشت سے زبردست قسم کا تصادم ہوا۔جس سے اسے تو فرق نہیں پڑا۔لیکن وکیل صاحبہ کے سارے دفعات جھنجھنا اٹھے۔

آہ !ایسے کون بریک لگاتا ہے؟ ڈرائیونگ لائیسنس کس احمق میں دی ہے آپ کو--؟"وہ" کڑے تیور لیئے پلٹا تو چشمہ درست کرتے ہوئے محترمہ کی دہائیاں عروج پر تھی۔

آپ میرے پیچھے کیوں چل رہی ہیں--؟ "لفظ لفظ کو چبا کر بڑے ضبط سے استفسار ہوا تھا۔"

شائد آپ میرے آگے چل رہے ہیں اس لیئے--"ماتھا سہلاتے ہوئے نہایت سادگی سے" جواب دیا گیا۔

آپ"!!انگشت شہادت بلند کر وہ کچھ کہتے کہتے سختی سے لب پیوست کرگیا۔"
دیکھیں !آپ کے میرے آگے چلنے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے،پھر آپ میرے پیچھے چلنے"
پر کیوں معترض ہیں؟"چڑیا کے الجھے گھونسلے جیسے بالوں میں مخروطی انگلیاں چلاتی وکیل صاحبہ
کے استفامیہ لہجے میں شکوہ کا عنصر محسوس کیا جاسکتا تھا۔
اس انداز پر عاشر نے آنکھیں سکیڑ کر از سر نو محترمہ کا سر تا پا عجیب نظروں سے جائزہ لیا۔کوئی
بچی تو تھی نہیں جو اس کی ناگواری محسوس نہیں کرپاتی پھر بھی اس قدر نارمل برتاؤ عاشر کے تناؤ
زدہ اعصاب پر مزید دباؤ بڑھا۔
ویسے آپا نے مجھے بتایا تھا رات بچوں کے روم کا،لیکن میرا رائٹ اور لیفٹ کا ذرا مسئلہ ہے،سو"
میں نے ٹرائی نہیں کیا ورنہ اتنی صبح اپنی کنفیوژن میں خواہ مخواہ کسی کی نیند ڈسٹرب
ہوجاتی۔۔"عاشر کی سرد متعجب نظریں خود پر محسوس کرکے بھی وہ ہنوز اسی انداز میں ارد گرد نگاہ
گھماتی ہوئی ہلکے سے مسکاکر بولی۔
کامن سینس کے ساتھ بھی مسئلہ ہی لگ رہا ہے۔۔"اتنی فرینک نیس پر وہ زیر لب کڑھ کر"
بڑبڑایا۔
بڑبڑاہٹ اتنی بلند تو تھی کی چند قدم کی دوری پر ایستادہ وکیل صاحبہ کی تیز سماعت فیض یاب
ہوسکے۔لیکن وہ انجان بن گئی۔۔
آپ نے کچھ فرمایا۔۔؟فریم کے نیچے سے سوالیہ نگاہ اٹھی۔نہیں!کوئی بات نہیں۔اس نے"

شانے اچکائے۔ سٹل ای وانٹ ٹو سے !ایم آل ویز ریڈی ٹو لرن نیؤ تھینگز !سو اگر آپ کو کچھ غلط لگے تو آپ میری اصلاح کرسکتے ہیں ای ڈونٹ مائنڈ"!انجان بن کر بھی وہ سبھاؤ سے جتا گئی تھی۔عاشر نے اس چالاکی پر دانت کچکچاکر پہلو بدلہ۔

ویل !اتنی باتیں ہوگئی اب بتادیں بچوں کا کمرہ کونسا ہے؟ دراصل کل میں نے ان سے وعدہ کیا" تھا کی صبح میں ان سے ملوں گی،اور میں اپنے قول کی بہت پکی ہوں سو۔۔۔؟"اپنے متعلق ایک اور نئی بات بتاتی اب وہ براہ راست عاشر کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

جہاں کا جغرافیہ اس نئی معلومات کے نتیجہ میں خاصہ بگڑ گیا تھا۔ایک طرف محترمہ فرمارہی تھیں وہ قول کی پکی ہیں، دوسری طرف دھوکہ سے اس کی زندگی میں گھس گئی،عاشر نے تنفر سے سوچتے ہوئے اس پر سے نظر ہٹائی اور جب بولا تو لہجہ آگ برسا رہا تھا۔۔

بچے گزشتہ چند دنوں کی غیر ضروری مصروفیت خاص کر کل والے ڈرامہ کی وجہ سے ٹھیک" ٹھاک تھک گئے ہیں سو سورہے ہیں،بہتر ہے کی انھیں سونے ہی دیا جائے،اور خود میں بھی اب آرام کرنا چاہتا ہوں،سو آپ اپنے قول کی پاسداری فل وقت تو نہیں کرسکتیں۔۔"نہایت ترش لہجے میں ٹکا سا جواب چپکا کر وہ دھر سے دروازہ کھول کر دہرام سے رمشا کے منہ پر بند کر چکا تھا۔۔

مائی گاڈ!!چند ساعت اس کے لہجے سے لپکتے شعلوں کی تپش سے نبر آزما رہنے کے بعد وہ" جھرجھری لیکر ہوش میں آئی تھی۔لگتا نہیں یہ محترم موم کی گڑیا جیسی امبر بھابھی کے بھائی

ہیں، بھابی کتنی سوئیٹ کس قدر نرم گو تھیں اور یہ محترم شعلہ کے "گبر سنگھ "بات نہیں کرتے شعلہ برساتے ہیں۔۔"خفگی سے مزاج پر تبصرہ کرنے کے ساتھ موضوع لقب دیکر وہ ناک بھوں چڑھاتی ہوئی مڑ گئی تھی۔

آپا نے بتایا تھا بچے عاشر کے ساتھ ہی سوتے ہیں مطلب بچے اسی روم میں تھے۔لیکن لاکھ بولڈ سہی پہلے ہی دن وہ منہ اٹھاکر گبر سنگھ کے روم میں نہیں گھس سکتی تھی۔سو ایک بسورتی نظر بھائیں بھائیں کر رہے گھر پر ڈال کر واپس آپا نے جس کمرے میں ٹھہرایا تھا وہیں غائب ہوگئی۔۔

Ⓝⓞⓥⓔⓛ Ⓑⓨ Ⓙ Ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

دوبارہ اس کی آنکھ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب سمن کے جگانے پر کھلی تھی۔آپا نے سمن کے ہاتھوں تیار ہوکر ناشتہ کیلئے آنے کا حکم بھی بھیجا تھا۔

وہ جب فریش ہوکر میرون کرتے پر چوری دار شلوار پہنے بالوں کو ہمیشہ کی طرح پونی میں مقید کئے بنا کسی ایک رات کی دلہنوں والی آرائیش و زیبائیش کئے بامشکل دوپٹہ سنبھالتی ہوئی سمن کی معیت میں ٹیبل تک آئی تو معلوم ہوا بچوں سمیت گبر سنگھ سیر سپاٹے پر نکل گئے ہیں۔

لیکن اچھے میزبان کا فرض ادا کرتے ہوئے لاکھ ناراضگی کے باوجود سب کیلئے اسپیشل ناشتہ باہر سے منگوا کر گئے ہیں۔اس خبر پر جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے ہوئے رمشا کے لبوں کو خفیف سی مسکراہٹ نے بے ساختگی سے چھو لیا تھا۔

عجیب شخص تھا ایک طرف سب سے اس قدر بدظن تھا کی بتانا تک ضروری نہیں سمجھا کی گیا کہا

ہے؟ دوسری طرف پرواہ بھی کر رہا تھا۔۔

ناشتہ کہ دوران آپا اور سفیان اسی کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔عاشر کا برہم رد عمل،اس کے خدشات،اس کی بدگمانی پر چیدہ چیدہ روشنی ڈالتے ہوئے اپنے تئیں رمشا کو ہر قسم کے رویہ کیلئے تیار رہنے کی تلقین کر رہے تھے۔جواباً رمشا خاموشی سے ان کی باتیں بس سنتی رہی تھی۔اس نے انھیں یہ بتانا بالکل ضروری نہیں سمجھا تھا کی صبح ہی صبح ناصرف وہ صاحب بہادر کے درشن کرچکی ہے بلکہ اس ناخوشگوار ملاقات میں قابل ذکر قسم کا مکالمہ بھی ہوچکا ہے۔جس میں محترم نے سیدھا اسے پتھر اٹھا اٹھا کر مارا ہے۔۔

Ⓝⓞⓥⓔⓛ Ⓑⓨ Ⓙ Ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

ناشتہ سے فارغ ہوکر سب لاؤنج میں آئے تو آپا یادِ ماضی میں کھو گئیں۔جنھیں دہرانے سے دل دکھنا ہی تھا،روح کو تڑپنا ہی تھا۔لیکن کچھ تکلیف دہ یادیں ایسی ہوتی ہیں جنھیں دہرا کر ملنے والے درد میں بھی ایک لذت محسوس ہوتی ہے۔رمشا لب بامہر خاموش نگاہوں سے اپنی ہتھیلی کی آڑی ترچھی لکیروں کو دیکھ رہی تھی۔آپا کتابِ حیات کی زرد پنوں کو الٹ رہی تھیں۔

عاشر کی عمر شائد اس وقت گیارہ سال ہوگی اور امبر کی تیرہ چودہ سال میری قریب سترہ" سال۔ان دنوں اماں بہت بیمار رہنے لگیں تھی،انھیں نجانے کیوں یہ یقین ہوچلا تھا ان کے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔جبکہ ان کا اچھے ڈاکٹر کے پاس علاج جاری تھا،اس کے علاوہ ابا کو جو بھی جس بھی ڈاکٹر کے متعلق بتاتا ابا لازمی ان سے رجوع کرتے،ہمارے حالات تب بھی بہت اچھے تھے ابا یونیورسٹی میں پروفیسر تھے اللہ کے کرم سے ہمیں کبھی کسی چیز کی تنگی نہیں

"رہی۔لیکن اماں نجانے کیوں ناامید ہوگئی تھیں۔
ان کی ایک ہی ضد تھی کی جیون کی پونجی ختم ہونے سے پہلے انھیں میری شادی دیکھنی"
ہے۔ابا ہم تینوں بھائی بہنوں کو بہت پڑھانا چاہتے تھے۔لیکن اماں کی ضد آگے مجبور ہوگئے اور
میری ڈولی ان کی خالہ زاد بہن یعنی نوشاد کے آنگن میں اُتر گئی۔۔۔"وہ نم آنکھوں سے
"مسکرائی۔۔

اماں شائد میری ڈولی اٹھنے کی ہی منتظر تھیں، میری شادی کو ماہ بھی نہیں گزرا وہ منوں مٹی"
تلے جا سوئیں۔مجھے آج بھی یاد ہے عاشر پورے ایک ہفتہ تک بخار میں پھٹکتا بیہوش رہا
تھا۔غنودگی میں بھی بس اماں کو بلاتا۔بہت قریب تھا وہ اماں کے۔اماں بیمار تھیں تب بھی وہ
اماں کے ساتھ ہی سوتا تھا۔۔"باب ماضی کے اس ورق کو دہراتے ہوئے کئی کرب کے آنسو
انھوں نے اپنی پلو میں جذب کیئے۔

آپا "!!سفیان اٹھ کر انہیں پانی دیتا ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔"
میری نئی نئی شادی ہوئی تھی،میکے میں کتنا ہی بڑا سانحہ کیوں نہ گزرا ہو میں اپنی ان ذمہ"
داریوں سے پہلو تہی نہیں کرسکتی تھی،رفیق حیات کی جدائی کا دکھ اپنی جگہ لیکن دنیا کے
معمولات کہاں رکتے ہیں۔ابا بھی ان میں الجھ گئے،ایسے میں ممتا کی آنچل کیلیئے رفتہ رفتہ گھل
"رہے عاشر کو امبر نے سنبھالا۔

اتنی سی عمر میں بڑی سمجھدار ہوگئی تھی وہ۔عاشر کیلیئے وہ ماں،بہن، دوست سب بن"

گئی، کبھی وہ اسے امبر بلاتا کبھی آپا تو کبھی اماں۔غرض اسے جب جس کی ضرورت محسوس ہوتی وہ اسے اس نام سے مخاطب کرتا۔امبر کی بھی اس میں جان بستی تھی۔اگر ان دونوں کو دو جان "ایک قالب کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا،اتنی محبت تھی ان دونوں کے درمیان۔۔

امبر سے اس کی لگاوٹ دیکھ کر اکثر سفیان اسے چھیڑنے کیلئے کہتا "ایک دن کوئی آئے گا جو" تیری "آپا "پلس "اماں "پلس "دوست "لے جائے گا،اور تو تکتا رہ جائے گا "جواباً وہ کہتا "میں آپا کے ساتھ جہیز میں جاؤں گا"۔۔"آپا کے بھیگے چہرے پر نرم مسکراہٹ نے جگہ بنائی۔سفیان بھی ہولے سے مسکرادیا۔لیکن رمشا نہ مسکرا سکی۔۔

اپنے دئے زخم پر وقت خود مرہم رکھتا ہوا گزرتا گیا اور امبر انجئیرنگ کالج میں پہنچ گئی۔جہاں اس" کی ملاقات "انصر بختیاور صدیقی "سے ہوئی،بہت بڑے باپ کا نہایت سادہ مزاج سادہ دل بیٹا۔۔۔"انصر کے نام پر آپا کے لہجے میں جو تلخی اُتری تھی اس پر رمشا تیزی سے پہلو بدل کر رہ گئی۔

جاں نثار بہن،ذمہ دار بیٹی اور سمجھدار لڑکی امبر حسن سے ایک "بھول "ہوگئی "محبت"۔۔جس" کی اس نے آخری سانس تک بہت بڑی قیمت چکائی۔۔"انھوں نے اذیت سے آنسو صاف کئے رمشا کی جھکی نگاہ کچھ اور جھک گئی۔

بختیاور صدیقی نے حسب توفیق اپنی ناپسندیدگی اپنی نفرت کے اظہار کیلئے اپنی پاور کا استعمال" کیا،حد تو یہ کی ابا کی یونیورسٹی پہنچ کر ان کے سٹاف ان کے سٹوڈنٹز کے سامنے ان کی برسوں کی

کمائی عزت و مقام کی دھجیاں اڑانے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی انھوں نے، محض اس لیئے کی وہ صاحبِ حیثیت تھے اور ہم ان کے برابر اسٹینڈ نہیں کرسکتے تھے۔۔۔"اپنے باپ کی سفاکیت رعونت پروری کا اندازہ ہونے کے باوجود نجانے کیوں انی سی گھڑی تھی اس کے دل میں۔۔

امبر تو دستبردار بھی ہوگئی تھی اس آسیب زدہ محبت سے، جس نے اس کے ابا کو دنیا کی نظر" میں اور اسے خود اس کی نظر میں گرا دیا تھا۔۔لیکن جب انصر کے دوست سے اسے انصر کی حالت کا معلوم ہوا تو وہ خود کو روک نہیں پائی۔اور یہی اس کی غلطی ثابت ہوئی۔ابا کو لگا وہ ان کی عزت روند کر گھر سے بھاگ گئی ہے،ابا اسے جان سے مار دینے کیلیئے ہسپتال پہنچے،لیکن تمہاری انابی کے ممتا کا واسطہ دینے پر اسے انصر بختیاور کے نام کر سارے رشتہ ناطے توڑ "آئے،نہ اس کی وضاحت سنی نہ دہائیاں۔۔

اس دن عاشر دوسری بار ٹوٹا تھا دوسری بار یتیم ہوا تھا جب انکل نے آکر کہا کی جس نے بھی" امبر سے رابطہ کیا وہ ان کا مرا منہ دیکھے گا۔۔"بے آواز روہی رہی آپا کو سہارا دیتے سفیان نے سلسلہ کلام جوڑا تو رمشا کی پلکوں سے اٹکا آنسو ہتھیلی پر ٹھہرا۔

اس دن عاشر ہی نہیں وہ بھی ٹوٹی تھی،وہ بھی یتیم ہوئی تھی،جب جان سے عزیز بھائی اور ماں کے بعد ممتا کی آغوش میں لینے والی انابی کو بختیاور صدیقی نے گیٹ سے ہی ذلیل کر کے نکالا تھا۔۔

اس ذلت سے نبر آزما نہ ہوکر ابا تو ایک سال کے اندر ہی آنکھیں موند گئے،ان کے دکھ سے" اُبھرا تو عاشر نے امبر کا پتا لگا لیا،ایک دائمی جدائی کے بعد ایک خوشگوار ملن کا موسم آیا وہ بھی بے حد مختصر،ایک سال ہی کا تو تھا رومان جب انصر کے ساتھ کنسٹرکشن سائیڈ پر وہ حادثہ ہوا اور امبر زندگی جینے کا ڈھنگ بھول گئی،انصر کے جنازے والے دن تمہارے پاپا کی بے حسی امبر کیلئے وہ سخت الفاظ کسی بھی بھائی سے برداشت ہونے والے نہیں تھے،امبر سے چھوٹی چھوٹی ضد کرنے والا عاشر جیسے گھنٹوں میں بہت بڑا ہوگیا اتنا بڑا کی وہ امبر کو سنبھالنے لگا۔۔"آپا آنسو کے درمیان بول رہی تھی اور رمشا کے آنسو ٹپ ٹپ ہتھیلی میں جمع ہورہے تھے۔۔

اسے لگتا تھا وہ بہت مضبوط ہوگئی ہے۔لیکن آج ایک بار پھر اپنے بھائی کا ذکر چھیڑا تو معلوم ہوا اندر کہیں اب بھی باپ کے جلال سے خوف زدہ رمشا زندہ ہے جو ہمیشہ دوڑ کر انصر کی آغوش میں چھپ جاتی تھی۔اور وہ اسے بہلا کر اس خوف کے حصار سے چٹکیوں میں نکال لیتا تھا۔

لیکن امبر تو شائد اندر سے انصر کے ساتھ ہی مرگئی تھی،آرو کے آنے کی حیات بخش خبر بھی" اسے زندگی کی طرف نہ لوٹا سکی،اور چند گھنٹوں کی آرو کو عاشر کے حوالہ کر وہ۔۔۔"مزید درد نے الفاظ کے زیاں کی اجازت نہ دی تو وہ سفیان کے شانے سے لگتی بے طرح رو دی۔۔

انکل کے انتقال کے بعد انصر بھائی کو ہمیشہ ملال رہا کی وہ آپا کو لیکر ان کی غلط فہمی دور نہیں" کرسکے، اسی لئے آپا آپ کے والد صاحب سے بات کرنا چاہتی تھیں،لیکن۔۔خیر انھوں نے آپا اور بچوں کیلئے جس قسم کے الفاظ کا چناؤ کیا وہ ناقابل برداشت تھے،واپس جب تک ہم ہسپتال پہنچے

آپا سانسیں ہار چکیں تھی۔۔۔ "سفیان کا گلا رندھا۔
آپا کی دائمی جدائی سے عاشر اندر ہی اندر توڑ پھوڑ کا شکار ہوا لیکن آنکھ سے ایک آنسو کو نکلنے کی"
اجازت نہیں دی، صرف ان بچوں کیلیئے، مان آرو اس کیلیئے صرف آپا کی نشانی نہیں اس کی دنیا
ہیں، ان کیلیئے وہ کچھ بھی کرسکتا ہے، اس کی زندگی انھیں دونوں کے گرد گھومتی ہے، اور اب آپ
کا یوں اس کی زندگی میں شامل ہونا، وہ بھی ہماری حمایت سے اس کے خدشات ویلڈ
ہیں۔۔۔"سفیان ایک طویل تھکن زدہ سانس فضا کے سپرد کرکے خاموش ہوا۔
پھر کتنی ہی دیر ان کے درمیان حزن و ملال میں لپٹی خاموشی کی دبیز چادر تنی رہی جس میں وقفہ
وقفہ سے آپا کی سسکیاں شگاف ڈالتی رہی۔۔
تم یہ مت سمجھنا کی یہ سب دہرانے کا مقصد تمہیں شرمندہ کرنا تھا۔"اسے سر جھکائے ہتھیلی"
کو گھورتا دیکھ آپا نے لب کشائی کی۔۔
نہیں !آپا بالکل بھی نہیں۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتی مشکل سے مسکرائی۔"
بہتر !عاشر کی تم فکر نہیں کرو، وہ ایسا ہی ہے بچپن سے اپنی چیزوں کو لیکر بے حد جذباتی، غصہ"
کا بھی تیز ہے، لیکن دل کا برا نہیں ہے، ابھی ہمارے اس اقدام سے اپنے مفرضوں میں گھرا
"بہت بدگماں ہے لیکن میں اور سفیان اس بات۔۔۔
قطعاً نہیں آپا "!!آپا کی بات درمیان ہی تھی کی وہ قطعت سے ٹوک گئی۔۔آپ لوگ ان سے کوئی
"بات نہیں کریں گے اور میرے متعلق تو بالکل بھی نہیں۔۔۔

لیکن کیوں؟ "آپا اور سفیان نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔"

آپ نے ابھی کہا ناں وہ اپنے سے جڑی چیزوں کو لیکر بے حد ٹچی ہیں،اور آپ لوگ ان کے سب سے قریبی ہیں، پہلے ہی انھیں میری طرف سے اندھیرے میں رکھنے کی وجہ سے وہ آپ لوگوں سے نالاں ہیں،اگر مزید ان سے میرے متعلق آپ لوگوں نے بات کی تو انھیں لگے گی آپ لوگ میری وکالت کررہے ہیں ان پر مجھے ترجیح دے رہے ہیں،اس طرح وہ آپ لوگوں سے مزید بدظن ہوجائیں گے، سو آپ لوگوں نے یہاں تک جتنا مجھے سپورٹ کیا اس کیلئے بے حد شکریہ،آگے مجھے اپنا کیس خود لڑنے دیں۔۔ "رمشا کی بات میں وزن تھا دونوں سوچ میں پر گئے۔۔

اور بھابی آپ کے ڈیڈی۔۔؟"بختیاور صدیقی کے ذکر پر آپا بھی سراسمیہ ہوئی۔"

ان کی فکر آپ نہیں کریں!وہ ڈیڑھ دو مہینے کیلئے ایک امپورٹنٹ آفیشل ٹور پر ہیں،اور جہاں تک میں ڈیڈی کو جانتی ہوں ان کیلئے ہر چیز سے اُپر ہے ان کا "نام "ان کا "رتبہ "یہاں تک کی ان کی اولاد سے بھی اُپر۔وہ زخمی سا مسکرائی۔سو وہ نہ یہ ٹور کینسل کریں گے ناں ہی وہاں سے کوئی ہنگامہ کھڑا کریں گے۔۔"اس کا انداز پریقین تھا۔

اور اگر جو وہ آگئے۔۔؟"سفیان نے خدشہ ظاہر کیا۔"

تو مجھے ایک وقت میں دو دو محاذ پر لڑنا ہوگا،ایک جانب سسر دوسری جانب داماد۔۔"وہ ہولے سے مسکرائی۔

"رمشا کہیں تم نے کوئی غلط قدم تو نہیں اٹھالیا۔۔؟"

بالکل ! بھی نہیں آپا !اپنی زعم ہستی میں ڈیڈی نے بہت سنگدلانہ فیصلہ لیئے ہیں اب تک،بنا" کسی کے جذبات و احساسات کی پرواہ کیئے،اپنی سگی اولاد کی تک پرواہ نہیں کی انھوں نے کبھی صرف اپنی انا کی تسکین کیلیئے۔۔ہمارے ساتھ جو ناانصافیاں کی انھوں نے وہ کرلی،لیکن میرے مرحوم بھائی کے معصوم بچوں کے ساتھ انھیں میں ایسا کرنے نہیں دوں گی،انھیں ہر قیمت پر مان اور آرو کو ان کا حق ان کا مقام دینا ہوگا۔۔۔"اس کے بھینچے نقوش سے بلا کی سختی لہجے سے ارادوں کی پختگی عیاں تھی۔۔

"اور اگر جو انھوں نے ایسا نہیں کیا۔۔"

تو پھر اپنی بیٹی سے بھی سارے رشتہ ختم کرنے ہوں گے انھیں،اگر میرے بھائی کے وارث" کو ان کا حق نہیں دے سکتے وہ تو مجھے بھی ان کی وراثت میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"ذرا سا بھی توقف لیئے بغیر بے لچک انداز میں حتمنی فیصلہ سنانے پر آپا اور سفیان دنگ رہ گئے تھے۔

"پھر اس سب کا فائدہ۔۔؟"

جنگ میں اُترنے سے پہلے نفع نقصان کو پس پشت ڈالنا ہوتا ہے سفیان بھائی،شکست ہو یا فتح" دونوں ہی آپ کو نئی جہد کیلیئے تیار کرتے ہیں۔باقی رہی بات اس جنگ میں ہارنے کی تو ڈیڈی نہ بھی قبول کریں تب بھی دنیا انصر بختیاور صدیقی کے بچوں کو اسی کے نام سے جانے گی،میرے بھائی کا نام گمنام نہیں ہوگا۔"اس کے چٹانوں سے مضبوط ارادوں سے متاثر ہوکر ہی ان لوگوں

نے یہ رسک لیا تھا اور ایک بار پھر اس کے ارادوں کی جھلک دیکھ وہ دونوں مطمئن ہوگئے تھے۔۔

لیکن میں آپ سے ایک بار پھر پوچھنا چاہوں گی سفیان بھائی وہ کسی میں انٹرسٹڈ تو نہیں ہیں" ناں؟ کیونکہ ان کی اسپیشل فیلنگ کو ہرٹ کرنا میں بالکل نہیں چاہوں گی۔۔۔"کئی بار کا پوچھا سوال ایک بار پھر پوچھے جانے پر سفیان کھل کر مسکرایا۔

بالکل بھی نہیں بھابی!اس معاملے میں صاحب بہادر پکے سادھو سنتھ عابد زاہد ہیں،صنف" "نازک کو مخاطب کس طرح کیا جاتا ہے اسے تو وہ بھی نہیں آتا۔۔

وہ تو میں جانتی ہوں۔۔"رمشا کے اندر سے آواز آئی۔"

سو آفیشلی آپ کی ایک ہی سوتن ہے جس کے ساتھ آپ کو ایڈجسٹ کرنا ہے وہ خود میں" ہوں۔۔"سینے پر ہاتھ رکھ کر وہ چائنیز سٹائل میں جھکا تو دونوں اب کے کھل کر مسکرائے ۔

پھر سفیان کی ادھر ادھر کی باتوں میں ماحول کی کثافت بالکل ہی چھٹ گئی۔اور آپا اسے چیدہ چیدہ عاشر اور گھر کے متعلق سب بتانے لگیں۔رمشا واپس سے خاموشی سے سب سننے لگی۔لیکن دماغ وہ کچھ پہلو چل رہے تھے جو صرف اس تک محدود تھے۔۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

چار بجے کے قریب وہ باہر سے لنچ کرکے بچوں کی بار بار کی دلہن مما کی گردان سے تنگ آکر گھر لوٹا تھا۔وہ بچے جنھیں پلے لینڈ سے زبردستی لیکر نکلنا پڑتا تھا آج کل کی آئی محترمہ کیلئے وہ گھر واپسی

کی ضد کر کے اسے زبردستی لیکر آئے تھے عاشر کا موڈ سخت آف تھا۔
تضاد گھر میں قدم رکھتے ہی دونوں کا بےتابانہ انداز میں دوڑ کر محترمہ سے لپٹ کر محبت کا اظہار کرنا اپنی چاکلیٹ شیئر کرنا عاشر جل کر خاکستر ہوا۔
لیکن سلسلہ یہیں نہیں رکا۔اس کے بعد بچوں کے "شاہی جوڑا پہن کر "کی باری آئی جس میں بچوں نے وکیل صاحبہ کو بھی کھینچ کر شامل کیا انھوں نے بھی بچوں کا دل خوش کرنے اور عاشر کا جلانے میں کہیں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔
اور سونے پر سہاگا محلے کی کچھ آنٹیاں تشریف لے آئیں دلہن آنسہ کی درشن کیلئے۔اور ستیاناس ہو اس دنیا داری کا آپا نے آنکھوں میں گزارش لہجے میں شہد لیئے اسے وکیل صاحبہ کے پہلو میں جلوہ افروز ہونے کا حکم دیا وہ پہلو تہی کر ہی لیتا لیکن اس کا رفیق کم رقیب کے ہوتے یہ کوشش بھی ہمیشہ کی طرح رائیگاں گئی۔اور اب جس وجود کی موجود اپنے گھر محسوس کر اعصاب چٹخ رہے تھے اسی کے پہلو میں رونق لگا رہا تھا۔۔
تو آپ نے لنڈن سے پڑھائی کی ہے۔۔؟"ایک آنٹی نے بے حد متاثر ہوکر تفصیلاً بتانے کے" باوجود پوچھا۔
جی!میں نے لنڈن سے اپنی لاء کی ڈگری مکمل کی ہے۔ "کریمنل لائیر "ہوں۔۔"آنٹی کو مبہم" مسکراہٹ سنگ جواب دیتے ہوئے آخری لفظ اس نے عاشر کو بالخصوص سنایا تھا کم از کم عاشر کو تو یہی لگا۔

عاشر نے تیز نظروں سے "کریمنل لائیر" صاحبہ کو گھورا تو وہ بھولپن سے مسکرا دی۔

بیٹا پھر تو آپ کا بڑے خطرناک لوگوں سے پالا پڑتا ہوگا۔۔؟"آنٹی نے خوف زدہ انداز میں پوچھا۔"

جی!لیکن خطروں سے کھیلنے کا اپنا مزہ ہے،اور خطرناک لوگوں کو قابو کرنے تو جواب"

نہیں۔۔"ایک بار پھر مختصر جواب "جی "آنٹی کو دیکر وہ باقی کے الفاظ پیچھے صوفے پر کھسک کر ایسے بولی کی صرف عاشر ہی کی سماعت محظوظ ہوسکی۔

کچھ خطرے توقع سے زیادہ خطرناک ہوتے ہے،حد سے زیادہ خوش گمانی بھی انسان کو لے"

ڈوبتی ہے۔۔"اب کے وہ اپنی زبان روک نہیں پایا تھا۔

"بدگمانی کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔۔؟"

"بدگمانی کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔۔؟"

بدگمانی کے متعلق میری رائے جو ہے سو تو ہے ہی۔تھوڑا سا خود بھی پیچھے کھسک کر عاشر نے"

براہ راست سرد نظریں مقابل کی آنکھوں میں گاڑھی۔لیکن آپ کہ متعلق میں بالکل اچھی رائے نہیں رکھتا،اینڈ ایم شیور میری رائے جان کر آپ کو بہت برا لگے گا،لیکن اس سے زیادہ مجھے آپ کو بتاتے ہوئے برا لگے گا،اس لیئے نہیں کی وہ آپ کو برا لگے گا بلکہ اس لیئے کی مجھے کسی کے متعلق برا بولنا پڑے گا جو مجھ جیسے کھرے انسان کیلئے بہت مشکل ہے،لیکن کیا کریں مجبوری ہے۔۔۔"نہایت برفیلے انداز میں سارے لگلے پیچھے حساب بے باق کر اب وہ شرر بار نگاہوں سے

اسے سالم نگل لینے کے در پر تھا۔

لیکن مقابل کی دیدہ دلیری بھی داد طلب تھی۔چند ساعت چیلینجگ نظروں سے اس کی آنکھوں سے لپکتے شعلوں کو للکارتے رہنے کے بعد ہلکے سے مسکاکر نفی میں سرہلاتی وہ آگے کو کھسکی۔ سینٹر ٹیبل پر رکھا ٹرے اپنی جانب کھسکایا اور کپ میں چائے نکالنے لگی،نہایت اطمینان سے کپ میں چائے ڈالنے کے بعد ہاف سپون سے بھی کم چینی ڈال کر چمچ گھماتی لبوں پر جان لیو تبسم سجائے واپس عاشر کی طرف متوجہ ہوئی جو جلتی نگاہوں سے اس کی ایک ایک کاروائی دیکھ رہا تھا۔

آپ زبان کی مٹھاس کے حساب سے ایم شیور آپ شوگر لیتے ہی نہیں ہوں گے،بٹ میں نے" اپنی طرف سے ہاف سپون ڈال دیا ہے،بٹ یو ڈونٹ وری اتنے سے شوگر سے آپ کا کچھ نہیں ہوگا۔پلیز ٹرائی ایٹ"!!کھلتے گلاب سی مسکان، بادِ صبا کی نرم جھونکے سا لہجہ،دونوں مہندی کے بیل بوٹوں سے سجے ہاتھوں سے چائے پیش کرنے کا دلبرا انداز صاحبِ بصارت کیلئے تو یہ ایک حسین رومانوی منظر تھا لیکن صاحبِ سماعت کی رائے یہاں یکسر مختلف تھی۔

سفیان چونکہ صاحبِ سماعت تھا سو وہ کپ لبوں سے لگاتا مسکراہٹ چھپا گیا،جبکہ مقابل براجمان آنٹیاں چونکہ صاحبِ بصارت تھی وہ مسکرادی۔اور مجبوراً کانوں سے دھواں نکلنے کے باوجود عاشر کو کپ تھامنا پڑا۔کڑوے گھونٹ بھرتے ہوئے آنٹیوں سے محوِ گفتگو وکیل صاحبہ کی مسکان دیکھ چائے اس کی حلق میں بری طرح اٹک رہی تھی۔من تو شدت سے اکسا رہا تھا کی

محترمہ کو کچا چبا جائے لیکن یہ محترمہ ہضم نہیں ہونی تھی اسے۔۔

چیز اپنی بھی ہو تو یوں بھری بزم میں بے حجابانہ نظروں سے نہارنا اچھا نہیں صاحب !زمانہ ظالم" نہ سہی زمانہ تو زمانہ ہے،کہیں آپ کی نظروں کا افسانہ نہ بنادے۔۔"اس کے ہاتھ سے کپ لیکر سامنے رکھتے ہوئے سفیان دبی آواز میں اسے چھیڑنا نہیں بھولا تھا۔

آپ سے یہاں بات کون کررہا ہے سفیان سعید صاحب؟ "عاشر کی خونخوار نظروں نے جتایا۔"

میرے لیئے یہ اہمیت نہیں رکھتا کی کون مجھ سے مخاطب ہے،میرے لیئے یہ اہم ہے کی میں" کس سے مخاطب ہوں اور میں صرف اور صرف اپنے باورا بلم سے مخاطب ہوں۔۔"سفیان کے ڈھٹائی سے دانت دکھا کر کہنے پر عاشر کرارا سا جواب دینے کیلیئے لب وا کرنے ہی لگا تھا کی آنٹی کے سوال پر لب باہم پیوست کر متوجہ ہوا۔

بیٹا !جج صاحب کل شادی میں نظر نہیں آئے،سب خیر تھی۔۔؟"آنٹی جی نے ذرا جھجھک کر" پوچھا۔باقی سن گن لینے کا ان کا پورا ارادہ تھا۔

بختیاور صدیقی کے ذکر پر آپا اور سفیان کی مسکراہٹ غائب ہوئی اور پریشان نظر رمشاء پر اٹھی جس کی بےاختیار نظر عاشر کی طرف اٹھی تھی۔یہ بس ایک لمحاتی کاروائی تھی اگلے ہی سیکنڈ وہ پورے اعتماد کے ساتھ سامنے متوجہ ہوچکی تھی۔۔

جی !آنٹی سب ٹھیک ہے، دراصل کل ہی ڈیڈی کو ایک امپورٹنٹ آفیشل ٹرپ کیلیئے روانہ ہونا" تھا سو نکاح اٹینڈ کرتے ہی افراتفری میں نکل گئے،اسی لیئے نکاح کا فنکشن بڑے پیمانے پر

منعقد نہیں ہوسکا،اور ولیمہ ڈلے کرنی کی وجہ بھی یہی ہے،ڈیڈی کیلئے یہ ٹرپ بہت امپورٹنٹ تھی۔۔"اس کے سبھاؤ سے ساری سچویشن کو کنٹرول کرلینے پر عاشر مٹھیاں بھینچتا وہاں سے اٹھ ہی گیا تھا جبکہ آپا اور سفیان نے شکر کا کلمہ پڑھا۔

Ⓝⓞⓥⓔⓛ Ⓑⓨ Ⓙ Ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

مجھے اب کوئی حیرت نہیں ہے آپا اُن محترمہ نے آپ لوگوں کو کس طرح میرے خلاف ورغلایا" ہوگا،کیسے آپ لوگ ان کے ٹریپ میں آگئے ہوں گے،یہ تو ان کے دائیں ہاتھ کا کھیل ہے،لوگوں کو شیشے میں اُتارنے کے ہر داؤ پیچ سے تو واقف ہیں وکیل صاحبہ"!ان آنٹیوں کو رخصت کر آپا اسے سمجھانے روم میں آئیں تو وہ پہلے سے ہی توپ کے گولے کی طرح پھٹنے کیلئے تیار تھا۔۔

عاشر !حد ہے تمہاری رمشاء نے بات کو سنبھالا ہے بس "!آپا زچ ہوئیں۔"

بات کو سنبھالا نہیں ہیں انھوں نے اپنے "مقصد "کیلئے اپنے "مطلب "کیلئے بات کو گھمایا" ہے،لیکن میں عاشر حسن ہوں ان کا کوئی مقصد کوئی مطلب میں کامیاب ہونے نہیں دوں گا۔۔"بھپرے شیر کی طرح ادھر سے ادھر چکر کاٹتا نجانے وہ بدگمانی کی کس انتہا کو چھو رہا تھا۔آپا بے بس نظروں سے اسے دیکھے گئی۔

لیکن آپا آپ اپنی چہیتی کو اپنی زبان میں ایک بات اچھے سے سمجھا دیجئے گا۔"وہ اضطرابی انداز" میں گردن سہلاتا آپا کے مقابل آیا۔

وہ بچے میرے ہیں،میں نے ان کیلئے شپ و روز کا فرق مٹایا ہے،اپنے خون پسینے سے سینچا"

ہے میں نے انھیں، تنکا تنکا بکھرنے کے بعد ان کیلئے جڑا ہوں میں،ان کیلئے جیتا ہوں میں،میری آپا کی نشانی ہیں وہ،میرا آپا کو دیا وعدہ ہیں وہ،کوئی کتنا ہی شاطر چالاک کیوں نہ ہو کوئی کتنی ہی سازشیں کیوں نہ رچ لیں،میرے بچوں کو میں کسی کی کسی بھی مقصد کی بھینٹ چڑھنے نہیں دوں گا،اور یہ پتھر پر لکیر ہے۔۔"نہایت درشت لہجے میں آپا پر سب واضح کر وہ آندھی طوفان بنا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔اتنی تیزی سے کی دروازے کے باہر کھڑی رمشاء اور سفیان کو تک نہ دیکھ سکا۔۔

سفیان نے پلٹ کی لمحہ بہ لمحہ دور ہورہی عاشر کی چوڑی پشت کو دیکھ رہی رمشاء کے چہرے پر غصہ یا تاسف جیسا کوئی تاثرات ڈھونڈنا چاہا لیکن وہ بری طرح ناکام رہا۔جبکہ رمشاء اس کی پشت نگاہوں سے اؤجھل ہوتے ہی اندر سر ہاتھوں میں لیئے بیٹھی آپا کے قریب آئی۔

"!آپا پانی"

میں شرمندہ ہوں عاشر کی لفظوں کیلئے۔۔"گلاس کے ساتھ آپا اس کا ہاتھ بھی تھام گئی تھی۔"

پلیز آپا !شرمندہ مجھے ہونا چاہیئے میری وجہ سے آپ بھائی بہن کے بیچ درار آگئی۔۔"وہ پشیمانی" سے کہتی ان کے پہلو میں بیٹھی۔

بالکل !بھی نہیں۔جو حق میری امبر کو نہیں ملا وہ اس کے بچوں کو ملنا چاہیئے،جائیداد نہیں نہ" سہی،لیکن اس عزت پر میرے امبر کے بچوں کا حق ہے،اور اس کیلئے مجھے اس سے زیادہ بھی کچھ کرنا پڑا تو میں پیچھے نہیں ہٹوں گی۔۔"آپا مضبوطی سے بولیں۔۔

باقی میں تم سے پھر یہی کہوں گی جب تک اس کے رویہ میں لچک نہیں آجاتی تمہیں تحمل" سے کام لینا ہوگا،عاشر بچوں کی ذرا سی کھروچ پر تڑپ جاتا ہے،پھر یہاں تو اسے لگتا ہے کی تم کسی مقصد کے تحت۔۔۔"کہتے کہتے آپا خود جملہ ادھورا چھوڑ گئی۔رمشاء کہ چہرے پر سایہ لہرا کر معدوم ہوا۔

اس کی ان بچوں کیلئے "تڑپ "کو دیکھ کر میں نے جانا ہے رمشاء "مامتا "فقط ہم عورتوں کی" میراث "نہیں،،نہ ہی اس کا تعلق کسی خاص "جنس "سے ہے،جو جگر کے گوشے کو جگر سے" لگا کر اپنا چین سکون سب وار دے وہی "مامتا "ہے،اور عاشر نے ان بچوں کیلئے نہ صرف اپنا چین سکون، بلکہ اپنے "خواب "اپنا "کریئر "سب فراموش کردیا،یاد رکھا تو بس ان دونوں کو جو اس کی زندگی کے روشن ستارے بن گئے جن کی محبت کی روشنی کے مقابل تمام روشن مستقبل کے خواب ماند پڑ گئے۔۔۔ "توقف لیکر آپا نے بات مکمل کی۔

وہ نہیں چاہتی تھیں کی رمشاء بدگماں ہو عاشر سے رشتہ جیسے بھی جڑا ہو وہ اس لڑکی میں عاشر کی خوشیاں دیکھ رہی تھیں۔۔

ہاں !بھابی وہ ہائیر سٹڈیز کیلئے بیرون ملک جانا چاہتا تھا،بہت محنت کی تھی اس نے سیٹ تک" کنفرم ہوگئی تھی اس کی، تبھی انصر بھائی کے ساتھ حادثہ ہوگیا اور پھر سب چھوڑ کر اس نے ،جاب شروع کردی،پھر پے در پے حالات اور بچوں کی ذمہ داری نے موقع ہی نہیں دیا اسے ورنہ خوب سارے سرٹیفکٹز جمع کرنے کا خبط تھا اسے،ہر چھٹیوں میں کوئی نہ کوئی نیا کورس وہ

ڈھونڈ نکالتا اور ساتھ مجھے بھی گھسیٹ لیتا،اور سب سے بڑا خواب تھا باہر سے ڈگری لینا،جب اس کا سب سے بڑا خواب حقیقت کا روپ دھارنے ہی والا تھا کی حالات کی بے درد ضرب نے سب بکھیر دیا۔ "سفیان افسردگی سے بتاتا ہوا دیوار سے پشت ٹکاتا کھڑا ہوگیا۔۔

رمشاء ایک بار پھر اس شخص کی قربانیوں کے آگے لب بامہر رہ گئی۔۔

،مغرور ہی سہی مجھے اچھا بہت لگا

،وہ اجنبی تو تھا مگر اپنا بہت لگا

،ریشم پہن کر بھی میری قیمت نہ بڑھ سکی

کھدر بھی اس کے جسم پر مہنگا بہت لگا

Ⓝⓞⓥⓔⓛ Ⓑⓨ Ⓙ Ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

رات دیر تک بچے اسی کے پاس رہے تھے۔بچوں کی تو ضد تھی کی وہ سوئے بھی ان کے ساتھ،لیکن رمشاء کا ابھی بھروں کے چھتے میں ہاتھ ڈالنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کم از کم آپا کی موجودگی میں،کیونکہ وہ بیچاری خواہ مخواہ شرمندہ ہوجاتی تھی۔باقی بعد میں تو پانی پت کا میدان سجنا طے ہی تھا کیونکہ گبر سنگھ کے تیوڑ تو اس آسانی سے امن کا جھنڈا لہرا کر صلاح صفائی کا سگنل دے نہیں رہے تھے۔

سوگبر سنگھ کی گاڑی کی ہارن کی چنگھاڑتی آواز سماعت سے ٹکراتے ہی اس نے پیار سے سمجھاکر کل ساتھ سونے کا وعدہ دیتے ہوئے دونوں کو روانہ کردیا تھا۔تاکہ موصوف چین کی نیند سو سکیں۔

دوسری صبح بڑی ہنگامہ خیز ہوئی تھی۔آپا کو نوشاد بھائی کی کال آئی تھی اور انھوں نے فوراً آپا کو واپس بلایا تھا کیونکہ ان کی والدہ کی طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ادھر حواس باختہ آپا افراتفری میں اپنی چیزیں سمیٹ رہی تھی۔ادھر رمشاء نجانے کہاں ناشتہ کرتے ہی غائب ہوگئی تھی۔

آپا نے کئی بار بچوں سے اس کا پوچھا لیکن کچھ معلوم نہ ہوسکا نمبر بھی آف جارہا تھا،دونوں بچے بھی خاصے متفکر تھے سفیان اور صباء بھی پریشان تھے بس عاشر پرسکون تھا۔۔

یہاں تک صبح سے دوپہر کے دو بج گئے،چونکہ آپا کو چھوڑنے کیلئے سفیان جارہا تھا سو اس نے آپا کا سارا سامان گاڑی میں رکھ دیا،لیکن وہ نہ آئی،آپا نکلنے کیلئے بالکل تیار تھیں اب انتظار تھا تو بس وکیل صاحبہ کا۔

افففف !آکہاں چلی گئی ہے رمشاء؟ بتاکر بھی نہیں گئی۔ "فون کان سے ہٹاتے ہوئے آپا" جھنجھلائیں۔

محترمہ کا ایڈونچر ٹرپ ختم ہوگیا ہوگا آپا !سو وہ لنڈن فلائی کرگئیں ہوں گی،آپ خواہ مخواہ وقت" ضائع نہیں کریں اور جائیں خالہ اور بھائی آپ کے منتظر ہوں گے،وہ کیا کہتے ہیں خس کم جہاں پاک۔۔"نہایت مطمئن انداز میں اپنے نادر خیالات کا اظہار کرتے ہوئے عاشر نے ہاتھ جھاڑا تو آپا اور سفیان سمیت دونوں چوزوں نے بھی اسے کھاجانے والی نظروں سے گھورا تھا۔۔

لو جی !آپ لوگ تو ایسے مجھے گھور رہے ہیں جیسے میں نے انھیں غائب کیا ہے۔۔"وہ شاکی" ہوا۔

تم سے کوئی بعید بھی نہیں ہے۔۔"آپا بنا لگی پٹی کے بولی۔"

لو سنو !بال بچوں والا ہوں مجھے کیا پڑی ہے چلتی پھرتی لاء اینڈ آڈر کو آغوا کرنے کی۔۔"وہ" کڑوے پن سے بولا۔

اور ویسے بھی آج یا کل محترمہ کا جانا تو طے تھا بہتر ہے انھوں نے دوسرے ہی دن رئیلائز" کرلیا کی ان کی جگہ یہاں نہیں ہے،اچھا ہے ناں؟"پورے تین دن کے بعد کھل کر ابھی وہ صحیح سے مسکرایا بھی نہیں تھا بلاکہ ٹلنے پر کی داخلی دروازے کی طرف سے آئی آواز گلے میں کڑوی گولی کی طرح اٹکی۔

مجھے آپ کو چھوڑ کر کہاں جانا تھا سرتاج !میری جگہ تو اب آخری سانس تک آپ کہ پہلو میں" "ہے بس!۔۔

"دلہن مما کہاں گئی تھیں آپ۔۔؟"

،اس کی دھماکے دار انٹری اور فدائیہ طرز تخاطب پر جہاں خوش گمانیوں میں گھرا عاشر بھونچکایا وہیں دونوں اس کی فکر میں مرجھائے بچے بےتابانہ اس کی طرف لپکے۔

کہیں نہیں جانو!مما بس کچھ کام سے گئی تھی،اور پھر مما کو اب آپ لوگوں کو چھوڑ کر جانا بھی" کہاں ہیں؟ "گھٹنوں کے بل بیٹھ کر دونوں کو باہوں میں سمیٹ کر والہانہ انداز میں پیاری کرتی وہ عاشر کو پتنگے لگا گئی۔

لیکن تم گئی کہاں تھی کم از کم بتاکر تو جاتیں،فون بھی بن جارہا تھا۔۔"آپا نے پریشانی سے"

استفسار کیا۔

"بس مارکٹ گئی تھی آپا !اور ایم سوری افرا تفری میں بتانے کا خیال ہی نہیں رہا،اور بیٹری بھی ڈیڈ تھی۔۔"مان اور آرو کے گال پر پیار کرتی وہ دونوں کو لیکر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"آپا !شائد آپ کو لیٹ ہورہا ہے۔۔"عاشر کیلئے یہ سب برداشت کرنا مشکل تھا تبھی وہ مداخلت کرتا ہوا بولا۔

اسے مزید جلاکر خاکستر کرنے کا ارادہ ترک کر سب باہر نکلے۔۔

"سفیان بھائی ذرا ڈگی کھول کر یہ کچھ سامان رکھنے میں میری مدد کردیں پلیز !"اپنی گاڑی کی پچھلی سیٹ سے دو ٹوکریاں اور کچھ شاپرز نکال کر گاڑی کے اُپر رکھتی ہوئی وہ سفیان سے مخاطب تھی۔

"رمشاء یہ سب کیا ہے۔۔؟"

اتنا سب کچھ اسے گاڑی میں رکھواتا دیکھ آپا نے اچنبھے سے پوچھا۔

"کچھ فروٹس اور بچوں کیلئے گفٹس اور کپڑے ہیں،اور آپ کے پاس انکار کا حق محفوظ نہیں ہے۔۔"گاڑی کا ڈور بند کرتی وہ قطعیت سے بولی۔عاشر نے نا سمجھی سے اس کا دھونس بھرا انداز پھر سامان کو دیکھا۔۔

"لیکن اس سب کی ضرورت۔۔"

"ضرورت نہیں آپا "سوغات "،دراصل صبح میں نے جب انابی کو بتایا کی آپ جارہی ہیں تو انھوں نے مجھے بتایا کی جب بیٹیاں میکے سے جاتی ہیں تو کچھ سوغات ان کے ہمراہ دیا جاتا ہے،خاص

کر جب شادی وغیرہ اٹینڈ کر کے جارہی ہوں، مجھے خاص اندازہ تھا نہیں سو جو سمجھ آیا میں لے آئی، امید یہی ہے کی آپ کو پسند آئے گا، نہ بھی آئے تو رکھ لیجئے گا پہلی بار ہے۔۔"وہ ہولے سے کان کو ہاتھ لگاتی لجاجت سے بولی تو فرط جذبات سے آپا کی آنکھیں بھر آئیں۔

آپا پلیز روئیں نہیں"!رمشاء خود آگے بڑھ کر انھیں خود سے لگا گئی۔۔"

آپا کے آنسو رمشاء کی وضاحت سن کر عاشر کے تنے نقوش خود باخود ڈھیلے پڑے۔اماں تھیں نہیں،امبر کو ان سب چیز کا تب معلوم نہیں تھا سو ابا آپا کو ہمیشہ پیسے ہی دے دیا کرتے تھے،پھر عاشر نے بھی یہی کیا۔لیکن آج آپا کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اسے احساس ہوا تھا کی یہ سب چھوٹی چھوٹی خوشیاں کتنی اہم ہوتی ہے۔اگر اس لڑکی نے یہ سب دکھاوے کیلئے بھی کیا تھا تب بھی عاشر کہیں نہ کہیں اپنی بہن کو اس خوبصورت احساس سے روشناس کروانے کیلئے اس کا قرض دار ہوگیا تھا۔۔

آج سہی معنوں میں اس گھر میں عورت کی کمی پوری ہوگئی۔۔"سفیان اس کے قریب آتا ہوا" بولا۔

عاشر ایک تیز نظر بابا جی پر ڈال کر والیٹ نکالتا گاڑی میں بیٹھے سمن اور نوال کی طرف بڑھا۔جب تک وہ بھی باتیں کرتی آپا کو لیکر گاڑی تک چلی آئی تھی۔۔

آپ بے فکر رہیں آپا" !کریمنل لائیر "ہوں اچھے اچھے مجرموں کے کس بل نکال دئے ہیں،پھر" یہ تو آپ کے بھائی میرے "سرتاج "ہی ہیں۔ہاں !ذرا اکڑو، غصیل، سڑیل قسم کے ہیں،لیکن

"کوئی نہیں بچپن سے مجھے چیلینجیز بہت پسند ہیں۔
آخر سمجھتی کیا ہیں وکیل صاحبہ خود کو۔۔؟ "ابھی تو عاشر ایک آنا بھی متاثر نہیں ہوا تھا کی آپا" کو تسلیاں دے رہی محترمہ کے ارشادات سن کر کچھ سخت کہنے کی خواہش کو لبوں میں دباتا پیچ و تاب کھاکر رہ گیا۔

Ⓝⓞⓥⓔⓛ Ⓑⓨ Ⓙ Ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

قریب ایک مہینے سے آپا یہاں تھیں ان کے جانے سے گھر سونا سونا ہوگیا تھا۔دوسرا بچے بھی جاکر وکیل صاحبہ کو ان کے روم میں کمپنی دے رہے تھے۔گوکہ بچوں نے کافی اصرار کیا تھا اسے بھی لیکن وہ کام کا بہانہ بناکر قصداً وکیل صاحبہ سے محترز فائلز اٹھاکر لاؤنج میں نکل آیا۔لیکن کام تو تب ہوتا جب پراگندہ سوچوں کا آماجگہ بنا ذہن کام کی طرف ذرا سا بھی متوجہ ہوتا۔تضاد بار بار مان اور آرو کی بلند ہوتی دلہن مما یہ دولہن مما وہ کی پکار۔۔
افففف"!!لیپ ٹاپ فائل غصہ سے بند کرکے وہ اضطرابی کیفیت میں کنپٹی سہلانے لگا۔"
بچوں کو وہ رمشاء کے پاس جانے سے روک نہیں پایا تھا۔کیونکہ وہ انھیں اداس نہیں دیکھ سکتا تھا،لیکن بچوں کو یوں اس کے قریب چھوڑ کر اس کا مہرا بھی بننے نہیں دے سکتا تھا۔وہ بھی تب جب وہ جانتا ہی نہیں تھا کی اچانک اتنے سال بعد پھوپی صاحبہ کی محبت نے جوش مارا آخر کس لیئے ہے۔لیکن بختیاور صدیقی کی بیٹی کی حیثیت سے اس لڑکی سے وہ کچھ مثبت توقع وابستہ نہیں کرسکتا تھا۔وہ بھی اس صورت جب محترمہ اس کی زندگی میں ہی دھوکہ سے شامل ہوئی پلانگ کے تحت نکاح کا بھدا کھیل رچا کر۔۔

کچھ سوچ کر وہ تیزی سے کچن کی سمت بڑھا۔دونوں کا پسندیدہ شیک تیار کرنے لگا۔ڈائریکٹ بلاتا تو وہ واپس چلے جاتے سو تھوڑی سی تگ و دو کرنی پڑی۔

مان !آرو !جلدی سے باہر آؤ دیکھو ماپا نے کیا بنایا ہے۔۔"کچن سے ہی عاشر نے باآواز بلند" دونوں کو پکارا۔

کیا بنایا ہے۔۔؟"اگلے دس سیکنڈ میں دونوں گلہری کی طرح پھدکتے ہوئے کچن دہلیز پر موجود" تھے۔۔

ملک شیک"!ٹرے کو ذرا نیچے کرکے دونوں کو للچاتا وہ ٹرے واپس سے اُپر اٹھا گیا۔۔"

ماپا"!!دونوں اس حرکت پر تڑپ کر چیخے۔تب ہی وکیل صاحبہ نے بھی درشن دئے۔لیکن عاشر" اسے صاف نظر انداز کرگیا۔

کوئی ماپا نہیں !یہ ٹیسٹی ماپا اسپیشل ملک شیک مان اور آرو کو تب ہی ملے گا،جب دونوں روم" میں جائیں گے بکس نکالیں گے،مان ٹیبلز اور آرو ریمز ری وائز کریں گے۔۔"دو ٹوک انداز میں شرط بتا کر قصداً ٹرے جھکا کر دونوں خرگوشوں کو ہونٹوں پر زبان پھیرنے پر مجبور کر وکیل صاحبہ کو صاف نظر انداز کرتا وہ باہر نکل گیا۔

اور ابھی وہ حال تک بھی نہیں پہنچا تھا کی دونوں خرگوش تیزی سے روم میں گھسے۔

میرے بچوں کو قابو کرنا اتنا بھی آسان نہیں وکیل صاحبہ"!!دل ہی دل تمسخرانہ انداز میں وکیل" صاحبہ کو جتاتا وہ بھی اندر داخل ہوگیا۔۔

عاشر نے اندر قدم رکھا تو توقع کے عین مطابق اس کے دونوں عجوبے بیڈ پر شرافت سے بیٹھے تھے۔آرو باربی ڈول والا پنک بیگ اور مان صاحب سپائیڈر مین والا ریڈ اینڈ بلیو بیگ لیئے قریب قریب شرافت میں پی ایچ ڈی کرہی چکے تھے۔۔

میری ڈرامہ کمپنی"!!وہ نفی میں سرہلاتا بیڈ کے قریب آیا دونوں گلاس دونوں کو تھما کر پیار کرتا" چند ایک ادھر ادھر کی باتیں کرکے انھیں ٹاسک دیتا ذرا فرصت سے وکیل صاحبہ سے دو دو ہاتھ کرنے کے ارادے سے ان کے روم کا رخ کیا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

اس سب کے کتنے پیسے ہوئے؟ "روم میں داخل ہوتے ہی عاشر نے سیدھا سوال داغا تھا۔"

پچاس ہزار"!ارمشاء فون سائیڈ پر رکھتی اطمینان سے بولی۔"

کیونکہ محترم کی آمد و سوال اس کیلیئے سو فیصد متوقع تھا۔

پچاس ہزار؟ فروٹس سونے کے تھے یا کپڑوں میں ہیرے جڑے تھے۔۔"فضول مذاق پر عاشر" کا پارہ چڑھا۔

وہ سب تو مجھے معلوم نہیں،لیکن حق مہر شائد پچاس ہزار ہی تھی۔"وہ شانے اچکاکر بولی۔۔"

"حق !مہر وہ کہاں سے بیچ میں آگیا۔۔؟"

"بقایا ہی ادا کرنا ہے تو پہلے حق مہر ادا کریں۔۔"

"حق مہر !وہ کہاں سے بیچ میں آگیا--؟"

بقایا ہی ادا کرنا ہے تو پہلے حق مہر سے شروع کریں-- "حسب عادت چشمہ ناک پر درست کر"

حق مہر کا تقاضہ بڑی طمنامیت بھرے انداز میں کیا گیا تھا۔

"آپ کی اڑان کچھ زیادہ اؤنچی نہیں ہے وکیل صاحبہ؟"

عاشر نے تمسخرانہ استفسار کیا۔

اتنا وسیع آسمان ہے اڑان تو اؤنچی ہونی ہی چاہیئے ناں۔اور میری اڑان واقعی بہت اونچی رہی" ہے اور ہوگی بھی۔وہ بجائے اختلاف کے اعتراف کرتی پراعتماد سی کھڑی ہوئی۔باقی میری خاصیت یہ ہے کی میں "حق "اور "موقع "کبھی نہیں چھوڑتی،کیونکہ یہ کامیابی کی پہلی شرط ہے--"فریم کے نیچے سے براہ راست آنکھوں میں جھانک کر وہ لگاوٹ سے بولی تو اس کے اعتماد و اطمینان سے عاشر کا چین سکون غارت ہوا اندر باہر گویا آگ سی بھڑکنے لگی--

حق کی بات بختیاور صدیقی کی بیٹی کی زبان سے اچھی نہیں لگتی وکیل صاحبہ !باقی "موقع "والی" بات تو آپ کو بتانے کی ضرورت ہی نہیں تھی،آپ کی موقع پرستی کا ہی اعجاز ہے جو آپ اس دیدہ دلیری سے یہاں کھڑی ہیں--"جب وہ بولا تو زہرخندہ لہجے میں بلا کی استہزائیہ کاٹ تھی جو پراعتماد رمشاء کے اندر تک مانند زہر اُترتی چلی گئی--

خود کو کمپوز کرنے کیلیئے ایک طویل سانس اندر کھینچ کر وہ ان دو غیظ و غضب سے گلال انگارے اُگل رہی آنکھوں میں دیکھنے کے قابل ہوئی تاہم اندر تک کہ متزلزل کیفیات سے اُبھرنے کیلیئے

اسے توقف لینا پڑا تب کہیں جاکر لب کشائی کی قابل ہوئی۔

آپ اتنی سی بات کیلئے اپنا ٹیمپر لوز نہیں کریں !اور بے فکر رہیں وہ ڈیڈی کے پیسے نہیں تھے"
جو آپ کو گراں گزرے،ناں ہی میری اپنی کمائی کے پیسے تھے، مجھے معلوم تھا اس سے بھی آپ
کی ایگو ہرٹ ہوگی،سو وہ سب ان پیسوں سے آئے تھے جو مجھے دئے گئے تھے کچھ نیگ کے نام
پر۔۔"وہ تحمل سے اپنی طرف سے بات کلئیر کرکے مڑنے لگی کی عاشر سرعت سے مقابل آیا۔

"وہ پیسے واقعی میرے یا ڈیڈی۔۔"

"مقصد کیا تھا اس سب کا۔۔؟"

"آپا کی خوشی۔۔۔

میرے سوال کا مطلب بہتر جانتی ہیں آپ !بہتر ہوگا کی وہی جواب دیں۔۔"قطع کلام کر وہ"
دبی آواز میں غرایا۔

کوئی مقصد نہیں تھا۔۔"وہ نامحسوس انداز میں ایک قدم پیچھے ہوئی۔"

ان جانے میں میرے ساتھ جتنا آپ کھیل چکی ہیں اتنے پر ہی اکتفا کریں وکیل"

صاحبہ !سرسراتے لہجے میں درمیانی فاصلہ سمیٹا گیا۔ورنہ یقین کریں بہت پچھتائیں گی آپ !یہ دو
دن میں خاموش رہا تو صرف آپا کی وجہ سے کیونکہ مزید میں انھیں اس سب میں آپ کو گھسیٹنے
نہیں دینا چاہتا تھا۔۔"برف سا لب و لہجہ بہسم کرتی نظریں رمشاء کی ڑیڑھ کی ہڈی میں سرد لہر
دوڑی۔

میں منتظر ہوں۔۔"توقف سے وہ کپپٹی کی پھڑپھڑاتی رگ سہلاتا پھر بولا۔"

اب کہ انداز ایسا تھا کی ٹھیک جواب نہ دیا تو سب تہس نہس کردے گا۔رمشاء کے گلے میں گلٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔۔

اوکے !آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔"وہ سامنے سے ہٹ کر ایک سانس میں پورا گلاس ختم کرتی" ازلی اعتماد سنگ سینے پر بازو باندھ دو دو ہاتھ کرنے میدان میں آئی کیونکہ محترم کچھ زیادہ ہی غالب آرہے تھے۔۔

اول !تو آپ کو آپ کہ متعلق کسی نے نہایت غلط انفارمیشن دی ہے کی آپ وجاہت کے دیوتا" ہے اور کوئی بھی رمشاء بختیاور صدیقی جیسی بندی سات سمندر پار آپ کیلئے دوڑی دوڑی آسکتی ہے۔"لفظ خوبصورت لیکن لہجہ تیکھا خونخوار۔مطلب وہ ایڈوکیٹ رمشاء یعنی دو دھاری تلوار کا روپ دھار چکی تھی۔۔

دوئم !اگر آپ کو ایسی کوئی خوش فہمی لاحق بھی ہے تو میں آپ پر یہ واضح کردوں محترم المقام" عاشر حسن صاحب کی میں نے !یعنی رمشا بختیاور صدیقی نے یہ شادی قطعی آپ شہزادے گلفام کی عشق میں گوڈے گوڈے ڈوب کر نہیں کی ہے،اس فیصلہ کے پیچھے کا محرک خالصتاً دونوں "بچوں "کی ذات تھی،پرپوزل دیتے ہوئے میں نے واضح لفظوں کا استعمال کیا تھا آپ آپا سے تصدیق کر سکتے ہیں۔"پُر اعتماد جتاتا ہوا طرز تکلم اور متوقع جواز عاشر نے سمجھنے کے انداز میں سر

ہلایا۔

"اور نہ ہی اب یا نکاح کے وقت میرے ذہن و دل سے ایسا کوئی سنہرا خیال گزرا تھا کی عاشر حسن صاحب میرے عشق میں یوں ہوش و خرد سے بیگانہ ہوجائیں کی شب و روز کا امتیاز ہی ان کے ذہن و دل سے محو ہوجائے اور ہرسوں ان جناب کو بس میں ہی میں نظر آؤں،جبکہ کہا جاتا ہے کی نکاح کے وقت مانگی گئی دلہن کی دعا لازماً قبول ہوتی ہے،پر یقین کریں اس وقت بھی میں نے اس ذات پاک سے یہی دعا مانگی تھی کی جس مقصد کیلئے میں یہ کر رہی ہوں وہ پورا ہو یعنی "بچے"۔۔۔"ٹھہرے متانت بھرے انداز میں بات مکمل کرتے اس کے لبوں پر مقابل کو پتنگے لگاتی جتاتی ہوئی مسکان رقصاں تھی۔

"مجھے ایسی کوئی خوش فہمی لاحق بھی نہیں وکیل صاحبہ!۔"بڑے ضبط سے پوری گوہر افشانی ملاحظہ کرنے کے بعد اس کے لب وا ہوئے۔

"اور یقیناً آپ کو جان کا حیرانگی ہوگی کی میں نہایت ہی حقیقت پسند انسان ہوں،اس طرح کے سستے خیالات کا دور دور تک میری سوچ سے گزر نہیں،سو اصل مقصد کی طرف آئیں۔۔۔"سلگتے لہجے میں مروت بالائے طاق رکھ کر اب کے وہ دوٹوک ہوا تھا۔

"ای تھینک میں نے واضح کردیا ہے سب۔۔۔"

"نہیں !وکیل صاحبہ یہ کم عقل بشر آپ کا واضح کردہ مقصد سمجھ نہیں پایا ہے،لہذا التماس ہے اب کھلے لفظوں میں بتائیں کی آگے کیا چاہتی ہیں آپ۔؟"تندہی سے قطع کلام کر وہ قدم قدم

شکاری چیتے کی چال چلتا قریب آیا تھا۔

"اللہ !میں سسرال آئی ہوں یا ریمانڈ ہوم؟"

رمشاء کو اندازہ تھا یہ اکڑو سڑیل گبر سنگھ اس آسانی سے قائل نہیں ہوگا،لیکن یوں انٹروگیٹ کرے گا اس کا بھی انداز نہیں تھا۔دوسرا چالاک انسان بچوں کو بھی لالچ دیکر روم میں چھوڑ آیا تھا ورنہ وہی نجات دہندہ بن جاتے۔اتنی مشکل تو اسے اپنے پہلے کیس میں پیش نہیں آئی تھی جتنی اب آرہی تھی۔وہ بری طرف لب کچلتی عاشر کو گھورنے لگی جو نئی نویلی دلہن کا لحاظ تک نہیں کر رہا تھا۔بے مروت نہ ہوتو۔۔

"بقول آپ کے وکیل صاحبہ میں ایسا بھی کوئی حسن و وجاہت کا دیوتا نہیں،لہذا مجھے گھورنا بند کریں اور اپنا اصل مقصد واضح کریں۔۔"اس کی نظریں خود پر محسوس کر عاشر نے تنفر سے ٹوکا۔

"میں سب واضح کرچکی ہوں !اگر آپ کو سمجھ نہیں آرہا تو یہ آپ کا نہایت ذاتی مسئلہ ہے اس پر غور و فکر آپ کریں،لیکن پلیز باہر جاکر کریں جو کرنا ہے مجھے امپورٹنٹ فیکس بھیجنا ہے۔۔"وہ زچ ہوکر کہتی یہ جا وہ جا ہونے کو تھی کی عاشر کے اگلے لفظوں پر تھم سی گئی۔

"میرا مسئلہ آپ ہیں !اور وضاحت یہ کی میرے اور میرے بچوں کی زندگی اور دنیا میں آپ کی کوئی جگہ نہیں ہے،سو جیسے آپ آئی ہیں ویسے ہیں چلی جائیں !کیونکہ میں کوئی انتہائی قدم اٹھانا نہیں چاہتا۔۔ "ٹھہرے انداز میں گہری دھمکی دیکر وہ سرعت سے دروازے کی طرف بڑھا۔۔

"اور اگر جو میں آپ ہی کی جگہ بچوں کی زندگی اور دنیا سے برخاست کردوں؟"

وہاٹ "!!!دہلیز عبور کرتے ہوئے کرنٹ کھاکر کر وہ مڑا تھا۔کیا مطلب ہے اس بیہودہ بکواس" کا۔۔؟"آن کی آن میں اس کی آنکھوں میں غیظ کے سرخ ڈورے اُترے۔

اس بیہودہ بکواس کا مطلب بہت واضح ہے عاشر صاحب !اگر میں کسٹڈی کیس فائل کردوں" اس صورت۔؟"اس کی نازک لبوں پر چبھتی ہوئی مسکراہٹ ٹھہری۔۔

کس حق سے؟ ہاں !کس حق سے۔۔۔"اس قدر سنگین روح فرسا دھمکی پر وہ ضبط و اخلاق کے" تمام حدود سے تجاوز کرتا رمشاء کے بازوں کو بے درد شکنجہ میں لیکر پوری قوت سے پیچھے دیوار سے چپکاتا چنگھاڑا۔

اسی حق سے۔۔جس حق سے آپ نے بچوں کو رکھا ہوا ہے۔۔۔"بے دھڑک دھکے پر سر اور کمر" سے اٹھی ٹیس کو لب بھینچ کر برداشت کرتی وہ جتانا نہ بھولی۔۔

"وہ بچے میرے ہیں محترمہ !خبردار جو ان کے متعلق بکواس کی تو۔۔"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑھ دے جس نے اس سے اس کی زندگی کو الگ کرنے کی بات کی تھی۔۔

اور کورٹ میں ایک سنوائی بھی صحیح سے نہیں ہوگی اور وہ بچے میرے ہوجائیں گے مسٹر۔۔"وہ" اس کی جلبلاہٹ سے حظ اٹھاتی استہزائیہ بولی۔۔۔

"!رمشاء بختیاور صدیقی"

اس کی بلند دھاڑ سے در و دیوار میں ایک ارتعاش محسوس ہوا تھا۔رمشاء کا دل بھی کانپ کر سکڑ

سا گیا اس کی جنونیت سے سرخ چہرہ دیکھ---تاہم وہ مغلوب ہوئی نہیں---
پیسہ '، 'پاور'، 'پہنچ 'کے غضبناک امتزاج کے نتیجہ سے تو آپ واقف ہوں گے عاشر حسن' "
صاحب؟"وہ اپنے بازو میں دھنستی اس کی قوی انگلیوں کی پرواہ کئے بغیر دلکشی سے مسکرائی---
ہائی کورٹ جج کی بیٹی ہوں!پہنچ کہاں تک ہوگی میرا نہیں خیال آپ کو بتانے کی ضرورت"
"ہے---
پیسہ اتنا ہے کی دونوں ہاتھوں سے پانی کی طرح بھی بہاؤں تو سمندر سے بالٹی بھر پانی لینے جیسا"
"حساب ہوگا--
اور رہی بات "پاور "کی---"قصداً توقف لیکر اس نے استہزائیہ نظر طیش سے طنطنا اٹھے نقوش"
پر ڈالی۔
تو خود ایک وکیل ہوں!جب سے اس فیلڈ میں قدم رکھا ہے کوئی کیس نہیں ہاری ہوں۔پھر"
اس کیس کو ہارنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا--یوں بھی سن تو رکھا ہوگا جب انسان اپنا کیس
خود لڑتا ہے تو پھر ہارنے کا آپشن اس کے پاس نہیں ہوتا---"زہر میں بجھے تیر سے لفظ اور
فاتحانہ لہجہ امتزاج ویسا ہی تھا جیسے دشمن کو وہاں مارنا جہاں پانی تک میسر نہ ہو۔
دھمکی دے رہی ہیں---؟"جواباً تڑپ کر وہ زہریلے اژدھے کی طرح پھنکارا--"
قطعاً نہیں---"رسانیت سے سر کو نفی میں جنبش دیتے ایک بار پھر وہ دیدہ دلیری سے"
آنکھیں اس کی خون آشام آنکھوں میں گاڑھ چکی تھی--

میں دھمکی دینے میں نہیں کرگزرنے میں یقین رکھتی ہوں۔۔ایسا کرنا ہوتا تو آپ جیسے بے"
مروت،بدلحاظ،بدتمیز اکڑو، خود سر، سفاک انسان سے شادی کا قطعاً نہیں سوچتی۔۔"چیلینجنگ لہجہ
شاکی ہوا تھا۔۔عاشر کی بہنویں سکڑی اپنی اس قدر تعریف پر۔۔
میرا مقصد ان بچوں سے ان کا باپ چھیننا نہیں ہے۔۔بس انھیں ساتھ ایک ماں کا پیار بھی"
دینا ہے۔۔"مزید عاشر کے طیش کو ہوا دینے کے وہ لہجے میں لچک لے آئی۔
یوں بھی اس کا مقصد عاشر کو تکلیف دینا نہیں تھا۔لیکن کسی انتہائی اقدام سے اسے باز رکھنے
کیلئے ذرا اس کی کمزور نبض کو دبانا ضروری تھا۔ورنہ محترم نے کسی صورت کوپریٹ نہیں کرنا تھا۔اور
سسر جی کی آمد سے پہلے اسے داماد کو قابو کرنا تھا۔
اور یہ "ماں "اتنے سالوں سے کہاں غائب تھیں؟لگے ہاتھوں اس ممتا کی مورت کی اس غیر"
حاضری پر بھی روشنی ڈال دیں۔۔"صلح کا پیغام دیتی آنکھوں کو یکسر نظر انداز کرتا وہ استہزائیہ
مستفسر ہوا۔رمشاء کو چپ لگی۔۔
اور شائد اس کی قسمت اچھی تھی جو دفعتاً باہر سے صباء کی آواز آئی۔۔
لگ۔۔لگتا ہے صباء بھابی آئی ہے،میں دیکھتی ہوں۔۔"وہ تیزی سے عاشر کو موقع دئے بغیر"
نکلی۔۔
ماں کا پیار "!پیچھے پوری قوت سے دیوار پر مکا جڑتا وہ سائیڈ واش روم میں گھسا۔"
Ⓝⓞⓥⓔⓛ Ⓑⓨ Ⓙ Ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ
تین سے چار منٹ تک منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر جب و خود کو کمپوز کر کے باہر آیا تو

محترمہ مومن کو گود میں لئے ہشاش بشاش سی موتیاں بکھیرتی صباء سے محو گفتگو تھیں۔دونوں خرگوش بھی اس کے پہلو سے لگے مومن سے خفت و شنید میں محو تھے۔

"ارے !آئیں ناں، دیکھیں صباء بھابی نے خواہ مخواہ ہی ہمارے لیئے کتنی زحمت کی ہے ! ڈنر لیکر آئیں ہیں یہ۔۔ "عاشر پر نظر پڑتے ہی رمشاء نے لگاوٹ سے مخاطب کیا تھا۔

لہجہ تو لہجہ چہرے پر تک کچھ دیر کی تلخی کا شائبہ تک نہیں تھا۔صباء کی سلام کا جواب دیکر اس کے قریب آتے عاشر کے منہ میں کڑوا بادام آیا۔

"کیسی غیروں والی بات کر رہی ہیں بھابی آپ !آپ نئی دلہن ہوکر کچن میں کام کرتی اچھی تھوڑی لگیں گی،آپا ہوتی تو بات الگ تھی،اس لیئے کل بھی سب میری طرف سے آئے گا۔۔"عاشر کے بیٹھتے ہی صباء اپنائیت سے بولی۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے بھابی ہم مینج کرلیں گے۔۔ "عاشر نے مداخلت کی۔۔

"کیوں ضرورت نہیں بھائی؟میری شادی پر تو آپا نے خود پورے پندرہ دن تک مجھے کچن میں قدم رکھنے نہیں دیا تھا اور بھابی بیچاری !مجھے نہیں معلوم کل کا سب کچھ ہماری طرف سے ہی آئے گا۔۔"صباء مان بھرے انداز میں دو ٹوک ہوئی تو عاشر سرہلا کر سرعت سے رمشاء کے گود سے مومن کو لیکر مقابل صوفے پر بیٹھا تو گُڑ کے پیچھے مکھی کی طرح دونوں بچے بھی اسی صوفے پر چلے آئے۔

"مان !آرو !تم دونوں کو جو میں نے ٹاسک دیا تھا ختم ہوا۔۔۔؟"عاشر نے سوالیہ نظروں سے

مومن سے توتلی زبان میں بات کرنے کی کوشش میں ہلکان دونوں کو دیکھا۔

ملک شیک ختم ہوگیا ماپا"!مان نے جس بھولپن سے آنکھیں پٹپٹاکر برجستہ جواب دیا تھا عاشر کا"

تو منہ کھلا ہی رمشاء کو اپنی بے ساختہ مسکراہٹ چھپانے کیلیئے منہ پر ہاتھ رکھنا پڑا۔

تمہیں تو میں پوچھتا ہوں برخوردار "!!عاشر کی تیوڑی چڑھی۔۔"

ماپا !آرو لو یو "!!قبل اس کے کی عاشر کی توپوں کا رخ اس کی طرف ہوتا آرو صاحبہ نے صوفے"

پر کھڑی ہوکر عاشر کے گال پر چٹاچٹ مسکا لگایا دوسری طرف سے مان نے بھی فی الفور یہی

عمل دہرایا۔

ابھی ان دونوں کی مسکا بازی سے عاشر نہیں سنبھلا تھا کی مومن صاحب کو کیا سمجھ آیا کی وہ

عاشر کے دونوں زانوں پر قدم جما کر کھڑے ہوئے اور بنا وقت ضائع کیئے اس کی ناک چوم لی۔

یہ محبت کی بن بادل برسات ایسی تھی کی مارے صدمہ کہ منہ سمیت عاشر کی آنکھیں بھی پوری

حجم سی کھلی، اور یہ کاروائی ملاحظہ کر رہی رمشاء کا قہقہہ سب سے پہلے اُبلا پھر دونوں بچے پھر

صباء کا بھی ضبط جواب دے گیا۔اور کچھ توقف سے ان سب کو آنکھیں پٹپٹا کر دیکھ رہے سفیان

کے ڈیڑھ سالہ ایجاد کی قلقلاری بھی شامل ہوگئی۔۔عاشر بیچارہ ہونق سا رہ گیا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

گبر سنگھ کے مزاج مانند آفتاب کو ملحوظ خاطر رکھ کر اس نے ڈنر کے وقت ہی آج پھر بچوں کو

ٹالنے کا من بنالیا تھا۔لیکن جب رات وہ سونے کی تیاری کر رہی تھی تب دونوں خرگوش ایک عالم

کو شکست دیتی اپنی معصومانہ مسکان کے ساتھ لہجے میں بے انتہا اصرار اور کیوٹنیس کا امبار لیکر اپنا کیس لڑنے میدان میں اُترے تو وکیل صاحبہ بنا جرح میں پڑے ہی شکست سے دو چار ہوگئی۔

یہ دونوں انصر سے مشابہت ہی اس قدر رکھتے تھے کی نہ کرنے کیلئے نہ دل رضامند ہوتا تھا نہ زبان !اب گبر سنگھ کو جو کرنا ہے کرے وہ کرو یا مرو کے مصداق دونوں کی انگلی تھامے کھینچتی ان کے ساتھ عاشر کے روم میں داخل ہوگئی تھی۔۔

بیڈ کے بیچ و بیچ بیٹھ کر فائلز اور لیپ ٹاپ میں الجھا آفس کے کام میں منہمک عاشر نے زور سے دروازہ کھلنے کی آواز پر کچھ چونک کر متوجہ ہوا تو دونوں چار سو وولٹ کے روشن چہرے والے خرگوش کے ہمراہ محترمہ کو دیکھ ماتھے پر آپ ہی آپ بل پڑے۔۔

ماپا !اب دلہن مما بھی ہمارے ساتھ سوئیں گی،سوئیں گی ناں ماپا؟"آرو پھرتی سے رمشاء کا ہاتھ" چھوڑ کر چھوٹے سے سٹول پر چڑھ کر بیڈ پر چڑھتی لارڈ سے عاشر کے شانے سے لگی۔۔

دلہن مما !آپ اپنی پلیس ڈیسائیڈ کرلیں،اس سائیڈ یا اس سائیڈ؟ اس سائیڈ میں سوتا ہوں اور" اس سائیڈ آرو۔۔"اس کا ہاتھ تھام کر بیڈ کے قریب لاتے ہوئے مان صاحب نے چہکار کے ساتھ فری ہینڈ دیا تھا۔

اس کے پرجوش انداز پر ہولے سے مسکراتے ہوئے رمشاء نے ترچھی نظروں سے عاشر کو دیکھا جو جبڑے بھینچے آرو کی بات سن رہا تھا۔

ماپا !آرو پاس سوئیں گے ہے ناں ماپا؟ "پیار سے عاشر کے گلے میں باہیں ڈال کر آرو نے" فیصلہ سنایا تو عاشر نے دکت سے مسکراتے ہوئے اثبات میں سرہلایا۔

اور دلہن مما میرے پاس"!!مان صاحب بھی نتیجہ پر پہنچ چکے تھے۔دلہن مما آپ اس سائیڈ" آجائیں یہ سائیڈ مان کی ہے۔۔"مان نے خود ہی رمشاء کا ہاتھ پکڑ کے بیڈ سائیڈ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔جہاں قریب ہی عاشر بیٹھا اسے ہی گھور رہا تھا۔

وہ قصداً بچوں میں الجھے عاشر کی تیز نظروں کو نظر انداز کرتی کمرے کا جائزہ لینے لگی۔جو بے انتہا سادہ تھا،تین حصہ چیزیں وہاں بچوں کی ہی تھی لیکن پھر بھی سب سلیقہ سے جگہ پر موجود تھا۔۔

اوکے !اگر سائیڈز ڈیسائیڈ کرنے کا امپورٹنٹ کام ہوگیا ہوتو آپ دونوں جاکر چینج کرلیں گے،میں" نے نائٹ ڈریس نکال دیا ہے۔۔"اپنی چیزیں سمیٹتے ہوئے عاشر نے دونوں چمکتے خرگوشوں کو ٹوکا جن کی روایتی بھائی بہن والی تو تو میں میں وہ حسب سابق پس رہا تھا۔

عاشر کے ٹوکنے پر دونوں تیزی سے اثبات میں سرہلاتے بیڈ سے اُتر کر اسٹینڈ کی طرف بڑھے مان کپڑے لیکر آرو کو زبان دکھاتا واش روم کی طرف بڑھا جواباً آرو بھی منہ چڑھاتی سائیڈ روم میں کی طرف بڑھنے لگی۔۔

"آرو جانو میں ہیلپ کردوں۔۔؟"

رمشاء کی آفر پر روم کا دروازہ کھول رہی ڈرامہ کوئین ڈرامائی انداز میں مڑی عاشر نے بھی بیگ

زیپ کرتے ہوئے ایبرو چڑھائے۔۔

مما میں بڑا بچہ ہوں،میں خود چینج کرتا ہوں۔۔ "فخریہ انداز میں پدی سی بڑی بچی ڈور کھول کر خود"
تو اندر غائب ہوگئی پیچھے رمشاء کا منہ کھل گیا۔

ایسی بچکانی آفر میرے بچوں کو کریں گی تو ایسے ہی ہونق پن شکار ہونا پڑے گا وکیل"
صاحبہ !کیونکہ آپ کو ان بچوں کو "ماں "کا پیار دینے کا خیال افسوس کے ساتھ خاصی دیر سے آیا
ہے۔۔"اپنی فائلز وغیرہ سائیڈ ڈرار میں رکھتے ہوئے عاشر نے طنزیہ جتایا تھا۔۔

دیر آئے درست آئے !باقی اس روم میں میں بچوں کی ضد پر آئی ہوں۔۔"وہ وضاحتاً بولی۔"
اچھا"!!دھر سے ڈرار بند کرکے عاشر اچانک ہی جھکا تو رمشاء تیزی سے پیچھے بیڈ کراؤن سے"
لگی۔

اپنی اچانک کاروائی سے ناگن سی بل کھاتی لٹوں کے حالہ میں موجود تیکھے نقوش والے مکھڑے کی
اُڑی ہوائیاں قریب سے دیکھ وہ نفی میں سرہلاکر دلکشی سے مسکراتا ہوا کبرڈ کی طرف بڑھ گیا۔

میں کب منحرف ہوں؟یقین میرے بچے ہی لیکر آئیں ہوں گے آپ کو۔۔اینڈ موسٹ ویل کم"
آپ جب تک چاہیں اس روم اس بیڈ کو رونق بخش سکتی ہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں
ہے۔۔"خلاف توقع دریا دلی کا مظاہرہ رمشاء کی آنکھوں میں تحیر اُترا۔

"آپ کو مسئلہ نہیں ہے؟"

بالکل بھی نہیں !کیونکہ اگر میں وجاہت کا دیوتا نہیں ہوں تو حسن کی مورت آپ بھی نہیں"

ہیں جو میں عاشر حسن آپ کی حسن کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے اپنا تن من ہار دوں، سو خطرے کی بات ہی نہیں ہے۔۔۔"دھر سے کبرڈ بند کرکے وہ پتھریلے تاثرات لیئے مڑا۔
بلکہ مجھے تو آپ کے کھیل کو قریب سے دیکھنے کا بے حد اشتیاق ہے، برش اٹھاکر آئینہ سے" رمشاء کو دیکھا۔آپا کے ذریعہ نکاح میں آگئیں، نکاح کے ذریعہ گھر میں آگئیں، بچوں کے ذریعہ روم میں آگئیں، اب آگے آپ کونسے ذرائعے استعمال کرتی ہیں یہ دیکھنا بے حد دلچسپ رہے گا۔"وہ احتساب کرتا دلچسپی سے بولا۔رمشاء خاموش ہی رہی۔
اب اگر آپ کو یہ لگ رہا ہے کی میں آپ کی کسٹڈی والی دھمکی سے ڈر گیا ہوں تو میں بتا دوں" "اگر آپ نے قانون کی پڑھائی پڑھی ہے تو قانون کی الف ب مجھے بھی آتی ہے۔۔

اب اگر آپ کو یہ لگ رہا ہے کی میں آپ کی کسٹڈی والی دھمکی سے ڈر گیا ہوں تو میں بتا دوں"
اگر آپ نے قانون کی کتابیں کھنگالی ہے تو قانون کی الف ب مجھے بھی آتی ہے۔۔"متبسم آنکھوں سے جتاتا ہوا وہ رمشاء کے مقابل آیا۔
اور میری الف ب کہتی ہے کی قانون کو بھی یہ جاننے کا بے حد اشتیاق ہوگا کی آخر کیوں اپنے" بیٹے کی پسند کی شادی کو بختیاور صدیقی نے اس کا جرم بنادیا؟
"جبکہ قانون ہی کہتا ہے بالغ بچے اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرنے کا پورا حق رکھتے ہیں؟
کیوں بختیاور صدیقی نے بیٹے کے انتقال کے بعد بیوہ بہو کو پناہ دینا تو درکناں اپنے شاہی"

"مینشن میں عدت کی مختصر مدت تک پوری کرنے کے حق سے محروم کردیا؟

"جبکہ بیٹے کے بعد اس کے آشیانہ کو سنبھالنا ان کا فرض تھا۔

صاحبِ حیثیت ہوکر آخر کیوں اپنے خاندان کے چشم و چراغ کی ذمہ داری لینا تو دور انھیں دنیا"

میں ان کی اصل پہچان سے متعارف تک کروانا جج صاحب نے گوارا نہیں کیا۔۔؟

"جبکہ ان بچوں کا یہ جائزہ حق تھا۔

آخر کیوں اتنے سالوں تک منصف بختیاور صدیقی سے اپنے ہی وارثوں کے حق میں اتنی بڑی بڑی ناانصافی ہوتی رہی؟

"جبکہ انصاف دینا اور کرنا ان کا اؤلین فریضہ ہے۔"

آپ کا قانون متجسس نہ بھی ہو تب بھی دنیا ان سوالوں کے جواب لازمی جاننا چاہے گی،ہمارا"

تماشہ تو حسب توفیق لگایا ہے جج صاحب نے !سو اب مجھے کوئی خوف نہیں ہے، لیکن میں

دعویٰ کے ساتھ کہ سکتا ہوں،ان سوالوں کے درست جواب دینے کی ہمت آپ کے اندر مفقود

"ہے۔۔

وہ استہزائیہ مگر پریقین انداز میں بولا۔

خیر!!میں ذرا کھڑکی دروازے چیک کرکے آتا ہوں۔۔"گم سم رمشاء پر ایک تمسخرانہ نظر ڈال کر"

وہ روم سے باہر نکل گیا تھا۔۔

دلہن مما !آئیں ناں آپ مان کی سائیڈ ہیں"!!نجانے اور کتنی دیر وہ ان تلخ حقیقت پر مبنی"

سوالوں کے زیر اثر گم سم رہتی جب مان نے اسے جھنجھوڑا۔

ہہ--ہاں! میں آرہی ہوں--"وہ خود پر ترش نظر ڈال کر سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ رہے عاشر سے" نظر چراتی تیزی سے آکر مان کے سائیڈ دراز ہوئی۔

نائٹ بلب آن کرکے عاشر آکر اپنی جگہ دراز ہوا تو حسب عادت دونوں بچے اس سے لپٹ گئے۔وہ ترچھی نظر گم سم رمشاء پر گاڑھے دونوں کے لچھے دار بالوں میں انگلیاں چلانے لگا--

ادھر تکیہ رکھ لیں "!اسے بالکل کنارے پر ٹکا دیکھ وہ دھیمی آواز میں تکیہ بڑھاتا ہوا بولا۔"

کیوں؟ "وہ اپنے خیالوں سے چونکی۔"

"!کہیں رات گر نہ جائیں"

"آپ کو میری فکر ہورہی ہے؟"

نہیں !اپنے فرش کو مورد الزام ٹھہرائے جانے سے بچانے کی موہوم سی کوشش ہے۔"دونوں" بچوں کو احتیاط سے تکیہ پر ڈالتا وہ مسکرایا تو رمشاء جل بھن کر رخ ہی موڑ گئی--

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

،ایک شخص کو دیکھا تھا

!تاروں کی طرح ہم نے

،ایک شخص کو چاہا تھا

!اپنوں کی طرح ہم نے

،ایک شخص کو سمجھا تھا

!پھولوں کی طرح ہم نے

،وہ شخص قیامت تھا

!کیا باتیں کریں اس کی

صبح اس کی آنکھ سرہانے چنگھاڑتی ہوئی الرام کی آواز سے کھلی تھی جو رات اس نے یاد سے گھریلو ذمہ داریوں کا چارج سنبھالنے کیلئے لگایا تھا۔لیکن اس وقت یہ چبھتی ہوئی آواز پرسکون نیند پر سخت گراں گزری تھی۔

وہ غصہ سے الرام بند کرتی نیم وا آنکھوں سے دونوں بے سدھ پڑے بچوں کو دیکھ کر واپس نیند کی وادی میں اُترنے لگی تھی کی بھاری قدموں کی چاپ خاموشی میں گونجی پھر دھر سے دروازہ کھلا اور صاحب بہادر درآمد ہوئے۔

"!!اکبر سنگھ"

اس کا حلق تک کڑوا ہوا۔

"مان !آرو !اٹھ جاؤ ماپا لیٹ ہوجائیں گے !۔۔"

وہ مخصوص گمبھیر آواز میں دونوں کو آواز لگاتا ہوا کھڑکی کی طرف بڑھا تھا۔

"مان !آرو اٹھ جاؤ میں کپڑے لانے جارہا ہوں۔۔"

کھڑکی سے پردے ہٹاکر سوئچ پر ہاتھ مارتا ہوا وہ معجلت قدموں بچوں کے روم میں جا گھسا۔۔

"!!افف !!ضروری ہے لائٹ آن کرنا"

سیکنڈ کے اندر روم روشنی میں نہایا جس سے بچے تو صرف کسمسائے لیکن تاک جھانک کر رہی رمشاء کی آنکھوں میں یہ تیز روشنی جیسے چبھ سی گئی۔

"آرو !مان !حد ہے یار !تم لوگ نجانے خواب میں کونسا ہل چلانے جاتے ہو جو صبح تم لوگوں کی نیند ہی نہیں کھلتی--؟"

دو سے تین منٹ کے اندر وہ کپڑے لیکر آیا تو دونوں کو ہنوز بلینکٹ کے باہر ہاتھ پیر نکالے آڑھا ترچھا پڑا دیکھ کپڑے اسٹینڈ پر ڈالتا وہ جھنجھلایا سا آرو کی سائیڈ آیا رمشاء فی الفور سوتی بن گئی۔

آرو!!۔وہ نفی میں سرہلاتا سرہانے ٹکا۔"

ماپا!!آرو حسب عادت ہاتھ پیر مارتی ہوئی بنا آنکھیں کھولے قریب آئی اور عاشر کی گود میں سر رکھ کر واپس سوگئی--

مان"!!پیار سے آرو کے بال سہلاتے ہوئے عاشر نے دوسرے افلاطون کا کا پیر ہلایا۔"

جس کا پورے بیڈ پر راج تھا رات بھر صاحب زادے بیڈ پر بیڈ مینٹن کھیلتے رہتے ادھر سے ادھر--

"ماپا !سنڈے ایز آ ہالی ڈے !--"

نیند سے بوجھل آواز میں بڑبڑا کر اپنی دانست میں عاشر سے دور ہونے کیلئے مان نے دونوں پیر اٹھا کر بلینکٹ میں لپٹی رمشاء کے پیٹ پر پٹخا،صاحب زادے کی اس سٹنٹ پر رمشاء کو سوتا

ظاہر کرنے کیلئے سختی سے لب بھینچنا پڑا۔

"بٹ ٹوڈے ایز ناٹ سنڈے مائی اسٹنٹ مین"!!نفی میں سرہلاتے ہوئے عاشر نے آگے کو جھک کر اسے اپنی جانب کھینچ کر سیدھا بیٹھا دیا تھا۔

یہ مان صاحب کا شاید روز کا معمول تھا،سب خاموشی سے دیکھ رہی رمشاء کو تو یہی لگا تھا۔۔

"ماپا سنڈے ہوتا ہے۔۔"دونوں مٹھی سے آنکھیں مسلتا وہ ناراضگی سے زور ڈال کر بولا۔

"ہوتا ہے بیٹا !لیکن ہفتے میں صرف ایک بار،آپ کی طرح ہر صبح سنڈے نہیں ہوتا۔۔"

خائف مان کے پیشانی پر بکھرے بال سنوارتا عاشر سمجھانے کے انداز میں بولا۔

"ایک ہی بار کیوں ہوتا ہے ماپا؟ "اس زیادتی پر مان کا احتجاج بلند ہوا۔

"کیونکہ برخوردار !ساری دنیا والے آپ کا اسپیشل کلینڈر استعمال نہیں کرتے اس لیئے ایک ہی دن سنڈے ہوتا ہے، اب آپ جلدی سے اٹھ جائیں ورنہ آپ سمیت ماپا بھی لیٹ ہوجائیں گے۔۔"

افسوس سے ہونٹ لٹکاکر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر اسے واپس آنکھیں موندتا دیکھ عاشر نے اسے اٹھاکر نیچے کھڑا کردیا تھا۔

"!!آرو"

"ماپا !آرو کو معلوم ہے، سیٹڈے کے بعد سنڈے آتا ہے"!!اپنا نمبر بڑھانے کا کوئی موقع جانے دینا آرو صاحبہ کی سرشت میں نہیں تھا،وہ اٹھ کر عاشر کی گردن میں باہیں ڈالتی ہشاش بشاش

سی چہکی۔۔

"!!ماپا !کا سمارٹ بچہ"

چھٹاک بھر کی بچی کی چالاکی پر عاشر کے ساتھ بلینکٹ کے اندر رمشاء بھی بے ساختہ مسکرائی۔

البتہ مان کے خراب تیور کچھ اور بگڑے۔

ماپا !اسے بھی اسکول میں ڈال دیں"!!مان گھور کر بولا۔"

"!!ڈال دوں گا پہلے تم تو تیار ہوجاؤ"

عاشر ہاں میں ہاں ملاتا حسب عادت اپنے پیٹھ سے لٹکی آرو کے گرد احتیاطاً ایک ہاتھ کا حصار ڈالتا دوسرے ہاتھ سے ناراض شہزادے کو بازو میں دبوچ کر واش روم گھس گیا۔

واش روم کا ڈور کھُلا ہوا تھا اور حسب معمول دونوں بھائی بہن کی تو تو میں میں جاری تھی۔مان کچھ زیادہ برا مناتا ہوا بضد تھا کی آرو کو اسکول میں ڈالا جائے اور ہاں میں ہاں ملاکر عاشر سے لاڑ اٹھواتی آرو اس کا مزید خون جلا رہی تھی۔۔

رمشاء ان دونوں کی برابر جوابی کارروائی کے دوران مستقل صلاح صفائی کروانے کی کوشش میں ہلکان عاشر کی جھنجھلائی آواز پر مسکراتی ہوئی اٹھ کر بیٹھی۔

اس بدمزاج گبر سنگھ کا انوکھا مگر بے حد دلچسپ روپ دیکھ کر وہ بحر حیرت میں غوطہ زن تھی۔کہاں وہ اُکھر مزاج بے مروت شخص اس جیسی وکیل کو لاجواب کرد ینے کی صلاحیت رکھتا تھا،کہاں بچوں کی چھوٹی چھوٹی لڑائی میں خود وہ گھن چکر بن جاتا تھا۔۔

کسمنلدی سے اٹھ کر گھونسلے جیسے بالوں کا جوڑا بناتی وہ آئینہ کے مقابل کھڑی ہوتی اسی کے متعلق سوچ رہی تھی جب آئینہ میں اس کا سنجیدہ سا عکس اُبھرا۔

وہ فی الفور ہڑبڑا کر لچھے دار بالوں کو سینے پر پھیلا گئی کیونکہ حسب عادت وہ ڈھیلی شرٹ اور ٹراؤزر میں دوپٹہ جیسی شئے سے مبرا کھڑی تھی۔۔

عاشر دو سیکنڈ اسے سخت نظروں سے گھورتے رہنے کے بعد کبرڈ سے اپنے کپڑے نکال کر پشت موڑ گیا۔

رمشاء کو اس کی عجیب کاٹ دار سی نظروں کا مطلب کچھ سمجھ نہیں آیا تھا اور قبل اس کے کی وہ کچھ پوچھتی واش روم سے دونوں خرگوش ایک دوسرے کو اپنے موتی سے چمکیلے دانت دکھاتے ہوئے برآمد ہوئے۔

"!!گُڈ مارنگ مما

رمشاء پر نظر پڑتے ہی دونوں دوڑ کر اس کے قریب آئے۔

گُڈمارنگ جانو"!!وہ حسب عادت دونوں کو باہوں میں سمیٹ کر پیار کرنے لگی۔"

آجاؤ دونوں ادھر"!!کپڑے کندھے پر ڈال کر عاشر نے دونوں کو قریب بلایا۔"

آپ۔۔آپ رہنے دیں آپ لیٹ ہوچکے ہیں میں انھیں تیار کر دوں گی۔۔"بیڈ سے ٹاول اٹھاتی" رمشاء تیزی سے بولی تو وہ ایک نظر اس پر ڈال کر آگے بڑھ گیا۔

مان اور آرو کو پوچھ پوچھ کر ان کی تیاری میں مدد کرتے ہوئے اس کا ذہن مستقل عاشر کی اس

عجیب سی نظر میں الجھا تھا۔کیونکہ رات والی چھڑپ تو رات ہی نبٹ چکی تھی۔پھر صبح ہی صبح اس جاہ و جلال کا کیا مقصد ہوا۔۔؟

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

وہ بچوں کے روم والے واش روم سے منہ ہاتھ دھو کر اسی اول جلول حلیہ میں کچن میں آئی تو وہ لوگ ڈائینگ ٹیبل پر اسی کے منتظر تھے۔

صاحب بہادر کے ماتھے پر ناگواری کے واضح بل، بھینچے جبڑے اور برہم نظریں گزشتہ چند دنوں سے بچوں کا ہر چیز کیلئے اپنی دلہن مما کا محبت بھرا انتظار کا اعجاز تھا۔

رمشاء اس کے سرد و سپاٹ تاثرات سے کچھ خائف سی ہوکر وہیں کھڑی ہوگئی جس میں آج کچھ غیر معمولی پن نمایاں ہورہا تھا۔

"!!دلہن مما آجائیں"

لیکن مان کی تیز نظر عاشر کی نظروں کے تعاقب میں پہنچ چکی تھی وہ فوراً اچک کر کرسی سے نیچے اُترتا اس کا ہاتھ تھام کر اندر لے آیا۔

اب آپ ناشتہ کریں گے برخوردار؟ یا میں آج بھی آپ کی پرنسپل صاحبہ سے غیر ذمہ دار پیرنٹ" کا خطاب لیتا ہوا جاؤں۔۔؟"اسے وکیل صاحبہ کی آو بھگت میں محو دیکھ عاشر نے دانت پیسے۔

کہنے کو مان صاحب چھٹاک بھر کے تھے لیکن جب سے ان صنف مخالف کا گھر میں اضافہ ہوا تھا محترم کچھ زیادہ جینٹل مین بن رہے تھے۔

ماپا !آپا نے مان سے کہا ہے مان کو دلہن مما کا ٹیک کیئر کرنا ہے۔۔"جوس کا گلاس لبوں سے"
لگاتا مان ذرا تفاخر سے بولا۔
اور آرو کو بھی "!!آرو کیوں پیچھے رہتی۔۔"
"!بہت خوب"
جن چوزون کو ٹوتھ پیسٹ تک وہ لگاکر دیتا تھا وہ ٹیک کیئر کی ذمہ داری نازک کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھا۔عاشر عش عش کر اٹھا۔
جانو !مما یہ سب کرلیں گی،آپ اپنا ناشتہ ختم کریں جلدی سے۔۔"وہ اپنی پلیٹ سائیڈ کھسکاکر"
مان کو جلدی جلدی کھلانے لگی۔
آرو عادت کے مطابق عاشر کی پلیٹ سے خود ہی کھارہی تھی کیونکہ بقول آرو صاحبہ کے وہ بڑی بچی تھی۔
آپ کے والد صاحب غالباً آپ کو اس کارنامہ پر داد دینے کیلئے کال کر رہے ہیں،جو آپ رسیو"
نہیں کر رہی صبح ان کے ڈرائیور ان کا اہم پیغام سمیت فون لیکر آئے تھے اور آپ کو ارجینٹ
"انھیں کال بیک کرنے کیلئے کہا ہے ورنہ ڈرائیور صاحب یاد دہانی کیلئے دوبارہ تشریف لائیں گے۔
وہ مان کو خدا حافظ کہنے گاڑی تک آئی تو آنکھوں پر سن گلاسیس چڑھاتے ہوئے بڑے شائستہ
انداز خبر ترسیل ہوا تھا۔
اگر آپ باہر جائیں تو پلیز آرو کو صباء کے پاس چھوڑ دیجئے گا،گلی میں تیسرا گھر سفیان کا ہے آرو"

کو معلوم ہے۔۔"اسٹیرنگ سنبھالتے ہوئے زور و شور سے ہاتھ ہلا رہی آرو پر محبت بھری نظر ڈال کر حکم دیتا وہ گاڑی نکال لے گیا تھا۔

وہ تیزی سے آرو کو گود میں اٹھاکر گھر کے اندر آئی تھی۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

کیا بتایا تم نے صبح یہاں آکر۔۔؟"کال رسیو ہوتے ہی تند لہجے میں سیدھا سوال داغ کر وہ جلے پیر کی بلی بنی ادھر سے ادھر چکر کاٹنے لگی تھی۔۔

چھوٹی بی بی میں تو۔۔"اس کے غرانے پر دوسری طرف ڈرائیور سٹپٹایا۔"

میں نے پوچھا کیا بتایا تم نے میرے شوہر کو۔۔؟"وہ دبی آواز میں گرجی۔"

"وو۔۔وہ وہی جو صاحب نے آپ کو کہنے کیلئے کہا تھا۔۔؟"

"اور صاحب نے کیا کہنے کیلئے کہا تھا۔۔؟"

"یہی کی آپ کو بتا دوں کی۔۔کی۔۔"

کی سے آگے بڑھو گے۔۔۔؟"اس کے ہکلانے پر رمشاء کا پارہ کچھ اور چڑھا تھا۔"

کی۔۔کک۔۔آپ نے جو حماقت کی ہے اس کی سزا تو ملے گی ہی آپ کو،لیکن اب کی" بار۔۔صص۔۔صاحب ان لوگوں کو بھی نہیں بخشیں گے،اا۔۔اور آپ کی بھلائی اسی میں ہے کی آپ فوراً سے پیشتر صدیقی مینشن واپس شفٹ ہوجائیں،اور ان دو کوڑی کے لوگوں کو مینشن میں "داخل ہونے کی اجاز۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ"!سہمے ڈرائیور کی تقریر درمیاں ہی تھی کی رمشاء پوری قوت سے دھاری۔"
تم۔۔تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی ان کے ساتھ یہ سب بکواس کرنے کی۔۔؟"مارے طیش کے" رمشاء کی آواز پھٹ پڑی تھی۔۔
مم۔۔میڈم میری کیا غلطی ہے جج صاحب کے یہی آڈر تھے۔۔"ڈرائیور خوف سے ممنایا۔"
آڈر تھے تو ایسی بکواس کرو گے تمہارے پاس اپنا دماغ نہیں ہے کیا۔۔؟"رمشاء کا من کیا وہ" ڈرائیور کا کچھ کر ڈالے
میڈم ہم نوکر لوگوں کی کیا اوقات جو مالک کے معاملے میں دماغ لگائیں۔۔۔"ڈرائیور اس کے" جلال پر خائف سا بڑبڑایا۔
دوبارہ اگر دماغ چلائے بغیر زبان چلانے کی جرات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا،اور آگے سے" یہاں آنے کی جرات مت کرنا خواہ صاحب کا حکم ہو یا صاحب کے صاحب کا،انڈرسٹوڈ"!!فون بند کرکے بیڈ پر اچھالتی وہ دونوں مٹھی میں بال جکڑتی بیڈ پر ڈھئے سی گئی تھی۔
افففف !!ڈیڈی۔۔"غم و غصہ کی متضاد کیفیت سے اس کی آنکھیں نم ہوگئی تھی۔"
اب اس کی سمجھ آیا تھا کی صبح عاشر کی نگاہوں میں اس قدر کاٹ کیوں تھی اور جاتے ہوئے بالخصوص آرو کو سفیان کے یہاں چھوڑنے کی ہدایت کیوں ملی تھی۔
اتنی رعونت پوری ڈیڈی ایسا زعم؟ جوان بیٹا اپنا ایک بازو کھوکر بھی اس قدر نفرت !کیوں؟ یہ" کیسی برتری ہے آپ کی جسے اوروں کو جھکاکر تقویت ملتی ہے تسکین حاصل ہوتا ہے۔۔"آنکھوں

سے گالوں پر پھسلے گرم گرم سیال کو تاسف سے دیکھتی وہ کرب و اذیت کی بحر بیکراں سے نبر آزما تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

اس دن کے بعد سے پھر ان کے بیچ کوئی چھڑپ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔شب و روز اپنی رفتار سے بنا کوئی قابل ذکر تبدیلی لائے گزر رہے تھے۔دونوں کی زندگی کا "محورِ گردش "ایک ہونے کے باوجود دونوں ایک دوسرے سے یکسر مجتنب تھے۔

رمشاء ڈرائیور کی حماقت کیلئے عاشر سے معذرت کرنے بھی گئی تھی لیکن اس کا رویہ اس قدر سرد بیگانہ ہوگیا تھا کی ہمت ہی ٹوٹ گئی۔۔

عاشر اپنی انھیں معمولات کا غلام تھا،بچے آفس اور بچوں کی خواہشیں بس!جبکہ رمشاء رفتہ رفتہ بچوں کے کام میں حصہ لیتی ہوئی اپنا روٹین سیٹ کر رہی تھی۔ساتھ عاشر سے بھی وہ اپنے تعلقات ٹھیک کرنا چاہتی تھی لیکن وہ بختیاور صدیقی کی بیٹی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ آپا دن میں کئی کئی بار کال کرکے خیر خبر لیتی رہتی تھی، جنھیں رمشاء جیسے تیسے مطمئن کر رہی تھی۔البتہ سفیان کا اسے شدت سے انتظار تھا جو اپنی کمپنی کی طرف سے شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"ہاں !بھائی مذاکرات کہاں تک پہنچے؟کچھ صلاح صفائی ہوئی یا ابھی تک نالائق کے نالائق ہو۔۔؟"

اتوار کے دن وہ فجر کی نماز ادا کر کے مسجد سے نکلا ہی تھا کی سفیان کسی جن کی طرح نازل ہوا۔
عاشر ایک تیز اس پر ڈال کر خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔
خیریت ہی پوچھ لے بے مروت انسان پورے بارہ دن بعد لوٹا ہوں۔۔"صاف نظر انداز کیئے"
جانے پر وہ شاکی ہوا۔
کیوں پوچھوں؟کون لگتے ہیں آپ موصوف میرے۔۔؟"وہ صاف پھاڑ کھانے کو دوڑا۔"
"!محبوبہ"
وہاٹ"!!اپنی گلی کی طرف مڑتے ہوئے عاشر کرنٹ کھاکر مڑا۔جواباً سفیان نے دانت دکھاتے"
ہوئے اثبات میں سر ہلاکر اسے مزید تپایا۔۔
شرم کرو کچھ سفیان سعید ایک بچے کے باپ ہو۔۔"اس کی ڈھٹائی پر عاشر کا سر تاسف سے"
نفی میں ہلا تھا۔۔
ایک بچے کا باپ ہونے کا شرم سے کیا تعلق بھائی؟اور اگر تعلق ہے تو چار چار بچوں کے باپ"
کو تو ٹوپی برقعہ پہن کر گھومنا چاہیئے،لو میری ایک ایجاد کو میرا جرم ہی بنادیا گیا ہے۔۔"ایک بچے
والا طعنہ سفیان کو بری طرح لگا تھا۔

ایک بچے کا باپ ہونے کا شرم سے کیا تعلق بھائی؟اور اگر تعلق ہے تو چار چار بچوں کے باپ"
کو تو ٹوپی برقعہ پہن کر گھومنا چاہیئے،لو میری ایک ایجاد کو میرا جرم ہی بنادیا گیا ہے۔۔"ایک بچے

والا طعنہ سفیان کو بری طرح لگا تھا۔

"تم سدھرنے والی شئے نہیں ہو۔۔؟"

نفی میں سر کو جنبش دیتا وہ واپس چلنے لگا تھا۔

کیونکہ سفیان سعید سے بحث کرنے کا مطلب تھا خود کو خود کی ہی کسی ناکردہ گناہ کی سزا دینا۔۔

تمہیں نہیں لگتا اتنی اہم بات تمہیں خاصی دیر سے معلوم ہوئی ہے۔۔؟"توقف سے وہ دوڑ کر"

ہم قدم ہوا۔

فل حال تو مجھے لگ رہا ہے تمہارا گھر پیچھے رہ گیا ہے، تمہیں ادھر دوڑ لگانی چاہیئے۔۔"بنا قدم"

روکے دائیں ہاتھ سے پیچھے کی طرف اشارہ کرتا وہ رکھائی سے بولا تھا۔

لیکن میں تو تمہارے گھر آرہا ہوں۔۔"پیر کے قریب آئے پتھر کو ٹھوکر مارتا ہوا وہ شانے اچکا گیا۔"

شریف لوگ مسجد سے نماز ادا کرنے کے بعد اللہ اللہ کرتے ہوئے اپنے گھر جاتے"

ہیں۔۔"بیک وقت دونوں پیروں سے دو پتھروں کو ٹھوکر مارتے ہوئے آگے نکل چکے سفیان کی

پشت اس نے فہمائشی نظروں سے گھورا۔

آج اتوار والے دن وہ قطعی نہیں چاہتا تھا کی سفیان صاحب کچہری لگائیں،لیکن اس کے چاہنے یا

ناچاہنے سے کیا ہوتا تھا یہاں تو وہی ہوتا تھا جو خدا کے بعد منظورِ اپنی نوعیت کے واحد ڈھیٹ

سفیان سعید ہوتا تھا۔

بالکل !جانا بھی چاہیئے بھئی آخر نام سے ہی شریف ہیں وہ لوگ۔۔"بنا اپنی بچکانی حرکت ترک"

کیئے وہ گردن ہلا کر متفق ہوا۔

تم شریف نہیں ہو۔۔؟"عاشر کا خلفشار خون دگنا ہوا۔"

جس کا جگری یار "گبر سنگھ"ہو اسے شریف تو زمانہ کہ نہیں سکتا،خود میں بھی علی اعلان خود کو" حریف کہتا ہوں،اب زمانے بھر سے اختلاف کا رسک کون لے۔۔۔"دائیں پیر والے پتھر کو زور سے دور اچھال کر گویا سفیان صاحب نے خود کو مصلحت پسند ثابت کیا تھا۔

وہاٹ !گبر سنگھ؟ کون گبر سنگھ۔۔؟"اپنے گیٹ سے چار پانچ قدم دوری پر عاشر جھٹکا کھاکر رکا" تھا۔

ساتھ ہی بے حد اچنبھے سے سنسان گلی میں نظر دوڑائی جہاں ذی روح کے نام پر دوڑ دوڑ تک کتے بلی تک کا نام و نشان نہیں تھا۔

آپ !آپ جناب ہیں مشہور زمانہ "گبر سنگھ"۔دوسرے پتھر کو بھی دور اچھال کر محظوظ تاثر" چہرے پر سجائے سفیان ایک جست میں عاشر کے مقابل آیا تھا۔ "زوجہ عاشر حسن نے آپ کی مزاج شریف کا باریک بینی سے تجزیہ کرنے کے بعد بڑی محبت و چاہت سے آپ کا نام گبر سنگھ "رکھا ہے۔۔"احتراماً سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے شاہی خبری کی طرح اطلاع گوش" گزار کرتا وہ دانت دکھاتا سیدھا ہوا۔۔

اہ !!اور تم بے غیرتی کا عظیم نمونہ پیش کرتے ہوئے مجھے بتارہے ہو۔۔؟"عاشر کا من کیا وہ" سفیان کے سارے باہر کو برآمد دانت توڑ کر اس کے ہاتھ میں دے ڈالے۔

"آپ کے مزاجِ آتش کو ہوا دینے کیلئے ہم معذرت خواہ ہیں صاحبِ عالم !لیکن ہمارے پاس
اختلاف و اعتراض کا کوئی ٹھوس تو کیا کمزور ترین پہلو بھی زیر غور نہیں تھا،کیونکہ آپ
،بااخلاق،بامروت، حلیم الطبع عالم پناہ کی شخصیت کے ہر پہلو سے ناچیز باخوبی آشنا ہیں
اسی بنا پر آپ نے ان بیچاری کو "ٹھاکُر " سمجھ کر ان پر کتنے "شعلہ "برسائے ہونگے اس روز
،روشن کی طرح واضح حقیقت پر یقین کرنے کیلئے ہمیں کوئی تصدیق نامہ درکار نہیں
لہذا آپ ہمارے سامنے تو خود کو کوئی توپ چیز ثابت کرنے کی ناکام کوشش کریں ہی نہیں ظلِ
"!الٰہی

لکھنوی شائستہ زبان میں تہذیب و اخلاق کی بھرپور پاسداری کرتے ہوئے جو سفیان نے ایک ہی بار میں خود کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہے ہلاکو خان کو جتایا تھا اس کا یہ فائدہ ہوا کی وہ ہنکار بھر کر آگے بڑھ گیا۔

ویسے وہ تیرا نام "گبر "کی جگہ "موگیمبو "بھی رکھ سکتی تھیں،لیکن تو خوش کہاں ہوتا"
ہے۔۔"پشت سے ہانک لگاکر رہی سہی کسر پوری کرنا سفیان ہرگز نہیں بھولا تھا۔۔

جواباً سارا نزلہ گیٹ معصوم پر اُتارتے ہوئے اسے سفیان کی بتیسی کی طرح کھلا ہی چھوڑ تن فن کرتا وہ اندر بڑھ گیا تھا۔

بیٹا بھاگ لے جتنا بھاگنا ہے،اس بریک فیل ٹرین کی صحیح سمت و رفتار کی تعین کیلئے میں نے"
بھی انجن پر بڑی کام کی بندی بیٹھائی ہے،بس ایک بار وہ قابو کرلے تجھے،پھر لگ پتا جائے

گا!--"اپنے دانتوں کی طرح سفیان گیٹ کو بند کرتا تصور میں عاشر سے مخاطب تھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"!!اللہ خیر"

چھٹّی والے دن صبح ہی صبح بڑی فرصت سے نازل ہوئے عذابِ بخت کو باہر چھوڑ اس سے نبٹنے کا کوئی حل سوچتا کڑھتا ہوا اندر آیا تو لاؤنج کا ناقابل یقین منظر دیکھ حیرت و بے یقینی کی زیادتی سے آنکھیں پورے حجم سے باہر اُبل آئی گویا نورِ بصارت ہی شک و شبہ کا شکار ہوگئی۔

،سامنے کا نظارہ تھا ہی ایسا

ہر صبح نیند کے غلبہ میں اتوار کا راگ الاپنے والے مان صاحب آج اتوار والے دن نک سک سے تیار ہشاش بشاش سے صوفے پر براجمان نجانے کس لطیفہ پر اس قدر فضاء میں کھلکھلاہٹ کی گُل پوشی کررہے تھے--؟

صبح عاشر کے شانے سے لٹک کر سوتی جاگتی کیفیت میں واش روم تک جانے والی منتیں ترلیں کرنے کے بعد سو سو نخرے دکھاکر برش کرنے والی ڈرامہ کوئین کی بھی سفید موتیاں باہر تھے۔

تضاد تبسم کے پھول نچھاور کرتی ہوئی دونوں کو فورک کی مدد سے کچھ کھلا رہی ازلی اول جلول حلیہ میں بچوں سے بھی لیٹ اُٹھنے والی وکیل صاحبہ بھی آج صبح ہی صبح چاند کو شرما رہی تھی۔

"سو فیصد میں خواب دیکھ رہا ہوں--"

اتنی ساری انقلابی تبدیلیاں بیک وقت دیکھ کر زور سے سر جھٹکتے واپس نظر سامنے کی جانب ڈالی

منظر ہنوز وہی تھا۔

اتوار والے دن وہ قصداً درس میں بیٹھ کر دیر سے گھر آتا تھا اور آکر بچوں کے ساتھ خود بھی دس گیارہ بجے تک سوجاتا تھا کیونکہ اتوار کے دن ناشتہ باہر سے آتا تھا۔لیکن اب یہ سب دیکھ کر اسے لگ رہا تھا وہ آکر نہیں سویا بلکہ مسجد سے ہی سوکر آیا ہے۔۔

"!!نکل آؤ بحر حیرت سے !تبدیلی نظامِ قدرت کا اہم جُز ہے"

"!!!!السلام علیکم ایوری ون"

عقب سے آکر زور سے اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر اس کی خواب و حقیقت کی کشمکش دور کرتا سفیان خود باآواز بلند سلام جھاڑتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا۔

"!وعلیکم السلام سفیان بھائی"

رمشاء فورک نیچے رکھ کر خوش اخلاقی سے جواب دیتی ہوئی کھڑی ہوگئی تھی۔۔

"!!گُڈمارنگ سفیان مامو"

دونوں بھائی بہن پرجوش سے سفیان کی طرح لپکے۔

"!گُڈ مارنگ مائی لو"

سفیان نے جھک کر دونوں کو بازو میں بھر کرحسب عادت پیار کیا تھا۔

"!!گُڈ مارنگ ماپا"

اندر آتے عاشر پر نظر پڑتے ہی دونوں سفیان کی باہوں سے نکل کر عاشر کی طرف یوں دوڑے

جیسے برسوں بعد ملے ہوں۔۔

"!!!گڈ مارننگ"

دونوں کے سروں پر مشفق انداز میں ہاتھ پھیرتا ہوا وہ آرو کو بازو میں اٹھائے سنجیدہ تاثرات لیئے صوفے پر آکر بیٹھ گیا تھا۔

"کیا لیں گے بھائی آپ کافی ، چائے یا گرین ٹی؟"

شریں لب و لہجے میں ہوئے میزبانہ سوال پر ضد کر رہی آرو کو اپنی ٹوپی پہنا رہے عاشر کی نظر لحظے بھر کیلئے قریب ہی مودب کھڑی وکیل صاحبہ کی سمت اٹھی۔

"پیار سے آپ جو پلادیں بھابی !لیکن چائے سی اپنائیت ہونی چاہیئے۔۔"

"جی !میں چائے لاتی ہوں پھر آپ دونوں کیلئے۔۔"

سفیان کے شریر انداز پر بے ساختہ مسکراتی ہوئی بنا عاشر سے پوچھنے کی زحمت اٹھائے وہ کچن کی سمت بڑھ گئی تھی۔

"واہ !محترمہ دکھا تو ایسے رہی ہیں جیسے سارا گھر انھوں نے ہی سنبھال رکھا ہے۔"

وہ کلس کر زیر لب بڑبڑایا۔

کوئی اپنے مفروضوں کے محل سے نکل کر موقع دے تب وہ گھر سمیت "کسی "کو سنبھالیں"

"ناں،یہاں تو لوگوں کی ڈیڑھ اینچ کی مسجد کی دیواریں ہی دیوار چین سے بلند ہے۔۔

جوابی خود کلامی خاصی اونچی ہوئی تھی۔

"آپ سے نہیں کہا؟"

تڑکتے بھڑکتے جواب پر عاشر نے اسے قہربار نظروں سے گھورا۔

"نام تو شائد میں نے بھی آپ کا نہیں لیا۔۔"

تڑخ کر جواب دیتا وہ عاشر کو تپا گیا تھا۔

اور قبل اس کی عاشر کچھ کہتا رمشاء ٹرے اٹھاکر چلی آئی۔

"بھائی شوگر؟"

سلیقہ سے ٹرے درمیان رکھ کر اس نے سفیان سے پوچھا تھا۔

"میری زبان کی مٹھاس کے حساب سے تو پورا شوگر مل ناکافی ہے،پر آپ دو سپون ڈال دیں۔۔"

مسکراہٹ دباکر برجستگی سے جس بات کا حوالہ دیا گیا تھا رمشاء کے رخسار خجالت سے سرخ پڑے،لمحے کیلئے ہی صحیح لیکن عاشر کی بے نیاز نظر شفق رنگ رخسار کو چھو آئی۔

"ویسے بچوں آپ لوگوں نے سفیان ماموکو مس کیا۔۔؟"

رمشاء کے ہاتھ سے کپ تھامتے ہوئے سفیان بچوں سے مخاطب ہوا۔۔

بہت"!!پرجوش انداز میں باہیں پھیلا کر مقدار بتانے پر سفیان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔"

شکر !کچھ بے مروت لوگوں کی صحبت اثر انداز نہیں ہورہی۔۔"توقف سے سر اٹھاکر شکر کا کلمہ" پڑھتے ہوئے سفیان نے صاف عاشر کو دیکھنے سے احتراز کیا تھا۔

البتہ عاشر نے خود کو چائے پیش کرتے ہوئے بے ساختہ مسکرائی وکیل صاحبہ کو کڑی نظر کی

حصار میں لیا۔

جواباً وہ پُرحلاوت تبسم اس کی طرف اچھالتی کپ تھما کر بڑے حق سے اس کے پہلو میں جلوہ افروز ہوئی۔

!آپ بچتے ہیں ایسے پہلو میں

جیسے دریا میں اُترا سرخ ہلال

اس استحاق بھری کاروائی کے نتیجہ میں سینے میں متحرک گوشت کے لوتھرے میں واضح ہل چل ہوئی تھی، جو یقیناً سانسوں میں اُتری بھینی بھینی سی شیمو اور کنڈیشنر کی مصحور کن خوشبو کی شرارت تھی۔

فی الفور کیفیت پر قابو پانے کی ہڑبڑاہٹ میں بڑا گھونٹ بھرنے کی وجہ سے منہ تو جلا ہی ساتھ ہی زبردست قسم گلے میں پھندا بھی لگا، نتیجتاً کپ سامنے رکھ کر وہ زور زور سے کھانسنا شروع ہوگیا تھا۔

"!!حوصلہ بھائی"

سفیان اٹھ کر اس کی پیٹھ سہلانے لگا۔

"آپ ٹھیک ہیں--؟"

مم--میں ٹھیک ہوں--"متفکر سی پانی کا گلاس بڑھا رہی رمشاء سے وہ نامحسوس انداز میں" فاصلہ پر ہوا تھا۔

ماپا !آر یو اوکے"!عاشر کی آنکھوں سے نکل آئے پانی کو صاف کرتی آرو کے ہونٹ لٹکے۔"
بالکل "!!اس فکر پر عاشر پانی بھری آنکھوں سے مسکراتا رمشاء کو نظر چرانے پر مجبور کر گیا تھا۔"
"ویسے تجھے پہندا لگا کیسے ؟"
"دھیان کہاں تھا تیرا؟
"یا پھر چائے اتنی مزے کی تھی کی ایک ہی گھونٹ میں۔۔۔"
اپنی جگہ واپس بیٹھتے سفیان کی شرارتی پھڑکی۔
"ٹرپ کیسا رہا۔۔؟"
مزید سفیان صاحب کی گُل افشانیوں سے احتراز کیلئے عاشر نے کڑی تنبیہی نظروں کی گرفت میں لیکر موضوع بدلہ تو مزید ٹانگ کھینچنے کی خواہش کے باوجود ہلاکو خان کے تیور دیکھ اسے لائن پر آنا پڑا۔
رمشاء بھی ذرا فاصلہ پر ہوکر پلیٹ واپس گود میں رکھ کر واپس دونوں بچوں کو فروٹز کھلانے لگی تھی۔
ویسے بھابی صبح ہی صبح لوگوں کے مزاج پر گراں گزرنے کے باوجود میں یہاں نازل اس لیئے"
"ہوا تھا کی آپ کو بتا سکوں کی آج آپ لوگوں کا لنچ ہماری طرف ہے۔۔
اپنی جگہ سے اٹھ کر سفیان قصداً لوگوں پر دباؤ بڑھا کر رمشاء سے مخاطب ہوا تھا۔
اور آپ لیکر آجائیے گا بھابی کو جلدی سے۔۔"عاشر کے ماتھے پر نمودار ہوئی سلوٹوں کو دیکھ"

احسان کرنے کے انداز میں اسے حکم ملا۔۔

کیوں آپ کا یا آپ کی بھابی کا شوفر لگا ہوں۔۔"بچوں سمیت محترمہ کو بھی کھی کھی کرتا دیکھ" عاشر تپا۔

میں "ہاں "کہ بھی دو تو تم میرا کیا بگاڑ لوگے۔۔؟"دیدہ دلیری سے چیلینج کر کے قہقہہ لگاتا ہوا" وہ جلدی سے بھاگا تھا۔۔

واٹس ایپ پر کچھ بھیجا ہے دیکھ لینا شائد عقل کی بتی جل جائے۔۔۔"داخلی دروازہ عبور کرتا وہ" قہقہہ کے درمیان زور سے بولا۔

"آپ لوگوں کے بڑے دانت نکل رہے ہیں۔۔؟"

ہم فروٹز کھا رہے ہیں !آجاؤ مان آپ کی باری ہے۔۔ "توپوں کا رخ اپنی طرف ہوتے ہی تینوں" صاف پہلو بچا گئے۔

تینوں کو گھور کر عاشر نے ریسنٹ واٹس ایپ نوٹیفکیشن آن کیا تو سکرین کا احاطہ کئے تصویر کو دیکھ آپ ہی آپ ماتھے کی سلوٹیں آنکھوں کی برہمی غائب ہوئی اور ان کی جگہ ایک عجیب سی کیفیت نے لے لی۔

سکرین پر روشن تصویر ابھی کی ہی تھی،آرو اس کی گود میں کھلکھلا رہی تھی،اور وہ کپ لبوں سے لگائے کن آنکھیوں سے ذرا فاصلہ بیٹھی رمشاء کو دیکھ عہا تھا جو خود سے لگ کر بیٹھے مان کے منہ میں فورک ڈالتی نچلا لب دبائے شائد مسکراہٹ ضبط کر رہی تھی۔

"This is called complete happy and Beautiful family"

نیچے خوبصورت الفاظ درج تھے۔

پاگل ہوگیا ہے یہ۔۔"چند ساعت عجیب نظروں سے سکرین کو گھورتا ہوا وہ وہاں سے ہٹ گیا" تھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

اس ایک تصویر سے دل و دماغ کے درمیان چھڑی عجب سرد جنگ سے کتنی ہی دیر نبر آزما رہنے کے بعد مشکل سے سر جھٹک کر وہ سونے میں کامیاب ہوا ہی تھا کی دونوں چوزے جان پر سوار ہوگئے کی سفیان مامو کے پاس جانے کیلئے لیٹ ہورہے ہیں۔۔

یار !تین گھر چھوڑ کر تو تمہارے سفیان مامو کا وائٹ ہاؤس ہے،کوئی دوسرے سیارے پر تو جانا" نہیں سونے دو مجھے۔۔۔"عاشر جھنجھلا کر تھوڑا سا اٹھا۔

کیونکہ آرو اس کے سینے پر اور مان اس کے ٹانگوں پر بیٹھا تھا۔۔

ماپا !آرو کے بال بنانے ہیں۔۔"آرو اپنے گھنگھریالے الجھے بال مٹھی میں لیتی روہانسی ہوئی۔" بنادوں گا بیٹا ماپا روز دو منٹ میں بناتے ہیں ناں۔۔"بنا آنکھیں کھولے اس کے بال سہلاتا" عاشر ملتجی ہوا۔

ماپا !مان کو بیلٹ نہیں مل رہی اٹھ جائیں ناں۔۔"ٹانگوں کو کھینچتے ہوئے مان نے اپنی تان" کھینچی۔

برخوردار تمہاری کمر ہی کتنی ہے جو تمہیں بیلٹ لگانا ہے۔۔؟"عاشر کا من کیا اپنے بال نوچ" لے۔

اُن کی کمر پر پینٹ ٹک نہیں رہی اسی لئے وہ بیلٹ مانگ رہے ہیں۔۔"خاموشی سے سب دیکھ" رہی رمشاء کو مان کی اُتری شکل دیکھ مداخلت کرنی ہی پڑی۔

تیسری آواز پر اب کے باضابطہ عاشر کو نیند سے بوجھل آنکھوں کو جبراً وا کر کے آواز کی سمت دیکھنا پڑا جہاں وہ ڈریسنگ کے مقابل اپنے بال سلجھاتی اسے ہی آئینہ سے دیکھ رہی تھی۔

آپ یہ فریضہ انجام کیوں نہیں دیتیں وکیل صاحبہ؟ "آرو کو اتار کر سائیڈ پر بٹھاتا پیر نزدیک لیکر" مان کو بھی قریب سائیڈ پر بیٹھا کر بیڈ کراؤن سے پشت ٹکا کر براہ راست سوال داغا گیا۔۔

میں نے کوشش کی تھی، لیکن آرو کی ضد ہے کی انھیں اپنے ماپا سے ہی بال بنانے ہیں،اور" مان کا کہنا کی آپ نے سٹار والا بیلٹ کہیں اپنی لاپرواہی کی وجہ سے گمادیا ہے،سو میں ہیلپ لیس ہوں۔۔"ناگن سی بل کھاتی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستی وہ ادائے بے نیازی سے پلک جھپکا کر بولی۔

"!!بہت خوب"

متاثر کن انداز میں سرکو جھٹکتا وہ آرو کے ہاتھ سے برش لیکر اس کی پونی بنانے لگا تھا۔

حسب منشا اس کے نوڈل جیسے بالوں کی خوبصورت ہائی پونی بناکر کبرڈ سے بیلٹ نکال کر مان کو تھماتا وہ واپس سونے کی کر رہا تھا کی بیویانہ انداز میں مخاطب کیا گیا۔

آپ بھی جلدی سے چینج کرلیں صباء بھابی کی کئی کال آچکی ہیں انھوں نے جلدی آنے کیلئے"
کہا ہے،ہم تو تیار ہوگئے،آپ ہی کو دیر ہے۔۔"مان کو بیلٹ لگاتی وہ قصداً بنا نظر ملائے
بولی۔عاشر سرد سانس فضا کے سپرد کرتا اپنے کپڑے لیکر واش میں جا گھسا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

بیس سے پچیس منٹ میں وہ جب باتھ لیکر مرطوب بالوں کو رگڑتا ہوا باہر آیا تو وکیل صاحبہ ہنوز
اپنے گیسوؤں سے الجھی ہوئی تھی۔
دیر شائد مجھے ہی تھی۔۔؟"مان کے ہاتھ سے پرفیوم لیکر سپرے کرتا ہوا وہ طنزاً اونچا بڑبڑایا۔"
یہ سلجھ نہیں رہے تو میری کیا غلطی ہے۔۔؟"وہ جھنجھلائی۔"
"تو ان الجھی وادی کو آباد کیوں کر رکھا ہے۔۔؟"
خاندانی ہیں!شوقیہ نہیں رکھا ہے۔۔"پہلے ہی سے پریشان رمشاء کی جھنجھلاہٹ پے در پے طنز"
پر دو چند ہوئی۔
"ماپا!دلہن مما کو بھی آرو جیسی پونی بنادیں ناں!۔۔"
آپس میں الجھے دونوں آرو کی انوکھی فرمائش پر بھونچکائے۔
"نہیں !ماپا آرو سے اچھی بنائیے گا۔۔"
آرو کی پونی کھینچ کر مان نے اضافی ٹکڑا لگایا۔
نہیں !ماپا آرو جیسی بنا ناں۔۔"گود میں موجود کشن مان پر اچھال کر وہ عاشر کا بازو ہلاتی زور"

ڈال کر بولی۔

ماپا !اچھی بنائیں گے "!!اسے چڑھاتا ہوا مان خود آکر ہونق رمشاء کے پہلو میں کھڑا ہوا۔"

"مان ایاّ میں۔۔۔"

بچوں !بچوں !لڑو نہیں دونوں، یہ بڑی ہیں خود اپنا گھونسلہ۔۔میرا مطلب ہے بال بنالیں"

گی۔۔۔"دونوں کی تکرار پر فل اسٹاپ لگانے کے چکر میں عاشر کی اپنی زبان پھسلی۔۔

ہاں !بچوں میں اپنے بال بنالوں گی۔۔"رمشاء چبا کر بولی۔"

ماپا !آرو بھی بڑا بچہ ہے۔۔"آرو کا اپنا ہی اعتراض تھا۔"

تم پدی ہو۔۔۔"مان ہنسا۔"

ماپا "!!آرو چیخی"

شش !!اب آواز نہ آئے دونوں کی۔۔عاشر دونوں کے درمیان حائل ہوا۔اور میں ان کے بال"

بنا دوں گا۔۔اور آرو جیسے ہی بناؤں گا۔۔"آرو کو منہ کھولتا دیکھ عاشر تیزی سے بولا۔اب دونوں جاؤ

شرافت سے اُپر بیٹھو۔۔۔"عاشر کے اشارے پر دونوں شرافت سے بیڈ کی طرف مڑے۔۔

اا۔۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔مم۔۔میں کرلوں گی۔۔ "تیزی سے برش اٹھاکر رمشاء پیچھے"

کھسکی۔

ضرورت کے تحت نہیں بچوں کی خاطر،کیونکہ اول تو اپنے بچوں کی معصوم خواہش رد کرنا مجھے"

سخت ناپسند ہے،دوسرا ان دونوں کی تکرار کا یہی واحد حل ہے،ورنہ آپ کے گیسوؤں سے الجھنے

کی میری کوئی دلی منشا نہیں ہے۔۔"سرعت سے برش تھام کر وہ سرد پن سے گویا ہوا۔

"آپ ہمہ وقت مرچیں کیوں چباتے رہتے ہیں۔۔؟"

گال کے نیچے دونوں ہاتھ رکھ کر اشتیاق سے انھیں ہی دیکھ رہے بچوں کو دیکھ وہ مرتا کیا نہ کرتا مصداق آکر ٹیبل پر بیٹھتی دبی آواز میں شاکی ہوئی۔

ابھی نہ چھیڑ محبت کے گیت اے مطرب

!ابھی حیات کا ماحول خوش گوار نہیں

دونوں کی ہی دلی کیفیت عجیب تھی۔

رمشاء بری طرح لب کچلتی بالکل سٹول کے کنارے پر ٹکی گاہے بگاہے اپنی پشت پر کھڑے خود پر مکمل سایہ فگن عاشر کو دیکھ رہی تھی جو خود بھی گومگو کی کیفیت میں برش کو بار بار گھماتا نجانے کیا سوچ رہا تھا۔

ان دونوں کی رشتہ نوعیت سے یکسر انجان بچے اپنی معصومیت میں دونوں کو خاصی آکورڈ سچویشن میں ڈال چکے تھے۔

آپ رہنے دیں !بال سلجھ چکے ہیں میں بس کلیچر لگا لوں گی یا بینڈ "!دونوں کی مشکل آسان" کرنے کیلئے وہ حلق تر کرکے بولی۔

"ہاں !یہ ٹھیک۔۔۔"

"بالکل ! بھی نہیں۔۔"

عاشر بلا ٹلی کے مصداق برش اس کی طرف بڑھانے ہی لگا تھا کی دونوں چیختے ہوئے فوراً بیڈ سے نیچے کودے۔

ماپا !آپ دلہن مما کی آرو جیسی پونی نہیں بنائیں گے۔ "بازو تھام کر ڈرامہ کوئین معصومیت" کے اگلے پچھلے ریکارڈ توڑتی آنکھیں پٹپٹاکر عاشر کو دیکھنے لگی تو عاشر نے بے بسی سے لب کچل رہی رمشاء کو دیکھا۔

"ماپا !آرو سے اچھی بنائیے گا !مما آپ یہ بلو والی بینڈ لگائیں آرو سے اچھی ہے۔۔"

دراز سے بینڈ نکال کر رمشاء کی طرف بڑھاتے مان کا مقصد بس آرو کو تپانا تھا۔

نہیں !آرو برہم تاثرات لیئے رمشاء کے پاس آئی۔ مما آپ یہ پنک والی بینڈ یوز کلیں !آرو کے" پاس میچنگ کپلز بھی ہے بٹر فلائی والے، بیوٹیفل ہے ناں"!!دوسرے دراز سے کپلز نکال کر آرو نے لگے ہاتھوں رشوٹ کی پیش کش بھی کر ڈالی۔۔

ایو!!گندہ ہے۔۔"مان نے منہ بگاڑا۔"

"نہیں !بہت بیوٹیفل ہے۔۔"

آرو کے حملہ آور ہونے سے پہلے رمشاء نے دونوں کپلز اپنے قبضہ میں لیئے۔

لیکن آرو کی فیوریٹ کلپ کی شان میں ہوئی گستاخی سے جو جنگ کا آغاز ہوا اسے روکنے میں وہ بری طرح ناکام ٹھہری۔جبکہ عاشر اطمینان سے دونوں بازو سینے پر باندھے اپنی جگہ درگت بن رہی

وکیل صاحبہ کو ایبرو اچکائے نہایت سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔جن کا دعویٰ تھا کی وہ بڑے بڑے مجرموں کو لاجواب کردیتی ہیں اور دو بچوں نے انھیں روہانسا کر دیا تھا۔۔

آپ کیا یہاں تماشائی بنے نظارہ کر رہے ہیں سمجھائیں دونوں کو۔۔۔ "روہانسی رمشاء عاشر کے" قریب آئی۔

یہ کام غالباً وکیل کا ہوتا ہے۔۔"برش سے اپنے بال سیٹ کرتا وہ شانے اچکا گیا۔"

"!!آپ"

کچھ سخت کہنے کیلئے لب وا کر وہ بیچارگی سے لب بھینچ گئی تو عاشر کو وکیل صاحبہ پر ترس آگیا۔

یہاں بیٹھیں !پیر سے سٹول اس کی طرف کھسکا کر وہ دونوں کی طرف مڑا۔"

"ایک سیکنڈ کر اندر دونوں اپنی جگہ منہ پر انگلی رکھ کر بیٹھو ورنہ ہم کہیں نہیں جارہے۔۔"

آرو کے ہاتھ سے کلیپ اور مان کے ہاتھ سے بینڈ لیتے ہوئے دی گئی دھمکی کا نتیجہ جس تیزی سے سامنے آیا تھا، آئینہ سے انھیں ہی دیکھ رہی رمشاء کا حیرت کی زیادتی سے منہ کھلا۔

لیکن جیسے ہی صاحب بہادر ازلی نخوت زدہ تاثرات سنگ مڑے وہ سیدھی ہوکر بیٹھ گئی۔اور عاشر بھینچے جبڑوں سنگ مزید وقت ضائع کئے بغیر اس کے بالوں کی طرف متوجہ ہوا انداز سو فیصد پروفیشنل تھا رمشاء دم سادھ کر اس کی کاروائی دیکھنے لگی۔

اور پھر آدھے گھنٹے سے وہ جن بالوں کو ٹھکانے لگانے کی تگ و دو میں ہلکان ہورہی تھی اسے پانچ منٹ میں گبر سنگھ نے ربر بینڈ میں مقید کر الٹا گھماتے ہوئے جوڑے کی شکل دیکر سائیڈ

کلپز سے جوڑے کی سجاوٹ کر بیک وقت دونوں بچوں کو مطمئن کرتا رمشاء کو دم بخود چھوڑ پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔

آپ۔۔آپ پروفیشنل ہیں۔۔۔؟"آئینہ میں اپنا خوبصورت عکس اور سلیقہ سے سمٹے بال جو آج" تک اس سے نہیں سمٹ پائے تھے دیکھ رمشاء کی آنکھیں حجم سے باہر آئی۔

آرو کو فیری ٹیل دیکھتے ہوئے جب کوئی ہیر سٹائل پسند آتا ہے،وہ مجھ سے یہ سوال نہیں" پوچھتی،سو آنکھیں چھوٹی کریں اور جلدی چلیں۔۔۔"ازلی رکھائی سے جواب دیکر ایک نظر اس حیرت کے مجسمہ پر ڈالتا وہ ریسٹ واچ کلائی پر باندھتا ہوا معجلت قدموں سائیڈ روم میں گھس گیا تھا۔۔

"مما آپ بہت بیوٹیفل لگ رہی ہیں،بالکل۔۔"

آرو جیسی"!!عاشر کے غائب ہوتے ہی مان پرجوش سا کھڑا ہوا تھا کی آرو چالاکی سے بات اچک" گئی۔

"نہیں !سینڈریلا جیسی۔۔"

ترنت رد کر وہ ناک سکوڑ کر گیا۔

کوئی ایسی بات نہیں ہوتی تھی جہاں ان دو چوزوں کو اختلاف نہیں ہوتا تھا ایک دوسرے سے،رمشاء نفی میں سرہلاتی جھک کر سینڈل پہننے لگی تھی۔

دلہن مما !آپ کے ہیرز آرو اور مان ایا جیسے ہیں۔ "رمشاء کی رخسار پر اٹھکھیلی کر رہی شرارتی"

لٹ کا اپنے پونی سے نکل آئے لٹ سے آئینہ میں موازنہ کرتی آرو پرسوچ انداز میں بولی۔

"نہیں جانو!مما کے بال آپ کے پاپا جیسے ہیں۔۔"

سٹرپ لگاتی وہ افسردگی سے مسکرائی۔

بٹ !ماپا کے ہیرز تو نوال بھیا جیسے ہیں۔۔؟"مان کی طرف سے دلیل آیا۔"

میں ماپا کی نہیں "پاپا "کی بات کر رہی ہوں جانو "!دونوں کے سر پر ہاتھ پھیرتی ہوئی وہ دقت" سے مسکراہٹ برقرار رکھ پائی تھی۔۔

"پاپا؟ کون پاپا؟"

جواباً جس اچنبھے سے آپس میں نظروں کا تبادلہ کر کے انھوں نے استفامیہ نظر اس کی جانب اٹھائی تھی آزردہ رمشاء کے دل پر گھونسا پڑا۔

تو کیا اس شخص نے بچوں کو نہیں بتایا کی ان کے ماں باپ۔۔"غم و غصہ سے مٹھیاں بھینچ" کر ابھی وہ مزید کچھ غلط سوچتی کی پشت سے عاشر کی سپاٹ آواز اُبھری۔

یہ ڈیڈی کی بات کر رہی ہیں بچوں !اب دونوں جاکر باہر اپنے شوز پہنو"!انھیں شوز تھماتا وہ بولا" تو دونوں مسکراکر "اہ !اچھا "کہتے دروازے کی جانب دوڑ گئے۔۔

وہ دونوں میری آپا اور آپ کے بھائی کو "مما اور ڈیڈی "کہتے ہیں،اتنی بار سائیڈ روم گئی ہیں کبھی" بیڈ سائیڈ رکھا فریم دیکھ لیتی تو۔۔خیر!!لوگوں کی طرح جھوٹ و فریب کی بنیاد پر کھوکھلے رشتوں کا "!محل قائم کرنا عاشر حسن کا شیوہ نہیں

طنز کا گہرا تیر اس کے دل کے آڑ پار کر دمکتے نقوش پر اپنی شرر بار نظر کی تپش چھوڑ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا دروازے کی سمت بڑھا۔

ایک بات اور۔۔۔"دہلیز پر اس کے ترش قدم تھمے تھے۔"

،بے شک !آپ بہت بڑی "کریمنل لائیر "ہوں گی،اور اس بات میں بھی کوئی دو رائے نہیں" نکالیں ہوں گے آپ نے بڑے بڑے مجرموں کے کس بل،لیکن عاشر حسن کسی "جرم "کا مرتکب نہیں ہے،یہاں کوئی "مجرم "ہے تو وہ خود آپ ہیں،لہذا کس بل کی خیر ہے فرصت میسر آئے تو کچھ سوال خود سے لازمی کیجئے گا۔۔"وکیل صاحبہ " !تند و تیز لہجے میں رہی کسر نکال کر وہ تو نکل گیا رمشاء زور سے آنکھیں میچ گئی۔

لب پر ہے تلخیِ مئے ایام، ورنہ فیض

ہم تلخیِ کلام پہ مائل ذرا نہ تھے

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

بچوں کی لاعلمی کے اظہار پر رمشاء کے تنے نقوش میں واضح ناگواریت دیکھ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کی وہ اس لڑکی کا کچھ کر ڈالے۔لیکن ضبط کرتا خراب موڈ کے ساتھ وہ لوگ سفیان کے گھر کیلئے نکل گئے۔

گھر میں داخل ہونے سے قبل رمشاء کو تو موڈ خود ہی بحال کرنا پڑا تھا،البتہ ہلاکو خان نے ایسا کوئی تکلف نہیں اٹھایا تھا۔لیکن سفیان کی موجودگی میں زیادہ دیر وہ سڑ کر بھی نہیں رہ سکا۔

خوشگوار ماحول میں لنچ ہوا اور لنچ کے بعد بچوں نے ہائیڈ اینڈ سیک کا شور مچادیا جوکہ گزشتہ دنوں

نوال اور سمن کی موجودگی میں وہ اکثر ہی شام کے اوقات سفیان کے آتے ہی کھیلا کرتے تھے۔
ہرفن مولا سفیان تو فوراً راضی ہوگیا،لیکن تین ہی لوگوں میں کچھ خاص مزہ آنا نہیں تھا سو بچوں نے صباء اور رمشاء سے ضد شروع کردی،کچھ ہچکچاہٹ کے بعد دونوں کو ان ضدی پدیوں کے آگے ہتھیار ڈالنے ہی پڑے تھے۔
البتہ گبر سنگھ صاف انکار کرتے ہوئے واک آؤٹ کرگئے تھے۔لیکن سفیان سعید کے آگے گبر سنگھ کے انکار کی بھلا کیا اوقات تھی۔سو بلا آخر جلتے کڑھتے ہوئے گبر سنگھ کو بھی حامی بھرنی پڑی۔۔
کھیل کا آغاز ہوا۔
پہلے ڈھونڈنے کی باری مان کی تھی اور مان نے چٹکیوں میں مومن کی مہربانی سے صباء کو نومینیٹ کردیا، کیونکہ مومن صاحب دروازے کی پیچھے چھپی مما کو دیکھ زور و شور سے ایسے تالیاں پیٹ رہے تھے جیسے ان کی مما اؤلیمپک میں دوڑ رہی ہوں۔
صباء کو بھی کچھ خاص تگ و دو کرنی نہیں پڑی تھی۔کیونکہ سفیان جو بڑی ہوشیاری اور نہایت مشکل سے اپنے لمبے چوڑے وجود کو کبرڈ کے نچلے حصے میں ایڈجسٹ کرنے میں کامیاب ہوا تھا اس کی محنت کو دیکھ اس کا ڈیڑھ سالہ گبھرو جوان وہیں پہریداری پر تعینات ہوگیا تھا،یوں سفیان معصوم بیٹے کی بےپناہ محبت کے عوض مارا گیا۔۔
اب اتنا بھی کوئی واری صدقے جانے کی ضرورت نہیں ہے،آپ محترمہ بھی انھیں کی مہربانی"

سے نومنیٹ ہوئی تھیں۔۔"صباء کو اس ڈیڑھ سالہ ایجاد کو چٹاچٹ پیار کرتا دیکھ سفیان جل کر خاکستر ہوا۔

بچے کو زیادہ گھورنے کی ضرورت نہیں ہے،تمہیں ہوش ہونا چاہیئے تھا کی تم انار کلی نہیں ہو جو" کبرڈ میں خود کو چنوارہے تھے۔۔"خاموش کھڑے تایا صاحب کی محبت نے جوش مارا۔

باقی سب کی ہنسی نکلی۔

بیٹا !اب میں تجھ ظلِ الٰہی کو کیسے نومنیٹ کرتا ہوں تو دیکھتا جا۔۔"منہ پر ہاتھ پھیر کر ایک ایک" کو انگلی دکھاتا سفیان گنتی کرنے گھر کے باہر چلا گیا تھا۔

سفیان کی عقابی نظر سے سب واقف تھے سو سب فوراً سے پیشتر جائے پناہ کیلیئے ادھر ادھر منتشر ہوئے تھے۔

اب کی بار صباء قصداً مومن کو کھلونے کے ڈھیر میں الجھا کر اس کا پسندیدہ کار اس کے ہاتھ میں دے کر بھاگی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"!!آپ"

رمشاء کیلیئے چونکہ جگہ نئی تھی تو وہ ہر بار لاؤنج والے پردے کے پیچھے ہی چھپ رہی تھی۔لیکن اب کی بار وہاں عاشر کو پہلے سے بیزار کن تاثرات لیئے کھڑا دیکھ وہ ٹھٹھکی۔پھر کمر پر ہاتھ جماکر رعب سے گویا ہوئی۔

یہ میری جگہ ہے آپ دوسری جگہ جائیں"!وہ باہر سے بلند ہوتی فورٹی فائیو فورٹی سیکس کی آواز"

سن کر تیزی سے بولی۔

ایکیوزمی؟ "عاشر کے ابرو اُپر کو اُٹھے۔"

یس !ایکسکیوزڈ اب باہر نکلیں آپ "!ادھر ادھر محتاط نظر ڈالتی وہ معجلتاً بولی۔"

اس جگہ پر ایڈووکیٹ رمشاء بختیاور صدیقی کہیں نہیں لکھا،سو آپ اپنا ٹھکانہ تلاش"

کریں۔۔"عقبی گلاس وال سے پشت ٹکاتا وہ شانے جھاڑ گیا مطلب اس کی بلا سے۔

"عاشر حسن بھی یہاں کہیں۔۔"

"!!ششش"

تڑخ کر وہ جواب دینے لگی تھی کی باہر سے اُبھری "آرہا ہوں "کی آواز پر عاشر نے بے ساختہ اسے اپنی طرف کھینچا۔

نتیجتاً وہ کٹی پتنگ کی طرح چیخ دباتی ہراساں سی اس کے چوڑے سے سینے کے احاطہ میں سما گئی۔

اب صورت حال یہ تھی کی شانے سے دونوں مٹھی میں اس کی شرٹ جکڑے کھڑی رمشاء کا حواس باختہ چہرہ اس کی نگاہوں سے چند انچ پر تھا،اور وہ دم سادھے اپنی بے اختیارانہ حرکت پر بھونچکائی نظروں سے جا بجا اس کی لرزاں جھالڑوں کا مبہوت کرد ینے والا رقص دیکھتا آپس میں محو تکرار دھڑکنوں کو سن رہا تھا۔۔

!اپنی مرضی سے کہاں اپنے سفر پر ہم ہیں

!رخ ہواؤں کا جدھر ہے ادھر کے ہم ہیں

لیکن وہ بے بس پتوں کی طرح ہواؤں کو اپنے رخ کا تعین کرنے نہیں دے سکتا تھا، سیکنڈ میں متزلزل دھڑکنوں کو سرزنش کر ہر آہٹ کے قدموں میں سرد بیگانگی کی زنجیر ڈال کر اسے اپنے برابر کھڑا کرتا وہ سائیڈ کھسک گیا تھا۔

!قرب کے نا وفا کے ہوتے ہیں

!سارے جھگڑے انا کے ہوتے ہیں

خود کو کمپوز کر کے رمشاء نے کن آنکھیوں سے اسے دیکھا جو اس کے اندر تلاطم برپا کر گلاس وال سے کمر ٹکائے بے نیاز سا کھڑا کوئی بے حس و حرکت مجسمہ لگ تھا۔

بامشکل ایک منٹ گزرا کی باہر سے سفیان کی آواز گونجی دونوں نے بے ساختہ سٹپٹاکر ایک دوسرے کو دیکھا اور رمشاء کھسک عاشر کے قریب ہوئی۔کیونکہ اس کے سائیڈ ہی دروازہ تھا۔۔

لگتا ہے سفیان بھائی چلے گئے۔۔"قدموں کی چاپ دور ہونے پر وہ پھسپھسائی۔۔"

شش !!بہت شاطر ہے وہ"!عاشر ترنت اس کے لبوں پر ہاتھ رکھاکر ہٹا بھی گیا۔"

ایک بات پوچھو؟"درمیان حائل عجب خاموشی سے خائف ہوکر رمشاء کے لبوں میں جنبش ہوئی۔

ہمممم"!!اپنے مضبوط شانے کو مس ہورہے اس کے شانے کو دیکھ اس نے ہمم پر اکتفا کیا۔"

کیا آپ کو واقعی لگتا ہے میں یہاں کسی مقصد کے تحت آئی ہوں۔؟"توقف سے اس کا"

سرگوشیانہ سوال اُبھرا۔

"اتنے سالوں بعد ایسی جذباتی قسم کی واپسی کی کوئی اور ٹھوس وجہ تو میری ذہن میں آ نہیں رہی۔۔"حسب عادت تردید کی زحمت میں پڑے بغیر وہ تمسخرانہ گویا ہوا۔

"اس کی وجہ ہے !جو میں وقت آنے پر میں بتادوں گی۔۔ "ایک بار پھر توقف لیکر وہ سنجیدگی سے بولی۔

"اور وہ وقت کب آئے گا۔۔؟"

یکا یک ہتھیلی پیچھے دیوار پر ٹکاکر فرار کی راہیں مسدود کرتا وہ سوال کناں تھا۔

"جب آپ کو میرے لفظوں پر اعتبار کرنے کیلئے کوئی صداقت درکار نہیں ہوگی۔۔"مضبوطی لہجے میں شرط واضح کرتی نامحسوس انداز میں ذرا سا فاصلہ بناگئی۔

ہاہاہا۔۔۔پھر تو وہ وقت کبھی نہ آنے والی بات ہوگئی۔۔ "وہ سر پیچھے ڈال کر"

بے ساختہ استہزائیہ قہقہہ لگا اٹھا۔

"ششش !!!ہم ہائیڈ اینڈ سیک کھیل رہے ہیں۔وہ ہڑبڑا کر اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتی ہراساں ہوئی۔اور اس میں لطیفہ کیا ہے ایسے کیوں ہنسے آپ؟"ہنوز نازک ہتھیلی جمائے وہ خفگی سے غرائی۔۔

"یہ لطیفہ ہی ہے وکیل صاحبہ !عاشر اس کا نازک ہاتھ ہٹاتا تھوڑا سائیڈ پر کھسکا۔کیونکہ جس طرح گیہوں بو کر گندم کی امید مضحکہ خیز ہے،ٹھیک اسی "دھوکہ "کی بیجائی پر "بھروسہ "کی کٹائی

ایک لطیفہ ہے،آپ نے "فریب "کی بنیاد رکھی ہے اور توقع آپ کو "محلِ اعتبار "کی ہے،آپ ہی بتائیں یہ لطیفہ نہیں تو اور کیا ہے--؟ "تمسخرانہ جتاتی نظریں براہ راست چہرے پر مرکوز کر وہ جواب کا منتظر اسے لاجواب کرگیا۔

ہوگئی بولتی بند--؟"اس کی فاتحانہ مسکراہٹ گہری ہوئی۔"

میرا ایقان ہے وہ وقت آئے گا اور بہت جلد آئے گا--"وہ خود کو کمپوز کر مستحکم انداز گویا ہوئی۔"

اب لوگ خوش گمانی کو ایقان کہنے لگے--"مصنوعی تاسف سے دائیں بائیں سر کو جنبش دیتا" وہ صاف مذاق اڑایا رہا تھا۔

اللہ کی ذات سے بہتر کی امید ہی ہمارا ایمان ہے۔ "برجستہ متانت بھرا لہجہ عاشر کو لاجواب کرگیا۔"

"!!!لیکن--اؤ شٹ"

واپس اپنا پلڑا بھاری کرنے کیلئے لب وا کرنے لگا تھا چھاپہ پڑا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

اؤ بھائی !مانا تم لوگوں کی نئی نئی شادی ہوئی ہے،اور وقت کی مٹھی سے خوبصورت پل چرانا حق" ہے تم لوگوں کا،لیکن اتنا تو خیال کرو ذرا ہم ہائیڈ اینڈ سیک کھیل رہے ہیں،پردے کے پیچھے ہی "شروع ہوگئے ہو،اب باہر آؤ اتنی راز و نیاز کافی ہے--

حسب عادت بنا توقف بنالحاظ بریک فیل ٹرین کی طرح شروع سفیان صاحب نے دونوں کو پانی پانی کر چھوڑا تھا۔

گوکہ اس کی منظر کشی سراسر غلط تھی، پھر بھی اچھی خاصی بولڈ رمشاء خفت سے سرخ پڑتی لرزاں پلکیں اٹھانے سے قاصر تھی۔دوسری طرف عاشر کا من کر رہا تھا اس پھٹے ڈھول کو کہیں پھینک آئے۔

"حد کرتے ہیں آپ سفیان آئیں !بھابی۔۔"

سفیان کو فل فارم میں دیکھ صباء اسے فہمائشی نظروں سے گھورتی ہوئی رمشاء کو لے گئی تھی۔

میں حد کررہا ہوں؟ حد تو یہ موصوف سادھو سنتھ جی کر رہے ہیں !مطلب بندہ لحاظ ہی کر لیتا" ہے موقع محل کا"سفیان کی گل افشانی جاری تھی۔

منہ توڑ دینا ہے میں نے تیرا "!خجالت سے سرخ عاشر نے زبردست مکا اس کی کمر پر جڑا تھا۔"

آہ !!شریف انسان پہلے کہتا تو گھر لنچ پر انوائٹ کرنے کے بجائے کسی ریزوٹ میں سوئیٹ بک" کروا دیتا اب ایسا بھی کنگال نہیں تیرا یار۔۔"بھاری مکا کھاکر بھی سفیان کی زبان فارم میں تھی۔

تیری "!!قبل اس کے کی عاشر اس کی اچھے سے سکائی کرتا۔"

مامو !آپ نے ہمیں تو ڈھونڈا ہی نہیں۔۔"دفعتاً دونوں نجانے کہاں سے نکل کر سامنے آئے۔۔"

کھیل ختم ہوچکا ہے،اب ہم گھر جارہے ہیں آپ کو ہوم ورک کرنا ہے۔۔"عاشر تیزی سے بولا۔"

اور تمہارے ماپا کو بھی پینڈنگ ورک کمپلیٹ کرنا ہے۔ "ادھر آنکھیں نچاکر سفیان کی زبان پھسلی"

ادھر عاشر نے پلٹ کر اس کا ہاتھ مڑوڑ کر پشت سے لگایا۔

جس پر بیچارہ بچوں کے خیال سے چیخ بھی نہیں پایا تھا۔

آہ !!ظالم چھوڑ دے !میں آفس کے پینڈنگ ورک کی بات کر رہا تھا،ہر بات میں ذومعانویت نہ" ڈھونڈا کر۔۔"بے رحم گرفت میں کراہتا وہ بامشکل صفائی دینے کے قابل ہوا۔

آئندہ بنا سوچے سمجھنے ہانکنے کی کوشش کی تو پہلے یہ پینڈنگ ورک ختم کروں گا۔"سرعت سے" ہاتھ چھوڑ کر وہ دھماکانا نہیں بھولا تھا۔

اللہ اس انسان کی پنجے جیسی کلائی بھی کبھی میری بھابی کی شکنجے میں لانا آمین !۔۔"بڑبڑایا کر" چہرے پر ہاتھ پھیرنا وہ بھی بالکل نہیں بھولا تھا۔

ضائع نہ ہوجانا کسی دن میرے ہاتھوں سفیان سعید۔۔ "عاشر تاسف کا اظہار ہی کرسکا تھا اس" کی ڈھٹائی پر۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

اپنے جج صاحب سے کہئے یہ کردوں گا وہ کردوں والی کھوکھلی دہمکیاں اور اپنے پاور کا دھونس وہ" اپنے پاس رکھیں !میں ڈرتا نہیں ہوں ان سے۔۔"آج پھر بختیاور صدیقی کے اسسٹنٹ کو اپنے آفس کے وزٹنگ روم میں دیکھ اس کا دماغ گھوما تھا۔

دیکھیں عاشر حسن صاحب !سر آپ کے ساتھ نرمی سے پیش آرہے ہیں تو آپ بھی کوپریٹ" کریں"!اس کے تنے نقوش دیکھ اسسٹنٹ خائف ہوتا بولا۔

سیریسلی؟ کس معاملے میں کوپریٹ کرنا ہے آپ ہمیں بتائیں گے اسسٹنٹ صاحب؟۔لیکن" اس سے پہلے تو آپ مجھے یہ بتائیں آپ نے واقعی وکالت پڑھی ہے یا جھک مارا ہے کالج

جاکر؟"گرج کر الٹا اسے ہی لپیٹتا وہ بیچارے کو خوف زدہ کرگیا۔

تمیز سے بات کریں آپ"!اسسٹنٹ جلبلاکر کھڑا ہوا۔"

قریب ایک مہینے سے تمیز سے ہی بات کر رہا ہوں لیکن تمیز کی زبان نہ آپ کے سمجھ آرہی نہ" آپ کے "سر "کی، سو اب آپ میری بدتمیزی دیکھیں"!وہ ٹیبل پر ہاتھ مارتا سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کر کھڑا ہوا۔یوں بھی میٹر گھومنے پر تو وہ اپنا بھی لحاظ نہیں کرتا تھا۔

"آپ کے سر کی دختر کوئی دو سال کی اسکول گوئینگ بچی نہیں ہے جنھیں میں نے "بندی" بناکر رکھا ہوا ہے، ماشاءاللہ سے پچیس چھبیس سال کی بالغ دوشیزہ ہیں اور ایک قابل وکیل بھی،اپنی مرضی سے نکاح کرکے میرے گھر رہ رہی ہیں،نہ میں نے انھیں ان کے ابا کے شاہی محل جانے سے روکا ہوا ہے، نہ اپنے گھر رہنے کیلیئے فورس کیا ہے،اور نہ کروں گا،اسی لیئے آپ کے جج صاحب سے کہیں بجائے مجھ پر اپنے اثر و سوخ کا دھونس ڈالنے کی ناکام کوشش کرنے کے اگر واقعی دم ہے تو اپنی بیٹی خود آکر لیکر جائیں۔۔"وہ اپنے جلال سے خائف اسسٹنٹ کی آنکھوں میں جھانک کر اسے مزید خوف زدہ کرتا سپاٹ سے انداز میں ہاتھ جھاڑ کر سیدھا کھڑا ہوا۔

لیکن وہ ایسا کریں گے نہیں،کیونکہ اس بار پاسہ الٹ چکا ہے،اور دنیا کہ سامنے انھوں نے یہ" ظاہر کیا ہے کی اس شادی میں ان کی رضامندی شامل ہے،آخر اپنی ناک جو بچانی تھی،سو اگر آگے بھی ناک بچانی ہے تو کہو تمہیں یہاں بھیج کر مجھے کچھ الٹا کرنے کیلیئے نہ اکسائے۔"انگشت

شہادت بلند کر نہ کا اشارہ کرتا وہ بیل کی طرح نفی میں سرہلاتے ہوئے بار بار زبان لبوں پر پھیر رہے اسسٹنٹ پر رحم کھاتا واپسی کیلئے مڑا۔

"!!اور ایک چیز"

جج۔۔جی"!!اس کے اچانک رکنے پر اس بیچارے کی سانس رکی۔"

جس طرح آپ کے صاحب کے سینے میں دل نہیں اس کی تصدیق برسوں پہلے ہوگئی تھی"

ٹھیک اسی طرح عاشر حسن بزدل نہیں ہے یہ بھی آپ کے صاحب پر برسوں پہلے آشکار ہوگیا ہوگا،لہذا یہاں دوبارہ آکر آپ میرے ہاتھوں اپنی عزت افزائی کروانے کے بجائے اپنے سر سے کہئے گا کی خود آکر بیٹی کو لیجائے،کیونکہ میں تو ہاتھ پکڑ کر ایک لڑکی کو اپنے گھر سے نہیں نکالوں گا یہ میری تربیت نہیں۔۔۔"بے لچک انداز میں اپنی وہی الفاظ پہلے سے زیادہ درشتگی سے دہراتا ہوا وہ نکل گیا تھا۔

پیچھے دونوں سسر داماد کی گرج چمک میں گھن چکر بنا بیچارہ گھٹاگھٹ دو گلاس پانی گھٹک گیا تھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

وہ اپنے اندر کے اشتعال انگیز مادہ کو دباتا ہوا غصہ کی شدت سے تن اٹھی کنپٹی کی رگوں کو سہلاتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کیبن میں داخل ہونے لگا تھا کی عقب سے اُبھری منیجر صاحب کی آواز پر ناچاہتے ہوئے قدم تھام گیا تاہم مڑا نہیں۔

"بڑے لوگوں سے نہ دوستی اچھی نہ دشمنی اچھی،اثر و سوخ والے لوگوں سے صرف "فاصلہ" اچھا ہوتا ہے جہاں تک ممکن ہو،اور ویسے بھی میں نے سنا ہے مومن ایک سراغ سے دو بار

نہیں ڈسا جاتا، تم سمجھدار ہو خواہ مخواہ مت الجھو ایسے لوگوں سے۔۔"منیجر صاحب نرمی سے بولے۔

عاشر ان کے آفس کا ناصرف قابل ایمپلوئے تھا بلکہ ان کے جگری یار کا بیٹا بھی تھا جس کی زندگی کے ہر اتار چڑھاؤ سے وہ واقف تھے۔۔

خیر آف ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ ہے تم چاہو تو جاسکتے ہو۔۔"وہ اس کی حالت کے پیش" نظر بولے۔

خیریت عاشر؟"کسی کام سے ادھر آیا سفیان منیجر صاحب کی بات سن کر پریشان ہوا۔"

ہاں !خیریت ہی ہے،عاشر کو کچھ کام ہے۔۔"منیجر صاحب نے اسے جواب دیا۔عاشر بنا کچھ" کہے تیزی سے گلاس ڈور ڈھکیلتا کیبن میں چلا گیا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

چٹختے اعصاب کو یکجاکر وہ محض سوچوں کو منتشر کرنے کیلئے بچوں کیلئے آئس کریم اور گھر کیلئے کچھ ضروری اشیاء کی شاپنگ کرکے گھر آیا تو وہاں بچوں سمیت وکیل صاحبہ کو غائب دیکھ ایک بار پھر اس کے اعصاب پر تناؤ بڑھا۔

معاً عقب سے ہارن کی آواز بلند ہوئی اور دونوں نک سک سے تیار بچوں کو رمشاء کے ساتھ گاڑی سے برآمد ہوتا دیکھ اس کے اندر اشتعال کی شدید لہر دوڑی۔۔

معاً عقب سے ہارن کی آواز بلند ہوئی اور دونوں نک سک سے تیار بچوں کو رمشاء کے ساتھ گاڑی سے برآمد ہوتا دیکھ اس کے اندر اشتعال کی شدید لہر دوڑی۔۔

لیکن اپنی جانب دوڑے دونوں پرجوش بچوں کا معصوم کھلتا چہرہ دیکھ لمحوں میں اسے اپنے تاثرات درست کرنے پڑے تھے۔

"ماپا !آپ ہم سے پہلے آگئے۔۔؟"

قریب پہنچ کر مان نے ہانپتے ہوئے سوال کیا تو وہ سر ہلاتا دونوں ہاتھ اُپر کرکے اٹھانے کی فرمائش کررہی آرو کی طرف جھکا۔۔

ماپا !آپ کو معلوم ہے ہم دلہن مما کے ساتھ کہاں گئے تھے؟"موٹی موٹی معصوم آنکھوں کو بڑا" کرکے آرو نے تجسس بڑھانے کی کوشش۔

"ہم لوگ دراصل۔۔۔"

قریب پہنچی رمشاء نے وضاحت کیلئے لب وا ہی کئے تھے کی عاشر کی قہر بار نظر اس کی لبوں پر مہر لگا گئی۔جبکہ آرو کی تقریر جاری تھی۔

اتنے بڑے گھر میں گئے تھے ہم ماپا!باقاعدہ دونوں ہاتھوں کو کھول کر گھر سائز بتایا گیا۔آپ کو" معلوم ہے وہاں بندوق والے انکل بھی تھے،اور دادی بھی !انھوں نے آرو کو اتنے سارے "چاکلیٹس بھی دئے،اور پیاری اور۔۔اور اسمارٹ بھی کہا۔۔۔

پیاری اور اسمارٹ پر دباؤ خود کو بولنے کا موقع نہ ملنے پر ناک بھویں چڑھا رہے مان کو دیکھ کر دیا

گیا تھا۔

دادی "اور "گھر "کا لفظ سن کر عاشر نے بہسم کرتی نگاہ وکیل صاحبہ کی سمت اٹھائی جو دیدہ دلیری سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔وہ تنفر سے نگاہ پھیر گیا۔

"تم اسمارٹ نہیں سٹوپڈ ہو !وہ گھر نہیں ہوٹل تھا ماپا !ہے ناں مما۔۔؟"

تڑخ کر آرو کی تصحیح کرتے مان نے لگے ہاتھوں رمشاء سے تصدیق بھی کروائی جس پر وہ دقت سے مسکراتی سر ہلا گئی۔

نتیجتاً آرو کا منہ بن گیا۔جبکہ عاشر ہنکار بھرتا اندر کی جانب قدم موڑ گیا۔

میں نے سمجھایا تھا ناں تم لوگوں کو مجھے بنا بتائے کسی کے ساتھ کہیں نہیں جانا"

ہے۔۔؟"اندر پہنچتے ہی دونوں کی کلاس شروع ہوئی تھی۔

ماپا !کسی کے ساتھ کہاں گئے ہم، ہم تو مما کے ساتھ گئے تھے۔۔"!آرو نے آنکھیں پٹپٹائی۔"

ہاں !اور ہم نے مما سے کہا بھی کی ہم آپ کے آنے سے پہلے گھر آجائیں گے اور آگئے۔۔اور"

آپ بھی تو۔۔"مان کی صفائی درمیان ہی تھی کی وہ درشتگی سے قطع کلام کر گیا۔

آئندہ کسی کے بھی مطلب "کسی "کے بھی ساتھ تم لوگ کہیں نہیں جاؤ گے !میرے علم"

میں لائے بغیر تو بالکل بھی نہیں اور میں یہ بات دہراؤں گا نہیں،فریج میں آئس کریم رکھا ہے

"دونوں کھا لینا۔۔

بالخصوص "کسی "کو انگارے کی طرح چباتا وہ دونوں کو کڑوی ڈانٹ کے ساتھ مزیدار آئس کریم کا بتا

کر خوش کرتا لمبے لمبے ڈگ اٹھاتا دھر سے دروازہ کھول کر روم میں غائب ہوگیا تھا۔۔

رمشاء اس کے غصہ کے گراف کا اندازہ کر بجائے شیر کے کچھاڑ میں جاکر اسے شکار کی دعوت دینے کے کچن میں بچوں کے پاس چلی آئی تھی۔جہاں دونوں مزے سے آئس کریم کا لطف اٹھارہے تھے جیسے ابھی انھیں ڈانٹ پڑی ہی نہ ہو۔ویسے سچ بھی یہی تھا ڈانٹ ان کیلئے تھی بھی نہیں۔۔

"!مما آجائیں"

اس پر نظر پڑتے ہی بھرے منہ کے ساتھ آرو نے بامشکل اسے دونوں ہاتھ ہلاکر قریب بلایا۔

بہت ٹیسٹی ہے ونیلاّ فلیور میرا اور آرو کا فیوریٹ۔۔ "مان اپنا باؤل اس کی طرف کھسکاتا چہکا۔"

آپ کے پاپا کا بھی فیوریٹ فلیور تھا یہ۔۔"پہلے سے بوجھل دل پر انصر کی یاد سے مزید بوجھ" بڑھا۔

مطلب ڈیڈی کا؟"چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے مان تصحیح کرتا مسکرایا۔"

"ہمم !!ڈیڈی کا۔۔"

افسردگی سے مسکراتی وہ ہر فکر و غم سے آزاد آئس کریم سے لطف اٹھارہے بچوں کا چہرہ دیکھنے لگی۔

جہاں معصومیت ہی معصومیت تھی۔

کس قدر حسین دور ہوتا ہے یہ نادان بچپن،نہ ماضی کا "ملال "نہ حال کی "فکر "نہ مستقبل کی

!کھوج "کچھ نہیں"

نہ آنکھوں میں یادوں کی کانچ سی "چبھن "نہ دل میں شجر حیات سے بے مول ہوئے برگ زرد "کی "کسک"نہ لبوں پر ضبط کی "مہر "نہ سانسوں پر کوئی "بوجھ

بے شک ہر انسان کی زندگی کا خوبصورت ترین دور جو ان کیلئے خوبصورت نہیں رہا تھا۔

آج آپ ہمارے بیچ ہوتے ناں بھائی تو آپ کہتے یہ ہمارا بچپن ہے۔۔"جلتی آنکھوں کو جھپکتی وہ" انصر سے مخاطب تھی۔

مما !مان کے ہاتھ سے ٹرائی کریں ناں "!یکایک مان چمچ منہ کے قریب لے آیا تو وہ خیالوں" سے چونکتی آنکھوں کی نمی چھپاکی مسکراتی لب وا کرگئی۔۔

"!!مما میرا بھی"

آرو بھی مان کے دیکھا دیکھی چمچہ سمیت کرسی پر کھڑی ہوگئی۔

آپ بیٹھ جاؤ جانو مما باری باری دونوں سے کھائیں گی۔۔"مان کے بگڑتے تیور کے پیش نظر وہ" تیزی سے بولی تو دونوں سرہلاگئے۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

اپنے کیبن میں پہنچ کر اسے کچھ دیر ہی ہوا تھا کی سفیان آندھی طوفان کا روپ دھارے اندر گھسا اور بنا کچھ کہے چکر کاٹنے لگا۔

اگر تو یہ مارچ پاسٹ کچھ بکنے کیلئے کر رہا ہے تو تجھ سے ہضم نہیں ہونا بکدے !اور اگر خواہ مخواہ"

کر رہا ہے تو پوری عزت و احترام کے ساتھ التماس ہے اپنے کیبن میں جا کیونکہ مجھے بہت کام ہے۔۔۔"

تین سے چار منٹ تحمل سے اس کی کاروائی ملاحظہ کرنے کے بعد عاشر کو ٹوکنا ہی پڑا تھا۔ جواباً جن ترش نظروں سے سفیان نے اسے دیکھا تھا عاشر کو معاملہ سمجھتے پھر دیر نہیں لگی تھی۔۔

"مرضی ہے تیری۔۔"

انجان بن کر فائل اٹھاتا وہ شانے جھاڑ گیا۔

"کیوں تجھے کیا لگتا ہے ساری دنیا فارغ بیٹھی ہے ایک تجھے ہی کام ہیں۔۔"

بے نیازی برتنے پر سفیان دندناتا ہوا اس کے سر پر پہنچا تھا۔

دنیا کا ٹھیکا میں نے نہیں اٹھایا سو دنیا کا نہیں معلوم مجھے صرف اپنا معلوم ہے۔۔"وہ محترز" رہا۔

بالکل !تجھے اپنا ہی معلوم ہے،تیرا دنیا سے بھلا کیا واسطہ تیری بلا سے دنیا بھاڑ میں جائے، تو تو" خود ہی بہت بڑی توپ چیز ہے،اپنے معاملات بھلا تو کیوں لوگوں سے شیئر کرنے لگا؟لوگ تیرے لگتے کیا ہیں؟ تو تو راجہ اندر ہے۔ "اس کی بے نیازی کے جواب میں سفیان توپ کے گولے کی طرح پھٹا تھا۔

"سفیان مجھے تیری باتیں سمجھ نہیں آرہی۔۔"

وہ فائل آنکھوں کے آگے کر گیا۔

میں فارغ ہوں میں سمجھا دیتا ہوں۔۔"فائل غصہ سے چھین کر سفیان نے ٹیبل پر پٹخ دیا تھا۔"

بدتمیزی نہیں۔۔"عاشر دانت پیس کر کھڑا ہوا۔"

تم بدتمیزی کی بات کر رہے ہو عاشر حسن دل تو کر رہا ہے کی تمہارا حشر کر ڈالوں۔۔"سفیان"

کے دانت بھی پیسے تھے۔

کیوں؟ کونسا جرم سرزد ہوگیا ہے؟"عاشر نے براہ راست اس کی آنکھوں میں جھانکا جہاں غصہ"

سے زیادہ شکوہ ہلکورے لے رہا تھا۔

"اب یہ بھی میں تمہیں بتاؤ؟"

تاسف بھری نظر میں بلا کی کاٹ تھی۔

"نہیں !میرے موکل بتائیں گے تیرا دماغ پڑھ کر۔۔"

وہ نظر چرا گیا۔

تو پھر تیرے انھیں موکلوں کو بتانے کیلئے بول بختاور صدیقی کا اسسٹنٹ جو ایک مہینے سے"

سلامی پیش کرنے آرہا ہے تجھے،تونے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ میں بھی دورِ حاضرہ کے حالات پر

تبادلہ خیال کر لیتا اس کے ساتھ۔۔۔ "اس کے سپاٹ چہرے پر کھاجانے والی نظر گاڑھے

سفیان نے لفظوں کو چبا ڈالا تھا۔

"اب بتائے گا۔۔؟"

اسے بجائے شرمندہ ہونے کے الٹا خود کو نگاہوں سے نگلنے کے در پر دیکھ سفیان کا پارہ چڑھا۔

کیوں بتاؤں؟"لیپ ٹاپ کھولتا وہ بھی اڑا۔"

"عاشر؟"

کیا عاشر؟نیا یا غیر متوقع کیا ہے اس میں جو میں بالخصوص گول میز کانفرنس بلاکر تم لوگوں سے"

اس پر چرچہ کرتا؟ متوقع ہی تھا ناں؟اس کے زور دینے پر وہ بھی پھٹ پڑا تھا۔

اس کی چپی ٹوٹتے ہی سفیان کے تنے نقوش سیکنڈ میں ڈھیلے پڑے۔ادھر آتش فشاں شعلہ اُگل رہا تھا۔

اور اگر غیر متوقع بھی ہے ناں سفیان صاحب تو اب سوائے تماشہ دیکھنے کچھ نہیں کرسکتے آپ"

لوگ،کیونکہ دانشور عمل آوری سے پیشتر انجام پر غور و فکر کرتے ہیں۔لیکن آپ لوگوں نے تو ان وکیل صاحبہ کی چار جذباتی ڈائیلاگز کی تپش سے موم بتی کی طرح پگھل کر میرے خلاف مورچہ ہی نکال لیا۔۔اور ان سارے معاملے سے مجھے دودھ سے مکھی کی طرح نکال پھینکا،پھر مجھ سے

"رازداری کا شکوہ کیوں؟ رازداری کی شروعات تو آپ لوگوں کی جانب سے ہوئی تھی ناں؟

اور ویسے بھی میں نے آپ لوگوں کی طرح کوئی راز نہیں رکھا ہے،بس بالخصوص آپ لوگوں کے

"کارنامہ کا نتیجہ بتانا ضروری نہیں سمجھا۔۔

بولنے پر آیا تو پھر اس نے بھی کوئی ادھار نہیں رکھا تھا۔تند و تیز لہجے میں ساری بھڑاس نکالتا وہ ترش نظر کھڑے سفیان پر ڈال کر واپس اپنی نشست پر بیٹھتا کنپٹی سہلانے لگا۔

"وہ مطالبہ کیا کر رہے ہیں۔۔؟"

پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھاتے سفیان نے سنجیدہ نظریں اس کے تنے نقوش پر ٹکادی تھی۔

کچھ خاص نہیں !بس !سسر صاحب جرمنی میں ہمارے ولیمہ کا گرینڈ فنکشن پلان کر رہے"

ہیں،اور اس میں انھیں میری رائے درکار ہے۔۔"وہ حسب عادت پھاڑ کھانے کو دوڑا۔

تجھے اس سارے معاملے سے خاموشی کے ساتھ دستبردار ہونے کیلئے کہ رہے ہوں گے"

"ناں۔۔؟

"نہیں !ورلڈ ٹور کی ٹکٹ آفرز کر رہے تھے۔۔"

سفیان کے درست اندازے پر وہ گیلی لکڑی کی طرح سلگا۔

اور تونے دھرلے سے کہ دیا ہوگا تیرا بھابی سے کوئی سروکار نہیں بلکہ اس سارے معاملے سے"

"ہی تیرا لینا دینا نہیں۔۔۔؟

سفیان اس کی رگ رگ سے واقف تھا عاشر کو اس کے یوں اندر تک اتر جانے پر اور تپ

چڑھی۔جبکہ الڑھ مزاج سفیان کی سنجیدگی قابل دید تھی۔

"سفیان جا یہاں سے میرے دماغ خراب نہیں کر۔۔؟"

پیپر ویٹ زور سے پٹخ کر وہ کھڑکی میں جاکھڑا ہوا تھا۔

تونے یہ سوچنے کی کوشش کی بختیاور صدیقی نے تجھے اپروچ کیوں کیا اس سب کیلئے۔بجائے"

"اپنی بیٹی کو دھمکانے کے۔۔؟

وہی پیپر ویٹ اٹھاکر گھماتے ہوئے سفیان اسی جون میں مستفسر ہوا تھا۔

"مجھے کسی کے متعلق کچھ نہیں سوچنا زیادہ وکیل مت بن !پہلے ہی جتنے وکیل جج زندگی میں مسلط کئے ہیں مہربانی سے کافی ہے--"

وہ کاٹ کھانے کو دوڑا تھا--

"پانی ہمیشہ نیچے کی طرف بہتا ہے میرے یار !وہ اٹھ کر عاشر کے برابر آیا تھا۔بختیاور صدیقی کیلئے یہ معلوم کروانا کونسا مشکل رہا ہوگا کی یہ شادی کس طرح ہوئی اور تیرا اس پر رد عمل کیا تھا،تیرا بھابی کا ساتھ رویہ کیسا ہے--؟"

اس کی برہم آنکھوں میں سنجیدگی سے جھانکتا جو وہ عاشر کو سمجھانا چاہ رہا تھا عاشر سمجھ کر بھی معترض ہوا۔

"خود ساختہ کلیہ مت لگا !ایسا اس لیئے کیا جج صاحب نے کیونکہ اتنا عظیم کارنامہ انجام دینے کے بعد ان کی پیاری دختر داد وصولنے کیلئے ان کی کالز لے نہیں رہی ہے،اسی لیئے انھوں نے مجھے اپروچ کرنے کی زحمت اٹھائی،ورنہ یہ وہی بختیاور صدیقی ہے جس کی گردن جوان بیٹے کی جنازے کو کندھا دیتے ہوئے بھی نہیں جھکی تھی--"

وہ طنزیہ جتاکر بولا تو سفیان نے سمجھنے کے انداز میں سرہلاتا واپس ٹیبل کی طرف مڑ کر گلاس لیئے اس کے قریب آیا۔

"لے !پانی پی !اور یہاں بیٹھ کر دھیان سے میری بات سن--"

گلاس اسے تھما کر اس کی گھوریوں کا اثر لیئے بغیر اسے لاکر ریوالونگ چیئر پر بٹھاتا سفیان خود اس کے مقابل ٹیبل پر اچک کر بیٹھ گیا تھا۔

"پی !زہر نہیں ملایا ہے--"

اسے گلاس تھامے خود کو برہمی سے گھورتا دیکھ سفیان نے خود گلاس اس کے لبوں سے لگادیا تو وہ ایک سانس میں سارا گلاس گھٹک گیا۔

شاباش "!قبل اس کی وہ گلاس توڑ دیتا سفیان نے احتیاطاً گلاس کو سائیڈ پر رکھا اور سنجیدہ" تاثرات لیئے اس کی طرف مڑا۔

تو بھی چاہتا ہے ناں مان اور آرو کو ان کا حق ملے؟ ان کی جگہ ملے؟ چاہتا ہے ناں--؟"پہلے" ہی مضبوط سوال پر عاشر کی رنگت بدلی۔

"سفیان میں---"

منکر مت ہونا عاشر !میں تیری رگ رگ سے واقف ہوں،تو بھی ایسا ہی چاہتا ہے--اور اگر ایسا" تو نہیں چاہتا تو قطعی تو بچوں کے ہوش سنبھالتے ہی انھیں ان کی اصل شناخت سے واقف "نہیں کرواتا،بے شک !تو تسلیم مت کر لیکن تردید میں تجھے کرنے نہیں دوں گا----

اس کے مچل کر تردید کیلیئے لب وا کرتے ہی سفیان دباؤ ڈال کر بولا تو وہ خاموشی سے جبڑے بھینچ گیا۔

کیونکہ اگر ایسا نہیں ہوتا تو آپا کی وجہ سے جتنی بدنامی ہوئی تھی سچائی بتاکر گرے مردے"

کھودنے کی حماقت تو قطعاً نہیں کرتا۔۔تیری گود میں چند دنوں کی آرو اور بامشکل ڈیڑھ سال کے مان کو دیکھ کر تو لوگوں کو یہی لگا تھا کی تیری بیوی کے ساتھ حادثہ ہوا ہے، لیکن تونے قصداً ان کی اصل شناخت واضح کی دینا کے آگے!"

خیر لوگوں کی پھر بھی سمجھ آتی ہے،لیکن ان دو ننھی جان کو ان کی زندگی کی تلخ حقیقت سے روبرو کرانے کی ضرورت کیا تھی؟لیکن تونے کرایا،جبکہ وہ لوگ تجھے اپنا سب کچھ مان چکے تھے،تو ان کا ماں باپ بن گیا تھا لیکن پھر بھی تونے انھیں اس تکلیف دہ حقیقت سے آگاہ کیا۔۔کیوں؟"

براہ راست تلخ سوال پر وہ صاف نظر چرا گیا۔

"کک۔۔کبھی نہ کبھی تو معلوم ہونا ہی تھا۔۔"

لہجے سے ازلی سختی خود باخود مفقود ہوئی اس کی جگہ بے چینی نے لی۔

کبھی نہ کبھی معلوم ہوتا ناں !تونے اتنی سی عمر سے انھیں اس حقیقت کے ساتھ جینا کیوں سکھایا؟"سفیان کے سوال میں غضب کی گرفت تھی۔

سفیان"!!لہجے میں غصہ و بے بسی کا امتزاج تھا۔"

یار !بھابی بھی وہی چاہتی ہے جو تو چاہتا ہے پھر راہ بھی ایک کرلے ناں،تھوڑا سا اعتبار کرکے دیکھ حرج کیا ہے۔۔؟ "اسے لاجواب کر وہ اصل مدعا پر آیا تھا۔

"نہیں !اعتبار ہرگز نہیں۔۔"

پوری طرح مرعوب ہوا وہ لمحے میں بچھو کے ڈنک مارے شخص کی طرح تڑپ کر کھڑا ہوا تھا۔۔ بختیاور صدیقی کی بیٹی پر اعتبار نہیں کرسکتا میں، سنگ دل سفاک انسان کے خون پر اعتبار کرنے کی حماقت نہیں کروں گا میں !آپا سے اعتبار کی نادانی ہوئی تھی، نتیجہ میں ہمارا ہنستا بستا آشیانہ طوفان کی نظر ہوگیا، مم۔۔ میں تنہا رہ گیا۔۔۔ پہلے ابا پھر آپا سب چھوڑ گئے مجھے، تہی داماں !رہ گیا میں، کچھ نہیں بچا میرے پاس، اب کسی کھیل میں اعتبار کی شرط نہیں ہوگی، قطعی نہیں "اب خالی ہاتھ ہوا تو ختم ہوجاؤں گا۔۔

خالی ہتھیلی سرخ اضطرابی نظروں سے جانچا دیکھتا وہ ضبط کی انتہا پر پہنچ گیا۔

"!عاشر"

اس کی لرزتی آواز میں پنہا خوف و اذیت کو محسوس کر سفیان کو اس پر ترس آیا تھا۔

نہیں !سفیان !ایک بار اور نہیں۔۔ تنکا تنکا کر کے جڑا ہوں میں، اب ٹوٹا تو ریزہ ریزہ ہوکر بکھر "!جاؤں گا

سفیان کا ہاتھ جھٹک وہ دو قدم دور ہوا۔ وہ جب تک چاہے میرے گھر رہ سکتی ہے میرے بچوں کی خوشی کیلئے لیکن کوئی اعتبار کوئی رشتہ نہیں، بس !۔۔۔"

قطعیت سے کہتا وہ خوف و خدشات کی بحر بیکران سے نبر آزما قابل رحم لگ رہا تھا۔

اوکے !نہ کر اعتبار مت مان کسی رشتہ کو، مت نکال ان کیلئے گنجائش اپنے دل اور زندگی میں" بس تھوڑی سی رویہ میں گنجائش نکال لے بے شک بچوں کیلئے۔۔ "اس کی حالت کے پیش

نظر سفیان نے نرمی سے گزارش کی۔

سفیان تو سمجھ کیوں نہیں رہا ہے یار؟ تیرے خلوص پر شک نہیں لیکن آم کے پیڑ پر املی" نہیں لگا کرتی، بختیاور صدیقی کی بیٹی کو بختیاور صدیقی کی بیٹی ہی رہنا ہے، اور ان باپ بیٹی سے "مجھے کوئی سروکار نہیں ہے، بات ختم!۔۔

وہ جیسے سفیان کے جرح سے ہارنے لگا تھا۔

!بے شک !آم کے پیڑ پر املی نہیں لگتی، لیکن املی "میٹھی "بھی ہوتی ہے اور آم "کھٹّا "بھی" اور باپ سے نہ بھی تو بیٹی سے بڑے گہرے سروکار ہے تیرے، جسے تو زبانی کلامی جھٹلا سکتا ہے مٹا نہیں۔۔۔"سفیان بھی موقف سے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔عاشر نے سرخ نظروں میں شکوہ لیئے اسے دیکھا۔

یار !باپ کے تناظر میں بیٹی کو جج کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ تو کب سے اتنی چھوٹی ذہنیت رکھنے" "لگا۔۔۔؟

"تو اس وکیل کی وکالت سے باز نہیں آئے گا ناں۔۔؟"

تاسف بھری نظروں سے اسے دیکھتا وہ خود کیبن سے باہر جانے لگا تھا کی سفیان نے اس کا بازو تھام لیا۔

"تحمل سے میری بات سن پھر مرضی کی کر۔۔۔"

جواباً وہ تھکے انداز میں دونوں بازو سینے پر باندھ گیا کیونکہ سفیان اپنی سنائے بغیر جان چھوڑنے والا

نہیں تھا۔

عاشر !جیجو اس لیئے اپنے ڈیڈی کے مقابل اسٹینڈ نہیں لے پائے کیونکہ وہ سٹیبل نہیں"
تھے،دوسرا جج صاحب کو بھروسہ تھا ایک نہ ایک دن ان کا بیٹا منت سماجت کرتا ان کے قدموں
"!میں ضرور آئے گا۔۔جبکہ بھابی کا معاملہ یکسر مختلف ہے

"اچھا کیا مختلف ہے؟؟"

وہ مضبوط ہیں !اپنی بات منوانا انھیں خوب آتا ہے،مقابل کو ایسے یا تیسے قائل کرنا جانتی ہیں"
وہ،گیو اپ نہیں کرتیں بلکہ اپنے موقف پر ڈٹی رہتی ہیں تب تک جب تک
باخوشی یا بحالت مجبوری مقابل گھٹنے نہیں ٹیک دیتا،ان کے مضبوط دلیل مستحکم انداز نے ہی
ہمیں قائل کیا تھا ان کا ساتھ دینے کیلیئے،ہر دلیل ہر سوال کا جواب ہے ان کے پاس۔یہ تو
"ہماری بات ہوئی اس کے علاوہ۔۔

کریئر کی شروعات ہے ان کی ابھی اور شہر کی نامی گرامی کرمنل لائیر میں شمار ہوتی ہیں،بختیاور
صدیقی کا غرور اور اکلوتا سہارا ہیں وہ !پھر انھوں نے شادی بھی چوڑی چھپے چار گواہان کی موجودگی
میں نہیں کی ہے شہر کے بڑے بڑے آدمیوں کو موجودگی میں باضابطہ ڈنکے کی چوٹ پر تم سے
رشتہ جوڑا،جو بختیاور صدیقی کی کسی پیش قدمی سے پہلے بیڑی ڈالنے جیسا تھا!۔۔۔

تم بالکل درست ہو بختیاور صدیقی کی بیٹی ہیں وہ سو انھیں معلوم ہے بختیاور کے ساتھ کونسے
"داؤ کھیلنے ہیں اور کہاں محتاط رہنا ہے۔۔۔

جج صاحب کیلئے کیا مشکل ہے طوفان کھڑا کرسکتے تھے لیکن وہ جانتے ہیں مقابل ان کی بیٹی ہے جواب منہ توڑ ملے گا،اور پھر بھابی نے سوچ سمجھ کر ماحول ایسا بنا دیا ہے کی جج صاحب پھڑپھڑا سکتے ہیں لیکن کچھ کر نہیں سکتے۔۔

کیونکہ اپنے نام اور رتبہ کیلئے ہرحد سے گزر جانے والے بختیاور صدیقی اتنے بیوقوف قطعی نہیں جو اپنی ضد میں اپنا نام زندہ رکھنے کی آخری پونجی بھی ہاتھوں سے گنوادے۔۔سو اس مرتبہ پچھلی کہانی دہرائی نہیں جائے گی اس کی گارنٹی میری ہے۔

باقی تجھے بس اتنا کہوں گا تو ان کا اعتبار مت کر ساتھ بھی مت دے!بس !بھابی سے لاحق خدشات کی بنا پر ان کے کوئی الٹی سیدھی مطالبہ کیلئے حامی مت بھرنا،ورنہ ایسا نہ ہو کل بچوں "کے آگے تجھے اپنی نگاہ جھکانی پڑے۔سوچنا ضرور میرے یار۔۔۔۔۔

سفیان نرمی سے اس کا شانہ تھپتھپاتا دروازے کی سمت مڑا پھر واپس آکر اسے اپنے اندر بھینچ گیا۔

اور ایک چیز کبھی مت کہنا تو تنہا ہے،سفیان سعید تیری پرچھائی ہے،ایسی پرچھائی جو اندھیرے" میں بھی تیری ہم قدم ہے اجالے میں بھی،اور وہ تجھے بکھرنے نہیں دیگا"!زور سے اسے خود میں بھینچ کر سفیان تو نکل گیا پیچھے عاشر کو سوچوں کے طوفانی سمندر میں کنارہ تلاش کرنے کیلئے تنہا چھوڑ گیا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

رات دونوں بچوں کو ڈرائینگ بک دیکر روم میں چھوڑ کچھ آفس کا کام نبٹانے وہ باہر حال میں آکر بیٹھا ہی تھا کی دو بہاپ اڑاتے کافی مگز سے سجی ٹرے کے ہاتھ کے قریب رکھے جانے پر اس کی متحرک انگلیاں تھمی۔اور پیشانی پر ازلی سلوٹیں لیئے سپاٹ نظریں مقابل کی طرف اٹھی۔جہاں اپنی اسی اول جلول حلیہ میں صلح کا پیغام دیتی وہ کھڑی تھی۔

خاموش پیغام کو چنداں اہمیت دئے بغیر وہ سر جھٹک کر واپس نظر سکرین پر مرکوز کر گیا تو رمشاء اس کے پہلو میں ذرا فاصلہ رکھ کر بیٹھ گئی۔ماتھے کی سلوٹیں کچھ اور تنی،کی بورڈ پر انگلیوں کی کھٹ کھٹ بھی تیز ہوئی تاہم توجہ ہنوز سکرین پر مبذول تھی۔

کل دو بجے کے قریب اچانک ہی انابی کی کال آئی تھی، وہ مجھ سے ملنا چاہتی تھیں۔۔گلا کھنکار" کر بات کا آغاز کر ترچھی نگاہ اس پر مرکوز کی جہاں کی بورڈ کی جان اور عذاب میں آگئی تھی۔میں بچوں کو آپ کی ہدایت کے مطابق صباء بھابی کے پاس ہی چھوڑ کر جانا چاہتی تھی، لیکن مجھے تیار دیکھ دونوں ضد پر اڑ گئے تھے۔۔اور آپ تو جانتے ہیں آرو ایک بار ضد پر آجائے تو کسی کی نہیں سنتی۔۔مجھے مجبوراً انھیں ساتھ لیجانا پڑا۔۔دوسرا آپ کو انفارم کرنے کیلیئے میرے پاس آپ کا نمبر "بھی نہیں تھا کی میں۔۔۔۔

نمبر نہیں تھا تو میرے گھر آنے کا انتظار کیا جاسکتا تھا۔۔"توجہ ہٹائے بغیر وہ بھینچے لہجے میں" اونچا بڑبڑایا۔

"نہیں !کر سکتی تھی،کیونکہ انھیں ایئر پورٹ کیلیئے نکلنا تھا۔۔"

انابی کو"!!انگلیوں کو کی بورڈ پر دوڑاتا وہ اسی لہجے میں مستفسر تھا۔"

"نہیں ماں کو۔۔"

"ماں کو۔۔۔"

نہ صرف انگلیاں ساکت ہوئی بلکہ گردن پوری کی پوری اس کی طرف گھومی جو اپنی شفاف ہتھیلی دیکھ رہی تھی۔

جی !ماں کی کل دوبئی کی فلائٹ تھی،ان سے ملنے اور ملوانے مجھے انابی کو لیکر ہوٹل جانا تھا" جہاں وہ ٹھہری ہوئی تھیں۔۔"اس کی متعجب نظریں خود پر محسوس کر بھی اس کی نظریں آڑی ترچھی لکیروں سے الجھی تھی۔

"!!تو کیا آپ کی ماں"

اس انکشاف پر بحر حیرت میں غوطہ زن عاشر سے لفظ بھی نہیں بن پائے تھے۔

"جی !ہماری ماں زندہ ہے اور دوبئی رہتی ہیں اپنے دو بچوں اور شوہر کے ساتھ۔۔۔"

وہ اس کی حالت پر پھیکا سا مسکرائی تھی یا اپنی عاشر کی سمجھ نہیں آیا۔۔

"لیں کافی ٹھنڈی ہورہی ہے۔۔"

عاشر کو بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے خود کو گھورتا دیکھ نفی میں سرہلاتے ہوئے رمشاء نے کافی مگ اس کی طرف بڑھایا جسے گومگو کی کیفیت میں وہ تھام گیا تھا۔جبکہ وہ اپنا کافی کا مگ اٹھاکر چسکیاں لیتی شائد الفاظ ترتیب دے رہی تھی۔۔

میں سات سال کی تھی اور انصر بھائی بارہ کے جب ماں ہمیں چھوڑ گئی،اور ایک سال کے اندر"
"شادی کرکے اپنے کزن کے ساتھ دوبئ شفٹ کر گئیں،ہم دونوں کو انابی نے پالا ہے۔۔
مگ سے اُڑتے بھاپ کو دیکھ وہ مدہم سا مسکرائی۔
لیکن اس مسکراہٹ میں وہ بشاشیت وہ خود اعتمادی وہ خوبصورتی نہیں تھی جو عاشر کو تپا جاتی تھی بلکہ سلے زخم کے اُدھرے جانے کی سسکیاں تھی عاشر کا دل گداز ہوا۔
"آ۔۔آپ۔۔اب بھی ان سے ملتی ہیں۔۔؟"
خاموشی کی تنی دبیز چادر کو توقف سے عاشر کی متحیر آواز نے چاک کیا۔
نہیں !پہلے ان کے شوہر کی اجازت نہیں تھی،پھر پانچ چھ سال بعد اجازت ملی تب سے"
سال دو سال میں ایک یا دو مرتبہ جب انھیں وقت ملتا ہے،چند گھنٹوں کیلیئے وہ ہوٹل آتی ہیں
"!!اور ہم مل لیتے ہیں۔۔بس
بظاہر وہ لاپرواہی سے شانے اچکا گئی۔لیکن لہجے میں اُتری کرب کی نمی اس سے نہیں چھپی تھی۔۔
"آپ کو ان سے کوئی شکوہ نہیں۔۔؟"
سوال کرتے ہوئے نجانے کیوں وہ اس کی جانب دیکھ نہیں پارہا تھا۔
"شکوہ؟ کیوں؟"
وو۔۔وہ آپ کو چھوڑ گئی۔۔نن۔۔نئی زندگی کیلیئے۔۔"الٹا ہی سوال پر بری طرح گڑبڑایا عاشر"

بامشکل اعتماد بحال رکھ پایا تھا۔۔

ان کی زندگی پر ان کا حق ہے،وہ اسے جیسے جس کے ساتھ گزارنا چاہیں گزار سکتی ہیں،ہم کون"
"ہوتے ہیں اعتراض کرنے والے یا شکوہ کرنے والے۔۔۔۔؟

اس کا ازلی اعتمار عود آیا تھا۔۔

"لیکن وہ تو۔۔۔"

ہمارا مسئلہ کیا ہے آپ جانتے ہیں۔۔؟"گڑبڑایا عاشر کچھ لڑکھڑایا سا جواز دیتا کی قطع کلام کرنے"
پرلب باہم پیوست کرگیا۔

ہم عورت کو کسی نہ کسی رشتہ سے منسوب کرکے دیکھتے ہیں،اور ایک بھاری بھاڑ اس کے"
کندھوں پر ڈال دیتے ہیں، بیٹی مطلب باپ کی "پگڑی"،بہن یعنی بھائی کی "غیرت"، بیوی
شوہر کی "عزت"،ماں بچوں کی "پناہ گاہ "یہ سارے تعارف بے شک قابل فخر ہیں۔لیکن ان
سارے تعارف کی آڑ میں نجانے کیوں ہم بھول جاتے ہیں کی وہ انسان بھی ہے،اسے بھی ایک
ہی زندگی ملی ہے اس کی زندگی پر اس کا بھی حق ہے،اس پر اس کی بھی مرضی چلنی
چاہیئے،لیکن اس کے ہر روپ سے قربانی کا مطالبہ کیا جاتا ہے،بے شک یہ مطالبہ غلط نہیں
"ہے،لیکن قربانی تو دل سے دی جاتی ہے ناں،زور زبردستی سے تو قتل ہوتے ہیں۔۔۔
تلخی سے تجزیہ کرتی وہ جذبات کی رو میں بہ نکلی تھی۔

"تو کیا آپ کی نظر میں یہ غلط ہے۔۔؟"

عاشر کو اس کے تلخ تجزیہ میں کشش محسوس ہوئی۔۔

ہاں ! بھی اور نہیں بھی۔۔"گھونٹ بھرتی وہ غیر واضح جواب دیکر چپ ہوگئی۔"

"ہاں !کیوں؟"

جانے دیں آپ کہیں گے انٹلیکچول باتیں کرتی ہیں۔۔"وہ استہزائیہ انداز میں ٹال گئی۔"

"عموماً قبل از وقت رائے قائم کرنا میری سرشت میں نہیں۔۔"

"لیکن میرے متعلق تو ٹھوس رائے ہے آپ کی۔۔"

وہ جتا گئی۔

وہ الگ بات ہے،آپ اس موضوع پر بات کریں۔۔"وہ بضد ہوا۔"

ہاں !اس لیئے کی پچاس فیصد کیس میں رشتوں کے نام پر جبراً عورتوں کو اپنا آپ مارنے پر"
مجبور کیا جاتا ہے ہمارے معاشرے میں۔۔موجودہ مثال کی روش میں۔۔

ایک شخص کی نظروں میں آپ کی دو پیسے کی عزت نہیں ہے۔وہ آپ کی عزت نفس کو اپنی"
جوتی کی ٹھوکر پر رکھتا ہے،پھر بھی آپ کو اس کے ساتھ بندھ کر زندگی گزارنی ہے صرف اس لیئے
"!کی آپ اس شخص کے بچے کی ماں ہیں

اس کا متانت بھرا لہجہ ایک بار پھر تلخ ہوا۔

مطلب ماں جیسی مقدس ہستی،جس کی قدموں میں اللہ نے جنت جھکادی اس کی کوئی عزت"
نفس،کوئی ذات کا غرور کوئی مان کوئی ارمان نہیں !کس قدر مضحکہ خیز لگ رہا ہے ناں؟ ستر ماں

سے زیادہ محبت کرنے والے رب نے اتنا بلند مقام دیتے کوئی شرط نہیں رکھی،اور دنیا والے "اسی ماں سے ماں ہونے کے بدلے قربانی مانگتے ہیں--

تاسف سے دائیں بائیں سر کو جنبش دیتی وہ استہزائیہ مسکرائی۔ عاشر اس کی پر اثر لفظوں کے سحر میں جکڑا یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا--

میں اس بات سے منحرف نہیں کی رشتہ بنانے کیلئے سمجھوتے کرنے پڑتے ہیں،لیکن عزت" نفس پر سمجھوتہ گویا اپنے آپ کو مار دینا--نہ !یہ قربانی میری سمجھ نہیں آتی--اور عزت نفس کی قربانی ہو بھی تو مرضی سے ہو جبری نہیں--کیونکہ وہ قربانی کس کام کی جو "دل "سے نہیں "دباؤ "میں آکر دی جائے--"

چوائس ہر کسی کے پاس ہونا چاہیئے خواہ وہ مرد ہویا عورت !کیونکہ جنس سے پہلے وہ انسان ہیں" "اور انسان کو انسان ہونے کا مارجن ملنا ہی چاہیئے---

لیکن ہمارے معاشرے میں یہ کہا جاتا ہے کی ایک بچہ گود میں آگیا ہے اس کیلئے جو بچی ہے" گزار لو--کیا مذاق ہورہا ہے گزار لو؟--کہنا آسان ہوتا ہے گزار لو لیکن سسکتی عزت نفس کے ساتھ ایک ایک لمحہ صدیوں پر محیط پہاڑ سا ہوتا ہے گزارے نہیں گزرتا،لیکن لوگ کہتے ہیں گزار دو ماں ہو،تمہاری عزت نفس گئی بھاڑ میں عورت ہونے کا پندار گیا بھاڑ میں تم گزار لو،ان بچوں کیلئے جو کل تمہارے ہوں نہ ہوں---"یکا یک مشتعل سی وہ مٹھیاں بھینچ گئی۔

حضرت ابراھیمؑ کو بھی جب اللہ نے آزمایا تھا اور حضرت اسمائیلؑ کی قربانی مانگی تھی،وہ نبی"

تھے خلیل اللہ تھے اللہ کے دوست اللہ کی راہ میں قربانی دینی تھی انہیں، انھوں نے بھی ننھے "اسمائیل کو پہلے بتا دیا تھا پوچھ لیا تھا

اور ہم کم ظرف انسانوں کا المیہ یہ ہے کی ہم جبر پر مجبور کرتے ہیں دباؤ ڈالتے ہیں خود کو وقف کرنے کیلیئے مجبور کرتے، واسطہ دیتے احسانات یاد دلاتے ہیں صرف اس لیئے کی لوگ کیا کہیں "گے؟

ایک عورت سے بچوں کے نام عزت نفس کی قربانیاں یہ آس دلا کر مانگی جاتی ہے کی بچوں کا" مستقبل سنور جائے گا۔لیکن آپ جانتے ہیں بروکین فیملی کے بچوں سے زیادہ اس طرح کے فیملی کے بچوں کی شخصیت میں دڑاڑیں ہوتی ہے،ان کے اندر اعتماد پنپ نہیں پاتا،وہ اپنی ماں کو ذلیل ہوتا دیکھ یا تو بے حس ہوجاتے ہیں یا بدتمیز،ہزاروں کیسز دیکھے ہیں کوٹ میں ہم "نے----

لیکن ہماری زمانہ سے چلی آرہی فرسودہ سوچ طلاق کو داغ اور طلاق یافتہ کی شادی کو ایسا گھناؤنا "جرم بنا دیا ہے کی لوگ برباد ہوجاتے ہیں اُبھرتے نہیں--

اسلام میں بے شک طلاق کو ناپسندیدہ عمل قرار دیا گیا ہے،لیکن حرام نہیں کہا ہے گنجائش رکھی" ہے کی ساتھ گزارہ نہیں تو کنارہ کرلیں،لیکن ہمارا معاشرہ اور ان کی بوسیدہ سوچ-----خیر"!!وہ تنفر سے سر جھٹک گئی۔

اس پر صرف بات یا بحث ہوسکتی اور کچھ نہیں۔سو آپ کا سوال تھا کی مجھے اپنی ماں سے شکوہ"

کیوں نہیں ہے؟ تو اس لیئے مجھے ان سے شکوہ نہیں ہے کیونکہ اگر وہ چھوڑ کر نہیں جاتی تو آج رمشاء آنکھوں میں جھانک کر راز چرا لینے والی کریمنل لائیر رمشاء نہیں بلکہ کونے میں سہمی کسی "کے بچے کو کھلا رہی رمشاء ہوتی ہے۔

آنکھوں کے بھیگے کنارے کو لٹ کان کے پیچھے اڑسنے کے بہانے صاف کرتی وہ مضبوطی سے بولی۔۔

"مطلب آپ کے ڈیڈی کے ساتھ ان کے تعلقات کشیدہ تھے۔۔۔؟"

"مطلب آپ کے ڈیڈی کے ساتھ ان کے تعلقات کشیدہ تھے۔۔۔؟"

تعلقات۔۔۔؟"تراشیدہ لبوں کو زخمی مسکراہٹ نے بڑی تلخی سے چھوا تھا۔تعلق سے تعلقات" بنتے ہیں عاشر صاحب !اور ڈیڈی تعلق صرف اپنے قد کے انسان سے جوڑتے ہیں جو ان کے ساتھ چلے تو پرفیکٹ لگے،اینڈ ماں ڈیڈی کے پرفیکٹ کے ڈیفینیشن پر پورا کیا آدھا بھی نہیں "اُترتی تھیں۔۔

مطلب"!آنکھوں میں نمی،لفظوں میں چبھن،لہجے میں گھٹن تضاد لبوں پر رقصاں عجیب اذیت" بھری مسکان عاشر الجھا۔

مطلب ان دونوں کا کوئی میچ نہیں تھا،مام جسٹ ٹویلتھ پاس تھی وہ بھی اوریج پر سینٹیج سے اینڈ" ڈیڈ!۔۔وہ تو نام کے ہی بختیاور ہیں،کنٹری کے سب سے کم عمر ہائی کورٹ جج ہونے کا اعزاز

ہے ان کے نام۔صاف لفظوں میں رات اور دن جیسی جوڑی میں دن اور رات کا تضاد۔اینی "وے۔۔۔

تمسخرانہ انداز میں اپنے زخم ادھیڑتے یکایک وہ سر جھٹک کر کھڑی ہوگئی تھی۔

عاشر بھی اس کے یوں بات بدل دینے پر برابر کھڑا ہوا۔لیکن کھوجتی ہوئی نگاہ اس کے سائیڈ فیس کو ہی فوکس کیئے ہوئے تھی۔

"میں بس اس دن کیلیئے آپ کو سوری کرنا چاہتی تھی دیٹس اِیٹ !جھک کر اپنا کپ واپس ٹرے میں رکھنے کے بے حد قلیل وقفہ میں گہری سانس کھینچ کر وہ خود پر مکمل قابو پاتی عاشر کی طرف گھومی۔ویسے بھی میں آپ کو بتا چکی ہوں میرا ارادہ آپ کو یا آپ کی فیلنگز کو ہرٹ کرنا نہیں ہے،اس دن آپ پریشان ہوئے اس کیلیئے ونس اگین ایم ایکسٹریملی سوری۔۔"

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جس خود اعتمادی سے اس نے اپنا بقیہ جملہ مکمل کیا تھا۔اس کی گہری سمندر سی آنکھوں میں کھوجتی نظریں گاڑھ کر بھی کچھ پل پیشتر کی اذیت کا نام و نشان ناپید دیکھ عاشر اس لڑکی کی ضبط کمال کا قائل ہوگیا تھا۔

بڑے بڑے ماہرین کو بھی اپنی زندگی کی تلخ حقائق کو از سر نو دہرانے کے بعد اس کرب و اذیت کی بھنور سے اُبھرنے کیلیئے کچھ لمحوں کی تنہائی درکار ہوتی ہے لیکن اس لڑکی نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی روح کے زخموں پر بجائے پھائے رکھنے کے خود اعتمادی کے خول میں چھپا لیا تھا۔

"مجھے گھورنے سے کافی واپس گرم نہیں ہونے والی لائیں اسے۔۔"

عاشر کے ہاتھ سے کپ لیتی وہ مسکاتی آواز میں میٹھا سا طنز کر گئی مقصد فقط ان گہرائی میں اُتر جانے کی خواہاں نگاہوں پر لگام ڈالنا تھا۔

"!!ہوں۔ہاں"

وہ چونک کر سیدھا ہوا تو اس کی بدحواسی پر رمشاء کی گلال آنکھوں میں شریر چمک در آئی۔

"!ویسے ایم شیور !آپ کو لگا ہوگا میں بچوں کو لیکر بھاگ گئی ہوں۔۔"

اگر آپ کو واقعی لگتا ہے کی آپ شکلاً اتنی ہی بیوقوف نظر آتی ہیں تو عین ممکن ہے۔۔"اس" کے چھیڑتے ہوئے انداز پر عاشر سنجیدگی سے نیم تصدیق کی مہر ثبت کر گیا۔

"ایکسکیوزمی۔۔؟"

جلے کٹے جواب کی منتظر رمشاء بھونچکائی۔

جی !آپ نے درست سنا۔۔"برائے نام درمیان میں قدم بھر کا فاصلہ رکھ کر سنجیدہ چہرہ اس" نے رمشاء کے چہرے کے قریب کیا۔مطلب میں تو اتنا بیوقوف ہوں نہیں جو سمجھوں قانون کی کتاب گھول کر پی چکی وکیل بچوں کو لیکر بھاگنے کی حماقت کرسکتی ہے،بٹ !اگر آپ شکلاً بیوقوف "لگیں تو ممکن ہے۔۔یو نو چہرے دھوکہ دے جاتے ہیں۔۔

سنجیدہ لہجہ آخر تک طنز لیئے شریر ہوگیا تھا۔

جج۔۔جی"!!عنابی لبوں پر رقصان حظ اٹھاتی دلکش مسکان، متبسم آنکھوں سے لپکتی مقناطیسی"

کشش تضاد بھاری پرفسوں لہجہ بے طرح گڑبڑائی رمشاء بوکھلا کر فوراً سے پیشتر واپسی کیلئے مڑی تھی۔

جبکہ عاشر وکیل صاحبہ کو اپنی شاز و نادر درشن دینے والی مسکراہٹ سے زیر کر کھل کر مسکراتا پیچھے صوفے پر بیٹھ کر لیپ ٹاپ کھول گیا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

اللہ !کیا خطرناک بندہ ہے یار !گھورتا تو خطرناک ہے ہی ساتھ ہنستا بھی ایسے ہی کی بندہ"

"!!!افففف

ہوا کے گھوڑے پر سوار ہوکر ہانپتی ہوئی کچن پہنچی وہ کاؤنٹر پر ٹرے رکھ کر جھرجھری لے اٹھی تھی۔

دونوں تپ رہے گالوں کو زور زور سے سہلاتے ہوئے اس کی سمجھ نہیں آرہا بس اس ایک نظر میں ایسی کیا تپش تھی جو اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑا گئی تھی۔

ایسا تو کبھی اس کے ساتھ انٹروگیشن کے دوران بھی نہیں ہوا تھا جب مقابل جرم کی دنیا کے ایسے ایسے مگرمچھ ایستاد ہوتے تھے کی ان کی فائل پڑھ کر انسان کے پسینے چھوٹ جائیں۔۔اور کسی سے نہ ڈرنے والی وکیل صاحبہ کے پسینے عاشر حسن نے چھڑا دئے تھے۔

کم آن !کیا ٹیپیکل لڑکیوں کی طرح اس گبر سنگھ کے لکس سے ڈسٹریک ہورہی ہو۔۔بی بریو اینڈ"

"بی ایڈووکیٹ رمشاء صدیقی !اوکے فائن۔۔۔

زور سے دونوں گالوں کو تھپتھپاکر خود کو کمپوز کرتی وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

چمکیلی روشنی سے چندھیائی آنکھوں پر دونوں ہاتھ رکھ کر مسلتے ہوئے اس نے کسملندی سے آنکھوں کو نیم وا کر کے ارد گرد نگاہ دوڑائی۔

بیڈ بالکل خالی تھا اور بیڈ کے عین مقابل مشرقی رخ والی بڑی سی کھڑکی پوری کی پوری کھلی ہوئی تھی اور دھوپ کی سنہری روشنی سے پورا روم نہایا تھا۔

زیر لب صبح ہی صبح بادشاہِ فلک کو خوش آمدید کہنے کیلئے کھڑکی کھولنے والے کو خوبصورت القابات سے نوازتے ہوئے سائیڈ ہاتھ مار کر فون اٹھایا۔

"مم۔۔۔میں اتنی۔۔اتنی دیر تک۔۔۔"

روشن سکرین پر ساڑھے دس کا وقت دیکھ آرام سے دراز خمار آلود آنکھوں کو نیند کو الوداع کہنے کیلئے منا رہا عاشر بے طرح بھونچکا کر اٹھ بیٹھا تھا۔

"!!اللہ پوچھے تجھے سفیان سعید"

تیزی سے بستر چھوڑتے ہوئے وہ سفیان کو کوسنا نہیں بھولا تھا۔۔

کیونکہ اس معمولات میں غیرتوازن کا کریڈٹ بلاشبہ سفیان سعید کو ہی جاتا تھا۔۔

آخر دیر رات تک اسی کے چودہ نقاط پر غور و خوص کرتے ہوئے اس کا ذہن خواہ مخواہ ہی رمشاء کو ایک بالکل مختلف زاویہ سے سوچنے پر بضد ہوا تھا۔باوجود اس کے کی بختیاور صدیقی کی شخصیت کی تناظر میں وہ ایک رائے قائم کر اپنے ذہن و دل پر اس لڑکی کیلئے کسی قسم کے نرم گوشہ پر

"پابندی بٹھا چکا تھا۔۔لیکن سفیان سعید صاحب کی پُر اثر تقریر کا کیا کہنا۔۔؟

آفس کا ٹائم تو نکل چکا تھا کبرڈ سے کپڑے نکالتے ہوئے منیجیر صاحب کو ٹیکسٹ کر کے ذہن ایک بار پھر رمشاء کی اس کی ماں کے متعلق ہوئی باتوں کی طرف جانے لگا تھا کی وہ زور سے سر جھٹک کر خود کو اس لفظوں کی جادو گرنی کے سحر سے محترز رہنے کا سختی سے تنبیہ کر کے واش روم میں گھس گیا تھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

فریش ہوکر گلے میں ٹاول لٹکائے ہی وہ بنا مرطوب بالوں کو خشک کرنے کی مہلت لیئے روم سے باہر اس تین رکنی فوج کی تلاش میں نکلا تھا جس کیلیئے اسے کچھ خاص تگ و دو کرنی نہیں پڑی تھی کیونکہ پورے گھر میں گونج رہی رمشاء کی پریشان اور مان اور آرو کی متفکر آواز کچن سے آرہی تھی۔

آواز کی سمت کا تعین کر مطمین قدم اس جانب اٹھانے لگا۔کچن دہلیز پر قدم رکھتے ہی جلے ہوئے تڑکے کی سوندھی سوندھی بو سے نہایت بھڑکیلے انداز میں استقبال ہوا تھا۔جواباً وہ تیزی سے منہ پر ٹاول رکھ گیا لیکن متحیر نظر گول میز کانفرنس میں مشغول ممبران پر ٹھہر گئی۔

دو کرسی پر جوتوں سمیت چڑھے مان اور آرو اور تیسری وکیل صاحبہ تینوں سر جوڑے ٹیبل پر رکھی کسی چیز پر غور و فکر کر رہے تھے۔

دلہن مما !مان کو اچھی طرح یاد ہے ماپا والی کڑی ایسی نہیں ہوتی،"پہلی فکر و علم میں ڈوبی" مدہم آواز مان کی تھی۔

یس !مما۔۔آرو کو بھی یاد ہے وہ الگ ہوتا ہے۔۔۔"یہ شش و پنج میں ڈوبی آواز آرو کی تھی۔"
مجھے معلوم ہے بچوں۔۔لیکن ہم نے بھی تو وہی سب ڈالا ہے ناں پھر یہ ایسا کیوں بن گیا"
"ہے۔۔؟

دونوں کے حتمنی مگر حقیقت پسندانہ تبصرہ پر اب کے دبنگ وکیل صاحبہ کی سراسیمہ آواز سماعت سے ٹکرائی تو عاشر کے ماتھے پر تجسس کے بل نمودار ہوئے وہ تجسس کے ہاتھوں مجبور دبے قدموں ان کے قریب دو قدم کا فاصلہ رکھ کر کھڑا ہوتا اس نایاب چیز کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگا جسے نہارنے میں یہ لوگ اس قدر مصروف تھے کی ارد گرد کا ہوش ندار تھا۔

"مما !آپ سیڈ نہیں ہوں !آپ کا بھی اچھا بنا ہے۔۔"

رمشاء کی اُتری شکل دیکھ ڈرامہ کوئین کا نیا جذباتی بیان آیا۔

آرو ایز رائٹ مما !ماپا کا اپنا سٹائل ہوگا اور آپ کا اپنا۔۔اور ماپا کہتے ہیں ناں سب کو اپنا کام اپنے"
"طریقہ سے کرنا چاہیئے۔۔

کبھی بھی آرو کی بات سے اتفاق نہ کرنے والے مان کا مثبت بیان عاشر کو بحر حیرت میں غوطہ زن کر گیا تھا مزید اس چیز کے دیدار سے خود کو محروم نہ رکھتا وہ بچا ہوا دو قدم کا فاصلہ مٹا کر مان کی سائیڈ سے جھکا تو سیدھا نظر اس شئے پر ٹکی۔

بڑے سے ٹرے میں ایک بڑا سا وائٹ باؤل رکھا تھا جس میں اُپر تک بے حد پیلی کوئی چیز بھری گئی تھی جس پر نظر کے ٹیکے کی طرح کچھ تیر رہا تھا جو یقین تڑکے کی آئی شامت تھی۔

پتا نہیں بچوں !چلو یہ ان پکوڑوں کو ٹرائی کرتے ہیں۔۔ "عاشر ابھی اس پیلی شئے میں صدمہ" کی ڈبکی لگاتا نہیں اُبھرا تھا کی مری مری سی آواز پر اس نئی چیز کی سمت متوجہ ہوا۔

وائٹ ہی ٹرے میں بلیک کلر کے ہر شیڈ سے معتارف کروا رہی سوائے گول کے ہر سائز اور شیپ کی یہ عجیب شئے کو عاشر کچھ بھی کہ سکتا تھا لیکن پکوڑے کہنے کا عظیم گناہ اس کے بس کا نہیں تھا۔

"مما یہ کٹ کیوں نہیں ہورہا۔۔۔؟"

چہرے پر مشقت آمیز تاثرات لیئے چمچہ کی مدد سے ضد پر اڑے پکوڑے کو کاٹنے کی کوشش میں ہلکان رمشاء کو دیکھ دونوں پریشان ہوئے۔

ڈونٹ نو جانو "!!پکوڑے کی سنگدلی پر وہ روہانسی ہوگئی تھی۔"

مما !!ای تھینک یہ بہت ہارڈ ہے لیٹ می ٹرائی۔۔مان بہت سٹرانگ ہے ناں۔۔۔؟ "مان نے" ہمدردی میں اپنے خدمات پیش کیئے۔

عاشر نے ایبرو اچکا کر اس ایرن مین کے جانشین کو دیکھا تبھی مرے مرے انداز میں مان کی طرف چمچہ بڑھا رہی رمشاء کی نگاہ اس پر پڑی۔اور

آپ۔۔آپ۔۔آپ کب آئے۔۔۔؟"اس کی نگاہ دونوں ٹرے پر دیکھ رمشاء سراسمہ ہوئی۔"

غالباً اسی وقت جب آپ اُس "معصوم "کو حلال کرنے پر بضد تھیں۔۔"آنکھوں میں بلا کی" سنجیدگی لیئے ٹرے کی طرف اشارہ کرتا وہ دونوں بازو سینے پر باندھ گیا۔

ماپا یہ معصوم نہیں "پکولے "ہیں۔۔"پلٹ کر آرو اطلاعاً بولی۔"

بری بات !ایسا نہیں کہتے آرو ہماری پکوڑوں کے خاندان سے کوئی خاندانی دشمنی تھوڑیہے۔۔"منہ" پر انگلی رکھ کر بدقت آرو کو ٹوکتا وہ کمال مہارت سے مسکراہٹ چھپا گیا لیکن رمشاء سے نہیں۔۔

"آپ۔۔آپ۔۔"

صاف طنز پر مٹھیاں بھینچتی وہ بری طرح تلملائی۔جس سے اس پر گڑھی عاشر کی شوق نظریں محفوظ ہوئی۔

بٹ ماپا !یہ کڑی چاول ہے مما نے بنائیں ہیں۔۔"مان کنفیوژ سا بولا۔"

آر یو سیریس مان۔۔۔؟یہ کڑی چاول ہیں؟مان کی اطلاع پر اس نے چونکنے کی بھرپور اداکاری" کی۔

یس !ماپا۔۔"دونوں پرجوش سے ایک زبان ہوئے۔جبکہ رمشاء جبڑے بھینچتی غصہ سے سرخ" ہوئی۔

"سوری !مجھے لگا آس پڑوس میں کسی کی شادی ہے اس لیئے ہلدی گھولی گئی ہے۔۔"

آگے بڑھ کر ٹرے کو دو تین زاویہ سے گھماتا وہ مصنوعی حیرت سے گویا تھا۔

انف !میں نے "کڑی چاول "بنائیں ہیں وہ بھی اتنی محنت سے۔۔"قریب کھسک کر وہ دبی" آواز میں غرائی۔

"یقیناً بنائیں ہوں گے آپ نے یہ کڑک چول۔۔"

قوی انگلی کے پور سے پکوڑا نما شئے کو دباکر چمچمہ میں سلیقہ سے کڑی لیکر زبان کی نوک سے چھوتا وہ بے حد خراب منہ بناکر فوراً واش بیسن کی طرف بھاگا تھا۔

اور اس کی یہ سنگدلانہ حرکت رمشاء کی تن بدن میں آگ لگا گئی تھی۔۔

آپ۔۔آپ کتنے سفاک ہیں کسی کی محنت کی آپ کو قدر نہیں ذرا بھی۔۔"جھٹکے سے ٹرے" اٹھاکر سلیب پر پٹختی وہ غم و غصہ سے دوبھر تھی۔

ارے !قدر کیوں نہیں بالکل قدر ہے۔آخر زندگی میں پہلی بار سوئیت کڑی چاول سے روبرو ہورہا" ہوں۔۔۔"ٹاول سے منہ صاف کرتا وہ متاثر تاثرات لیئے مڑا۔

سس۔۔سوئیٹ۔۔۔۔؟"اس کی رنگت متغیر ہوئی۔۔"

"جی !آپ بھی ٹرائی کریں اور مجھے بھی ریسیپی بتائیے گا۔۔۔"

احترام سے دونوں ٹرے وہ واپس لے آیا تو دونوں بچے بھی متجسس سے متوجہ ہوگئے تھے۔

"!!یک"

وہ چمچہ لینے میں وقت ضائع کئے بغیر انگلی سے ہی کڑی زبان سے لگاتی لگلے ہی لمحے واش بیسن کی طرف بھاگی۔

ہلدی کی تیز مہک کے ساتھ بے انتہا میٹھا ذائقہ اتنا عجیب تھا کی سونگتے ہی اندر سے جی متلایا تھا۔

"مما !آر یو اوکے۔۔؟"

واش بیسن پر جھکی قریب دو منٹ تک کلی کرنے کے بعد وہ سیدھی ہوئی تو دونوں بچے پریشان

سے قریب کھڑے تھے۔

"یس! جانو۔۔۔"

دانستہ عاشر کی طرف دیکھنے سے احتراز برتی وہ نگاہ جھکائے ممنائی۔

ویسے یوں تو کھانے کی ٹیبل پر وائلینس مطلب کانٹے چھڑی کی آواز مجھے سخت ناپسند" ہے، لیکن قانون کے ہاتھوں سے بنے اس لذیز سالن کو دیکھ کر مجھے لگ رہا ہے ان پکوڑوں کو حلال کرنے کیلئے پروفیشنل ہائیر کرنا ہوگا۔۔ای مین قصاب صاحبان کی مدد درکار ہے۔آپ کی کیا قانونی رائے ہے اس کے متعلق کریمنل لائیر صاحبہ۔۔۔؟ "چاقو کی مدد سے پکوڑا کاٹنے کی سعی کرتا وہ میٹھے میٹھے طنز کے تیر برساتا بھرپور انداز میں اس کی حالت سے حظ اٹھارہا تھا۔

میں نے فرسٹ ٹائم ٹرائی کیا تھا۔۔"ٹرے کھینچتی وہ چبا کر بولی۔"

"رئیلی؟"

سٹیم پیپر پر لکھ کر دوں۔۔۔؟"وہ جلبلائی۔"

گینز ورلڈ آف ہسٹری میں لکھوانے کے متعلق کیا رائے ہے۔۔؟ "وہ احتراماً مستفسر تھا۔"

ای ڈونٹ مائنڈ !آفٹر آل میں نے اپنا بیسٹ دیا تھا۔"چبا کے اس نے خود اعتمادی کو واپس" عود لایا۔

آفکورس !سالٹ کی جگہ "شوگر "ایڈ کر کے اور سوڈا کی جگہ "چاول کا آٹا "ایڈ کر کے۔۔"دونوں" ڈبے اٹھا کر آنکھوں کر آگے لہراتا وہ ایک بار پھر خجالت سے اسے سرخ کر گیا تھا۔

مم--مجھے--مجھے آپ۔سے کوئی بات ہی نہیں کرنی ہے--"کچھ نہ سوجھنے پر وہ دھپ دھپ"
کرتی دروازے کی طرف بڑھی۔

"!اچھا سنیں"

پشت سے آواز لگانے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی دہلیز سے چند قدم کی دوری پر رکی۔

ایکچولی !میں جاننا چاہ رہا تھا ڈبے سے آپ نے بیسن نکالا تھا یا آپ خود ڈبے سے نکلی"
ہیں--؟"آگ میں گھی ڈالنا کوئی عاشر حسن سے سیکھتا۔

"آپ سے مطلب--؟"

گھنگھریالی لٹ سے بیسن جھاڑتی وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی۔

نو مطلب--"ڈرنے کی اداکاری کرتا وہ ہاتھ کھڑے کرگیا۔"

فائن--"وہ کلس کر واپس مڑی۔"

"!!!اچھا سین"

دہلیز عبور کرتے ہی پھر آواز اُبھری۔کڑھتے قدم پھر سے جکڑے۔

بیسن باتھ میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔لیکن واٹر باتھ لیکر تیار ہوجائیں،سرداری جی کے"
"ڈھابے پر جارہے ہیں ہم "کڑی چاول "کھانے--

قصداً کڑی چاول اضافہ اس کی پیچ و تاب کھاتی حالت کو ہوا دینے کیلئے تھا۔

"میں نہیں جارہی--"

بھنا کر کہتی وہ آگے بڑھنے لگی تھی کی اب کے وہ سامنے وارد ہوا۔۔

"!!!دیکھیں آپ"

میں نے آپ سے پوچھنا نہیں بتایا ہے کی ہم ڈھابے پر سردار جی کے ہاتھوں کی بنی کڑی"

"چاول کھانے جارہے ہیں۔۔

"لیکن میں۔۔۔"

آپ چاہیں تو ان کے ساتھ اپنی ریسیپی شیئر کرسکتی ہیں۔۔"وہ پھر باز نہ آیا۔"

"آپ۔۔۔آپ۔۔ بھار میں جائیں۔۔"

اس کی گہنی مونچھوں تلے مچلتی مسکان اور آنکھوں کی شوخی سے وہ جل بھن کر دھپ دھپ کرتی وہاں سے بھاگی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

شہر کی گہما گہمی سے ہٹ کر یہ ڈھابا بے حد پرسکون جگہ پر واقع تھا۔دھول مٹی سے پاک فضاء۔فضاء میں گھلی مختلف پھولوں کے ساتھ دیسی پکوان کی اشتہار انگیز خوشبوئیں ساتھ دھیمے سروں پر بجتے پرانے پنجابی گانے۔جو اس کی سمجھ تو زیادہ نہیں آرہے تھے لیکن پھر بھی اس کے بول پر وہ مسکرا رہی تھی۔

یہ پاکیزہ اپنے ملک کی حسن سے لبریز فضاء اسے بے حد لبھا رہی تھی۔زندگی میں پہلی بار ہی وہ ایسی جگہ آئی تھی اور اسے ماننا پڑا تھا کی جو مزہ اس قدرتی مناظر سے آراستہ جگہ میں ہے وہ مصنوعی آرائیش سے مزین مصنوعی چہرے اور لہجوں سے بھری فائیو سٹار ہوٹلز میں بھی

نہیں--

سردار جی نے خود آکر انھیں سرو کیا تھا۔ سردار جی سے بچوں اور عاشر کی فرینکس دیکھ کر لگ رہا تھا خاصی پرانی واقفیت ہے۔اور پھر عاشر کے تعارف کرانے پر جس احترام و خلوص کے ساتھ سر تک ہاتھ اٹھاکر سلام کرتے ہوئے پرجوش انداز میں انھوں نے عاشر کو مبارک باد پیش کیا تھا رمشاء ان کی سادگی و عاجزانہ انداز پر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکی تھی۔

"ئی عاشر پرا!پرجائی جی میرے ٹابے تے پہلی وری آئی سی،میں پیسے کیوا لے سکدا ہاں---؟"

وہ بچوں کو لیکر نکل رہی تھی کی سردار جی کی بلند خفگی بھری آواز پر مڑی۔

سردار جی !اگر آپ نہیں لیں گے تو دوبارہ میں بچوں کو لیکر نہیں آؤں گا---؟"پیسے ان کی" طرف بڑھاتا عاشر ملائیمت سے بولا۔

"پر عاشر---"

کوئی پر ور نہیں سردارجی محبت اپنی جگہ اور بزنس اپنی جگہ--"زبردستی پیسے ان کی مٹھی میں" دیکر ان سے بغلگیر ہوتا وہ ان لوگوں کے قریب آگیا تھا۔

کالج کے زمانہ سے یہاں آتا ہوں میں۔میری اور آپا کی فیوریٹ جگہ ہے یہ--بڑی نہیں ہے" "لیکن---

لیکن محبت و خلوص اور اپنائیت میں اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہے--"وہ بات اچک کر مکمل کر" گئی تو عاشر سرہلاگیا۔

"ماپا !وہاں بلون والا ہے۔۔"

کچھ دور پر کھڑے غبارے والے کی طرف اشارہ کرتے دونوں عاشر کا ہاتھ تھام کر فرمائشی پروگرام شروع کرچکے تھے۔

آپ انھیں دلاکر لائیں میں جب تک ایک امپورٹنٹ کال کر لیتی ہوں۔۔"عاشر کے ہاتھ سے" گاڑی کی چابی لیکر وہ فون کان سے لگائے گاڑی کی طرف بڑھی اور عاشر دونوں غبارے کے رنگ ڈیسائیڈ کرتے ہوئے تکرار میں الجھے خرگوشوں کو لیکر اس طرف بڑھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

ہائی کورٹ جج بختیاور صدیقی کی بیٹی اور ٹاپ ٹین ڈینجریس کرمنل لائیرز میں شمار فارن کولیفائیڈ"

"ایڈووکیٹ رمشاء صدیقی مجھے ایسی جگہ ملے گی میں ایمیجن بھی نہیں کرسکتا تھا۔۔

وہ ڈور کھول کر اندر بیٹھنے ہی لگی تھی کی بہت قریب سے اُبھری شناسہ مگر تمسخرانہ آواز پر ناگواریت کی ایک شدید لہر اس کی رگ و پے میں دوڑی۔

"بٹ آپ سے تو انسان کچھ بھی امید کرسکتا ہے آفٹر آل۔۔"

آفٹر آل ایم ایڈوکیٹ رمشاء صدیقی!۔۔"پلٹ کر ترش لہجے میں وہ اس کا جملہ مکمل کر گئی" تھی۔۔

اوچ !یہ کانفیڈنس "!!وہ دایاں ہاتھ بالوں میں پھساتا مکروہ انداز میں قہقہہ لگا اٹھا۔"

جس پر رمشاء نے سخت ناپسندیدہ نظروں سے جگہ جگہ سے پھٹی ہوئی پینٹ اور لیدر کی جیکٹ میں

دائیں کان میں بالی،گلے میں چین ہاتھوں میں بینڈ پہنے بیہودہ انداز میں ہنس رہے مقابل ایستاد عجیب مخلوق کو دیکھا۔

ویسے پوچھو گی نہیں میں یہاں کیا کر رہا ہوں--؟ "معنیٰ خیز نظریں رمشاء کے چہرے پر مرکوز" کئے وہ لگاوٹ سے مستفسر تھا۔

بے فضول لوگوں سے فضول سوال کرنا میرا شیوہ نہیں-- "اس کے دبے لہجے میں چنگاڑی سی" لپکی تھی--

اوکے !پھر میں پوچھ لیتا ہوں۔کالر جھٹکتا وہ بے ڈھنگے پن سے ہنسا۔"

"پوچھنا یہ تھا جسے اک زمانہ کی مخالف مول لیکر تم نے پایا ہے اس کی تعریف کیا ہے--"

بے حد فضول سوال ہے۔کیونکہ اس تعریف ایسی ہے کی میں بیاں کر بھی دوں تو تم سن نہیں"

"پاؤ گے---

رئیلی؟ جس کی اتنی اوقات بھی نہیں کی تمہیں فائیو اسٹار ہوٹل نہ سہی سستے سے ریسٹورنٹ"

"میں لنچ کروا سکے، تم اس کی تعریف بیاں کرو گی اور میں سن نہیں پاؤنگا--یو مین جیلس---؟

لہجے میں مصنوعی تجسس آنکھوں میں تمسخر لیئے وہ

انگوٹھے سے چین گھماتا ایک قدم آگے کو جھکا۔

اس سے جیلس ہونے کی بھی تمہاری اوقات نہیں ہے۔اور اس کی اوقات کی بات کروں تو"

"اس کے ساتھ کے آگے سیون سٹار کی کوئی وقعت نہیں ہے--

سینے پر بازو باندھ کر طمانیت بھرے انداز میں جواب دیتے ہی اس کے تمسخر میں ڈھلے نقوش ناگواریت سے تنے تھے۔

"بہت زیادہ اُڑ رہی ہو تم۔۔"

مٹھیاں بھینچ کر وہ خشونیت سے غرایا تھا۔

بلندیوں کو تسخیر کرنا میری عادت بھی ہے خاصیت بھی،لیکن میں زمین سے نگاہ نہیں ہٹاتی"

"کیونکہ تم جیسے لوگوں کو منہ کے بل گرانا اور گرا ہوا دیکھنا جو ہوتا ہے۔۔

اس کی تلملاہٹ سے رمشاء کا اشتعال خود باخود ٹھنڈا ہوگیا تھا۔

"اپنے باپ کے ہاتھوں ہوا اپنے بھائی کا انجام شائد تم بھول گئی۔۔"

"اور میرے ہاتھوں ہوا اپنا حشر یقیناً تمہیں یاد نہیں۔۔"

آنکھوں میں تنفر کی چنگاڑیاں لئے وہ دو بدو جتا گئی۔

"حد میں رہو۔۔۔"

وہ انگلی اٹھاکر پھنکارا۔

یہی میں کہ رہی ہو۔۔میری حدود میں گھسنے کی کوشش مت کرو،کیونکہ اگر میں نے حد سے تجاوز"

"کی تو تمہاری ہستی مٹ جائے گی۔۔

آنکھوں میں غیظ کو آواز دیتی للکار لیئے وہ بھی بہت کچھ باور کرا گئی تھی۔

"اب تم جاسکتے ہو۔۔"

عاشر لوگوں کی ادھر ہی آتا دیکھ تحکمانہ انداز میں وہ انگلی اٹھاکر بولی۔

"کیوں ڈر رہی ہو۔۔؟"

ایسا سستا سوال کرکے اپنا مذاق تو مت اڑاؤ۔۔؟"وہ استہزائیہ ہنسی۔"

"ابھی تو جارہا ہوں۔لیکن اگر تم نے یہ کیس ہاتھ میں لیا تو بہت برا ہوگا یاد رکھنا۔۔"

پیچ و تاب کھاکر نیچی آواز میں دھمکی دیتا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔

کچھ سخت جواب دینے کیلئے رمشاء لب وا کر بھینچ گئی۔کیونکہ عاشر سنجیدہ تاثرات لیئے قریب آگیا تھا۔

"مما آرو کا ریڈ اینڈ وائٹ بلون بیوٹیفل ہے ناں۔۔؟"

"ہاں !جانو۔۔"

کوشش کے باوجود لہجے سے کچھ دیر پہلے والی بشاشیت مفقود تھی۔بیک ڈور کھولتے ہوئے عاشر نے پل کو نگاہ اٹھائی جو رمشاء محسوس کر نگاہ چرا گئی۔

مما !مان کے بلو اینڈ یلوّبلونز زیادہ پیارے ہیں۔۔"مان اپنے غبارے سامنے کرتا ہوا بولا۔"

دونوں کے اچھے ہیں گاڑی میں بیٹھو جلدی۔۔"عاشر سنجیدگی سے بولا تو دونوں تیزی سے پچھلی" سیٹ پر سوار ہوگئے۔

وہ ڈیڈی کے فرینڈ کا بیٹا تھا۔۔"عاشر کے قریب آتے ہی وہ تیزی سے بولی۔"

میرے لیئے جاننا ضروری نہیں۔آپ بیٹھ جائیں جاکر۔۔ "لاپرواہی سے کہتا وہ ڈرائیونگ سیٹ"

سنبھال گیا۔

وہ دل نواز ہے لیکن نظر شناس نہیں

میرا علاج میرے چارہ گر کے پاس نہیں

تڑپ رہے ہیں زباں پر کئی سوال مگر

!میرے لیئے کوئی شایان التماس نہیں

برابر والی سیٹ سنبھالتے ہوئے اسے عاشر کا موجودہ انداز اسی شعر کی ترجمانی کرتا ہوا لگا تھا۔سوال آنکھوں میں تھے لیکن لبوں پر بے نیازی کی چپی تھی۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"افف !!!نہیں----"

منیجر صاحب کے آفس سے جیسے ہی فائلز سبمیٹ کرکے وہ باہر نکلا اداکاروں کے اداکار سفیان سعید سے زبردست تصادم پر اس کا من کیا خود کو کہیں غائب کردے۔

یا اللہ !!یہ میری گناہ گار آنکھیں کیا دیکھ رہی ہے جنابِ والا کی آفس تشریف آوری ہوئی"

"ہے--؟یا خدا یہ حقیقت ہے یا فریبِ چشم---؟

دونوں آنکھوں کو زبردستی مسلتا وہ چونکنے کی کامیاب اداکاری کرتا عاشر کو سر پیٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔

وہ دانستہ اس دن کے بعد سے سفیان سے گریزاں تھا لیکن ہونی کی کون ٹال سکتا ہے اور خاص کر ہونی اگر سفیان سعید جیسی ہوتو پھر ٹلنے کا سوال ہی بیکار ہے

"سفیان !خبردار جو تونے کسی قسم کی بکواس کی تو--"

قصداً لہجہ سخت کرکے عاشر نے آنکھوں سے سرزنش کیا جیسے مقابل پر اثر ہو ہی جانا ہے۔

"ارے !مجال میری جو میں بکواس کروں---میں واقعی حیران ہوں تجھے یہاں دیکھ کر--"

شرارتی آنکھوں کو مصنوعی حیرت سے پھیلاتا وہ یقین دہانی پر بضد ہوا۔جیسے عاشر کو اس ڈرامہ کمپنی کا معلوم ہی نہ ہو۔

یہاں نہیں تو کیا میں چاند پر جانے والا تھا---؟"بے سرو پا بات پر عاشر چڑا۔"

ہاں !مجھے تو کم از کم یہی لگا تھا کی تم انگریزی والے چاند پر نکل گئے ہوگے--یو نو ہنی مون"

"جیسا کچھ--لیکن وہ عاشر حسن ہی کیا جو میرے اندازوں کا بیڑا غرق نہ کرے--

شرارت سے آنکھیں نچاتا آخر تک نروٹھے پن سے ناک چڑھاتا وہ خائف ہوا۔

سفیان سعید !!قسم سے کبھی کبھی مجھے حیرانگی ہوتی ہے کی آخر اس درجے کی فضول گفتگو کا"

"اسٹاک تم لاتے کہاں سے ہو---؟

اس کے ذو معنیٰ لفظوں پر وہ تاسف سے دائیں بائیں سر ہلاکر سائیڈ سے گزرنے لگا تھا کی۔

اپنی خوش مزاجی کی یوریا ڈال کر---تم بتاؤ تم ترقی کی کس راہ پر گامزان ہو---؟"

آنکھوں میں سارے جہاں کی شوخی و شرارت لیئے وہ راستہ گھیر کر کھڑا ہوا تھا۔

"تمہاری بکواس کا ناں میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔۔"

وہ جھلا کر اپنے کیبن میں جانے کا ارادہ ترک کر مڑ کر کافی مشین کی طرف بڑھا۔

"جواب واقعی نہیں ہے یا سوال سے پہلو تہی کر رہے ہو۔۔؟"

تیر کی طرح سیدھا مگرذو معنیٰ سوال پر کافی مشین آپریٹ کرتے ہوئے عاشر نے برہم نظروں سے اسے گھورا جو مزے سے کاؤنٹر سے ٹیک لگائے اس کی حالت سے محظوظ ہورہا تھا۔

پرسوں شام ہے ناں میرا سردار جی کے ہاتھوں کی بنی پالک پنیر کھانے کا من کر رہا تھا۔اور تم" تو جانتے ہو میں من کی من میں رکھ کر مربہ نہیں بناتا بلکہ فوراً لبیک کہتا ہوں۔۔ویسے تمہیں معلوم ہے سردار جی بڑے خفا ہیں تم سے۔۔؟کن آنکھیوں سے عاشر کو دیکھتے اس نے قصداً ڈرامائی وقفہ لیا عاشر لب بھینچے کافی مشین کو گھورتا رہاکیونکہ ساری بکواس کا لبِ لباب وہ جانتا تھا۔

کہ رہے تھے عاشر پرا نے بڑی غیرت برتی ہے میرے ساتھ، پرجائی جی کو پہلی بار ساڈے" ڈھابے تے لیکر آئے اور سادی سی کڑی چاول کھلایا اور پیمنٹ بھی دے گئے مینو بڑے شکوے "ہیں عاشر پرا سے۔۔پتا ہے جواباً میں نے انھیں کیا کہا۔۔۔؟

سردار جی کی من و عن نقل اتارنے پر کپ اٹھاتے ہوئے عاشر نے ایک ملامتی نظر اس ڈالی تو وہ بے شرمی سے بتیسی دکھانے لگا۔

میں نے کہا سردار جی میں تو بہت خوش ہوں۔۔ بھئی !!میرے یار کی نگاہیں بدل رہی ہے اور"

نگاہ بدلنا تو دل کی دنیا میں آئی تبدیلیوں کا اشارہ ہے۔۔میں واقعی بہت خوش ہوں تیرے لیئے۔۔۔"

اس کے کندھے پر دباؤ ڈالتا سفیان مسرت آمیز انداز میں بولا۔

"تو جیسا سمجھ رہا ہے ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ "کندھے سے اس کا بازو ہٹاتا خشک لہجے میں فوراً تردید کر گیا تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟"

"مطلب یہ فلاسفر صاحب !اس دن کوئی شوقیہ میں آپ کی وکیل صاحبہ کے ساتھ لنچ ڈیٹ پر دو بچوں کے ساتھ نہیں گیا تھا بلکہ آپ کی مہربانی سے رات لیٹ سویا تھا تو صبح لیٹ آنکھ کھلی تھی،دوسرا محترمہ نے کچن میں بھی اعلیٰ قسم کا دنگل مچا دیا تھا اور میں کوئی سٹار پلس کی بہو تو ہوں نہیں جو جھٹ پٹ سب صاف کردیتا سو باہر کا پلان بنانا پڑا اور نہ ہی اتنا بے مروت ہوں جو انھیں گھر چھوڑ جاتا۔۔۔"

ایک ہی بار میں عاشر نے جیسے اس کی خوش گمانی کے غبارے سے ساری ہوا ہی نکال دی تھی۔

آن کی آن میں ہواؤں میں اڑ رہے سفیان کی آنکھوں کی شوخ چمک چہرے کی چار سو وولٹ کی روشنی مانند پڑی اور بلیوں اچھل رہا دل کھٹا ہوا۔اور واحد غصہ عود آیا۔

کیوں؟ میں رات بھر تیرے سرہانے چاند اور پریوں کی کہانی سنا رہا تھا یا ڈھول پیٹ رہا"

"تھا۔۔؟اپنی زندگی کی ہر غلط کا الزام تو سفیان سعید پر تھوپ دے بس!!۔۔

جلے بھنے سفیان کا بس نہیں چلا کی وہ عاشر کا سر پھاڑ دے۔کتنے ارمانوں سے اسے چھیڑنے آیا تھا اور عاشر نے۔۔

"اب کریڈیٹ جاتا ہی تجھے ہے تو میں کیا کروں۔۔۔؟"

اس کے منہ پھلانے پر عاشر مسکراہٹ دبا گیا۔

"منہ نہ کھلواو تم میرا۔۔۔"

غصہ سے عاشر کے ہاتھ سے کافی مگ چھین کر لبوں سے لگاتا وہ کچھ اور خفا ہوا۔

"تم۔۔۔"

عاشر اس کے ہاتھ سے مگ واپس لینے ہی لگا تھا کی پوکیٹ میں فون رِنگ ہوا۔

"یہ۔۔۔۔"

سکرین پر وکیل صاحبہ بلنک ہوتا دیکھ اس کی آنکھیں تحیر سے پھیلی۔

"اب کہ دے یہ جو بھی ہے اس کی وجہ بھی سفیان سعید ہے۔۔"

سفیان کا ناراضگی موڈ آن تھا۔

"اس کی تو خالصتاً تو ہی وجہ ہے۔۔"

سکرین سفیان کی آنکھوں کے آگے لہرا کر کال یس کر کے فون کان سے لگا گیا۔

"!!ہیلو"

"السلام علیکم! رمشاء ہیر۔۔"

بھاری ہیلو کے جواب میں رمشاء نے سلامتی کے ساتھ احتیاطاً اپنا تعارف بھی کرایا تھا۔

جس پر عاشر نے فون کان سے ہٹاکر فون کو یوں گھورا جیسے وہ رمشاء ہو۔

"جی! مسہ زبانی تو نہیں لیکن اتفاق سے موبائل میں آپ کا نمبر سیو ہے۔سو فرمائیں وکیل صاحبہ کیسے زحمت کی آپ نے۔۔۔؟"

گمبھیر آواز میں موصول ہوئے طنزیہ جواب پر حجاب پن لگاتے ہوئے اب کے رمشاء نے ترچھی نظروں سے سائیڈ ٹیبل پر رکھی گبر سنگھ کی کنجوس مسکراہٹ والی تصویر کو گھورا۔

مجال ہے جو یہ شخص کبھی طنز سے پاک لہجہ استعمال کرلے۔۔اس کے دانت پسے۔

"واقعی کچھ فرمانے کیلئے کال کیا ہے یا بائی چانس لگ گیا۔۔۔؟"

توقف سے ایک اور طنز کانوں میں امرت رس گھول گیا۔

"نہ تو آپ کا نمبر ایمرجنسی نمبر ہے اور نہ ہی میری ڈائل لسٹ کا سب سے کامن جو یوں ہی لگ جائے۔۔"

شریں آواز میں حسب توقع کرارا جواب ملنے پر عاشر کی لبوں کے کنارے پر ہلکی سی مسکراہٹ پھوٹی تو بغور اسے دیکھ رہے سفیان کے ایبرو استعجابیہ اُپر اُٹھے۔

"بہت خوب پھر فرمائیں اس زحمت کی وجہ۔۔؟"

وہ ہمہ تن گوش ہوا۔

"دراصل میں باہر جارہی ہوں۔۔۔"

کہاں۔۔۔؟"بلا ارادہ سوال پھسلا۔"

ایئر۔۔ای مین ایسے ہی ایک ضروری کام سے۔۔مان اور آرو کو صباء بھابی کے پاس چھوڑ دیا"

"ہے واپسی پر آپ پک کر لیجئے گا انھیں۔۔

بر وقت زبان سنبھال کر بچوں کے متعلق بتاتی اپنا بیگ اٹھاکر آئینہ میں اپنا مکمل عکس دیکھتی وہ غیردانستہ طور پر عاشر کی جانب سے کسی استحاق و اختیار بھرے سوال یا ہدایت کی منتظر تھی۔

"!!اوکے"

لیکن دوسری طرف سے بے حد مختصر جواب اجنبیت سے موصول ہوا تھا۔

"اوکے !دین فی امان اللہ۔۔"

کچھ بوجھل پن سے جواب دیتی وہ کال ڈراپ کرگئی۔کچھ امید کے دئے بے وجہ ہی جل اٹھتے ہیں شاید لگلے لمحے ہی بجھ کر ہرسوں دھواں دھواں کرنے کیلئے۔۔

"!!فی امان اللہ"

زیر لب لفظ دہراتے اس کا دل بھی عجیب ہوا تھا۔

یہ تو اپنی بیوی سے بات کر رہا تھا یا پڑوسن سے۔۔؟ "اس کے فون کان سے ہٹاتے ہی"

سفیان نے تیوڑی بل نمودار کئے اپنے کومل جذبات کے الف ب سے بھی نابلد جگری یار کو گھورا۔

اب اس میں کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟"وہ چڑا۔"

کوئی مسئلہ نہیں۔۔بس !اتنا کہوں گا ہماری مخالف صنف کے جذبات نازک آبگینہ جیسے ہوتے" ہیں۔ہم اگر انھیں تھوڑا سا وقت تھوڑی سی توجہ اور وفا کا ایقان سونپ دیں تو جواباً وہ اپنا تن من دھن نچھاوڑ کردیتی ہے۔ اپنی نگاہوں میں الفت کے رنگ لاکر دیکھ میرے یار بس ایک "نگاہ الفت "تیرا نظریہ بدل دے گی۔۔"کافی مگ واپس اسے تھماتا سفیان نرمی سے کہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔

پیچھے عاشر کئی ساعت اسی پوزیشن میں کھڑا ان لفظوں کی معنیٰ مفہوم میں الجھا رہا۔دل نے جو اشارہ کیا تھا ذہن کے پاس اس کی مخالفت میں دلائل کا انبار تھا۔

خود سے جیتنے کی ضد ہے

ہمیں خود کو ہی ہرانا ہے

میں بھیڑ نہیں ہوں دنیا کی

میرے اندر ایک زمانہ ہے

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

پھر آفس میں پورا دن رمشاء کے آخری بوجھل الفاظ اس کی سماعت میں گونجتے رہے تھے۔جس پر وہ کئی بار جھلا گیا تھا۔

آفس سے سیدھا وہ گھر آیا تھا۔گھر سے فریش ہوکر سفیان کے پاس سے بچوں لیتا ہوا باہر گھمانے لیکر نکل گیا تھا مغرب کے کافی دیر بعد واپسی ہوئی تو تب تک بھی رمشاء کی واپسی نہیں ہوئی

تھی۔بچے اس کیلئے پریشان ہورہے تھے اور اس کا پتا ہی نہیں تھا اور نہ وہ کال لے رہی تھی۔دل ہی دل وہ بھی اس کی اس غیر ذمہ دارانہ حرکت پر خائف تھا۔

عشاء کے بعد کہیں جاکر اس کی واپسی ہوئی لیکن طبیعت میں وہ بشاشیت ڈھونڈنے سے بھی مفقود تھی۔بچوں کے ساتھ بے تہکان بولنے والی بچوں کے سوالات پر بس ہوں ہاں پر اکتفا کر رہی تھی۔عاشر حیران تو کافی ہوا تھا لیکن حیرانگی کا اظہار حسب سابق اس نے کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"!!اللہ"

رات کا نجانے کونسا پہر تھا جب گہری نیند میں سویا عاشر جبڑے پر ہوئے زبردست حملے پر کراہ کر اٹھا۔چہرے پر تکلیف دہ اثار لیئے جبڑا سہلاتے ہوئے نیند سے بوجھل آنکھوں کو حملہ آور کی تلاش میں گھمایا تو کندھے پر دھرے پیر کو دیکھ کر معلوم ہوا کی حسب سابق یہ فلائینگ کک مان صاحب نے آزمائی ہے۔

جانے یہ لڑکا نیند میں کس دنگل مقابلہ میں حصہ لینے نکل جاتا ہے .جو پورے بیڈ کو دنگل اکھاڑا" سمجھ کر لوگوں پر داؤ آزماتا رہتا ہے۔۔"

اٹھ کر مان کو سیدھا سلاتا وہ ٹیڑھے میڑھے منہ کرکے جبڑے کی درستگی کی تصدیق کرتا بڑبڑا بھی رہا تھا۔

"لیکن یہ اس طرح۔۔۔"

مان پر کمفرٹر برابر کرتے ہوئے یکایک اسے یاد آیا یہاں تو رمشاء سوئی تھی۔اور رمشاء کے سونے کے بعد اتنی جگہ بچتی نہیں تھی کی مان گھڑی کے کانٹے کی طرح گھوم سکے۔اس کا مطلب تو یہی تھا کی وہ کافی دیر سے بیڈ پر سے غائب ہے۔

"واش روم کی لائٹ بھی آف ہے اور سائیڈ روم کی بھی پھر یہ گئی کہاں۔۔۔؟"

نائٹ بلب کی نیلگوں روشنی میں دونوں دروازوں کو اندر سے مقفل دیکھ عاشر کا تشویش زدہ ہونا جائز تھا۔

احتیاط سے آرو پر کمفرٹر برابر کرتا وہ سائیڈ سے اپنا فون اٹھاکر بیڈ سے نیچے اُتر آیا تھا سلیپر پہن کر ماتھے پر فکر و تشویش کے بل لیئے دروازے کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے اس کے ذہن میں صرف اور صرف رمشاء تھی۔چند ساعت پہلے کا نیند کا غلبہ جیسے اسے غیرموجود دیکھ کر بالکل ہی ہرن ہوگیا تھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

نیم اندھیرے گھر میں اس کی تلاش میں متفکر نگاہیں دوڑا رہے عاشر کی تلاش چاند کی اُجلی روشنی میں نہائے لاؤنج میں ختم ہوئی تھی جہاں وہ گلاس وال پر دھرے سارے بھاری پردے ہٹاکر خود سراپا چاندنی میں نہائی گلاس وال سے باہر نظر جمائے مبہوت کرد ینے والا منظر پیش کر رہی تھی۔

ٹھٹھک رکا تو چند ساعت ضدی دل کی ہٹ دھرمی پر نظر اس منظر سے الجھی رہی پھر سر جھٹکتا

وہ آگے بڑھا۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔؟"

گلا کھنکار کر دھیمی آواز میں مخاطب کیا لیکن جواب ندارد شائد وہ کسی گہری سوچ میں غرق تھی۔

"!رم۔رم۔رمشاء"

ہچکچاہٹ کے ساتھ پہلی بار اس کا نام لیتے ہوئے عاشر نے اس کے شانے پر نرمی سے ہاتھ دھرا۔۔

"ہوں۔ہاں۔۔۔؟"

"وہ جیسے گہری نیند سے جاگی تھی۔آپ۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟

چہرے پر تیزی سے ہاتھ پھیر کر جیسے اس نے اپنے حواس کو یکجا کیا تھا۔

"یہی میرا سوال ہے آپ رات گئے یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔؟"

بغور چاندنی میں دمک رہے نقوش پر نظر گاڑھے وہ نرمی سے مستفسر تھا۔

"کیوں؟ آپ کو میری فکر ہو رہی تھی۔۔؟"

ازلی خود اعتمادی سے اس نے براہ راست نگاہیں چار کی تو لحظے کو عاشر سٹپٹا گیا۔

"آپ بیڈ پر موجود نہیں تھیں۔۔"

وہ سنبھلا۔

"تو آپ کو فکر ہوگئی۔۔؟"

اس کا سوال برقرار تھا۔

"مان گرنے والا تھا۔۔"

اس نے اپنی طرف سے ٹھوس جواز دیا۔

"پھر بھی آپ اسے چھوڑ کر میری فکر میں باہر چلے آئے۔۔؟"

اس کا موقف ایک ہی تھا۔

"سائیڈ پر تکیہ لگاکر آیا ہوں۔۔"

وہ تذبذب کا شکار ہوا۔

"بلا آخر آپ تسلیم کر رہے ہیں کی فکر ہورہی تھی۔۔؟"

وہ جسے بضد تھی عاشر سے قبول کروانے کیلئے یا پھر اپنی کچھ دیر پہلے والی کیفیت سے عاشر کا دھیان ہٹانے کیلئے۔

"وکیل صاحبہ رات کے ڈھائی بجے آپ کو بالکل بھی ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے کی آپ ایک قابل وکیل ہیں۔۔"زچ ہوکر اس نے فہمائشی نظروں سے گھورا تو وہ کھل کر مسکرادی۔

"لیکن آپ کو ٹھوس جواز و دلائل کی اشد ضرورت ہے یہ ثابت کرنے کیلئے کی آپ کو میری فکر یہاں کھینچ کر نہیں لائی ہے۔۔"

متبسم و متحمل لہجے میں جتاتی وہ ایک بار پھر عاشر کو لاجواب کرگئی۔

"اوکے !آپ جرح جیت چکی ہیں سو اب آپ بتائیں گی یہاں اتنی رات گئے تارے گننے کا خیال

"آپ کو کیونکر آیا--؟

لمحاتی توقف لیکر وہ واپس اسی موضوع پر آیا۔

طنز و تشنیع کی خدا داد صلاحیت کے علاوہ حسِ مزاح بھی آپ کی شخصیت میں شامل ہے یہ"

"راز ابھی مجھ پر منکشف ہوا ہے--

وہ ہنوز ٹال مٹول پر مضر تھی۔

بحث و مباحثہ کے علاوہ آپ نے ٹال مٹول میں بھی ڈپلوماز کئے ہیں یہ راز بھی مجھ پر ابھی"

افشاں ہوا ہے--"وہ بھی دوبدو چوٹ کر گیا۔

"لیکن آپ ٹلنے والی شئے نہیں ہیں--"

اس کی جلی کٹی سے رمشاء کو لطف آیا۔

"پھر بھی آپ ٹالنے پر مضر ہیں--"

وہ برجستگی سے بولا۔

"ہاہاہاہا---ہاہاہا---

رمشاء نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے چند ساعت اس کی طرف دیکھتی کھلکھلا اٹھی تو عاشر نے بھی اب کے اپنی مسکراہٹ روکنے کی کوشش نہ کی وہ بھی کھل کر مسکرادیا۔

رات کے تیسرے پہر آپسی عداوتوں و کدورتوں کو بھلائے چاندنی میں سراپا نہائے دونوں مسکراتے وجود اور لاؤنج میں ایک دوسرے میں سماتا ان کا مکمل سحر انگیز سایہ دیکھ تنہا سفر پر

گامزان چاند بھی ان کی بے ریا مسکراہٹ پر مبہم سا مسکرادیا تھا۔

"ویسے میں دعوے کے ساتھ کہ سکتی ہوں آپ وکیل ہوتے تو کمال کے ہوتے۔۔۔"

روشن آنکھوں میں پرلطف سرکشی لیئے سراہ کی آڑ میں وہ اس کے حجت کے انداز پر چوٹ کر رہی تھی۔

"شکر !میں وکیل نہیں ہوں!۔۔"

"شکر کیوں۔۔؟"

اگر وکیل ہونے کا مطلب یہ ہے کی بندہ اپنی پریشانیاں کسی سے شیئر نہ کرے یہ سوچ کر کی" میں قابل ہوں اور میں ڈیل کرسکتا ہوں اور جرح کی عار میں اندر ہی اندر خود سے لڑتا خود کو تنہا کرتا "رہے تو بہتر ہی ہے ناں کی میں وکیل نہیں۔

وہ بھی دوبدو چوٹ کرگیا تو اب کے رمشاء یاسیت سے مسکرائی۔

"ایسی بات نہیں ہے۔۔"

نفی میں سر کو جنبش دیتی ایک بار پھر رخ موڑ کر نگاہیں تنہا چاند کے ساتھ چھیڑ خانی کر رہے ستاروں سے جھلمل کرتے آسمان پر مرکوز کرگئی۔

اس بات پر میرا بھی پورا ایقان ہے کی شیئر کرنے سے پروبلمز کی شدت میں کمی واقع ہوتی" ہے،لیکن یہ بھی تو ایک حقیقت ہے نہ کی ہم عموماً اپنے مسئلہ ان ہی کے ساتھ شیئر کرتے ہیں جو دل کے بہت قریب ہوتے ہیں،دل کو یقین ہوتا ہے کی اس شخص کا سن لینا ہی آدھے

درد کی دوا ہے۔۔لیکن اس عمل میں اکثر اوقات یہ نادان دل اس انسان سے چپکے سے کچھ امیدیں بھی وابستہ کرلیتا ہے۔اور میں اس معاملے میں بہت زیادہ سیلفیش ہوں،میں اپنی امیدوں کا مرکز اس ذاتِ پاک کے بعد صرف اپنی ذات کو رکھنا چاہتی ہوں،کیونکہ اکثر تیسرے وجود سے امدیں ٹوٹنے کیلیئے وابستہ ہوتی ہے،اور ٹوٹی امیدوں سے بڑی تکلیف کوئی نہیں ہوتی سو میں مجتنب ہی رہتی ہوں اس معاملے سے۔۔"

ایک طرز پر بہتے دریا سا دھیما لب و لہجہ گہرے تجزیہ پر محمول الفاظ فضا میں جیسے فسوں پھوکا گیا تھا عاشر مسمرائز ہوا۔

ابھی کی بات سن لیں کافی دیر سے میں تاروں سے دل ہی دل مخاطب تھی اور ساتھ ہی انھیں گن بھی رہی تھی۔۔آپ آئے اور گنتی بھلا دی۔۔اور اب دماغ از سر نو ان لامتناہی ستاروں کو گننے پر بضد ہے،جبکہ وہ واقف ہے کی یہ بچکانی ضد ہے۔۔"

اور اسی دوران دل سے حسرت بھری ہوک اٹھی ہے کی کاش !جس طرح آسمان سے نگاہ ہٹتے ہی ذہن سے ستاروں کی تعداد پلک جھپکتے محو ہوگئی۔۔اگر اسی طرح ایک تلخ فیز سے گزرنے کے بعد اس سے جڑی یادیں جو اصل تکلیف سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہے وہ بھی دل و دماغ سے محو ہوجاتی تو زندگی کس قدر سہل ہوجاتی ۔۔لیکن یہ "کاش "ہی تو لاعلاج ہے۔۔"

کھلتے نقوش پر غالب تکلیف کی پرچھائیاں، نجم سحر سی تابناک آنکھوں میں بھور کا ملگجا اندھیرا، پنکھڑی لبوں پر دبی دبی سی آہ،اس کا پُر منور سراپا یکا یک یاسیت کے گھٹاٹوپ اندھیرے میں

ڈوبا، جیسے اچانک ہی پورے چاند کی رات پر اماوس کی رات نے غلبہ پالیا ہو۔

عاشر کا دل بے چین ہوا۔

بقول سفیان کے میں خشک مزاج ہوں حسِ لطافت سے عاری۔اور وہ سچ ہی کہتا ہے میں ایسا" ہی ہوں۔۔ "درمیان حائل پرتکلف خاموشی دبیز چادر کو عاشر کی مبہم آواز نے چاک کیا۔رمشاء کا سکوت ٹوٹا تاہم وہ مڑی نہیں۔

اور میں نے سنا ہے مسئلہ بہت قریبی کے علاوہ یکسر اجنبی سے بھی شیئر کیا جاسکتا ہے،آپ" اجنبی سمجھ کر شیئر کرنا چاہیں تو میں ایک بہترین رازداں ثابت ہوسکتا ہوں،اور اعتبار شرط بھی نہیں ہوگی۔۔بے شک مجھے ٹوٹی ہوئی چیز جوڑنا نہیں آتا،لیکن میں چیزیں توڑتا بھی نہیں ہوں۔۔۔ "آزمائش شرط ہے۔

اسی بھاری لہجے میں یقین دہانی کرانے پر اب کے رمشاء کو مڑ کر اسے دیکھنا ہی پڑا۔

ساتھ ذرا سی نرمی برتی جانے پر اس صدیوں کے فاصلہ پر کھڑے شخص کو مسیحا ماننے پر بضد دل کو سمجھانا بھی۔۔جو حجت و تکرار میں جتا تھا۔

"میں منتظر ہوں اگر آپ مناسب سمجھیں تو۔۔"

وہ نجانے کیوں اپنی رقیب کو بے چین دیکھ بے چین ہورہا تھا۔

بہت شکریہ !آپ سے بات کرکے واقعی بہتر محسوس کر رہی ہوں،لیکن ایسا کوئی مسئلہ نہیں" "جو میں آپ کے ساتھ شیئر کروں۔۔ہمیں چل کر سونا چاہیئے۔۔

وہ سنبھل کر کہتی واپسی کیلئے مڑی تو عاشر ایک خفگی بھری نظر اس پر ڈال کر لمبے لمبے ڈگ اٹھاتا اس کے آگے نکل گیا۔

"!!!ایم سوری"

اس کی چوڑی پشت دیکھ وہ زیر لب بڑبڑائی۔

"!!سنیں"

بیڈ پر اپنی جگہ دراز ہوتے رمشاء نے نیچی آواز میں عاشر کو پکارا جو آرو کی طرف کروٹ بدلے شائد خفگی کا اظہار کر رہا تھا۔

"یو شُڈ اسمائیل اوفین !اٹس سوٹس یو۔۔۔"

جواب ندارد پاکر وہ توقف سے اس کی چوڑی پشت پر نظر جمائے بولی تو آرو کے بالوں میں انگلیاں چلارہے عاشر کی قوی انگلیوں کی حرکت بے اختیار دھمی۔۔

گزر گیا جو زمانہ اسے بھلا بھی دو

جو نقش بن نہیں سکتا اسے مٹا بھی دو

کھلے گا ترک تعلق کے بعد باب فنا

یہ آخری پردہ بھی اب اٹھا ہی دو

پشت پر پرتپش نظروں کا اثر زائل ہوا تو عاشر نے رخ موڑ کر دیکھا اس کا رخ دوسری جانب تھا۔

چند ساعت اسی طرح اس کی پشت گھورتا بے ساختہ مسکرایا پھر نفی میں میں سرہلاتا بھاری

پپوٹے موند گیا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

اگلی صبح ناشتہ کے دوران ہی اس کا فون رنگ ہوا تھا اور سکرین پر نگاہ ڈالتے ہی عُجلت میں بقیہ ناشتہ ویسے ہی چھوڑ کر کرسی گھسیٹتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔عاشر سمیت دونوں بچوں نے بھی حیرانگی سے اسے دیکھا جواباً امپورٹنٹ کام سے نکلنا ہوگا کہتی وہ روم کی طرف بڑھی تھی۔بامشکل دو منٹ میں حجاب پن لگاتی ہوئی باہر آئی اور دونوں بچوں کو پیار کرکے جلد آنے کا کہہ کر ہوا کے گھوڑے پر سوار نکل گئی۔عاشر کے لبوں تک آیا سوال وہیں دم توڑ گیا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

زِندگی پھُول ہے ، خُوشبُو ہے ، مگر یاد رہے
زِندگی ، گردشِ حالات بھی ہو سکتی ہے
چال چلتے ہوئے ،شطرنج کی بازی کے اصُول
بھُول جاؤ گے ، تو مات بھی ہو سکتی ہے

تنے نقوش، بھینچے لب، سلگتی کنپٹیاں اور سختی سے پیوست لبوں سنگ مستحکم و مضبوط قدم اٹھاتی آج قریب دو مہینے بعد وہ صدیقی مینشن کا قوی ہیکل گیٹ عبور کر اندر داخل ہوئی تھی۔

وسیع سرسبز و شاداب گارڈن عبور کر خوبصورتی سے آراستہ کشادہ حال سے گزر کر سلیقہ سے سجے ڈرائینگ روم میں داخل ہوکر نشست سنبھالنے تک اس نے اپنے دل و دماغ میں کوئی قابل ذکر تبدیلی محسوس نہیں کی تھی۔وہاں فقط گہرا سکوت تھا نہ ڈر تھا نہ خوف نہ ہی کسی قسم کا کوئی غیر

معمولی پن۔۔

پچھلی پوری رات اور آج پورا دن بنا پانی کا ایک بوند حلق سے اتارے بختیاور صدیقی کی آفس کی ویٹنگ روم میں بیٹھی وہ خود کو ہر طرح کی صورت حال کیلیئے تیار کرچکی تھی۔

وہ جانتی تھی بختیاور صدیقی کا کل قصداً ایئر پورٹ پر اسے نظر انداز کرکے اس لنگور کی گاڑی میں سوار ہونا اور آج بھی جان بوجھ کر میٹنگ کا بہانہ کر انتظار کروانا،اسے بس یہ احساس دلانے کیلیئے تھا کی وہ اپنے موقف سے ایک انچ نہیں ہیلیں گے۔

اور وہ بھی کل ایئر پورٹ اور آج پورا دن آفس میں اسی لیئے بیٹھی رہی تھی کی انھیں جتاسکے کی نہ وہ سرکش نافرمان ہے اور نہ ہی ہدف کی کچی۔اس نے جو کیا اس کا اسے نہ پچھتاوا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی پشیمانی۔ تبھی وہ ان سے نگاہیں ملاکر بات کرنے یہاں بیٹھی ہے۔

وہ مشرقی دیوار سے لگے صوفے پر پرسکون انداز میں براجمان محو انتظار تھی اور مغربی دیوار پورا شوکیش تھا جس میں بختیاور صدیقی کی فخریہ کامیابی کے اسناد،تمغے،میڈلز اور مختلف موقعوں پر نامی گرامی اشخاص کے ساتھ لی گئی فریم میں مقید تصاویر نفاست سے سجی ان کی واہ واہ کر رہی تھی۔

جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا اس شوکیش کو ایسے ہی سجا ہوا دیکھا تھا جس میں وقتاً فوقتاً فرق یوں آتا رہا تھا کی ان اسناد وغیرہ کی جگہ تبدیل ہوتی رہی تھی۔۔

سرسری سی نگاہ اپنے باپ کی کامیابیوں کی لمبی فہرست پر ڈالتے ہوئے اس کی نظر سینٹر ٹیبل پر

تازہ پھولوں سے سجے بیش قیمتی سراہی دار گلدان پر ٹھہری تو ہاتھ بے اختیارانہ ہی ان پتیوں کی نرماہٹ محسوس کرنے کیلیئے آگے بڑھے۔

ابھی انگلیاں پھول تک رسائی نہ پاسکے تھے کی باہر سے اُبھری بھاری قدموں کی چاپ پر چونکنے کے باعث کانٹوں سے واسطہ پر گیا۔

لبوں سے ہلکی سسکاری خارج ہوئی ساتھ انگلیوں کو دیکھا تو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی پر خون کی بوند نمودار ہوچکی تھی۔لیکن ٹشو اٹھانے تک کی مہلت نہیں ملی جب خشونیت بھرے تاثرات لیئے بختیاور صدیقی کروفر سے چلتے اندر داخل ہوئے۔۔

"السلام علیکم ڈیڈ!!۔۔۔"

مٹھی سختی سے بند کرتی وہ مودب سی کھڑی ہوگئی۔

جواباً ایک ترش نظر اس پر ڈالتے وہ اس کے مقابل صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھاکر براجمان ہوگئے تھے۔

"ہائے رمشاء !وہاٹ آ سرپرائز۔۔۔"

وہ اپنی جگہ بیٹھنے ہی لگی تھی کی دروازے پر خباثت بھری مسکراہٹ لیئے نمودار ہوئے لنگور کو دیکھ اس کے اعصاب چٹخے۔

ہائے !میں یہاں اپنے ڈیڈ سے نہایت ہی ضروری اور ذاتی بات کرنے آئی ہوں،جس میں کسی" تیسرے کی موجودگی مجھے بالکل بھی اچھی نہیں لگے گی سو ای ہوپ تم مائنڈ نہیں کروگے اسفند

"یار--

شائستہ لب و لہجے میں لفظوں کو انگارے کی مانند پیس کر بہسم کرتی نگاہوں سے اس نے اسے وہیں سے دفع ہونے کا اشارہ کیا تھا۔

"!!رمشاء"

ان کے بھینچے لہجے میں تنبیہ تھا۔

"سوری ڈیڈ!--"

وہ معذرت خواہاں مگر قطعیت سے بولی تو انھوں نے مسمسی شکل بنائے کھڑے اسفند یار کو جانے کا اشارہ کیا۔

وہ ایک قہر آلود نظر رمشاء پر ڈالتا ہوا مڑ گیا تھا اور وہ مطمئن سی تمام تر خود اعتمادی کے ساتھ اپنے نشست پر براجمان ہوئی--

"جو کہنا ہے جلدی کہو وقت نہیں ہے میرے پاس--"

وہ اسی خشونیت بھرے انداز میں معجلتاً بولے۔

آپ کے پاس تو کبھی بھی ہمارے لیئے وقت نہیں تھا ڈیڈ--"لبوں سے بے ساختہ شکوہ پھسلا۔"

"اسی کا صلح دیا ہے جگ ہنسائی کرواکر--"

جواباً انھوں نے تنفر بھری نظر اس پر ڈالی--

"میں نے کوئی ایسا ذلت آمیز کام نہیں کیا ہے ڈیڈ جس سے آپ کی جگ ہنسائی ہو--"

اس کی آواز نیچی مگر مضبوط تھی۔انھوں نے نفرت سے ہنکار بھرا تو وہ مزید گویا ہوئی۔
"میں نے جو کیا اپنی مرضی سے سوچ سمجھ کر جائز طریقہ سے کیا۔۔آپ کی سرکشی یا نافرمانی میرا ارادہ قطعاً نہیں تھا۔ہوتا تو میرا طرز عمل کچھ اور ہوتا اس بات کو کہیں نہ کہیں آپ بھی جانتے ہیں۔۔۔"

بدتمیزی یا تلخ کلامی اس کا مقصد تھا نہیں سو وہ تحمل سے گویا ہوئی۔لیکن جواباً بختیاور صدیقی پھٹ پڑے تھے۔

"میں صرف اتنا جانتا ہوں میری بیٹی نے ایک دو کوڑی کے آدمی سے شادی کی ہے جس کی اوقات ہمارے مٹی میں اٹے جوتے کی نوک چھونے کی نہیں ہے اسے ہماری بیٹی نے سرکاتاج بنا لیا ہے۔۔۔۔اور میں صرف اتنا جانتا ہوں کی اسے اس جرات کی بہت بڑی قیمت چکانی پڑے گی،بہن کی گھٹیاں ترکیب کام نہیں آئی تو وہ کم ذات لوگ اب۔۔۔"

"!!!ڈیڈ پلیز"

وہ غرور ہستی کی حدود سے تجاوز کرتے حقارت آمیز انداز میں کسی کی ذات کے پرخچے اُڑائے جارہے تھے کی رمشاء کا ضبط جواب دے گیا۔

"نو !اگر تمہیں یہ لگتا ہے کی تم نے چار کیس اچھے سے سولو کرکے اور چند اچھے وکیلوں میں اپنا نام سر فہرست لاکر مجھ سے جیت جاؤگی اور انھیں اس بار میرے عتاب سے بچا لوگی تو یہ تمہاری بہت بڑی بھول ہے۔۔۔۔"سائیڈ ہتھی پر ہاتھ مارتے خون آشام انداز میں وہ غرائے

تھے۔

معذرت کے ساتھ اگر آپ کو لگتا ہے ڈیڈ کی ماضی پھر سے دہرائی جائے گی تو یہ آپ کی بھول" ہے۔۔"جواباً وہ بھی مودب مگر سپاٹ سے انداز میں باور کرا گئی۔

میں نے تمہیں اس قابل اسی لیئے بنایا تھا کی تمہاری آنکھوں میں بغاوت کی چنگاڑیاں"

"دیکھوں۔۔۔؟

اس کے نڈر انداز پر بختیاور صدیقی کے اندر باہر آگ سی بھڑکنے لگی تھی۔

آپ کی نگاہوں کا دھوکہ ہے ڈیڈ یہ بغاوت نہیں مصلحت ہے۔۔وہ تصحیح کرتی بولی۔باقی آپ" بھی جانتے ہیں اس کٹھن مساوت کو طے کرنے کیلیئے اتنے سالوں کی جلا وطنی میں نے کس شرط "پر کاٹی ہے۔اور ایک بار پھر معذرت لیکن آپ نے اپنے قول کا پاس نہیں رکھا۔۔"اس" کے مودب لہجے سے آخر تک تاسف نمایاں ہوا۔۔

"!!رمشاء۔۔۔"

بے دھڑک آئینہ داری پر وہ غضبناک انداز میں دھارتے ہوئے جھٹکے سے کھڑے ہوئے تھے۔۔ غیظ و غضب سے سرخ انگار چہرہ،لہو ٹپکاتی آنکھیں اور غصہ و قہر سے متزلزل تنفسی نظام، سختی سے مٹھیاں بھینچے وہ ضبط آزما رہے تھے۔

"ڈیڈ پانی۔۔۔"

جلدی سینٹر ٹیبل سے گلاس اٹھاکر اس نے ان کی طرف بڑھایا جو لگلے ہی لمحے چھناکے کی آواز

سے کرچی کرچی ہوگیا تھا۔

"اگر تمہیں یہ لگ رہا ہے کی تم مجھے وہ بوسیدہ شرط یاد کروا کر اس ٹکے ٹکے کی نوکری کرنے والے کم ذات کو مجھ سے بچالوگی تو یہ خیال ذہن سے نکال دو۔۔اور اگر واقعی وہ اس میں ملوث نہیں اور تم اس کی خیر خواہ ہوتو اپنے قدم واپس لے لو میں معافی کی گنجائش اب بھی رکھتا ہوں۔۔۔"

خشونیت بھرے انداز میں اسے از سر نو باور کراتے انھوں نے دروازے کی طرف پیش قدمی کی ہی تھی کی عقب سے اُبھری رمشاء کی حتمنی آواز پر قدم جکڑے۔

"اور اگر آپ کو لگتا ہے کی میں اپنے بھائی کے وارثین کے حق پر غاصب بن جاؤں گی تو یہ خیال آپ کو بھی اپنے ذہن سے نکالنا ہوگا ڈیڈ !۔۔باقی وہ شرط آپ کیلئے بوسیدہ ہوگی میرے لیئے نہیں۔۔کیونکہ اس ایک شرط کی پاسداری کرنے کیلئے میں اپنے بھائی کے آخری دیدار سے محروم رہ گئی۔۔اس کی آواز میں نمی گھلی۔

بختیاور صدیقی کی کروفر سے تنی گردن ڈھیلی پڑی۔لیکن نادم وہ اب بھی نہیں ہوئے تھے۔

"ون لاسٹ ٹائم میں یہ بات کلئیر کر دوں جو کیا ہے میں نے کیا ہے اس سب کی ذمہ دار صرف اور صرف میں ہوں اور کوئی نہیں !اور میں جانتی ہوں اپ جتنے بھی سنگدل صحیح کسی بے قصور کو سزا نہیں دیتے۔۔اور میں نے جو بھی کیا ہے اپنے بھائی کے معصوم بچوں کو ان کا جائزہ حق دلانے کیلئے کیا ہے،اور اپنے مقصد کو پانے تک میں چین سے نہیں بیٹھوں گی۔۔کیونکہ

میں بھی آپ ہی کا خون ہوں ڈٹ جاؤں تو پھر مٹ جاؤں گی لیکن مڑنے کا خیال تک ذہن
"میں نہیں لاؤں گی---
اس کے بے خوف انداز اور چٹان سے مضبوط ارادوں پر لحظے بھر کیلئے بختیاور صدیقی کے
اعصاب پر برف کی سیل جمی تھی۔
لیکن کہنا چاہوں گی ڈیڈ!--اگر آپ نے اب بھی ناانصافی کے اس سلسلہ کو طوالت دی"
"تو آپ اپنا بیٹا تو کھوچکے ہیں بیٹی کھودیں گے---
توقف سے وہ تنفر سے ہنکار بھر کر آگے بڑھے تو وہ دکھ سے بولی۔لیکن وہ نکلتے چلے گئے--
دیکھتے ہی دیکھتے ان کی پشت دھندھلاگئی ساتھ کچھ اوس کے موتی گھنیری پلکوں کا بوجھ بڑھا گئے تو
زخمی انگلی کی پوروں پر انھیں چن کر تاسف سے دیکھتی وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی--

---

"!اؤ مائی گاڈ"
اپنے باپ کی سنگدلی پر ہزار کوشش کے باوجود نکل آئے آنسو کو بے دردی سے رگڑتی وہ بیگ لیکر
ڈرائینگ روم سے برآمد ہوئی ہی تھی کی خباثت سے مسکراتا ہاتھ اٹھائے اسفندیار راہ میں حائل
ہوا تو بر وقت قدم تھامتی رمشاء سختی سے مٹھیاں بھینچ گئی--
ایڈوکیٹ رمشاء صدیقی کی آنکھوں میں چیلینج کے بجائے آنسو--؟ایم ڈیم کنفیوژ--میں تو ڈیسائیڈ"
ہی نہیں کرپارہا ائیدر میں اسے شاکنگ کہوں آر سرپرائزنگ---؟ "جھک کر کمینگی سے آنکھیں

پٹپٹاتا وہ رمشاء کو زہر سے زیادہ برا لگا تھا۔

اسے اپنی بیٹی کی طرح عزیز رکھنے والے مشفق قمر آنکل کا خیال نہیں ہوتا تو وہ لازمی اس لنگور کو معقول طریقہ سے ڈیل کرتی۔لیکن ابھی اسے سنبھلنا پڑا۔

"تم ہوشیار اور ڈیڑھ ہوشیار کے درمیان کا فرق جانتے ہو--؟"

رگوں میں حلول اشتعال کو دباتی طویل سانس کھینچ کر سینے پر بازو باندھے اس کی لہو رنگ استہفامیہ نگاہ اٹھی۔اسفندیار نے تمسخر سے شانے اچکائے۔

ہوشیار اسے کہتے ہیں جو رسک لیکر آر یا پار ہوجائے۔اور "ڈیڑھ ہوشیار "اسے کہتے ہیں جو سیف" کھیلنے کی اوور کانفیڈنٹ میں خلاء میں لٹکا نہ "ایک "کی حد میں رہتا ہے نہ "دو "کی سرحد میں داخل ہوتا ہے،بلکہ "ڈیڑھ "کی دو رائے میں اپنی اوور کانفیڈنٹ کی وجہ سے منہ کی کھاتا ہے--اور تمہارا انجام تو مجھے اس سے بھی برا نظر آرہا ہے ایڈوکیٹ اسفند یار---چہ!چہ!--"

شکاری چال چلتی وہ مکاری سے مسکرا رہے اسفندیار کے قریب آتی مصنوعی تاسف سے دائیں بائیں سرہلاکر استہزائیہ مسکرائی۔

ہاہاہاہا--رئیلی---؟وہ بے ڈھنگے پن سے قہقہہ لگا اٹھا۔"

میرے انجام کی تو خیر ہے،فلحال مجھے تمہاری صورت حال بڑی تشویشناک لگ رہی ہے،کیونکہ مقابل کوئی کچا کھلاڑی نہیں جج بختیاور صدیقی ہیں جن سے جیتنا شیر کے منہ سے شکار چھیننے جیسا ہے--"

مطلب تم ایکسیپٹ کررہے ہو کی تم کچے کھلاڑی ہو۔۔؟ "اس کے اتنے بڑے بھاشن کے" جواب میں رمشاء کا طمانیت بھرا مختصر جواب اس کے چہرے کے سارے مکروہ رنگ نچڑ گیا تھا۔

نو ڈاؤٹ !تم میرے ڈیڈ کو بہت اچھے سے جانتے ہو،لیکن مجھ سے اچھے سے نہیں جان سکتے" کیونکہ رگوں میں میرے بختیاور صدیقی کا خون دوڑتا ہے۔سو ڈیڈ کے متعلق ایک امپورٹنٹ بات میں تمہیں بتاتی ہوں۔۔۔"منہ کی کھائے گیدڑ کی طرح اسے پیچ و تاب کھاتا دیکھ رمشاء کی طبیعت پر چھائی ساری یاسیت ہرن ہوئی اور ازلی خود اعتمادی لیئے وہ رازدارانہ انداز میں قریب جھکی۔

ڈیڈ اپنی پرسنل لائف میں جیسے بھی ہوں۔۔۔لیکن پروفیشنل لائف میں ہزاروں لوگ انھیں" آڈمائیر کرتے ہیں۔اس لیئے نہیں کی وہ ہائی پوسٹ پر ہیں بلکہ اس لیئے کی وہ اپنے پروفیشن کے ساتھ حد سے زیادہ لویل ہیں اور اصولوں کو لیکر بے حد سخت !سو جتنا چاہے تم ان کی چاپلوسی کرلو !اس جی حضوری کے بدلے تم ان سے اپنا مقصد نہیں نکلوا سکتے یہ میں تمہیں لکھ "کر دینے کیلیئے تیار ہوں۔۔

ہوا میں لکھنے کے انداز میں ہاتھ ہلاتی "مقصد "پر خصوصی دباؤ بڑھاکر گویا وہ اس کے قدموں تلے زمین کھینچ گئی تھی۔

"کک۔۔کیسا مقصد۔۔۔"

آن کی آن میں اسفندیار کی پیشانی عرق آلود ہوئی۔

"تم بہتر جانتے ہو۔۔"

اس کے بچکانہ سوال پر وہ محظوظ کن انداز میں مسکرائی۔

"ننن۔۔ نجانے تم کیا کہہ رہی ہو۔۔"

تم تو جانتے ہو ناں ایڈوکیٹ اسفندیار !ہماری زبان میں زبان لڑکھڑانا کس بات کی علامت ہوتی"

"ہے۔۔۔؟

اپنی تڑیاں بھول کر بغلیں جھانکتا وہ خاصہ مضحکہ خیز لگ رہا تھا رمشاء بامشکل بلند قہقہہ ضبط کر پائی۔

خیر !یہ باتیں تو ہوتی رہے گی میں سیریس نوٹ پر تمہیں وارن کر رہی ہوں۔یہ میرے اور"

میرے ڈیڈی کی بیچ کی جنگ ہے اگر اس میں تم نے اپنی مکار چالیں شامل کرنے کی ذرا بھی کوشش کی تو ٹرسٹ می !وہ حشر کروں گی کی حشر تک اپنا حشر یاد رکھو گے۔۔سو دس ٹائم ڈونٹ

"ایون یو ڈیر!!۔۔۔

دبی آواز میں غضب کا ٹھہراؤ لیئے انگلی اٹھاکر وارن کرتی وہ اسفند یار کو بہت کچھ باور کراکر نکلتی چلی گئی تھی۔۔

چالیں شامل نہیں کروں گا بالکل بھی نہیں کروں گا۔۔لیکن چنگاڑی سلگاکر تمہارے ڈیڈی کے"

ہاتھ میں تو دے ہی سکتا ہوں آخر کو انھیں بیٹے کی طرح عزیز ہوں۔پھر تمہارے حساب بھی تو بے باق کرنے ہیں۔"آنکھوں میں شاطرانہ چمک لیئے وہ رمشاء کی دور ہوتی پشت دیکھتا زیرلب بڑبڑایا۔

وہ ریش ڈرائیونگ کر کے گھر پہنچی تو مقفل گیٹ نے گویا برہمی سے اس کا استقبال کیا۔تھکے انداز میں سیٹ سے پشت ٹکاتی ڈیش بورڈ سے عاشر کو فون کرنے کیلیئے فون اٹھایا تو سکرین پر عاشر کے نمبر سے موصول ہوئے کئی مسڈ کالز دیکھ وہ لب بھینچ گئی یقیناً بچوں کے ضد کرنے پر عاشر نے اسے کالز کیئے ہوں گے جو وہ فون سائیلنٹ ہونے کے باعث لے نہیں پائی تھی۔

عاشر کو کال کرنے کا ارادہ ترک کر فون واپس ڈیش بورڈ پر اچھالتی انتظار کرنے کا سوچ کر وہ نڈھال سی آنکھیں موند کر دونوں انگوٹھے کی مدد سے کنپٹی سہلانے لگی۔

ابھی کال کرنے کا مطلب تھا گبر سنگھ کے عتاب کو آواز دینا اور اس وقت اس میں بالکل بھی ہمت نہیں تھی بحث کی ایک تو صبح سے پانی کا بوند حلق سے نہیں اُترا تھا دوسرا اچھی خاصی تناؤ زدہ صورت حال کا مقابلہ کر کے آرہی تھی۔۔

ابھی اسے اس پوزیشن میں زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کی گلاس ونڈو ناک ہوا۔بوجھل آنکھیں کھولی تو سفیان نرمی سے مسکراتا ہوا کھلے گیٹ سے اسے اندر گاڑی لیجانے کا اشارہ کر رہا تھا۔

زیر لب شکریہ کہتی وہ زن سے گاڑی اڑا لے گئی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"بھائی آپ نے خواہ مخواہ زحمت کی۔۔میں آہی رہی تھی۔۔"

وہ واش بیسن سے منہ ہاتھ دھوکر جب تک آئی سفیان کو دو بھاپ اڑاتے چائے کے مگ لیئے

ڈرائنگ روم میں محو انتظار دیکھ شرمندہ ہوئی۔

"ارے !آپ شرمندہ نہیں ہوں !یہ تو صرف چائے ہے آپ کے صاحب بہادر تو مجھ سے برتن تک دھلواتے ہیں اپنے ہاتھوں کا لذیز کھانا کھلاکر،لیکن بے مروت انسان کے ہاتھوں میں ذائقہ بہت ہے--"

کپ اٹھاتا وہ آہ بھر کے بولا تو رمشاء ہلکے سے مسکرادی۔

"کیز ہمیشہ آپ کے پاس ہوتی ہے--؟"

اپنا کپ اٹھاتے اس نے سرسری سے انداز میں پوچھا۔

"ہاں !ہوتی تو ہے وقتِ ضرورت کیلیئے۔لیکن آج بالخصوص ہدایت ملی تھی--"

"کک--کس نے دی تھی--؟"

کم بخت دل پھر بے وجہ مچلا تھا۔

"تینوں نے ہی !بس فرق اتنا تھا دونوں کی زبان سے الفاظ ادا ہوئے تھے اور تیسرے کی آنکھوں سے--"اس نے آنکھیں گھمائی تو رمشاء نگاہ جھکا گئی۔

"ویسے آج کے مذاکرات کیسے رہے--؟"وہ اصل موضوع پر آیا۔

"ٹھیک ہی تھے--"

مگ کے اطراف نظر گاڑے تین لفظی جواب دیکر وہ چپ ہوگئی۔

"ان شاء اللہ آگے بھی سب بہتر ہوگا مجھے آپ پر پورا یقین ہے--"پریقین انداز سے پس پردہ وہ

اس کا حوصلہ بندھارہا تھا جو بہاپ اڑاتے کپ کو دیکھتی بے حد ملول نظر آرہی تھی۔

ان شاء اللہ بھائی بس وہ لنگور اپنی گھٹیاں چالیں نہ آزمائے،کیونکہ جہاں تک میں اسے جانتی" ہوں اپنا مقصد پانے کیلیئے وہ کسی بھی حد تک گرسکتا ہے۔۔۔ "یکا یک اس کے نقوش تنے۔

"وہ آپ کے گھر میں ہے۔۔؟"

چونکہ اسفندیار کے متعلق بھی وہ آپا اور سفیان کو چیدہ چیدہ بتاچکی تھی سو سفیان کا اس لنگور سے غائبانہ تعارف ہوچکا تھا۔

جی !بتایا تھا ناں آپ لوگوں کو قمر انکل ڈیڈی کے واحد کلوز فرینڈ ہیں،اور جب بھائی نے لاء" کے بجائے انجینئرنگ کو ترجیح دیا تو حسب توقع اپنی مرضی کے خلاف بات پر ڈیڈی نے طوفان کھڑا کردیا تھا تب انھیں شانت کرنے کیلیئے قمر انکل نے اسفندیار کو پیش کرتے ہوئے کہا کی انصر ہو یا اسفندیار دونوں تمہارے ہی بچے ہیں،اور وہ ذلیل تب سے اصل میں بھائی کی جگہ ہڑپنے پر "بضد ہے جیسے میں یہ ہونے دے دوں گی۔۔

اسفندیار کی مکاریوں کو یاد کر از سر نو اس کا خلفشار خون دگنا ہوا۔

کم آن بھابی !آپ اُس بغیر دم والے امپورٹیڈ لنگور کی ٹینشن نہیں لیں !وہ گبر سنگھ کی ایک" غراہٹ "کی مار ہے،ایک بار اس کا ہمارے "گبر سنگھ "سے واسطہ پر گیا ناں پھر دیکھئے گا کیسے" ساری اوٹ پٹانگ چھلانگیں بھول کر افریقہ کی جنگلوں کا رخ کرے گا۔۔وہ بھی بنا ٹکٹ ویزا کے۔۔قسم سے کہ رہا ہوں !اشرف المشروبات نوش فرماتے ہوئے تو ویسے بھی میں لفاظی نہیں

"کرتا جھوٹ تو دور کی بات--

رمشاء کے اعصاب کا بوجھ ہلکا کرنے کیلئے قصداً سفیان نے مزاح کا عنصر نمایاں کیا تو ناچاہتے ہوئے بھی وہ مسکرادی۔

آپ کے گبر سنگھ کی قابلیت پر مجھے کوئی شک نہیں ہے--"چائے کا گھونٹ بھرتی وہ شرارتی" انداز میں متفق ہوئی۔

اور مجھے آپ کی قابلیت پر پورا یقین ہے۔وہ سنجیدہ ہوا۔یوں تو آپ کو کیا کرنا ہے آپ مجھ سے" کئی گنا بہتر جانتی ہیں،لیکن مجھے لگتا ہے آپ کو بجائے مزید اپنے ڈیڈی کو بدظن کرکے کسی تیسرے کو سازشوں کا جال بننے کا موقع دینے کے--وہ ہتھیار آزمانے چاہیئے جس سے آج تک "آپ کے ڈیڈی کا واسطہ نہیں پڑا ہے--

"آپ کا مطلب---؟"

سفیان کی بات غور سے سن رہی رمشاء نے آخری لفظوں پر ٹھٹھک کر اپنے اخذ کردہ مفہوم کی تصدیق کیلئے نگاہ اٹھائی۔

"آپ بالکل صحیح سمجھ رہیں ہیں!ترنت گرفت کرنے پر سفیان کی آنکھوں کی چمک بڑھی۔"جرح" میں آپ انھیں بے شک مات نہیں دے سکتیں "جذبات "میں تو دے سکتی ہیں ناں؟باقی "بڑے بزرگ یوں ہی تو نہیں کہ گئے ہیں "اصل سے سود پیارا ہوتا ہے"---

آنکھیں ذومعنیٰ انداز میں گھماتا جیسے وہ شش وپنج کا شکار رمشاء کے سر سے ٹنوں بوجھ ہلکا کر گیا

تھا۔

تھینکیو سو مچ بھائی !پورا راستہ میں اسی کشمکش سے نبر آزما رہی ہوں اور آپ نے میری ساری"
"پریشانی دور کردی۔۔۔

مگ سامنے رکھتے فرطِ مسرت سے اس کی آواز لرز گئی تھی۔

"ایسے ہی میں خود کو آپ کا سوتن نہیں کہتا۔۔"

کالر اٹھاکر وہ اترایا۔رمشاء کی آنکھیں خوشی سے جھلملا گئی۔

"!!مما"

تبھی پرجوش انداز میں مما کی میٹھی پکار سے در و دیوار ہلاتے ہوئے دونوں خرگوش دوڑتے ہوئے داخل ہوئے غالباً دونوں اس کی گاڑی دیکھ کر بھاگے تھے۔۔

"!!مما کی جان"

وہ بےتابانہ اپنی نشست چھوڑ کر ان کی طرف بڑھی تھی اور اگلے ہی لمحے اس کے گھٹنے پر جاتے ہی دونوں اس کی کھلی باہوں میں سماں گئے تھے۔۔

مما !آرو آپ سے بات نہیں کرتی آپ آرو کو چھول کے چلی گئی تھیں۔۔؟"پھولے منہ کے"
ساتھ آرو اس سے الگ ہوئی تھی۔

مان !کی کال بھی نہیں لی آپ نے۔۔"سوجے منہ کے ساتھ مان کا بھی شکوہ آیا تھا۔"
سوری جانو !مما آج تھوڑا بزی تھیں۔۔مما آپ دونوں کو چھوڑ کر کہیں جاسکتی ہیں"

کیا۔۔؟"دونوں کی اتنی محبت پر انھیں واپس خود میں سموتے رمشاء کی پلکیں بھیگ گئی تھی۔
تبھی دو تین شاپرز کے ساتھ مومن کو اٹھائے عاشر اندر داخل ہوا اور اس حسین ملن کے نظارے پر ایک سپاٹ نظر ڈالتا ہوا صوفے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے !یہ تم لوگوں کو کہاں مل گیا۔۔؟"

عاشر کی گود میں مومن کو دیکھ سفیان حیران ہوا۔

تمہاری ایجاد ہے ظاہر ہے تمہارے گھر سے ہی ملے گا۔۔ "نشست سنبھالتے تپے تپے انداز میں" جواب آیا۔

اگلے سال تک تم بھی ایک شناختی کارڈ لالو تاکہ مجھے بھی چلتے پھرتے ایسا کہنے کا موقع" ملے۔۔"ہمک رہے مومن کو عاشر کے گود سے لیتا وہ ذومعنیٰ انداز میں اؤنچا بڑبڑایا تو جواباً عاشر خفت سے سرخ پڑا ہی ساتھ پیچھے سے آرہی رمشاء بھی کان کی لو تک سرخ ہوگئی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

مما !اب آپ جائیں تو آرو کو بھی ساتھ لیجائیے گا صباء ممانی بتارہی تھی آج یہ بہت روئی اور" "انھیں پریشان بھی کیا اس نے۔۔

رات وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ایک ہاتھ سے گود میں سر رکھے آرو کے بالوں کو سہلاتی دوسرے سے کومیک بک تھامے پڑھ رہی تھی جب کندھے سے سرٹکائے کھلکھلا رہے مان نے اچانک ہی آرو کی شکایت لگائی۔

"آرو۔۔؟"

بک آنکھوں کے آگے ہٹاکر رمشاء نے مان کو گھور رہی آرو کو دیکھا۔

مما !مان ایاّ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔آرو نے مماںی کو پیشان نہیں کیا بس میں تھوڑا سا لویا"

"تھا۔۔آپ ماپا کی طرح آرو کو آفس ساتھ لیجائیں تو آرو پرومیس وہ آپ کو پیشان نہیں کے گی۔۔

ہونٹ لٹکاکر اپنی صفائی دیتی وہ التجائیہ بولی تو رمشاء کے دل کو کچھ ہوا۔

ساتھ ہی نگاہ سامنے اسٹینڈ کے پاس کل کیلئے مان کا یونی فارم اور اپنے کپڑے استری کررہے

عاشر پر اٹھی جو ترچھی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ان نظروں میں کچھ تو ایسا تھا کی وہ

بے ساختہ نظر چرا گئی۔۔

مما !آپ اسے ساتھ نہیں لیجانا بہت پریشان کرتی ہے یہ ماپا لے گئے تھے انھیں بھی پریشان"

کیا تھا اس نے۔۔ "مان رمشاء کی خاموشی کو رضامندی سمجھ کر فوراً اپنی بات بدل گیا۔یوں بھی

اس کا مقصد بس شکایت لگانا تھا۔

"نو مما آرو اچھی بچی ہے۔۔"

رمشاء کی کمر کے گرد بازو باندھتی آرو زور ڈال کر بولی۔

اور جو اچھی بچی نے ماپا کی آفس میں ملک شیک گرا دیا تھا وہ۔۔"مان چڑ کر بولا۔"

اسے خدشہ لاحق تھا کہیں اسے اسکول بھیج کر آرو کو آفس نہ لیجایا جائے۔

"مما !تب آرو کی طبیعت خلاب تھی۔۔"

ڈرامہ کوئین نے حتیٰ المکان آواز میں درد سمویا۔

"مما !یہ۔۔۔"

بس !بہت ہوئی تکرار اب جاؤ جلدی سے دونوں نائٹ سوٹ چینج کر کے آؤ !رات بہت ہوگئی"

"ہے۔۔

رمشاء دونوں کی جرح میں الجھی تھی کی عاشر کی مداخلت سے اس کی جان خلاصی ہوئی اور دونوں اپنے کپڑے لیکر سائیڈ روم اور واش روم کی طرف دوڑے۔

"آپ بچوں کو آفس ساتھ لیجاتے تھے۔۔؟"

دونوں کے جاتے ہی حائل ہوئی خاموشی کو رمشاء کی دھیمی لہجے میں کئے سوال نے آواز دی۔

لیکن چند ساعت تک اسٹینڈ کے پاس ایستادہ عاشر کی چوڑی پشت پر ٹھہری جواب کی منتظر نظر ناامید لوٹی تو وہ سرد سانس خارج کرتی کبرڈ کی طرف بڑھی جب اس کی بھاری سنجیدگی سے لبریز آواز اُبھری۔

ہمیشہ نہیں !چار پانچ مہینے قبل آرو کو چکن پوکس ہوئے تھے بہت ضدی ہوگئی تھی وہ،میرے"

"بغیر رہتی نہیں تھی تب لیجانا پڑا تھا ساتھ۔۔

استری شدہ کپڑے کبرڈ کے سائیڈ اسٹینڈ پر لگاتا وہ سنجیدہ تاثرات لیئے کپڑے بازو پر لیئے مڑی رمشاء کی راہ میں نامحسوس انداز میں حائل ہوا تو رمشاء ایک قدم پیچھے لیکر درمیانی فاصلہ بڑھاتی کھڑی ہوگئی۔

بچے معصوم ہوتے ہیں وکیل صاحبہ !دنیا داری سے بالکل انجان،وہ ہرچیز کو دل سے محسوس" کرتے ہیں اور دل سے ہی سوچتے ہیں،دماغ کو بروئے کار لانا انھیں نہیں آتا،اسی لیئے وہ آپ کی مصروفیات کی نزاکت کو نہیں سمجھ سکتے !یہی وجہ تھی جسے دھیان میں رکھتے میں نے آپ کو "تنبیہ کیا تھا کی ان کے قریب اتنا ہی آئیں جتنا فاصلہ بنانے پر وہ متاثر نہ ہوں--

توقف سے وہ خلاف طبیعت طنز سے مبرا نہایت ہی سنجیدہ لہجے میں مخاطب ہوا تو تب سے خود سے چپکے بچوں کے سوال عہد وپیماں باندھنے کے معصوم انداز میں چھپے خدشات یاد کر وہ نادم سی ہوگئی۔

"!!ایم سوری"

نگاہ جھکاکر وہ بس اتنا ہی کہ پائی۔

میرا مقصد آپ کو شرمندہ کرنا نہیں تھا۔نہ ہی آپ میری قصور وار ہیں !میں بس آپ کو وارن" "کررہا تھا کی زیادہ دیر اب بھی نہیں ہوئی،اپ سنبھل جائیں میں انھیں سنبھال لوں گا--

اسی گمبھیر انداز میں التجاء تھی یا حکم نگاہوں میں تڑپ لئے اس کا سر اٹھا۔

"آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں--"

بلند احتجاج کی خواہش میں لبوں سے بامشکل آواز نکلی۔

"آپ مجھے---"

عاشر لب وا کرکے اس کے چہرے پر بکھرے درد وکرب کی پرچھائیاں دیکھ لب بھینچ کر آگے

بڑھا تبھی رمشاء بھی خود کو کمپوز کر آگے بڑھی نتیجتاً زبردست تصادم واقع ہوا۔

میں ٹھہری بے ربط تحریر

مگر وہ حرف سنہرا لگتا ہے

سامنے جب وہ آجائے

تو وقت بھی ٹھہرا لگتا ہے

بر وقت عاشر کا مضبوط شانہ تھام کر وہ گرنے سے بچی تھی ساتھ عاشر نے بھی اپنا مضبوط بازو اس کے نازک کندھے کے گرد لپیٹ کر اسے زمین بوس ہونے سے بچایا اور اس غیردانستہ حرکت سے وقوع پذیر ہوئے صورت حال میں واقعی وقت تھم گیا تھا۔

اعتبار کی ہر شرط کو مسترد کرنے والا وہ اس پل ان حجم سے پھیلی گھور سیاہ شفاف آنکھوں کی سچائیوں پر ایمان لانے پر بضد تھا،دوسری طرف سنگدل شخص کی ہر سنگدلانہ رویہ کو فرموش کر ان لمحوں میں اس کے اندر کہیں چھپی عام سی لڑکی اس شخص کی مضبوط حصار میں تاحیات مقید رہنے کیلئے چپکے سے دعا کر بیٹھی تھی۔۔

نجانے اور کتنی دیر وہ لوگ اس طلسمی لمحے کے زیر اثر اسی طرح کھوئے رہتے جب فلیش کی آواز پر ہڑبڑا کے سیدھے ہوئے۔۔

"!مان"

"آرو!۔"

دونوں کو دو فون لیئے سامنے مسکراہٹ دباتا دیکھ دونوں نے حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔
مما پاپا آپ دونوں ممانی کی ٹی وی والے انکل آنٹی جیسے لگ رہے تھے یہ دیکھیں۔۔"منہ پر" ہاتھ رکھ کر کھلکھلاتی آرو رمشاء کی فون کا سکرین لہراتی ذہن پر زور ڈال کر بولی۔

"بدھو !انھیں ہیرو ہیروئن کہتے ہیں۔۔"

مان صاحب نے اپنے نالج کے پٹارے سے درست لفظ نکالا تو ابھی تک شاک میں کھڑے دونوں بے ساختہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے سٹپٹاکر فاصلہ پر ہوئے۔

رمشاء فوراً واش روم کی طرف بھاگی۔پیچھے سے عاشر کی منت سماجت کی آواز اُبھر رہی تھی جو فون مانگ رہا تھا اور وہ ننھے چوزے فوٹو ڈیلیٹ نہ کرنے کی شرط منظور کروانے پر بضد تھے۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"مما !آج بھی جائیں گی آپ۔۔؟"

رمشاء جیسے ہی تیار ہوکر اپنا بیگ لیئے ناشتہ کی ٹیبل پہنچی آرو کے بسورتے سوال پر بے ساختہ مسکراہٹ لبوں کو چھو گئی۔

"ہاں !جانو۔۔"

اس کے بال سہلاتی وہ نرمی سے مسکرائی۔

"مما !آج تو مان ایاّ بھی اسکول نہیں جارہے انھیں بھی چھٹّی ہے۔۔"

پھولے گال کچھ اور پھولے۔

وہ اس لیئے جانو کی مما مان ایاّ کی طرح اسکول نہیں ماپا کی طرح آفس جاتی ہیں،اور ماپا بھی تو"
"آفس جارہے ہیں ناں۔۔

اس کے پھولے گالوں پر پیار کرتے رمشاء کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔اور اس محبت کے کھلے عام مظاہرے کو ایبرو اچکاکر دیکھتے نفی میں سرہلاتا عاشر واپس اپنے ناشتہ کی طرف متوجہ ہوگیا تھا۔

پھر مما آپ آرو اور مان کو بھی ساتھ لے جائیں!مان کا اسکول بھی آف ہے،اور پرومیس ہم"
آپ کو بالکل بھی پریشان نہیں کریں گے،اور میں آرو کو بھی شرارت کرنے نہیں دوں گا !بڑا
"ہوگیا ہوں ماپا کی طرح۔۔

دودھ کے دانتوں کی بھرپور نمائش کرتے ہوئے مان صاحب نے وکیل صاحبہ کو اپنی جانب سے متاثر کن انداز میں مطمئن کرنے میں کوئی کسر نہیں رکھی تھی۔

بیٹا !یہ دلچسپ بحث ملتوی کرتے ہوئے پہلے آپ اپنے دودھ کے دانت اندر کرکے دودھ ختم"
"کرلیں،ماپا کو آفس کیلیئے لیٹ ہورہا ہے۔۔

دودھ کا گلاس دونوں کے آگے کرتے لفظ بے شک بچوں کو مخاطب کررہے تھے لیکن نگاہیں کس سے محو کلام تھی یہ رمشاء بہتر جانتی تھی۔

سوری !بچوں آج تو ممکن نہیں !بٹ مما پرومیس کرتی ہے آپ کو جلد اپنے آفس لے جائے گی"

"جہاں آپ شرارت بھی کرسکتے ہیں اور جو مرضی میں آئے بھی کرسکتے ہیں بٹ آج نہیں پلیز۔۔
دونوں کی اُتری شکل اور گبر سنگھ کے گھوریوں پر وہ بے بسی سے بولی۔
لے جانے کو وہ دونوں کو لیجا سکتی تھی بلکہ اس کے پلان کیلیئے تو یہ بے حد فائدہ مند تھا لیکن اس گبر سنگھ سے کون نبٹے۔
"بٹ مما !ہم آپ کو مس کریں گے۔۔"
دونوں ٹھنکے۔
مما بھی آپ کو بہت مس کرے گی جانو !اور جلدی سے کام ختم کرتے جلد گھر بھی آجائیں گی"
"اپنے مان اور آرو کے پاس۔۔اینڈ مما فری ہوتے ہی آفس سے آپ کو کال بھی کریں گی۔۔
یکایک کسی خیال کے ذہن میں تیزی سے کوندتے ہی وہ پرجوش ہوئی تو آرو کے منہ میں نوالا ڈالتے عاشر کے ہاتھ اس غیر معمولی چہکار پر ٹھٹھک کر رکے ساتھ آنکھیں ان چارسو وولٹ کی بلب کو مات دے رہی آنکھوں سے اس چمک کا راز جاننے کو سکڑی۔
لیکن مقابل کی آنکھوں سے راز چرانا اتنا آسان نہ تھا ناکامی پر جبڑے بھینچتا واپس نگاہ پلیٹ پر مرکوز کر گیا جبکہ وہ بچوں سے عہد وپیماں باندھتی انھیں صباء کے پاس جانے کیلیئے تقریباً راضی کرچکی تھی۔۔
مما !پھر آپ جلدی آجانا مان اور آرو آپ کا ویٹ کریں گے۔۔"ناشتہ ختم کرکے جیسے ہی وہ" بیگ لیکر کھڑی ہوئی دونوں پرجوش اس کےگلے لگے ساتھ گالوں پر محبت بھرا نشان بھی چھوڑا۔

جو حکم سرکار"!دونوں کے بال سہلاتی وہ گردن خم دے گئی تو دونوں کھلکھلا اٹھے۔"
مان !آپ سمجھدار بچے ہیں آپ بہن کا خیال رکھئے گا اور آرو آپ بڑی بچی ہیں آپ مان ایا کا"
"خیال رکھئے گا تبھی مما آپ کو آفس پہنچ کر وہ اسپیشل سرپرائز دیں گی--
وہ انگلی اٹھاکر مصنوعی رعب سے بولی۔جس پر دونوں نے جھٹ اثبات میں سر ہلایا تھا اور سعادت مندی کا یہ تاریخی منظر کا نظارہ کر عاشر عش عش کر اٹھا تھا۔
سارے مذاکرات طے پاگئے ہوں تو آپ لوگ جاکر روم سے اپنا بیگ لے آئیں گے تاکہ ہم"
"جاسکیں--
گلا کھنکار کر حسب سابق گبر سنگھ نے اپنا رعب ڈالا۔
"!جی ماپا"
دونوں اسی سعادت مندی کا مظاہرہ کرتے سرپٹ روم کی طرف بھاگے تھے۔
دفعتاً ٹیبل پر رکھا رمشاء کا فون رنگ ہوا اور سکرین پر
ڈیڈی "بلنک ہوتا دیکھ ہڑبڑا کر ٹیبل سے فون اٹھاکر بیگ میں ڈالتی وہ ہراساں نظروں سے"
عاشر کی تاثرات جانچنے کیلئے اس جانب دیکھنے لگی جہاں کوئی خاطر خواہ تبدیلی نظر نہیں آرہی تھی۔لیکن آنکھوں میں ضرور کوئی تاثر نمایاں تھا۔
مم--میں چلتی ہوں--خدا حافظ--"نگاہ چراتی وہ فوراً مڑی۔"
ویسے وکیل صاحبہ !آپ جیسی دبنگ لیڈی سے مجھے قطعی امید نہیں تھی کی آپ اس چیز کیلئے"

"پریشان ہوں گی جس کیلئے پریشان ہونے کی کوئی تک ہی نہیں بنتی--
پر عقب سے اُبھری اس کی استہزائیہ کچھ جتاتی آواز پر اسے قدم روکنے ہی پڑے تھی۔
کک--کیا مطلب--؟"اس بہت کچھ جتلاتے طنز پر وہ حیران کن تاثرات لیئے مڑی۔"
کچھ نہیں بس کہنا تھا کی آپ کی طرح میری بھی بری عادت ہے میں بھی اپنے مسائل سے خود"
ڈیل کرتا ہوں، بھلے اسے کسی نے بھی پیدا کئے ہوں،بجائے کسی قریبی یا اجنبی سے شیئر کرنے
"کے--ویسے ایک راز کی بات بتاؤں---؟
اس رات کی بے اعتباری پر براہ راست چوٹ کرتا وہ اپنا بیگ اٹھائے الجھن زدہ تاثرات لیئے یک
ٹک خود کو دیکھ رہی رمشاء کے مقابل رازدرانہ انداز میں جھکا۔
اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کی کسی چیز کو پوشیدہ رکھنے کیلئے ہم ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں اور"
بعد میں معلوم ہوتا ہے ہم نے اپنی نیند چین خواہ مخواہ ہی حرام کی،اس کا "پوشیدہ "رہنا یا
افشاں "ہوجانا دونوں ہی ایک برابر ہے--یوں تو یہ میری سوچ اور صلاح ہے آپ وکیل ہیں"
"پس پردہ اطلاع بھی سمجھ سکتی ہیں--
ذومعانویت سے کچھ خاص جتلاتا اس کے نافہم تاثرات پر حظ اٹھاتی بھرپور نگاہ ڈال کر وہ بچوں کو
باہر آنے کا اشارہ کرتا رمشاء کو حق دق چھوڑ نکلتا چلا گیا تھا۔
ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ
وہ سفیان کے مشورے پر آج ہی عمل درآمد کا کرنے کا مصمم ارادہ کر صباء کو اپنے پلان میں

شامل کر آفس کیلئے روانہ ہوئی تھی۔ڈرائیونگ کے دوران وہ منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی ترتیب دے کر بے حد مسرور سی صدیقی لاء فرم کی پارکنگ میں اپنی گاڑی پارک کر کے باہر نکلی ہی تھی کی وہاں اس اموٹڈ لنگور کی گاڑی پارک دیکھ اس کی رگوں میں دوڑتے لہو میں اس کی یہاں اس وقت موجودگی کا مقصد سمجھ ساتھ اپنے منصوبہ کی ناکامی پر اشتعال کی شدید لہر دوڑی تھی۔

"گھر ہو یا آفس یہ لنگور چھپکلی کی طرح کہیں بھی ٹپک پڑتا ہے،لگتا ہے آج اسے ڈیڈی کی موجودگی میں ہی صحیح تعظیم و تکریم سے نوازنا ہوگا تاکہ محترم کی غلط فہمیوں کے غبارے سے کچھ ہوا نکلے۔۔۔"

مصصم ارادہ کر ایک قہربار نظر اس کی گاڑی پر ڈالتی وہ گارڈ کے سلام کا جواب دیتی عالی شان عمارت کے اندر داخل ہوئی تھی۔

سختی سے آنکھیں میچ کر کھولتی خود کو حتی المکان کمپوز کر کے وہ بختیاور صدیقی کے آفس میں داخل ہوئی جہاں اسے حسب عادت سعادت مندی کے آڑ میں چاپلوسی کے ریکارڈ توڑتا دیکھ وہ بس بیگ پر گرفت مضبوط کر سکی تھی۔

"ویلکم رمشاء !یار کہاں رہ گئی تھی تم؟ کب سے میں اور انکل تمہارا انتظار کر رہے ہیں کم آن تم اس فرم کی ٹوبی باس ہو ٹائم کی پابندی کیا کرو ذرا۔۔"

اسفندیار اس کے استقابل میں پرجوش سا کھڑا ہوتا بڑی مہارت سے لہجے میں پنہاں کمینگی کو الفاظ و

انداز کے زبردست تال میل سے چھپا گیا۔

"گلیڈ ٹو نو !کی تم جانتے ہو اس فرم کا نیکسٹ "باس "کون ہے۔۔۔۔"

مستطیل نما ٹیبل کے اس پار کروفر سے بیٹھے بختیاور صدیقی کی جانب مسکراہٹ اچھالتی وہ بھی اسی انداز میں اسفندیار کو پتنگے لگا گئی تھی۔

"آفکورس !میں کچھ نہیں بھولتا ایڈوکیٹ رمشاء۔۔"

مشکل سے مسکراتا وہ چبا کر بولا۔

میں تمہیں کچھ بھولنے بھی نہیں دوں گی ایڈوکیٹ اسفندیار !لیکن اس وقت تمہاری یادداشت کا"

"امتحان لینے سے زیادہ اہم بات شائد ڈیڈی کو مجھ سے کرنی تھی ایم ای رائٹ ڈیڈی۔۔؟

اپنے کرارے وار سے تلملا اٹھے اسفندیار کی بے بسی پر دل ہی دل قہقہے لگاتی وہ مؤدبانہ بختیاور صدیقی کی طرف متوجہ ہوئی۔

ہاں !تم جو بلڈر کا کیس سائن کرنے والی ہو اس کے متعلق بات کرنی تھی۔۔پین نیچے رکھتے وہ"

سنجیدہ تاثرات لیئے دونوں کی طرف متوجہ ہوئے۔دراصل اسفندیار مخالف پارٹی کا کیس پہلے ہی لے

"چکا ہے سو میں چاہتا ہوں تم یہ کیس مت لو۔

بنا لگی پٹی کے وہ بے تاثر لہجے میں قطعیت سے حسب عادت فیصلہ سنا گئے۔جس پر اسفندیار کی آنکھوں کی چمک بڑھی۔

سو وہاٹ ڈیڈی۔۔؟ای مین مخالف پارٹی کا کیس اسفندیار نہیں لیتا تو کوئی اور لیتا اس کا"

"میرے لینے یا نہ لینے سے بھلا کیا تعلق--؟
بجائے مشتعل ہونے کے متحمل سی سوال کناں ہوئی تو بختیاور صدیقی نے اسفندیار کی جانب بس پل کیلئے نگاہ اٹھائی--
"تعلق ہے تمہارا رمشاء!وہ بناوٹی ملتجانہ تاثرات لیئے براہ راست اس کی طرف گھوما۔تم نے اپنے اب تک کے کرئیر میں کوئی کیز لوز نہیں کیا ہے تمہارا ایک ریکارڈ ہے جو بہت کم لوگ بنا پاتے ہیں،اسی لیئے میں اور انکل نہیں چاہتے کی تمہارا وہ ریکارڈ ٹوٹے---"
تمہیں کیوں لگتا ہے کی میرا ریکارڈ تم توڑ پاؤ گے-- "ضبط سے اس کی شیریں زبانی کے جوہر دیکھتی وہ قطع کلام کرتی سنجیدگی سے مستفسر سی تھی۔
"کم آن رمشاء !تم ہمیشہ مجھے غلط ہی کیوں سمجھتی ہو یار--؟ مجھے تو خوشی ہوتی ہے تمہیں اتنی سی عمر میں انکل کی طرح سکسیس دیکھ کر-- "وہ مصنوعی حلاوت سے شاکی ہوا تو رمشاء کا بس نہیں چلا وہ منہ نوچ لے اس کا۔
"غالباً وہ تم ہی تھے جس نے میرے پہلے کیس جیتنے پر غریبوں میں دیغیں بٹوائی تھی--؟"وہ طنز کر گئی۔
" !رمشاء"
انکل پلیز !مجھے اس کی باتوں کا برا نہیں لگتا-- "بختیاور صدیقی کے مشتعل ہونے سے قبل وہ لجاجت سے بولا۔

"رئیلی---؟"

اس کی مکاریوں پر رمشاء کا خلفشار خون بتدریج بڑھتا جارہا تھا۔

بالکل !اور میں ایسا اس لیئے نہیں کہ رہا کی مجھے تم سے ہارنے کا خوف ہے بلکہ اس لیئے کہ"

"رہا ہوں کی تم ہرٹ نہ ہوجاؤ---

"میں ہرٹ کیوں---؟"

کیونکہ یہ وہی بلڈر ہے جس کی سائٹ پر انصر کے ساتھ حادثہ ہوا تھا،میں پوری انویسٹگیشن کر" چکا ہوں اس کے سائیڈ پر پہلے بھی ایسے حادثہ ہوئے ہیں---"آنکھوں میں خباثت لیئے اپنی طرف سے اس نے بہترین داؤ کھیلا تھا--

"اور تمہیں لگتا ہے کی مجھے یہ بات نہیں معلوم--؟"

وہ الٹا سوال کر رہی تھی۔

"رئیلی؟ تمہیں معلوم ہے۔مطلب تم نے کیس لینے سے انکار کردیا-----؟"

اسفندیار کا دل بلیوں اچھلا۔

"میں نے ایسا کب کہا--؟"

اس نے اچنبھے سے اس کا کھلتا چہرہ دیکھا۔

"ابھی تو---"

میں نے یہ کہا کی میں تمہارے جذباتی انکشاف کے پہلے سے ہی حقیقت جانتی ہوں،لیکن میں"

"نے یہ تو نہیں کہا کی میں جذباتی ہوکر انکار کر چکی ہوں--؟

"اسٹاپ دیس نان سینس !کیا بچکانہ بحث ہے یہ رمشاء--؟"

خاموش تماشائی کا کردار ادا کررہے بختیاور صدیقی اپنی بیٹی کو قصداً اسفندیار کو گول گول گھماتا دیکھ بگڑے۔

میں کہاں بچکانہ بحث کر رہی ہوں ڈیڈ--؟ بچکانہ حرکتوں کے کاپی رائٹز تو آج بھی اسفندیار کے" پاس ہی محفوظ ہیں،اینڈ ٹرسٹ میں اسے لینے میں مجھے رتی بھر دلچسپی بھی نہیں ہے---اور ذرا تمہاری محنت سے جمع کی گئی انفو تو دکھاؤ---"مؤدبانہ انداز میں بختیاور صدیقی کو جواب دیکر اسے سمجھنے کا موقع دئے بغیر اس کے گود میں رکھی فائل وہ جھپٹ چکی تھی۔

حیرت ہے اسے تم انویسٹگیشن کہتے ہیں--؟"اوراق پر سرسری سے نگاہ دوڑاتی وہ تمسخرانہ خود" کلام ہوئی--

"اب تم میری انسلٹ کر رہی ہو رمشاء---"

احساسِ توہین سے اس کا چہرہ سرخ پڑا۔

اسے انسلٹ نہیں آئینہ داری کہتے ہیں ایڈوکیٹ صاحب"!دبے لہجے میں بجلی سی کوندی تھی۔"

"اب تم حد سے بڑھ رہی--"

وہ بل کھاکر اپنی جگہ کھڑا ہوا۔

حد میں رہنے کی اب تمہیں ضرورت ہے !وہ بھی دوبدو کھڑی ہوئی تھی۔باقی تمہاری عمدہ جاسوسی"

صلاحیت کو میں لازمی سراہا چاہوں گی، جس کی میں ہمیشہ سے معترف رہی ہوں، ویسے اسے جاسوسی ہی کہنا درست ہوگا یا چغل خوری--؟آنکھوں میں استہزاء لیئے وہ بڑے اطمیناں سے رائے چاہ رہی تھی۔

"!!انف رمشاء"

اسفندیار کا سرخ انگار چہرہ دیکھ انھوں نے کھڑے ہوتے ہوئے رمشاء کو جھڑکا۔

"انکل میں آتا ہوں--"

وہ فائل اٹھاتا تن فن کرتا آفس سے نکلا تھا۔

ان بلیوبل !ان جاہل لوگوں کے ساتھ رہ کر یہ جہالت سیکھ رہی ہوں تم--؟"اس کے نکلتے" ہی انھوں نے تنفر سے دروازے کو گھور رہی رمشاء کو ڈپٹا۔

اس میں جہالت کیا تھی ڈیڈ--؟"

کیا آپ نے بچپن سے اس کی وجہ سے ہمیشہ بھائی کی انسلٹ نہیں کی--؟

کیا یہ آپ کو بھائی کے خلاف اوٹ پٹانگ چغل خوری آکر نہیں لگاتا رہا ہے؟ یا کیا یہ اب وقتاً فوقتاً میری چغلی آپ سے لگاکر خود کو آپ کا بہت بڑا خیر خواہ ثابت کرنے کی کوشش نہیں کر رہا ہے--؟"

وہ ضبط سے سرخ چہرہ لیئے سوالوں کی بوجھاڑ کرتی پل بھر کیلئے انھیں گریبان میں جھانکنے پر مجبور کر گئی تھی۔

"بتائیں ڈیڈ--؟"

"وہ سب پرانی باتیں ہے۔اور وہ کچھ غلط بھی نہیں بتاتا تھا۔۔۔"

ان کا ازلی جلال مدہم پڑا۔

اس کی حرکتیں تو واقعی بہت پرانی ہے--پہلے بھائی اور آپ کے تعلقات کا دشمن بنا ہوا تھا"

اور اب آپ کے اور میرے اور ان دو بچوں کے خلاف آپ کے دل میں زہر بھرنے پر بضد

"ہے--جس کا مقصد آپ کی نہیں شائد لیکن میری بخوبی سمجھ آرہا ہے--

وہ بھی جیسے آج ضبط کھونے لگی تھی۔

"اچھا !!اور تمہاری کیا سمجھ آرہا ہے--؟"

وہ یہ سب اس لیئے کررہا ہے تاکہ "جج "کیلیئے جو اس نے اپلائے کیا اس میں آپ کی جی"

"حضوری کے ذریعہ منظوری حاصل کرسکے۔۔۔

انف ایز انف رمشاء !بند کرو اپنا یہ بلیم گیم--جہالت کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ مجھے پہلے سے"

ہی اندازہ تھا ان تنگ گلیوں میں اپنی تنگ سوچ کے ساتھ رہنے والے لوگوں کی صحبت کا یہی

نتیجہ سامنے آئے گا--"پھنکارتے ہوئے انھوں نے بھسم کرتی نظروں سے اسے دیکھا جو دکھ سے

ان کے تنے عضلات دیکھ رہی تھی۔

"!ڈیڈ"

نو !میں نے کہ دیا تم بلڈر کا کیس نہیں لوگ اینڈ دیٹس فائنل،اور اب تم جاسکتی ہو۔"درشتگی"

سے ہاتھ اٹھاکر وہ بات ختم کرچکے تھے۔

"سوری ڈیڈ !میں زبان دے چکی ہوں سو اب تو ایسا ممکن نہیں،باقی اگر واقعی میں غلط ہوں تو اس فرم کا خیر خواہ لازمی کورٹ روم میں مجھے غلط پروف کردے گا۔"

ان کی ترش نظروں اور ازلی بیگانہ لہجے پر آنکھوں میں جمع ہوئے پانی کو اندر ڈھکیلتی وہ بھی حتمنی انداز میں بولی تو اس کی ہٹ دھرمی پر بختیاور صدیقی کی رگیں تن گئی۔

"میں اپنے آفس میں رہوں گی نہیں ڈیڈ کوئی کام ہوتو آپ مجھے کال کرسکتے ہیں۔۔"

اپنا بیگ اٹھاکر وہ تیزی سے روم سے نکلتی چلی گئی تھی۔اور اس کے باغی انداز پر پیچھے بختیاور صدیقی پیچ و تاب کھاتے رہ گئے۔

لیکن ایک پل کیلئے انھوں نے یہ سوچنے کی زحمت نہیں کی ایک بار پھر اپنی اولاد پر پرائے کو فوقیت دیکر انھوں نے اس کا دل دکھایا ہے شائد۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"تم یہاں کیا کررہے ہو۔۔؟"

وہ جیسے ہی غم و غصہ سے تن فن کرتی پارکنگ میں اپنی گاڑی تک پہنچی وہاں اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے اسفندیار کو دیکھ گرجی۔۔

"چہ !واپس جارہی ہو؟ ڈیڈی نے ڈانٹ دیا؟ شاباشی نہیں ملی۔۔؟بہت برا ہوا انکل کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے تھا،آفٹر آل تم ان کی اکلوتی بیٹی ہو۔۔"

دائیں بائیں سر کو جنبش دیتا وہ زخم پر نمک پاشی کر اپنی بے عزتی کا بدلہ لینا چاہ رہا تھا۔
"اچھا۔۔؟لیکن تمہیں یہ کیسے معلوم؟اطمینان سے اپنی گاڑی کے قریب آتی وہ مصنوعی حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔ارے !میں بھی کیا پوچھ رہی ہوں چغل خوری میں تو تم نے پی ایچ ڈی کی ہے اور لازماً چھپکلی کی طرح دیوار سے چپک کر اپنے لیول کا کام کیا ہوگا۔۔ہے ناں۔۔۔؟"
ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گردن ترچھی کر آنکھیں پٹپٹاتی وہ اس کی لبوں پر رقصاں خباثت بھری مسکان نوچ گئی تھی۔
"تم یہ ٹھیک نہیں کر رہی رمشاء !پچھتانا نہ پرجائے۔۔"
تلملاکر وہ بھینچے لہجے میں صاف دھمکی دے رہا تھا۔
اچھا"!!وہ ذرا متاثر نہیں ہوئی تھی۔"
شائد تم جانتی نہیں جہاں تمہارا سوکالڈ شوہر جاب کرتا ہے وہ آفس میرے فرینڈ کا ہے،اور سنا" ہے مڈل کلاس لوگوں کو عزت جان سے عزیز ہوتی ہے۔"
یکا یک گلاس ونڈ پر جھکے اسفندیار کی آنکھوں میں مکروہ چمک دیکھ رمشاء کے ماتھے پر ناگواری بل نمودار ہوئے تھے۔۔
اور تم جس جگہ کام کرتے ہو وہ جگہ میری ہے،سو اپنی گھٹیاں چالوں میں عاشر کو انوالو کرنے" سے پہلے سوچ لینا کی اگر میں نے کوئی چال چلی تو تم کہیں کے نہیں بچو گے۔۔اور یقین کرو اس بار انکل کا لحاظ میں بالکل نہیں کروں گی۔۔سو اپنی گیدر بھبھکیاں اپنے پاس رکھو۔"دھر سے

ڈور بند کر کے وہ بھی سنگین انجام کی جانب اشارہ کرتی زن سے گاڑی اڑا لے گئی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"اگر آپ ایک بار پھر مجھے دیکھ کر ہنسے ناں گاڈ سوئیر مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔"

ہاتھ میں موجود ٹماٹر کو زور سے سلیب پر پٹخ کر وہ ہاتھ میں چاقو لیئے خطرناک تیوروں سنگ عاشر کی جانب مڑی۔

برائی تو ہنسنے میں بھی کوئی نہیں۔۔۔ "لب بھینچ کر مسکراہٹ دبانے کی کوشش کے باوجود" اس کا حلیہ دیکھ اُبل پڑے قہقہے کو روکنے کیلیئے وہ رخ ہی موڑ گیا تو ٹیبل پر منہ پر انگلی رکھے بیٹھے بچوں کی کھی کھی نکل گئی۔۔

آپ دونوں کی آواز بھی نہیں آنی چاہیئے۔۔؟اور آپ بتائیں یہ ہنسی کے پھوہارے کیوں نکل" "رہے ہیں۔۔؟

ڈھلک چکے شولڈر سے شرٹ اُپر کھینچتی وہ دونوں کھی کھی کررہے خرگوشوں کو ڈپٹ کر کڑے تیور لیئے عاشر پر بگڑی۔

ایم سوری یور ہائی نیس !بٹ کیا آپ کو واقعی نہیں معلوم ان ہنسی کے پھوہاروں کا کریڈٹ" "کسے جاتا ہے۔۔۔؟

سرینڈر کرنے کے انداز میں ہاتھ اٹھاکر اس کے حلیہ پر بھرپور حظ بھری نظر ڈال کر وہ بھولپن سے سوال کناں ہوا تو وہ تینوں کو گھورتی اپنا حلیہ دیکھنے لگی۔

نیچے سے فولڈ عاشر کا ٹراؤزر اور اس پر عاشر ہی کی بے انتہا ڈھیلی شرٹ جو اس کے نازک بدن پر ایسے جھول رہی تھی جیسے لکڑی میں ٹانگ دی ہو، تضاد شولڈر جو اس کے کندھے پر ٹک ہی نہیں رہا تھا کبھی ادھر ڈھلک رہا تھا تو کبھی ادھر اور سب سے مضحکہ خیز آستین لگ رہے تھے جو کہنی سے نیچے جھول رہی تھے۔۔

"امید ہے آپ کو اپنا جواب مل گیا ہوگا یور ہائی نیس۔۔؟"

اپنا حلیہ دیکھ ٹماٹر کی طرح سرخ پڑی رمشاء کے چہرے پر نظر گاڑھے وہ ایک بار پھر ہنسی روک نہیں پایا تھا۔

ہاں !تو اس میں میری کیا غلطی ہے اگر بچوں سے کھیلتے ہوئے میرے ہی کبرڈ کی چابیاں گم" ہوگئی تو۔۔"وہ شاکی ہوئی۔اللہ کرے اگلی بار آپ کے کبرڈ کی چابی گمے تاکہ آپ کو میرے کپڑے پہننے پڑے۔۔۔"غصہ سے دونوں شولڈرز کو مٹھی میں جکڑ کر وہ روہانسی ہوئی۔

لاحول ولا قوۃ !کچھ تو سوچ سمجھ کر بات کریں۔۔ "اس کی بددعا پر عاشر جھرجھری لے اٹھا تھا۔"

"کیوں لاحول ولا قوۃ !آمین کہیں تاکہ اگلی بار موتیاں بکھیرنے کا سنہرا موقع مجھے ملے۔۔"

وہ تن کر سامنے آئی۔

ایک تو آج کا میرا دن ہی خراب جارہا ہے آفس میں اس لنگور نے دماغ کا دہی کردیا سوچا گھر آکر" بچوں کے ساتھ ٹائم سپینڈ کروں تو کبرڈ کی چابی گم ہوگئی اور مجبوراً آپ کے یہ فضول کپڑے "پہننے پڑے اور جلے پر نمک جھڑکنے کیلئے آپ موصوف بھی آفس سے وارد ہوگئے۔۔

ہنوز ویسے ہی شولڈرز جکڑے وہ جلے بھنے انداز میں اونچا بڑبڑا رہی تھی اور عاشر دلچسپ نظروں اس کے چہرے کے پل پل بدلتے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

ویسے اچھا ہوا جو میں آگیا ورنہ آپ کا یہ دلچسپ حلیہ نہ دیکھنے کا تاحیات ان آنکھوں کو ملال" "رہتا۔۔

وہ چھیڑنے سے خود کو روک ہی نہیں پارہا تھا۔

"!!آپ!!۔۔۔آہ"

جوش میں جیسے ہی وہ دونوں مٹھی چھوڑ کر آگے بڑھی ایک بار پھر شولڈر ڈھلک گئے۔

نہایت ہی برے ہیں آپ !آپ بس طنز کرسکتے ہیں کسی کی بے بسی پر ہنس سکتے ہیں ہیلپ" نہیں کرسکتے، بے رحم سفاک گبر سنگھ "!وہ شکوہ کناں سی منہ میں آیا سب کہ کر تن فن کرتی کچن سے نکل گئی تھی۔۔

گبر سنگھ۔۔۔؟کہاں سے لگتا ہوں میں گبر سنگھ"!!دھلی ہوئی سبزی کی پلیٹ کو آئینہ کی طرح" چہرے کے سامنے کر اپنے چہرے میں گبر سنگھ کی شبیہہ تلاش کرنے لگا۔

"!!الاحول ولا قوۃ"

گبر سنگھ کا میلا کچیلا حلیہ بڑی بڑی مونچھیں اور بندوق گولیاں سب یاد کر اپنی حرکت پر وہ خود ہی جھرجھری لے اٹھا تھا۔۔

"اب تم لوگ کیا گھور رہے ہو۔۔؟"

دونوں کو کمر پر ہاتھ جمائے قصور وار نظروں سے خود کو گھورتا دیکھ عاشر چونکا۔

آپ نے مما کو ناراض کردیا !مما ہمارے لیئے کوکینگ کرنے آئیں تھیں۔"منہ پھلائے اسے" اس کا گناہ یاد کروایا۔

ہاں !آپ کی مما تو لیڈی سنجیو کپور ہیں ناں کوکنگ کرنے آئیں تھی۔۔"ان کی طوطا چشمی پر" عاشر کا منہ بگڑا۔

"!!ماپا"

جارہا ہوں زیادہ میرے ابا مت بنو دونوں۔۔"دونوں کی آنکھوں میں واضح تنبیہہ دیکھ وہ ناک بھوں" چڑھاتا ہوا باہر نکلا۔کیونکہ وہ جانتا تھا ان کی دل عزیز مما کو مناکر لانے میں ہی عافیت ہیں ورنہ یہ دو طوطا چشم اس کا دماغ کھا جائیں گے۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"!اٹھیں"

بنا کسی تگ و دو کے وہ اسے غبارے کی طرح منہ پھلائے حال میں ہی بیٹھی ہوئی مل گئی تھی۔اس کی اٹھیں کے جواب میں وہ ناراضگی سے منہ پھیر گئی۔

"میں نے کہا اٹھیں۔۔"

اس روٹھنے کے دلبرا ادا سے ذرا متاثر نہ ہوتے ہوئے عاشر نے اب کے بازو سے پکڑ کر جھٹکے سے اسے مقابل کھڑا کیا تھا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ--؟"

بروقت اس کا شانہ تھام کر فاصلہ بناتی وہ برہم ہوئی۔

بدتمیزی نہیں ہیلپ کہتے ہیں اسے اب اپنا منہ بند کرکے چپ چاپ سے کھڑی"

ہوجائیں--"دونوں شانوں کو تھام کر اسے ذرا فاصلہ پر کرتا وہ حکمیہ انداز میں بولا۔

"!!لیکن"

"کہاں ناں چپ !مطلب بالکل چپ--"

منہ پر انگلی رکھ کر تنبیہی نظریں اس کی پھیلی آنکھوں میں گاڑھے اس کے دونوں ہاتھ نیچے گئے اور شرٹ میں کھینچاؤ محسوس کر رمشاء کی سانس تھمی۔لیکن ان نگاہوں نے اسے ایسا باندھ لیا تھا کی وہ پلک تک نہیں جھپکا سکی۔

پھر ذرا توقف سے دونوں ہاتھ کاندھے پر ڈھلکے شولڈر کی جانب بڑھے تو اب کے سختی سے آنکھیں میچ گئی۔

"ہوگیا کام---"

اس کی بھاری آواز کو فاصلہ پر محسوس کر خوف زدہ آنکھوں کو کھول کر گردن جھکا کر نیچے دیکھا تو شرٹ میں کمر سے ایسے انداز میں گانٹھ باندھی گئی تھی کی وہ جھولنے کے بجائے وہاں ٹک گیا تھا۔ساتھ گردن پر کچھ وزن محسوس کر ہاتھ وہاں گئے تو وہاں بھی ایک گانٹھ تھی۔جس کی وجہ سے آستین اور شولڈر دونوں اپنی جگہ ٹک گئے تھے اور اب شرٹ ڈھیلی ہوکر بھی برابر تھی--

پھر وہ کئی ساعت آنکھوں میں بے انتہا حیرانگی کے ساتھ متاثر کن تاثرات لیئے سینے پر دونوں بازو باندھے ذرا فاصلہ پر کھڑے اس متاثر کن شخصیت کے مالک شخص کو دیکھے گئی جو ہر بار اسے حیران کر خود یوں انجان بن جاتا تھا جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔

ایسے حیرانگی سے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔جب میں اپنے لیئے شاپنگ کرتا ہوں فرسٹ" ٹرائیل کے ساتھ مان صاحب کا فوٹو شوٹ سیشن چلتا ہے سو یہ سب معمولی ٹریکس آزمانے پڑتے ہیں۔۔"سادہ سے انداز میں کہتا وہ شانے اچکا گیا تو رمشاء سر جھٹک کر کچن کی طرف مڑی۔

"آپ کو شائد شکریہ جیسا کچھ کہنا تھا مجھے۔۔"

بنا عاجزی و انکساری کا اظہار کیئے محترمہ کو پیٹ دکھاکر جاتا دیکھ عاشر ٹوک گیا۔

کس چیز کا شکریہ۔۔؟"وہ اچنبھے سے مڑی۔"

"ارے !ابھی تو میں نے آپ کی ہیلپ کی۔۔"

"اسے ہیلپ کرنا نہیں اپنی غلطی سدھارنا کہتے ہیں۔"

وہاٹ؟ کونسی غلطی۔۔؟"اس کے متانت بھرے جواب پر عاشر بھونچکایا۔"

کبرڈ کی دوسری چابی کو سنبھال کر نہ رکھنے کی غلطی،اگر آپ وہ سنبھال کر رکھتے تو نہ مجھے" اس تھیلے نما کپڑے کو زیب تن کرنے کی ضرورت ہوتی اور ناں ہی آپ کو ہیلپ کرنے کی۔۔"بڑی چالاکی سے جوڑ توڑ کر سارا الزام عاشر کے سر ڈالتی وہ خود کو بری الذمہ ثابت کر گئی۔

آفرین ہے وکیل صاحبہ اس احسان فراموشی کے مظاہرے پر۔۔۔"ایسی عمدہ دفاعی صلاحیت" پر عاشر عش عش کر اٹھا تھا۔

"سو تو ہے۔۔"

سر خم دیتی وہ جلے پر کچھ اور نمک پاشی کرتی مڑنے کو تھی کی ڈور بیل کی آواز آئی اور دونوں کی بے ساختہ نظر حال کی کھلی بڑی سی کھڑکی سے باہر گئی جہاں سے گیٹ کے پاس کا منظر صاف نظر آتا تھا۔اور وہاں بختیاور صدیقی کے ڈرائیور کو ہاتھ میں اپنا فون تھامے کھڑا دیکھ رمشاء کے چھکے چھوٹے تھے۔

"مم۔۔میں دیکھتی ہوں۔۔"

وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکی پر درمیان میں ہی بازو مضبوط شکنجہ میں کسا۔

دماغ درست ہے آپ کا؟ اس حلیہ میں جائیں گی ایک غیر مرد کے سامنے۔۔"اس کے حلیہ" کی طرف اشارہ کرتا وہ غرایا تو رمشاء شرم سے پانی پانی ہوگئی۔

آپ اندر جائیں میں دیکھتا ہوں۔۔"اسے اندر جانے کا اشارہ کر وہ خود مین ڈور کی طرف بڑھا تھا۔۔"

آج واقعی تمہارا دن ہی خراب چل رہا ہے رمشاء! پہلے منصوبہ پر پانی پھر گیا پھر اس لنگور اور"

"ڈیڈی سے بحث ہوگئی اور آتے آتے اپنا فون بھی بھول آئی۔اب بھگتو اس گبر سنگھ کو۔۔

ڈرائیور سے عاشر کو بات کرتا دیکھ رمشاء کا بس نہیں چل رہا تھا اپنا کچھ کر ڈالے۔

آفس میں فون بھول آئی اور کمال کی بات اس کا دھیان اب تک فون کی جانب گیا ہی

نہیں، جاتا بھی کیسے صباء کے گھر سے نکلتے ہی بچوں کی فرمائش شروع ہوگئی تھی اور کچن میں جانے کیلئے فارمل چینج کر کے کچھ ہلکا پہننے گئی تو کبرڈ مقفل پایا اور جب عاشر کے کپڑے پہن کر باہر نکلی تو عاشر کو سامنے پایا اور پھر کپڑے کی الجھن۔۔اور اتنے سارے الجھنوں میں یہ ایک عظیم اضافہ۔

"ڈیڈی کا معلوم ہوتے ہی یہ گبر سنگھ مجھے ہاتھ پکڑ کر گھر سے نکالے گا۔۔"

ڈرائیور کو نبٹا کر سپاٹ تاثرات لیئے اسے ادھر ہی آتا دیکھ رمشاء کی پیشانی عرق آلود ہوئی۔۔

آپ اپنے ڈیڈی کے آفس میں اپنا فون بھول آئیں تھی وہی دینے آئے تھے ڈرائیور"

"صاحب۔۔

فون اس کی جانب بڑھاتا وہ توقع کے برعکس عام سے انداز میں بولا تو رمشاء کو یہ طوفان سے پہلے کی خاموشی معلوم ہوئی۔۔

"دد۔۔دیکھیں میں آپ کو بتاتی۔۔"

"آپ کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے، یہی میں نے آپ کو صبح بتایا تھا۔"

اس کا لٹھے کے مانند سفید پڑتا چہرہ دیکھ بنا وضاحت سنے ہی وہ قطع کلام کرگیا۔

"مم۔مطلب۔۔"

اس کے خاک پلے نہیں پڑا۔

"!مطلب یہ وکیل صاحبہ"

ایک قدم آگے لیکر صبیحہ جبیں پر نمودار شبنمی بوندوں کو انگلی کی پوروں پر سمیٹا گیا تو جواباً رمشاء سختی سے آنکھیں میچتی دھڑکن سمیت سانسیں تک روک گئی۔۔

میں جانتا ہوں آپ کے والد بزرگوار یعنی جج صاحب کی جرمنی سے تشریف آوری ہوچکی ہے،اور" توقع کے مطابق وہ فلّی چارجڈ واپس آئے ہیں مجھ پر چارجیز لگانے،اور عنقریب وہ مجھ پر عائد الزامات کی سنوائی کیلئے مجھے اپنی "انا "کی عدالت میں حاضر ہونے کا حکم نامہ بھیجیں گے،اور میری کہاں مجال کی میں ان کی حکم عدولی کی جرات کروں۔۔اور نہ ہی میں آپ جیسی بڑی وکیل کو ہائیر کرنے کی حیثیت رکھتا ہوں سو مجھے اپنا دفاع خود کرنا ہوگا یعنی اپنا مقدمہ خود لڑنا ہوگا،لہذا "آپ اپنا خون کم از کم میری فکر میں خشک نہیں کریں۔۔۔

کان کے پاس جھک کر رازداری سے ٹھہرے پرسکون انداز میں طنز کی آمیزش لیئے انکشاف کے ساتھ اسے سارے معاملے سے دور رہنے کی ہدایت کرتا اس کے میچی آنکھوں پر پھوک مارتا ہوا وہ پیچھے ہوا تو پٹ سے رمشاء کی آنکھیں کھلی۔

اتنے میں حیران مت ہوں،یہ جان کر آپ کو اور بھی حیرانگی ہوگی کی یہ اہم خبر مجھے کس نے" "دی۔۔

ہوائیاں اڑے تاثرات سے حظ اٹھاتا تجسس پھیلاتا مسکایا۔

"کک۔۔کس نے؟"

حلق سے بامشکل ہی آواز نکلی تھی۔

"خود عزت مآب جج صاحب نے ساتھ مجھے تو الٹیمیٹم بھی ملا ہے۔۔"

باہیں پھیلا کر وہ مسرور سا یوں بولا جیسے کوئی نوبل پرائز ملا ہو۔

"الٹیمیٹم۔۔۔؟کک۔۔کیسا الٹیمیٹم۔۔؟"

اس کے استہزائیہ انداز پر وہ بے چین ہوئی تھی۔

"وہ میں آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔۔"

صفاچٹ جواب سے اپنی طرف سے بات ختم کرگیا۔

"لیکن کیوں۔۔؟"

وہ سختی سے اس کا بازو تھام کر مقابل آئی۔

"کیونکہ میں آپ کے ڈیڈی سے نہیں ڈرتا،کیونکہ میں اپنا دفاع اپنے بل پر کرسکتا ہوں!کیونکہ مجھے کسی "ڈھال "یا "وکیل دفاع "کی ضرورت نہیں ہے،کم از کم آپ کی تو بالکل بھی نہیں !سو برسوں بعد گڑے مردے کھودنے کی جو مہربانی آپ کرچکی ہیں اسی پر اکتفا کریں،مزید میں آپ سے کسی قسم کی احسان کی توقع نہیں رکھتا۔۔۔"

اپنے بازو سے اس کا ہاتھ ہٹاتا ایک بار پھر وہ اجنبی بن گیا تھا۔

"!!عاشر"

ایک بار پھر اس کی کلائی پر رمشاء گرفت بناتی ملتجی ہوئی تو اس کی آنکھیں کی گزارش پر وہ کچھ پل کیلئے چپ سا رہ گیا۔

پلیز !میں آپ سے مقابلہ نہیں کرنا چاہتی،نہ ہی آپ کی برابری میں کرسکتی ہوں آپ نے بچوں" کیلئے جو کیا ہے میں اس کا پاسنگ بھی نہیں کرسکتی،ٹرسٹ می میرا کوئی غلط مقصد نہیں "ہیں--

دو بدو جواب دینے والی پراعتماد لڑکی پہلی بار بے بس اسے اچھی نہیں لگی تھی۔

"میں جانتا ہوں--"

آج آنکھوں کی سچائی کا اعتبار لبوں سے غیر ارادی طور پر پھسل ہی گیا تھا۔

رئیلی--؟"تین حرفی جملے سے گویا اسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی تھی۔"

"ہمیں اندر چلنا چاہیئے--"

اپنے ذرا سے اعتبار سونپنے پر آن کی آن میں اس کی آنکھوں میں روشن ہوئے امید کے ہزاروں دئے عاشر کے دل میں عجیب سی ہل چل مچا گئے تھے وہ تیزی سے بازو آزاد کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا اور رمشاء کتنی ہی دیر اپنی سماعت میں "میں جانتا ہوں "کی گونج سنتی مسرور سی وہیں مجسمہ بنی رہی تھی--

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

عجیب سی کھٹ پٹ کی آواز سے عاشر کی آنکھ کھلی تھی اور پہلی نظر ہمیشہ کی طرح دونوں پہلو میں بچوں پر گئی جہاں دونوں گہری نیند سو رہے تھے البتہ نائٹ بلب کی نیلگو روشنی میں رمشاء کی خالی جگہ پر اس کی نگاہ ٹھہری تھی۔اور قبل اس کے کی وہ کچھ سوچتا سائیڈ روم کا دروازہ آہستگی

سے کھلا تھا اور رمشاء عجلت میں محتاط قدم اٹھاتی ہوئی دروازے کی سمت بڑھی تھی۔

"یہ صبح ہی صبح کہاں جارہی ہے--؟"

اس کے ڈور کھول کر باہر نکلتے ہی عاشر فون میں صبح کے چھ بجے کا وقت دیکھتا تیزی سے اس کے پیچھے ہی روم سے نکلا تھا

"آپ--"

دوبارہ دروازہ کھلنے کی آواز پر تیز قدم اٹھارہی رمشاء چونک کر مڑی تو عاشر کو دیکھ قدم تھام گئی۔

"آپ کہاں جارہی ہیں اس وقت--؟"

اس کے رکتے ہی وہ لمبے ڈگ بھرتا اس کے قریب پہنچا تھا۔

"مینشن جارہی ہوں--"

"خیریت---؟"

اس کے پریشان تاثرات دیکھ عاشر کو تشویش ہوا۔

نہیں !ڈاکٹر انکل کی کال آئی تھی تین بجے کے قریب ڈیڈی کی طبیعت خراب ہوگئی تھی جس" کی وجہ سے فیملی ڈاکٹر کو بلانا پڑا،ڈاکٹر انکل بتارہے تھے ایسا شدید ذہنی دباؤ کی وجہ سے ہوا ہے،اور ان کے پاس سرونٹس کے علاوہ کوئی ہے بھی نہیں ،وہ مجھ سے اتنے ناراض ہیں کی مجھے اطلاع کرنا تک ضروری نہیں سمجھا-- "پریشانی سے ایک سانس میں سب کہتی وہ زور زور سے

پلکیں جھپکا کر شائد آنسو پر بندھ باندھ رہی تھی۔

آپ پریشان نہیں ہوں،اتنا عرصہ بیرون ملک گزار کر آئیں شائد آب و ہوا تبدیل ہونے کی وجہ" سے متاثر ہوگئی ہو طبیعت،پھر آتے ہی انھوں نے کام سنبھال لیا تو اعصابی تھکن وجہ ہو سکتی "ہے ذہنی دباؤ کی۔۔

اس کی دگرگو حالت کے پیش نظر عاشر قصداً ہمارا نکاح اور آپ کی ضد وجہ ہو سکتی ہے کہنے سے محترز رہا تھا۔

ورنہ ساری کی ساری نہ صحیح لیکن اسے یقین تھا ایک وجہ یہ بھی ہوگی خود اس چیز کا خاموش اعتراف رمشاء کی آزردہ آنکھیں بھی کر رہی تھی۔

"ہمم !پھر نکلتی ہوں آپ بچے پوچھے تو بتادیجئے گا کی میں جلد واپس آؤں گی۔۔۔"

حتیٰ المکان اپنی کیفیت پر قابو پاتی دھیمے سروں میں کہتی وہ معجلت اٹھانے لگی۔

دل بار بار ملامت کر رہا تھا کی شائد وجہ کل کی چھڑپ ہو لیکن دماغ مدلل انداز میں فی الفور تردید کر رہا تھا۔وہ اپنے ڈیڈی کے مزاج سے اچھی طرح آشنا تھی وہ جذبات احساسات کو چنداں اہمیت نہ دینے والے پریکٹل ہونے کے نام پر پتھر دل تھے جن کے اندر جذبات یا تو ناپید تھے یا ہمالیہ پر جمی برف کی طرح منجمد۔

بختیاور صدیقی اپنی ذات کے بلند قلعے میں اپنی "انا و زعم ہستی "کی مضبوط بیڑیوں میں جکڑے

فخر و گھمنڈ میں چور خود کو معتبر اور سارے عالم کو حقیر سمجھنے والے بھلا انھیں کیونکہ ان چیزوں سے فرق پڑتا انھیں جو چاہیئے ہوتا تھا اس کیلیئے وہ جذباتی نہیں ہوتے تھے بلکہ زورِ بازو پر حاصل کرلیتے تھے۔۔

"وہ ٹھیک ہوں گے آپ خواہ مخواہ خود کو ہلکان کر رہی ہیں۔۔۔"

اس کے ساتھ چل رہا عاشر اسے یوں مضمحل و ملول دیکھ نرمی سے بولا تو وہ اپنے خیالوں سے بری طرح چونکتی سرہلا گئی۔

وہ لوگ گھر سے باہر نکل چکے تھے صحن میں ہرسوں صبح کا دھندھلا سا اجالا پھیلا ہوا تھا۔

"آپ ڈرائیونگ کر لیں گی۔۔۔؟"

بغور اس کا صبیح و ملائم چہرے دیکھتے ہوئے مستفسر ہوا جہاں ازلی بشاشیت و تازگی کی جگہ فکر و رنج کی گہری پرچھائیوں نے لیکر صبح کے اس ملگجے سے اجالے کا رنگ دے دیا تھا، خود اعتمادی کی آما جگہ آنکھیں تکفر بھری آزردگی سموئے اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔

ہمم !میں کرلوں گی آپ فکر نہیں کریں، دراصل ڈیڈی صرف انسانوں کو ہی نہیں اپنے سے"

جڑی ہر چیز کو کنٹرول میں رکھنا جانتے ہیں چاہے وہ صحت ہو وقت ہو یا کچھ اور۔۔اسی لیئے ڈاکٹر

"انکل کی کال اور ان کے حیرت کے اظہار سے میں تھوڑا اموشنل ہوگئی آدر وائز ایم فائن۔۔۔

دقت سے مسکراکر اپنے لفظوں کا ایقان سونپتی وہ ڈور کھول کر اندر بیٹھی تو عاشر سر ہلاگیا۔

اس لڑکی کو اپنے اعصاب و جذبات پر کس حد تک ضبط حاصل تھا اس کا نمونہ پہلے بھی کئی بار

وہ دیکھ چکا تھا سو بنا حیران ہوئے پیچھے ہٹ گیا اور وہ گاڑی اڑا لے گئی۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"ڈیڈ !کوئی پروبلم ہوئی ہے---؟"

کتنی ہی دیر بغور ان کے آنکھوں کے نیچے نمایاں ہوتے سیاہ حلقوں کو دیکھتی پرسوچ انداز میں متفسر ہوئی۔

کل آفس میں وہ جس ڈیڈی سے ملی تھی وہ ذہنی اور جسمانی طور پر بالکل چست و تندرست تھے اور اب جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے وہ ذہنی و جسمانی دونوں اعتبار سے کمزور لگ رہے تھے۔

خاص کر شب خوابی کی چغلی کھارہی آنکھیں بتارہی تھی کی گزشتہ شب و شدید ذہنی انتشار کا شکار رہے ہیں،جس کا نتیجہ یہ خطرناک حد تک بی پی ہائی ہونے کی صورت نکلا۔اور ہنوز انھیں دیکھ کر لگ رہا تھا جیسے وہ ذہنی ہیجان سے نبر آزما ہیں لیکن انا اتنی بڑی ہے کی اپنی سگی اولاد سے شیئر کرنا تو درکناں دیکھنے سے بھی گریزاں تھے۔

"ڈیڈ !کوئی ایشو ہے تو آپ مجھ سے ڈسکس کرسکتے ہیں ای کین ڈیل ویتھ ایٹ--"

وہ متفکر سی پھر بولی تو اب کے انھوں نے سپاٹ نظریں اس کی جانب اٹھائی۔

ایشوز خود کریٹ کرکے ڈیل کرنے کی بات کر رہی ہو،کیا میں جان سکتا ہوں ان بلنڈر ایشوز کو"

"ڈیل کس طرح کرو گی تم جو تم اپنی مرضی سے پیدا کئے ہیں---؟

نقاہت زدہ مگر ازلی بے تاثر لہجے میں انھوں نے جتایا تو رمشاء اٹھ کر ان کے قریب چلی۔

ڈیڈ !میں نے پہلے بھی کہا ہے اب بھی کہ رہی ہوں میرا مقصد کسی کی دل آزاری نہیں" ہے،نہ میں نے بغاوت کی ہے نا میں نافرمان ہوں۔۔لیکن ڈیڈ میں "غاصب "بھی نہیں بننا چاہتی۔۔ڈیڈ دنیا نہیں "جانتی "آپ نہیں "مانتے لیکن میرا دل "جانتا "بھی ہے اور "مانتا "بھی ہے کی یہاں کی ایک ایک چیز پر مجھ سے زیادہ میرے بھائی اور ان کے بچوں کا حق ہے،میں کیسے آنکھیں بند کرکے ان معصوم جانوں کے حق پر غاصب بن کر بیٹھ جاؤں جو اپنی اصل شناخت تک سے محروم ہے۔۔ڈیڈ میں آپ کو فورس نہیں کر رہی بٹ ایک بار آپ انھیں دیکھ "لیں تو آپ کو خود۔۔

"ننن۔۔۔نہیں مجھے کسی کو نہیں دیکھنا ہے۔۔۔"

رمشاء ملتجانہ لہجے میں ابھی مزید اس پتھر سے سر مار مار کر اپنا سر لہو لہان کرتی کی وہ دبے لہجے میں چیختے ہوئے پڑے ہٹے جیسے کسی اچھوت شئے یا آسیب کا ذکر ہوگیا ہو رمشاء نے دکھ سے ان کا یہ رد عمل دیکھا۔

"ڈیڈ آپ کا اپنا خون ہیں وہ۔۔۔"

ان کے رد عمل سے اس کے دل کو ٹھیس پہنچی تھی۔۔

"تم جاسکتی ہو یہاں سے۔۔"

وہ رخ موڑے قطعیت سے بولے تو رمشاء کی آنکھیں ان کی سنگدلی پر دھندھلا گئی۔

"!!ڈیڈ"

"جاسکتی ہوں تم--"

رخ موڑے ہی اب کے وہ کچھ اور سختی سے بولے تو تاسف سے انھیں دیکھتی بھاری دل سے اٹھنے لگی تھی کی دفعتاً اس کے ہاتھ میں موجود فون پر وڈیو کال آنے لگی سکرین پر مان آرو کا جگمگاتا معصوم چہرہ دیکھ وہ ایک نظر بختیاور صدیقی پر ڈال کر اٹھنے کا ارادہ ترک کرتی کال اوکے کر گئی--

"مما !آپ پھر سے کہاں چلی گئی ہیں؟ آج تو سنڈ ہے ناں--اور آرو آپ کو ڈھونڈ لہی ہے--" چھوٹتے ہی آرو کا معصومانہ انداز میں شاکی سوال آیا تھا۔

جس پر بختیاور صدیقی کی سرد آنکھوں میں عجب بے چین سا تاثر اُبھرا تھا رمشاء جو اسکرین کے ساتھ ترچھی نظریں ان پر بھی فوکس کئے ہوئے تھی ان کے پہلو بدلنے پر ٹھٹھکی--

مما !آج تو ہم نے ماپا کے ساتھ پلے لینڈ بھی جانا تھا،پھر شاپنگ پر، پھر لنچ پر، پھر لانگ ڈرائیو" "پر اور رات میں ایگزبیشن--

مان نے نجانے یہ سارے پلان کب ترتیب دئے تھے وہ نان اسٹاپ بول رہا تھا اور وہ بختیاور صدیقی کو دیکھ رہی تھی جو اضطرابی کیفیت میں پہلو پر پہلو بدل رہے تھے--

مما !آپ اپنے آفس میں ہو؟ ہمیں آپ کا آفس دکھاؤ ناں--"آرو فون سے ہی جھانک کر ارد گرد" دیکھنے کی کوشش کرتی بولی تو رمشاء مسکراکر اثبات میں سرہلا تی کھڑی ہوئی۔

"جانو !مما آفس میں نہیں بلکہ گھر میں ہے اور یہ روم آپ کے دا۔"

"کیا تم باہر جاکر بات کرسکتی ہو۔۔۔"

رمشاء کا تعارف درمیان ہی تھا کی بختیاور صدیقی کی جھٹکے سے بیڈ سے اٹھتے گرجے۔

ان کے ضبط سے تمتما اٹھے نقوش،عرق آلود پیشانی اور مضطرب برہم نظروں سے رمشاء کو شدید تشویش نے گھیرا۔

"مما یہ دادو ہے ناں۔۔۔؟؟ یہاں والے دادو۔۔۔؟"

چونکہ رمشاء بیک کیمرہ آن کرچکی تھی اس طرح بختیاور صدیقی کے اٹھنے کی وجہ سے کیمرہ ان کے چہرے پر فوکس ہوگیا اور آرو کے سوال پر جہاں رمشاء چونکی تھی وہیں بختیاور صدیقی کا اضطراب دو چند ہوا تھا۔یہ آواز آسیب کی طرح ان کی سماعت سے چپک گئی تھی۔۔

"دیکھا مان ایاّ آرو رانگ نہیں بولتی یہ یہیں والے دادو ہے اسٹلینجل انکل نہیں ہیں۔۔"

منہ بسور کر آرو کی جانب سے کئے گئے انکشاف پر رمشاء کے ہاتھ سے فون چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا جبکہ بختیاور صدیقی کیلئے اپنے اعصاب پر قابو پانا دنیا کا مشکل ترین امر بن گیا تھا۔۔

"ڈڈ۔۔ڈیڈ۔۔ڈیڈآپ۔۔آپ بچوں سے بات کک۔۔کرچکے ہیں۔۔۔؟"

فرط مسرت سے اس کی آواز لرز گئی تھی۔

"سو وہاٹ۔۔؟"

جواباً وہ اپنی عجیب کیفیت کے زیر اثر جھلا کر گھرک گئے۔۔

"بٹ ڈیڈ۔۔"

اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئی تھی اس خوشی میں کہیں ڈیڈ کی اس حالت کی وجہ بچوں سے ہوئی بات تو نہیں اگر ایسا تھا تو اس کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔

میں ابھی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔۔اور آئندہ اپنی چیزیں اور اپنے خود ساختہ تعلقات اپنے تک" محدود رکھنا اسے آفس لانے کی ضرورت نہیں۔۔۔"برہمی سے وارن کرتے وہ تیزی سے سائیڈ اسٹڈی روم میں غائب ہوگئے تھے۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

جیسے تیسے ڈگمگاتے قدموں اسٹڈی میں داخل ہوکر دروازہ مقفل کر از سر نو منتشر ہوئے اعصاب و تنفس کو بامشکل یکجاکر مضبوطی سے قدم جماتے کس دشواری سے وہ رایکینگ چیئر تک پہنچے تھے وہی جانتے تھے۔

کانپتے ہاتھوں سے چیئر کی ہتھی پر گرفت جماکر بیٹھنے میں کامیاب ہونے تک ایسے پسینہ میں شرابور ہوگئے تھے جیسے کتنا مشقت آمیز کام کرکے آرہے ہوں۔

منتشر تنفس، کانپتی ہوئی انگلیاں اور شدید ذہنی دباؤ کے باعث جل رہی آنکھیں،ان کا بی پی واپس کل کی طرح بتدریج ہائی ہورہا تھا۔۔

کرسی سے سر ٹکاتے دونوں ہتھیوں کو سختی سے مٹھی میں جکڑ کر آنکھیں میچے وہ تیز تیز سانس کھینچتے ہوئے خود پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کررہے تھے۔لیکن سماعت میں گونجتے وہ معصوم الفاظ جیسے دل پر ضربیں لگا رہی تھی۔

اپنی ذہانت و فطانت کے بل بوتے پر ایک عالم میں اپنی کامیابی و کامرانی کے جھنڈے گاڑ چکے متکبر و رعونت پرور بختیاور صدیقی جس نے دل اور وہاں پنہاں نرم جذبات اس سے جڑے رشتوں کو کبھی چنداں اہمیت نہیں دیا تھا۔ جن کے لیئے کامیابی اونچا شملہ ہی سب کچھ تھا۔کم حیثیت ناکام لوگ ان کیلیئے کیڑے مکوڑوں سے بھی گئے گزرے حقیر تھے۔۔

جب کل اس مضبوط بے حس و بے رحم شخص کا احساس نامی شئے سے دو ننھی جانوں نے معمولی سا تعارف کرایا تو ان کی مضبوط قلعے جیسی ہستی کی بنیادیں ہل گئی۔۔

اپنی مرضی کے خلاف ایک لفظ سننا ان کی حاکمیت پرور طبیعت کو گوارا نہیں تھا کہاں رمشاء ان کے منہ پر حکم عدولی کرکے چلی گئی تھی۔شدید طیش کے عالم میں مٹھیاں بھینچے رمشاء سے فرصت سے ڈیل کرنے کا قصد کر وہ بڑے ضبط کے ساتھ واپس اپنی چیئر پر بیٹھے سامنے رکھی فائل پر سپاٹ نظریں دوڑا رہے تھے کنپٹی کی اُبھرتی معدوم ہوتی رگیں گواہ تھی کی ان کے اندر کا اشتعال انگیز مادہ شانت نہیں ہوا ہے۔۔

دفعتاً ان کے رعب و دبدبہ سے سہمی فضا میں موبائل رنگ ٹون کی آواز گونجی تھی۔فائل پر پوائنٹ انڈر لائن کرتے ان کی قوی انگلیوں کی گرفت ناگواریت سے سخت ہوئی۔رمشاء پر پہلے سے موجود غصہ کے گراف میں اس غیر ذمہ دارانہ حرکت پر خطیر اضافہ ہوا۔

لیکن فون کرنے والا شائد ان کے رعب سے دہشت زدہ نہیں ہوا تھا تبھی مسلسل رنگ دئے جارہا تھا۔

غصہ سے انڈر لائن کی ہوئی پوائنٹ کو گھورتے ہوئے انھوں نے سائیڈ کارنر پر ہاتھ مار کر ان کی شان میں مستقل گستاخی کئے جارہے فون کو اٹھایا اور سوئچ آف کرنے کیلئے سائیڈ بٹن دبانے ہی لگے تھے کی کوفت و بیزاریت کے سبب انگلی سکرین کو ٹچ کر گئی اور کال اوکے ہوگیا۔

"!!سرپرائز"

اگلے ہی لمحے معصومیت سے پُر کھنکتی ہوئی پرجوش آواز نے ان کی سماعت کو ٹھٹھکایا اور ان کی بلاارادہ نظر ہاتھ میں موجود فون کی طرف اٹھی جہاں کھلکھلاتے معصوم چہرے آنکھیں سکیڑے متجسس سے سکرین ہی کو دیکھ رہے تھے۔

دونوں کے گھنگھریالے بال اور روشن آنکھیں دیکھ کر آپ ہی آپ ان کے ماتھے کے بل تحلیل ہوئے، دھڑکنیں کسی شناسہ احساس سے سست پڑی۔اور کال ڈراپ کرنے کیلئے اٹھا انگوٹھا ہوا میں معلق رہ گیا۔جبکہ ان کا چہرہ دیکھ ان دونوں کی بحث شروع ہوگئی تھی۔

"آرو یہ کال تو کسی اسٹرینجل انکل کو لگ گئی ہے۔۔"

مان آنکھیں سکیڑ سکرین پر نظر آرہے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا تو آرو نے بھی اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو قریب کرکے اس چہرے کو دیکھا جو جانا پہچانا سا لگ رہا تھا۔

"مان ایاّ آپ نے مما کو کال لگائی تھی ناں۔۔۔؟"

ہنوز آنکھیں سکیڑے ہی وہ مستفسر تھی۔

"ہاں !ممانی مما کو بھابی کہتی ہیں اور یہاں وہی لکھا ہے،بٹ یہ تو رانگ کال لگ گئی۔۔۔"

سکرین پر روشن نام کو زیر لب اسپیلنگ کرتا مان پرسوچ انداز میں بولا۔

"میں رکھ دیتا ہوں ماپا نے منع کیا ہے ناں اسٹرینجرز سے بات کرنے سے۔۔۔"

"نی !یہ اسٹلینجل نہیں دادو ہیں۔۔۔

عاشر کی ہدایت یاد کرتا وہ کال ڈراپ کرنے لگ تھا یکا یک دماغ کی بتی جلنے پر آرو چیختی فون لیکر اس سے دور ہوئی۔

"آرو !فون واپس کرو یہ اسٹرینجر انکل ہیں۔۔"

مان اس کے پیچھے لپکا۔۔

"مان ایاّ !اسٹلینجل نہیں ایسے دادو ہوتے ہیں۔"

مان کے تنبیہہ کرنے پر آرو آنکھیں سکیڑتی دباؤ بڑھا کر بولی

"آرو !یہ اسٹرینجر انکل ہے ماپا غصہ ہوں گے،دادو یہاں نہیں ہوتے فون واپس کرو۔۔۔"

مان اس کی ضد پر سمجھانے کے انداز میں بولا۔

ایاّ !ایسے والے دادو یہیں ہوتے ہیں مما نے بتایا آرو کو۔۔۔ہاں !انکل آپ بتائیں مان ایاّ کو"

"آپ دادو ہوتے ہیں ناں۔؟

اپنے بھائی کو جواب دیتے اس چھوٹی سی لڑکی نے جس معصومیت سے بختیاور صدیقی سے تصدیق چاہی تھی۔ ان دونوں میں شناسائی کی رمق ایک عجب سی کشش محسوس کر ساکت و سامت بیٹھے بختیاور صدیقی کے اعصاب بری طرح جھنجھلائے تھے۔

بتائیں ناں دادو مان ایاّ کو آرو رانگ نہیں ہے آپ دادو ہوتے ہیں یہاں والے دادو آرو نے مما"
"کے فون میں دیکھا تھا اس والے دادو کو ہے ناں دادو---؟
وہی نقش،وہی گھنگھریالے بال،وہی روشن آنکھیں،وہی معصومانہ انداز اور انوکھا اچھوتا دل کو موہ لینے والا معصوم تعارف۔
دھندلی تصویر کے واضح ہوتے ہی بختیاور صدیقی کی آنکھوں کے آگے آن کی آن میں ارض و سماں گھوم گیا تھا۔۔
آنکھیں پتھرائی،دھڑکنیں تھمی،پیشانی بھیگی، اور قوی انگلیوں میں مضبوطی سے مقید پین چھوٹ کر نیچے گرا،لمحے کے ہزارویں حصے میں ان کا پورا وجود سرد خانے میں پڑی لاش کی طرح منجمد ہوا تھا۔
ساکت نظریں سکرین پر مرکوز تھی جہاں دونوں بچوں کی تکرار جاری تھی۔۔
غالباً وہ ہوبہو رمشاء کا بچپن وہ پیاری سی بچی انصر کے جیتے جاگتے عکس کو قائل کرنے کیلئے ان کی مدد چاہ رہی تھی۔
لیکن وقت کو تک اپنی انگلی پر نچانے والے مضبوط اعصاب کے مالک بختیاور صدیقی اس کی حمایت کیا کرتے ان کے تو اس معصوم سے تعارف سے پورے جسم پر برف کی بھاری سیل آن گری تھی۔
دونوں کی تکرار میں کون جیتا تھا انھیں نہیں معلوم تھا لیکن کال منقطع ہوچکی تھی سکرین تاریک

ہوچکی تھی لیکن ان کے منجمد اعصاب ہنوز برف کے ملبے تلے دبے شل تھے۔پتلیاں ساکت،دھڑکن سست،لب بامہر،ہر قوت مفلوج تھے۔۔

یہ پہلی ضرب بختیاور صدیقی پر ایسی کاری پڑی تھی کی کل سے آج تک اپنے اعصاب کو کنٹرول نہیں کرپائے تھے نتیجتاً رات شدید بی پی ہائی ہونے کی وجہ سے بیہوش ہوگئے تھے صبح جو حالت سنبھلی تھی پھر سے اس معصوم پکار نے بدتر حالت کردی تھی۔۔

وہ سنگدل سفاک بختیاور صدیقی تھے جن کی آنکھیں جوان بیٹے کی میت دیکھ کر نم نہیں ہوئی تھی آج وہ آنکھیں آپ ہی آپ بھیگ گئی تھی،جو کندھے پہلی سنتان کا جنازہ اٹھاتے نہیں جھکے تھے آج جھک گئے تھے،جو ہاتھ اکلوتے بیٹے کو قبر میں اُتارتے نہیں کانپے تھے آج کانپ رہے تھے۔

جس انا و غرور کے پجاری بختیاور صدیقی کو بڑے سے بڑا اعصاب شکن سانحہ ہلا نہیں پایا تھا ایک جھٹکے میں دو ننھی زندگی نے بلند قامت شخصیت کی کھوکھلی بنیادیں ایسے ہلادی تھی کی ابھی تک وہ اس جھٹکے کے زیر اثر آندھی طوفان کی زد میں تنکے کی مانند بے اسرا و سبب جھول رہے تھے۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

لنچ کے قریب اسٹڈی سے باہر آئے بختیاور صدیقی کے ساتھ لنچ کرکے۔ان کے متعلق ملازموں کو خصوصی ہدایات دیکر وہ ہواؤں سے باتیں کرتی ہوئی گھر آئی تھی راستہ میں سفیان کو بھی بڑی خوش خبری کا کہہ کر بلالیا تھا۔

بچوں سے تصدیق کرنے پر جب مان نے بتایا کی کل انھوں نے صباء کے فون سے کال کی تھی لیکن وہاں رمشاء کی جگہ کسی اسٹرینجر انکل کو دیکھ کر ڈراپ کردی اور ماپا غصہ نہ ہوجائیں اس لیئے انھیں بتایا نہیں تو فرط جذبات سے دوبھر رمشاء سختی سے دونوں کو اپنے اندر بھینچ گئی تھی--

واہ !بھابی کمال ہوگیا یار !ہم پلان بناتے رہ گئے اور ہمارے خرگوشوں نے پہلی ہی بار میں دادا" "کو کلین بولڈ کر دیا---

سفیان کے جذبات بھی رمشاء سے جدا نہیں تھے۔

"مما وہ دادو ہی ہوتے ہیں ناں---؟"

آرو کو ہنوز خود کو صحیح ثابت کرنے کی پڑی ہوئی تھی۔

بالکل جانو !بالکل---وہ دادو ہی ہوتے ہیں آرو اور مان کے دادو-- "آرو کے گال چومتی وہ" نہال ہوئی۔

"دیکھا مان ایاّ آرو رانگ نہیں بولتی--"

آرو نے اتراتے ہوئے آنکھیں مٹکائی تو مان نے ناراضگی سے رمشاء کو دیکھا کی اسے پہلے بتایا کیوں نہیں گیا--

"!!مائی پرنس"

اس ناراضگی پر رمشاء اسے قریبی کرتی اس پیشانی پر لب رکھ گئی۔

اس کا اس وقت حقیقتاً بس نہیں چل رہا تھا وہ پوری دنیا ان دونوں پر وار دے۔وہ کروفر سے تن کر چلنے والے بختیاور صدیقی کی مضمحل حالت دیکھ کر آرہی تھی جس سے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کی کس قدر گہرا اثر ہوا ہے۔ صحیح کہا تھا سفیان نے جرح نہیں جذبات سے وہ جیت سکتی ہے یہ جنگ۔۔

لیکن بھابی ابھی آپ کو گبر سنگھ کی طرف سے محتاط رہنا ہے،کیونکہ وہ محترم قطعاً برداشت نہیں" "کریں گے یہ سب۔۔

بچوں کے چھوٹے چھوٹے سوالوں کے پوری توجہ و اشتیاق سے جواب دے رہی رمشاء کے لب سفیان کے سنجیدہ انداز میں عاشر کی جانب توجہ کروانے پر سکڑے تھے۔

آپ لوگ ادھر بیٹھ کر وڈیو میں دادو کو دیکھیں مما ذرا ماموں سے بات کرتی ہے۔۔"فون میں" موجود بختیاور صدیقی کے کچھ ویڈیو کلپز لگاکر دونوں کو دوسری طرف جانے کا اشارہ کرتی وہ سنجیدہ تاثرات لیئے سفیان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

آپ ٹھیک کہتے ہیں بھائی محتاط تو رہنا ہوگا،کیونکہ ڈیڈ نے خود انھیں اپنی واپسی کا بتایا ہے،اور" جہاں تک میں ڈیڈ کو جانتی ہوں انھوں نے لازمی انھیں کوئی سنگین قسم کی دھمکی دی ہے جو وہ "ڈیڈ کے ہی داماد ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے مجھے کچھ بتانے کیلیئے تیار نہیں ہیں۔۔۔

متفکر رمشاء عاشر کا صفاچٹ جواب یاد کر شاکی ہوئی۔

"وہ ایسا ہی ہے۔ظلِ الٰہی سے کوئی بات نکلوانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔۔"

سفیان کا لہجہ مسکایا اسے اچھی طرح اندازہ تھا محترم نے کس طرح ہری جھنڈی دکھائی ہوگی۔۔

"مما !ہم دادو کے پاس کب جائیں گے۔۔۔۔؟"

آرو ایک نئے سوال کے ساتھ واپس اس کے گود میں چڑھی تھی۔

بہت جلد جانو !لیکن تب تک آپ نے ماپا کو دادو کے بارے میں نہیں بتانا ہے پرومیس"

کریں۔۔"لگے ہاتھوں دونوں کو اعتماد میں لینے کیلئے ہتھیلی آگے کی۔

"بٹ کیوں مما۔۔۔؟"

اتنی آسانی سے تو وہ شیشہ میں اترنے والے نہیں تھے۔

کیونکہ لاسٹ ٹائم ماپا غصہ ہوگئے تھے ناں سیکریٹ میٹنگ کرنے پر دادو سے،اور آج سنڈے"

بھی ہوگیا ماپا کے پاس ٹائم اب نیکسٹ سنڈے ہوگا ساتھ جانے کیلئے اس لیئے جب تک مما

"نہیں کہتی آپ ماپا کو نہیں بتائیں گے ورنہ ماپا مما سے بھی غصہ ہوجائیں گے۔۔

بڑی دقت سے لفظ جوڑ توڑ کر دونوں کو قائل کرنے کی کوشش کرتی اس نے آس بھری نگاہ سے

دونوں کو دیکھا جہاں دونوں ماتھے پر تفکر کے بل نمودار کئے یقیناً فیصلہ کر رہے تھے آیا ماپا سے راز

رکھا جائے یا مما کی شامت بلائی جائے۔۔

پلیز جانو"!!انھیں کشمکش کا شکار دیکھ رمشاء نے ملتجانہ ہونٹ لٹکائے۔"

اوکے !ہم ماپا کو نہیں بتائیں گے۔۔"مزید چند سیکنڈ ضائع کرکے آخر کار دونوں نے مثبت"

جواب دینے کا احسان عظیم کر ہی دیا تھا۔

"کیا نہیں بتایا جائے گا مجھے۔۔۔؟"

ابھی سب صحیح سے خوش بھی نہیں ہو پائے تھے کی پشت سے اُبھری عاشر کی سنجیدہ آواز پر سب کی سانس رکی۔۔ بچوں کے بھی زبان دانتوں تلے دبے جو عاشر کو مشکوک کرنے کیلئے کافی تھے۔۔

"مان آرو میں نے کچھ پوچھا ہے۔۔"

وہ چلتا ہوا دونوں کے مقابل چلا آیا۔

لیکن یہ نہیں بتائیں گے۔۔سفیان نے فی الفور دونوں نرغے میں پھسے بچوں کو اپنی طرف" کھینچا۔

"!!!سفیان"

عاشر کے لہجے میں صاف تنبیہہ تھا۔

اتنی محبت سے مت پکاریں صاحبِ عالم کہیں اس ادنٰی غلام کی روح نہ پرواز کرجائے اس زرہ" "نوازی پر۔۔

برجستگی لوفرانہ انداز اپناتا وہ مارے خجالت کے عاشر کو سرخ کرگیا تھا۔جبکہ ہونق پن کا شکار رمشاء بر وقت منہ پر ہاتھ رکھتی ہنسی دباگئی۔۔

"تم باز آجاؤ سفیان اپنے طرز تخاطب سے۔۔"

عاشر نے سخت فہمائشی انداز میں گھرکا۔

کیوں باز آجاؤں؟اس نیک و فراخدل خاتون نے دل و دماغ کی باہمی رضامندی سے مجھے تمہاری"
"محبوبہ اور اپنی-----
"میں نے کہا بکواس کر کے ٹاپک مت چینج کروں یہ بتاؤ بچوں کو پٹی کیا پڑھائی جارہی تھی--؟"
سفیان کی لفاظی درمیان ہی تھی کی عاشر نے اس کا بازو مروڑ کر پشت سے لگاتے پوچھا تو رمشاء کی ہنسی غائب ہوئی--
یہ ہمارا ہمارا سیکریٹ ہے،جس طرح تمہارا تمہارا سیکریٹ ہوتا ہے اس میں ہم تمہیں کیونکر"
شامل کریں۔ "مشکل سے اپنا بازو چھڑا کر سفیان تیزی سے دونوں بچوں کو لیکر اس کے سامنے سے ہٹتا چلا گیا کیونکہ فل حال فرار میں ہی عافیت تھی--
"کیا کھچڑی پک رہی ہے یہ وکیل صاحبہ--؟"
"کک--کچھ بھی نہیں--میرا مطلب ہے کی ہماری ہماری بات ہے--"
اب کے توپوں کا رخ بیچ بھنور میں اسے تنہا چھوڑ گئے سفیان کی پشت کو تاسف سے دیکھ رہی رمشاء کی جانب ہوا تو وہ ہڑبڑا کر بامشکل لہجہ ہموار رکھ پائی۔
"اچھا---"
عاشر کے شک کو پراعتماد وکیل صاحبہ کی دقت نے تقویت بخشا۔
آفکورس !میں آپ سے ڈرتی تھوڑی ہوں--ڈر سے یاد آیا مجھے ایک فیکس سینڈ کرنا تھا جو ڈرافٹ"
"میں پڑا ہے--

فل وقت وہ غیرمتوقع چھاپہ کی وجہ سے آنکھیں ملاکر بات گھمانے کی پوزیشن میں نہیں تبھی فوراً مناسب بہانہ چپکاتی روم کی طرف دوڑی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

اس سے پہلے بھی آپ لوگوں کی ہماری ہماری ہی بات تھی جس کا نتیجہ "نکاح "تھا اور لکی ڈرا" "میں سے آپ محترمہ نکلی تھیں،دوبارہ میں ایسا کوئی خوفناک سرپرائز نہیں چاہتا۔۔۔

روم میں پہنچ کر وہ سانس بھی بحال نہیں کرپائی تھی کی جن کی طرح وہ وہاں بھی نازل ہوا۔

"آپ۔۔آپ نے مجھے خوفناک کہا۔۔۔؟"

وہ قصداً موضوع ٹالنے کو خفگی بھرے تاثرات لیئے مڑی۔

میں نے خوفناک کہا،ہیبتناک کہا یا دہشت وحشت ناک کہا۔۔ابھی ان سارے ناک سے" امپورٹنٹ میرے لیئے یہ جاننا ہے کی میرے ناک کے نیچے آپ اب کونسی منصوبہ بندی کر رہی "ہیں۔۔

وہ نپے تلے قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھنے لگا تو رمشاء کے قدم اس کا سنجیدہ چہرہ دیکھ خود باخود پیچھے کی جانب اٹھنے لگے۔

آپ۔۔آپ۔۔آپ کے خلاف کم از کم کوئی سازش کا جال نہیں بن رہی زیادہ نہیں اتنا اعتبار تو" ڈھائی مہینے سے ایک چھت تلے رہنے کے ناطے میں ڈیزرو کرتی ہوں۔۔ "پیچھے کبرڈ سے پشت لگنے پر بروقت موضوع بدلنے کیلیئے دھیمے لہجے میں شکوہ پنہاں کیئے پلکوں کی چلمن اٹھاکر خود

اعتمادی اس کی سنجیدہ آنکھوں میں دیکھتی گویا ہوئی تو چند ساعت تک پھر عاشر اس کی جھیل سے نین کٹوروں کی بھول بھلیا میں الجھ ہی گیا۔

"آپ کیا ڈیزور کرتی ہیں میں نہ جانتا ہوں نہ جاننے کا خواہاں ہوں، لیکن اگر آپ اور آپ کے ڈیڈی نے میں کیا ڈیزرو کرتا ہوں ڈیسائیڈ کرنے کی کوشش کی تو یقین کریں ایسٹ سے ایسٹ بجا دوں گا اب کی بار۔"سرعت سے پیچھے کبرڈ پر پنجہ گاڑ کر وہ سرد سے لہجے میں غرایا۔

"ڈیڈی کی چھوڑیں میری بات کریں کیا آپ کو لگتا ہے میں ایسا کچھ کروں گی۔۔۔؟"

اس کی سرد آنکھوں میں اعتماد کی رمق مفقود دیکھ وہ سپاٹ سے انداز میں مستفسر ہوئی تو عاشر کبرڈ سے ہاتھ ہٹاکر پیچھے ہوا لیکن رمشاء اس کی کلائی تھام کر اسے قدم روکنے پر مجبور کر گئی تھی۔

سچ ہے ہمیں آپ سے شکوے بجا نہ تھے

بے شک ستم جناب کے سب دوستانہ تھے

"عاشر حسن کب تک آخر آپ مجھے بختیاور صدیقی کی بیٹی کی تناظر میں دیکھتے رہیں گے میری اپنی بھی ایک شخصیت ہے،جج کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو مجھے میری شخصیت کے خامی خوبی کی تناظر میں جج کریں۔۔"وہ اس کی چوڑی کلائی تھامے اتنے عرصہ میں پہلی بار براہ راست گلہ کر رہی تھی شائد یہ استحاق اس ایک جادوئی لمحے کا اعجاز تھا جو غیر دانستہ وقوعہ پذیر ہوا تھا۔۔

"میں نے ابھی کہا ایسی کوئی خواہش نہیں میری۔۔۔"

کلائی چھڑاکر وہ قصداً اس کی طرف دیکھنے سے محترز بچوں کا پھیلایا پھیلوا سمیٹنے لگا۔

"آپ--آپ اتنے سڑو کیوں ہیں-- بھابی تو اتنی سویٹ تھی آپ کس پر چلے گئے---؟"

رمشاء اس کے یوں رخ موڑ لینے پر جل بھن گئی جس پر عاشر نے ترچھی نظروں سے اس کا خفا خفا چہرہ دیکھا۔

"گئی تو آپ بھی اپنے بھائی پر نہیں ہیں--کہاں وہ اپنے ڈیڈی اور میرے بابا کے جلال سے خائف ہوکر شہر ہی چھوڑ گئے تھے اور کہاں آپ دیدہ دلیری سے سارا کارنامہ انجام دیکر ڈٹی کھڑی ہیں---"

"یہ آپ نے مجھے طعنہ مارا ہے یا تعریف کی ہے---؟"

کپڑے تہ کرتے مصروف سا وہ سڑیل شخص کم از کم رمشاء کو اپنی ہمت و جرات کا معترف تو نہیں لگا--

"تعریف مجھے پرسنلی نہیں پسند--"

"اور طعنہ مارنے میں آپ نے پی ایچ ڈی کر رکھی ہے--"

بے مروتی کی انتہا پر وہ جل کر خاکسار ہوئی تھی۔

"جس طرح لوگوں کو شیشے میں اتارنے میں آپ نے اسپیشل کورسیز کئے ہیں---"

میلے کپڑوں کو علیحدہ کرتا وہ چوٹ کرگیا تھا۔

"حوالہ دیں گے ساتھ اگر گراں نہ گزرے تو--"

نجانے کیوں آج وہ گیلی لکڑی کی طرح سلگ رہی تھی شائد اس کی عدم توجہی اسے غصہ دلا رہا

تھا۔

"ہمارا نکاح۔۔۔"

مقابل آتا وہ برجستہ بولا تو رمشاء کی تابندہ پیشانی سلگ اٹھی۔۔

وہ اس لیئے کی مجھے معلوم تھا آپ سے بات کروں گی تو آپ جناب توپ کے گولے کی طرح"
میرے سر پر پھٹیں گے اس لیئے میں نے آپ کے قریبی مگر "سمجھدار "لوگوں سے رابطہ
کیا، بجائے آپ سے بات کرکے کام خراب کرنے کے۔۔"خفگی بھری نظروں سے گھورتی وہ کلس
کر چبا چبا کر بولی تھی۔۔

"سیدھے سیدھے آپ مجھے نا سمجھ کہ رہی ہیں۔۔"

چبا کر ادا کیا لفظ سمجھدار عاشر کو زور سے لگا تھا۔جسے بھانپ کر رمشاء کے سلگتے دل کو تسلی ہوئی
تبھی مزید تپانے کو گویا ہوئی۔۔

!کم آن !اب میں ایسی بداخلاق لڑکی بھی نہیں جو اپنے "سرتاج "کو "نا سمجھ "کہوں۔۔۔ناں"

"میں ایسا کر ہی نہیں کرسکتی آخر کو ایک مشرقی لڑکی ہوں۔

ادا دلبرائی سے گھنگھریالی لٹ کو مخروطی انگلی میں لپیٹ کر گھنیری پلکوں کو تیز تیز جھپکاتی ہوئی خود
کو شرم و حیا کی پوٹلی ثابت کرنے کی کوشش کرتی وہ عاشر کو شدید بری لگی تھی۔۔

بالکل !آپ کے بلند اخلاقیات کو تو قلم بند کرکے جامعہ کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہیئے"
"نوجوان نسل کی روشن مستقبل کیلیئے۔۔

یاقوتی لبوں کے کنارے سے پھوٹتی ہنسی کی پھوہار دیکھ عاشر سلگ ہی تو اٹھا تھا۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔"

اس کے تاثرات دیکھ رمشاء کی جلترنگ سی ہنسی فضاء میں روشنیاں بکھیرگئی تھی جس پر خفگی سے اسے گھور رہے عاشر کی نگاہوں کی لے اسے بے تحاشہ ہنستا دیکھ خود باخود بدل گئی تھی۔۔

،وہ خیال تھا کوئی دھنک نُما

یا کوئی عکس تھا ہمارے رُوبرو

،جو ہمیں ہر طرف سے تم لگے

!وُہ تم ہی تھے یا کوئی ہُوبہُو

نگاہوں کی تپش پر رمشاء کی ہنسی کو بریک لگا وہ پلک جھپکتے ان نظروں کی تاثیر سے منتشر ہوئی دھڑکنوں کو سنبھالتی مڑنے لگی تھی کی عاشر اس کی مرمری کلائی کو مقید کرتا ایک جھٹکے سے اسے واپس اپنی طرف کھینچ گیا۔اس افتاد کیلئے چونکہ وہ بالکل بھی تیار نہیں تھی تبھی کٹی پتنگ کی طرح اس کے شانے سے حواس باختہ سی آلگی۔

"میرا اعتبار پر اعتبار نہیں ہے وکیل صاحبہ !اگر مجھے معلوم ہوا کی آپ نے ایسا کچھ کیا ہے تو آپ اس لمحے پر تاحیات پشیماں رہیں گی جس لمحے آپ نے عاشر حسن کی زندگی میں بنا اجازت و اطلاع داخل ہونے کی جرات کی تھی۔۔"قوی انگلی سے اس کی گھنگھریالی لٹ سلجھاکر اس کے رخسار دہکاتا اپنی بھاری گمبھیر آواز سے اس کی سماعت میں اعتبار کا اعتراف انڈیل رہا تھا یا

سنگین نتائج کیلئے خبردار کررہا تھا یک ٹک اسے دیکھتی منتشر دھڑکن، بکھری سانسوں کو یکجا کر رہی رمشاء طے نہیں کر پائی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

جذباتی حملے سے بری طرح متزلزل ہوئی اپنی شخصیت سے خائف بختیاور صدیقی نے جلد از جلد اس معاملے کو رفع دفع کرنے کے ارادے سے آج عاشر کو اپنے آفس بلایا تھا۔کہیں نہ کہیں ان دو بچوں میں انھوں نے اپنی انا کی شکست دیکھی تھی اور وہ انا کے پجاری اس آسانی سے اپنی شکست تسلیم کرنا نہیں چاہتے تھے باوجود اس کے کی برسوں سے بے وجہ سینے میں دھڑک رہا گوشت کا لوتھرا بار بار اپنے خون کو یاد کر جوش مار رہا تھا۔لیکن وہ تسلیم کرنے سے گریزاں ساری فساد کی جڑ ہی ختم کردینا چاہتے تھے۔۔

"تمہارا کیا فیصلہ ہے پھر۔۔۔؟"

ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر پورے اعتماد سے مقابل بیٹھے عاشر سے انھوں نے سیدھا جواب ہی طلب کیا تھا۔

جس کہانی کا آغاز میری جنبش قلم کا محتاج نہیں تھا، اس کہانی کے انجام کو میں اپنے فیصلہ" کا تابع نہیں بنانا چاہتا،اور نہ ہی نامردوں کی طرح مجبوری یا مفاد کے نام پر ناحق اپنی بیوی کو خود پر حرام کرنا ہمارے طبقہ کا وطیرہ ہے۔۔ "لمحہ سوچنے میں ضائع کئے بغیر وہ حتمنی انداز میں گویا ہوتا بختیاور صدیقی کو آگ لگا گیا تھا۔۔

جس کہانی کا آغاز میری جنبش قلم کا محتاج نہیں تھا، اس کہانی کے انجام کو میں اپنے فیصلہ" کا تابع نہیں بنانا چاہتا،اور نہ ہی نامردوں کی طرح مجبوری یا مفاد کے نام پر ناحق اپنی بیوی کو خود پر حرام کرنا ہمارے طبقہ کا وطیرہ ہے۔۔"لمحہ سوچنے میں ضائع کئے بغیر وہ حتمنی انداز میں گویا ہوتا بختیاور صدیقی کو آگ لگا گیا تھا۔

"تمہیں اندازہ ہے تم کس سے بات کر رہے ہو۔۔۔؟"

اسفندیار اس کی جرات پر ششدر رہ گیا تھا۔

پہلی نظر میں ہی اسے عاشر انتہا کا اُکھر ہٹیلا کسی سے مرعوب نہ ہونے والا بلا کا نڈر لگا تھا لیکن وہ بختیاور صدیقی کے رعب و دبدبہ کو خاطر میں لائے گا اس کا اسے ذرا اندازہ نہیں تھا۔

اندازے،مفروضے، دعویٰ دلائل آپ وکیلوں کا پسندیدہ مشغلہ ہے وکیل صاحب !میرا نہیں" ہے،میں لوگوں کو بھلا لگے یا برا ٹو دی پوائینٹ بات کرنا اور سننا پسند کرتا ہوں۔مجھے چیزوں کو خواہ "مخواہ ٹوئیسٹ اینڈ ٹرنز دینا سخت ناپسند ہے۔۔

مقابل چیئر پر براجمان خود کو شدید طیش بھری نظروں سے گھور رہے بختیاور صدیقی کو چنداں اہمیت دئے بغیر اس نے نہایت اطمینان سے اسفندیار کو اپنے مزاج سے آشنا کروایا تھا۔

تم کہنا چاہ رہے ہو کی انکل نے یہاں تمہیں لفاظی کیلئے بلایا ہے،ان کے پاس کوئی کام نہیں" "ہے جبکہ تمہارے پاس بڑے کام پڑے ہیں۔۔۔

بختیاور صدیقی کی چپی سے فائدہ اٹھاتے اسفندیار نے اپنے مطابق لفظ کو جوڑ توڑ کر آگ میں گھی

ڈالنے کا آغاز کیا۔

"آپ کے عزیز از جان انکل کا تو معلوم نہیں لیکن آپ کی یہاں موجودگی کا مقصد سمجھ آرہی ہے میری۔۔۔ "برجستگی سے چوٹ کیئے جانے پراسفندیار بری طرح سٹپٹایا۔اور میں بتانا بھول گیا مجھے سخت چڑ ہے بلاوجہ بیچ میں انٹرپٹ اور ایگزیجوریٹ کرنے والے کرداروں سے۔۔ "وہ مزید صاف گوئی پر مضر تھا۔۔

"تت۔۔ تم۔۔"

بلا لحاظ و تحمد آئینہ داری پر جلبلا اٹھے اسفندیار سے لفظ ہی نہیں بنا۔

"آج بھی ویسے کے ویسے ہی ہو اپنی اوقات اور حیثیت سے انجان،مقابل کی مقام و مرتبہ کو ملحوظ خاطر رکھنے کے فوائد و نقصان بے بہرا۔۔۔"

خشونیت بھری نظر اس پر گاڑھے ازلی تنفر و تحقیر آمیز انداز میں بڑے ضبط سے انھوں نے لب کشائی۔

دل ایسا کی سیدھے بھی کیئے جوتے بڑوں کے

ضد ایسی کی خود تاج اٹھا کر نہیں پہنا

وہی نڈر متمرد و مستحکم تلوار کی دھار سا طرز سخن، وہی ہر ہر انداز سے جھلکتی بے نیازی بھرا رعب و دبدبہ جو پل میں مقابل پر غالب آجائے۔

چند سال قبل زخمی شیر کی طرح غراتا دھاڑتا ہوا نوعمر لڑکا ان کے ذہن کے پردے پر پوری آب

و تاب سے روشن ہوا جو آج بھرپر توانا مرد میں بدل کر جہاں تک کچھ اور ہٹیلا اور نڈر ہوگیا تھا لیکن کم نہیں ہوا تھا اور یہی چیز بختیاور صدیقی کی رگ و پے میں شرارے بھرنے کیلئے کافی تھے۔۔

"میں موسم یا زمانہ تھوڑی ہوں جج صاحب جو گھڑی کے کانٹوں کے ساتھ بدلتا رہوں۔۔؟اور رہی بات اوقات و حیثیت کی۔۔۔وہ استہزائیہ ہنسا۔بختیاور صدیقی نے طیش میں پہلو بدلہ جبکہ عاشر ٹیبل سے پیپر ویٹ لیکر گھمانے لگا۔

"جس خون پر آپ کو اتنا گھمنڈ ہے کی آپ کو ساری دنیا حقیر نظر آتی ہے اسی خون کو میں عاشر حسن برسوں سے اپنے خونِ جگر سے سینچ رہا ہوں۔۔تضاد آپ کی تمام تر امیدوں کی مرکز آپ کی دختر نیک اختر میری زوجیت میں ہے۔اس لیئے بہتر ہوگا جج صاحب کی ہم اوقات پر بات نہیں کریں آج۔۔۔ورنہ آپ کی تلملاتی انا آپ کے بودے دلائل کی دہلیز پر تڑپتے ہوئے دم توڑ دے "گی۔۔۔یقین کریں۔۔۔۔

نہایت اطمینان سے پیپر ویٹ گھماتے ٹھہر ٹھہر کر لفظ ادا کرتا آخر میں تمسخرانہ تاثرات چہرے پر سجائے آنکھ دباکر یقین دہانی سونپنا وہ بختیاور صدیقی کی ضبط کے طنابیں توڑتا چلا گیا تھا۔۔

"!!جسٹ شٹ اپ"

شدید طیش میں ٹیبل پر ہاتھ مار کر کھڑے ہوتے وہ یوں دھاڑے تھے کی ان سمیت در و دیوار کانپ اٹھے تھے۔

خود اسفندیار کا کلیجہ منہ کو آیا تھا لیکن عاشر کے لبوں پر رقصاں اطمینان بھری مسکان قابل رشک

تھا--

ریلیکس جج صاحب! ساری زندگی تو سچ کا ساتھ دیتے آئے ہیں اب سچ سن کر آپ کا یہ رد عمل"

"حیران کن ہے--

ان کے غیظ و غضب کی پرواہ کئے بغیر اس نے پانی کا گلاس ان کی طرف گھسکایا تھا جسے اگلے ہی لمحے انھوں نے پوری قوت سے دیوار پر دے مارا تھا۔

"بیٹی میں چنگیزی خصوصیات یہیں سے آئی ہے--"

چھناکے کی آواز پر خواہ مخواہ ہی عاشر کے ذہن میں رمشاء کی شبیہہ لہرائی۔

سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپ کو---؟ ہو کیا چیز تم--یوں--یوں چٹکیوں میں برباد کرسکتا ہوں میں"

"تمہیں--کب سر سے چھت پیروں تلے زمین سرک گئی پتا تک نہیں چلے گا---

حقارت سے چٹکی بجا کر اپنے اثر و سوخ کے زعم وہ پھنکارے تھے--

"تو اتنے سالوں سے کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں--؟"

وہ ذرا ان کی دھمکیوں سے مرعوب نہیں ہوا تھا۔

"تم----"

شدتِ اشتعال سے ان کی آواز پھٹ پڑی تھی۔مقابل کے اطمینان سے انا پر ایسی کاری ضرب پڑی تھی کی بلبلاتی انا کو سنبھالتے لفظ ہی گم ہوگئے تھے--

"تم انکل سے اس طرح بات نہیں کرسکتے--"

اسفندیار نمبر بڑھانے کیلئے تن کر کھڑا ہوا۔

"اور تم ہمارے بیچ میں بکواس نہیں کرسکتے،اتنے بڑے وکیل ہو اتنی سی بات یادداشت میں محفوظ نہیں رکھ سکتے۔۔"

اب کے اس کی مداخلت پر عاشر گرجا جس پر اسفندیار اس کے خطرناک تیور دیکھ جبڑے بھینچ گیا۔۔

"میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں یہ پیپرز سائن کرو اور میری بیٹی کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے آزاد کردو اور خود بھی ان بچوں کے ساتھ آزاد جیو بدلے میں بلینک چیک بھرنے کی تمہیں آزادی ہے۔۔۔۔"

پیچ و تاب کھاتی انا کو تھپکی دیتے انھوں نے موقع کی مناسبت سے مصلحت کا دامن تھامتے فائل عاشر کی طرف کھسکایا۔۔

"بلینک چیک!!"

فائل کے اُپر سے چٹکی میں بلینک چیک اٹھاکر آنکھوں کے آگے کرتے اس کی سپاٹ آنکھوں اور عنابی لبوں کا نادان بچے کی نادانی پر بے ساختہ در آنے والی مسکراہٹ نے احاطہ کیا تھا۔

"ہاں !بلینک چیک !فائل چھوڑ کر چیک اٹھانے پر بختیاور صدیقی کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک اُبھری۔ جتنی اماؤنٹ چاہو بھر سکتے ہو۔۔ایک درست فیصلہ تمہاری زندگی کے سارے مسائل چٹکیوں میں حل کرسکتا ہے۔گھر خریدنے کیلئے لی گئی قرض کی رقم،گاڑی کی قسطیں دیگر تمام

مسئلہ بلکہ تم چاہو تو کہیں اور بھی سٹیل ہوسکتے ہو۔۔میں اس کے بھی انتظام کروا سکتا ہوں۔۔بیرون ملک۔۔جرمنی،امریکہ، لنڈن،کنیڈا جہاں کہو لائف سیٹ کروا سکتا ہوں بدلے میں تمہیں بس ایک سائن کرنا ہے۔۔تمہاری سات نسلوں کی اتنی قیمت نہیں ہوگی جتنی میں ایک "سائن کے بدلے آفر کر رہا ہوں۔۔

اپنی نشست پر متکبرانہ انداز میں براجمان ہوکر وہ اپنی پرکشش آفر میں بتدریج ستارے ٹانکے جارہے تھے اور عاشر اطمینان سے چیک کو قوی انگلیوں میں گھما رہا تھا۔

سوچو مت !بس سائن کردو۔۔۔"انھوں نے فائل پر پین رکھ کر آگے کھسکایا۔"

لائٹر ملے گا وکیل صاحب۔۔؟"فائل پر ایک نظر ڈال کر عاشر نے بغور اپنا چہرہ دیکھ رہے" اسفندیار کی طرف دیکھا۔۔

کک۔۔کیوں۔۔؟"سرپھرے شخص کے غیرمتوقع سوال پر اس کا گڑبڑانہ فطری تھا۔بختیاور" صدیقی بھی الرٹ ہوئے۔

"سیگریٹ جلانی ہے۔۔۔"

وہ سادگی سے بولا۔جس پر اسفندیار کا ہاتھ خود باخود جیب میں گیا تھا۔ساتھ بختیاور صدیقی کی آنکھوں کی فاتحانہ چمک بڑھی وہ چیئر کے پشت سے سرٹکا گئے۔۔

"یہ۔۔یہ کیا کیا تم نے۔۔۔۔؟"

لیکن اس کی اگلی کاروائی پر ان کا سکون غارت ہوا تھا۔کیونکہ عاشر نے سیکنڈ کے ہزارویں حصے

میں چیک کو رول کر کے شعلہ دکھادیا تھا۔۔

"میں نے کیا کیا ہے۔۔؟"اہ !آپ اس کی بات کر رہے ہیں۔۔"

آگ بگولہ بختیاور صدیقی کی شرر بار نظر جلتے ہوئے چیک پر دیکھ اس نے لہجے میں مصنوعی تحیر سمویا۔پھر ہنس دیا۔۔

"دراصل مجھے اس خوبصورت لائیٹر کو دیکھنے کے بعد یاد آیا کی میں ٹھہرا متوسط طبقہ کا تنہا کفیل جس کے سر پر کئی اقسام کے قرض چڑھے ہوئے ہیں بھلا میں کیسے سیگریٹ جیسی عیاشی افورڈ کرسکتا ہوں۔۔لیکن چونکہ میں لائیٹر ان صاحب سے طلب کرچکا تھا سو اسی طرح واپس کردیتا تو ان کی توہین ہوتی سو تھوڑا سا استعمال کر کے ان کا مان رکھ لیا۔۔تھینکیو وکیل صاحب بہت خوبصورت لائیٹر ہے۔۔۔"

اسی پرسکون انداز میں بختیاور صدیقی کو جواب دیکر اس نے لائیٹر اسفندیار کی طرف بڑھایا جسے ہونق پن کا شکار وہ تھام گیا تھا۔۔

بختیاور صدیقی کی جاہ و جلال کو جوتی کی نوک پر رکھ کر ایسی جرات مندی کا مظاہرہ اسفندیار کیا کسی بھی انسان کو ساکت و سامت کرنے کیلئے کافی تھا۔

"اوکے !جج صاحب چلتا ہوں۔۔۔آپ نے میرے متعلق اتنی معلومات اکٹھی کی اتنا سوچا اس سب کیلئے بہت شکریہ !لیکن اب مجھے چلنا ہوگا معمولی سا ملازم ہوں۔۔سو کام میں کوتاہی کر کے تنخواہ نہیں کٹوا سکتا۔۔ایک عرصہ بعد آپ سے مل کر ویسے کچھ خاص خوشی محسوس کر نہیں

"رہا---

فائل ان کی طرف کھسکا کر وہ مصنوعی عاجزی و انکساری کا اظہار کرتا کھڑا ہوا--

"!!وہیں رک جاؤ"

اسے یوں ہی نکلتا دیکھ بختیاور صدیقی دھاڑتے ہوئے گھوم کر اس کے مقابل آئے تھے--

"آخری موقع دیا تھا میں نے تمہیں جو تم نے---"

گنوادیا---"وہ بات اچک گیا۔کیونکہ آپ تو کیا اس روئے زمین پر کسی کی اتنی اوقات نہیں جو"

عاشر حسن کی قیمت لگا سکے---"اس کے لہجہ کا ازلی سرد پن نے ماحول کے تناؤ کو ٹھٹھرایا تھا--

"تمہاری کیا اوقات ہے--؟"

"وہی جو آپ کی عزیز از جان بیٹی کی ہے اب--"

"ٹکے ٹکے کی نوکری کرتے ہو تم--"

"پھر بھی آپ کی بیٹی کو خوش رکھا ہے--"

"زبان سنبھالو اپنی لڑکے---"

"ابھی تک سنبھال ہی رکھی ہے--"

"بات کس سے کر رہے ہو تم---؟"

مسلسل انا پر لگتی ضربوں سے پاگل ہوتے ان کی آواز بری طرح پھٹ کر در و دیوار میں وحشت کی لرزش طاری کر گئی تھی۔

ایک ایسے گھمنڈی خود غرض شخص سے جو انا کی پرستش میں ایسا اندھا ہے کی اسے نہ اولاد عزیز" ہے نہ اولاد کی خوشی۔کچھ عزیز ہے تو وہ صرف اور صرف اس کی اپنی ذات اپنی خود ساختہ "!!سلطنت اپنی حاکمیت بس

ان کی خون آشام آنکھوں میں دیدہ دلیری سے جھانکتا وہ وہ بھی کہ گیا جو کہنے کا اس کا بالکل ارادہ نہیں تھا۔

چلتا ہوں۔۔"انھیں تیز تیز سانس کھینچ کر اشتعال کنٹرول کرتا دیکھ مزید تلخ کلامی کا ارادہ ترک کر" دروازے کی سمت بڑھا۔

لیکن تمہیں تو عزیز ہے ناں وہ بچے اور ان کی خوشی؟ "عقب سے ان کا عجیب سا سوال" سماعت میں اُترنے پر عاشر کے قدم تھمے۔۔

"ایک کیس کی مار ہے سب ختم۔۔۔"

توقف سے اسی مکروہ انداز میں انھوں نے جملہ مکمل کیا تو عاشر کے تنے عضلات کچھ اور تن گئے لیکن وہ مڑا نہیں۔۔

تمہیں یہاں بلاکر یہاں بیٹھاکر تمہاری اوقات سے زیادہ نوازنے کی غلطی مجھ ہی سے ہوئی" ہے۔۔۔"وہ پتھریلے تضحیک آمیز تاثرات لیئے مقابل آگئے۔بڑا زعم ہے ناں تمہیں اپنے آپ پر۔۔اثر و سوخ امارت پاور نہیں مانتے نہ ان چیزوں کو دیکھتا ہوں میں کیسے بچاؤگے ان چیزوں "کے بغیر اپنی خوشیوں کو سوگز زبان اور سستی خودداری سے۔۔۔؟

عاشر کی کنپٹی سمیت گردن اور مٹھیوں کی تنی رگیں دیکھ ان کی انا کو تسکین مل رہی تھی۔۔

"جانتے ہو مسئلہ کیا ہے تم جیسے چھوٹے لوگوں کے ساتھ۔۔تمہیں ذرا سی ڈھیل دے دی جائے تو تمہیں لگتا ہے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی جیسے چاہیں لٹائیں۔۔۔

"اور آپ جیسے نام نہاد بڑے لوگوں کے ساتھ یہ مسئلہ ہے کی ذرا دیر آپ کے سامنے خاموش رہ جائیں تو آپ کو لگتا ہے مقابل مرعوب ہوگیا اب جیسے چاہیں دبائیں۔۔۔۔ "بغور ان کا نخوت زدہ چہرہ دیکھتا دوبدو بولا۔

"اور کسٹڈی والا پلان بڑا خوب ہے آپ کا اس پر عمل درآمد لازمی کیجئے گا۔۔لیکن اس سے قبل اس کیس پر ہوم ورک کرنا مت بھولئے گا۔کیونکہ لاء اینڈ آڈر اگر آپ کے گھر کی لونڈی غلام ہے تو جنگل میں میں بھی نہیں رہ کر آیا ہوں۔۔ "سپاٹ سے انداز میں ان کے بھڑکتے اشتعال کو مزید ہوا دیتا وہ ڈور کھول کر نکل گیا تھا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

کلائینٹ سے ملنے کیلئے ریسٹورنٹ گئی رمشاء اپنے ماتحت کی جانب سے ملی اطلاع پر اندھا دھند بھاگتی ہوئی آفس پہنچی تھی۔گاڑی آف کرنے تک میں وقت ضائع کئے بغیر ڈور کھلا چھوڑ چابی گارڈ کی طرف اچھالتی پاگلوں کی طرح بند لفٹ پر نظر ڈالتی دو دو سیڑھیاں پھلانگ کر سیکنڈ فلور پر پہنچنے تک اس کی بری طرح سانس پھول چکی تھی۔

لیکن لمبی راہداری کی دوسرے کنارے پر بختیابر صدیقی کے آفس کے عین مقابل عاشر کو ایستاد

دیکھ کر سانس لینے کا وقفہ بھی گنواتی وہ دیوانہ وار اس جانب دوڑی تھی۔ مسلسل بھاگنے کی وجہ سے جسم میں آکسیجن اس قدر کم ہوگیا تھا کی عاشر سے دو قدم دوڑی پر ہی اس کا وجود بے جان ہوکر لہرا گیا۔۔۔

"ارے ! سنبھل کر۔۔۔"

عاشر نے بوکھلاکر لہراتی رمشاء کی کلائی تھام کر بروقت اپنی طرف کھینچا تو کٹی شہتیر کی طرح اس کے چوڑے سینے میں سماتی وہ تیز تیز سانس بھرنے لگی تھی۔۔

"وکیل صاحبہ آپ ٹھیک تو ہیں ناں۔۔۔؟"

مکمل اپنے سہارے کھڑی رمشاء کی تیز سانسوں کی آہٹ اپنی دھڑکنوں میں محسوس کر عاشر کو تشویش نے گھیرا۔

"آ۔آآ۔۔آپ۔۔آپ۔۔ڈی۔۔ڈی۔ڈیڈی سے نہیں ملیں گے۔۔"

مضبوطی سے اس کے شانے تھامے ہنوز بکھری سانسوں کے ساتھ دائیں بائیں سرکو زور و شور اے جنبش دیتی وہ بامشکل ٹوٹے لفظ ادا کر پائی تھی۔۔

"لیکن کیوں۔۔۔؟"

اس کا پسینہ سے شرابور چہرہ اور آنکھوں میں انجانا خوف دیکھ عاشر کی آنکھوں میں سوال اُبھرا۔

مم۔۔میں نے کہ دیا ناں۔۔۔آپ۔۔آپ ادھر چلیں۔۔چلیں۔۔ادھر۔ "وہ خود اپنے وجود کا" وزن فلحال سنبھالنے سے قاصر تھی لیکن عاشر کو کھینچ رہی تھی۔

"پپ۔۔۔پلیز آئیں ناں۔۔۔"

عاشر ٹس سے مس نہ ہوا تو کمزوری کے باعث یا کسی اور خوف کی وجہ سے اس کی آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئی تھی جن میں خوف التجا،بے بسی،تاسف نجانے کیا کیا تیر رہا تھا۔

عاشر کو بناوجہ جانے ہی اس پر ترس آیا۔وہ مضبوطی سے اس کے شانے پر بازو جماکر اس کے کمزور وجود کو سہارا دیتا سرہلاگیا۔۔

اس مضبوط حصار سے رمشاء کے ڈھیلے عضلات میں ایک نئی توانائی کی لہر دوڑی تھی۔طویل سانس کھینچ کر دقت سے مسکراتی وہ مڑ کر قدم اٹھانے لگی۔

طویل راہداری میں ہردروازے پر وِکلا کے نیم پلیٹ پڑھتا وہ آگے بڑھا چوتھے نمبر والے ڈور پر لگے نیم پلیٹ پر جلی حرفون پر درج رمشاء کا نام دیکھ دوسرے ہاتھ سے دروازہ دھکیل کر عالی شان آفس میں داخل ہوتے ہی رمشاء نے کمال پھرتی سے پلٹ کر دروازہ بند کیا تھا۔

اس کے محتاط انداز کو ایبرو اچکاکر دیکھتا عاشر اسے لیئے کشادہ آفس کے ایک کونے میں رکھے صوفے کی طرف بڑھا اسے اطمینان سے صوفے پر بیٹھاکر خود ہی ٹیبل سے پانی اٹھاکر اس کی طرف بڑھایا۔

اس کے حلق میں ویسے ہی کانٹے اُگ رہے تھے لبوں سے بوتل لگاکر پورا بوتل ایک سانس میں ختم کرکے صوفے کی پشت سے سرٹکاتی اب وہ دھیرے دھیرے سانس لیتی خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔اور وہ سینے پر بازو باندھے پسینہ میں شرابو رمشاء کی ایک ایک حرکت نوٹ کر

رہا تھا۔

"اب ٹھیک ہیں آپ--؟"

کئی ساعت آفس کی فضا میں گونجتی اس کی مدہم سانسوں کی سرگوشیوں میں عاشر کی سنجیدہ آواز اُبھری تو ایک بہت بڑی انہونی کو ٹالنے کے بعد سکون کی سانس لے رہی رمشاء جیسے گہرے خواب جاگی--

جج--جی--"سیدھا ہوکر بیٹھتی وہ اثبات میں سرہلاگئی تھی--"

"مجھے تو نہیں لگ رہی--؟"

وہ کھوجتی نظریں اس کے چہرے پر گاڑھے عین اس کے مقابل آن کھڑا ہوا--

اس کا یوں پاگلوں کی طرح دوڑ کر ابتر حالت میں آنا اسے بختیاور صدیقی سے ملنے سے روکنا پھر آفس میں چلنے کی ضد کرنا۔ وہ سب نارمل تو نہیں تھا۔

نہیں !میں اب ٹھیک ہوں--لیکن آپ بتائیں آپ کال کیوں نہیں لے رہے تھے"

میرا--؟آپ کو پتا ہے کیا حالت ہوگئی تھی میری--؟"کچھ دیر پہلے کی اپنی کیفیت یاد کر وہ کڑے تیور لیئے مقابل کھڑی ہوئی تو عاشر نے حیران ہوتے جیب سے فون برآمد کیا جو سائیلنٹ پر تھا--

ہمیں گھر سے ساتھ نکلے بامشکل دو گھنٹے ہوئے ہیں۔اس شدت سے مجھے آپ کال کیوں کر"

"رہی تھیں---؟

ٹوئنٹی پلس مسڈ کالز دیکھ عاشر الٹا سوال کناں ہوا ۔

کیا مطلب ہوا اس بات کا۔۔؟دو سیکنڈ میں انسان کے ساتھ کوئی ایمرجنسی ہوسکتی ہے،اور" آپ دو گھنٹہ پر مجھ سے بحث کر رہے ہیں،مجھے آپ جیسے ذمہ دار شخص سے ایسے فضول سوال "کی امید نہیں تھی۔۔۔

اس کے الٹا سوال پر رمشاء نے تاسف بھری نگاہوں سے عاشر کو دیکھتے گھرکا۔

اور آپ جیسی سٹریٹ فارورڈ بندی سے مجھے ایسے باتوں کو گول گول گھمانے کی امید نہیں تھی"

"اب آپ سیدھے سیدھے بتائیں گے ہوا کیا ہے۔۔؟

عاشر نے سختی سے سے پوچھا تو رمشاء کے چہرے پر لہراتا تاریک سایہ اس کی طنطناہٹ اڑا لے گیا اور پراعتماد آنکھوں میں وہی کچھ دیر پہلے والا کرب و اضطراب دگنا شدت سے نمایاں ہوا۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے۔۔۔؟"

ہوا نہیں ہوسکتا تھا۔۔میری ساری محنت ساری ریاضت، میری امیدیں،کوششیں۔۔ہمارے بیچ" جو کچھ بھی ہے یا ہوسکتا ہے سب ختم ہوجاتا۔۔سب۔۔کچھ نہیں بچتا اور شائد ان سب کے ساتھ میرا وجود بھی کہیں تحلیل ہوجاتا۔۔میں عمر بھر کیلئے تہی داماں رہ جاتی۔۔مم۔۔میں میں "شائد خالی ہاتھ رہ جاتی۔۔خالی بے سرو سامان سرمایہ حیات گنوا بیٹھتی میں شائد۔۔

خالی ہتھیلیوں کو جابجا دیکھتی وہ بڑبڑاتی چلی گئی اور اس کے ملیحہ چہرے پر دکھ و اذیت کی گہری پرچھائیاں دیکھ عجب احساس سے عاشر کی دھڑکنیں سست پڑی تھی۔۔آنکھوں میں استعجاب

اُبھرا۔۔

''ایسا کیا ہوجاتا۔۔۔؟''

توقف سے جب کوئی سرا ہاتھ نہ آیا تو وہ سراپا سوال رمشاء کے قریب چلا آیا۔

جواباً رمشاء کچھ کہنے کیلئے لب وا کرتی سختی سے بھینچ کر اپنے ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔۔

اب عاشر کو کیا بتاتی کی اس پر کچھ دیر پہلے کیا قیامت گزری ہے۔۔

وہ قریب ہی کے ریسٹورنٹ میں کسی کلائینٹ کے ساتھ مصروف تھی جب کسی کلیگ نے فون کرکے چھیڑتے ہوئے مطلع کیا کی تمہارے ہسبنڈ آفس آئے ہیں۔

کچھ غلط بھانپ کر اس نے فوراً ہی ڈیڈی کے اسسٹنٹ کو کال ملایا تھا جس نے دو تین دھمکی کے بعد اُگل دیا کی ڈیڈی نے ان کے ڈائیورس پیپر بنائیں ہیں جس پر سائن کیلئے انھوں نے عاشر کو آفس بلایا ہے۔یہ اس کیلئے محض انکشاف نہیں تھا بلکہ ایک ایٹم بم تھا جو اس کی سماعت پر گرا تھا اور بر وقت اگر وہ حرکت نہ کرتی تو اس کی دنیا جلاکر راکھ کرسکتا تھا یہی سوچ کر وہ سب چھوڑ چھاڑ کر دیوانہ وار بھاگی تھی۔

اتنے عرصہ میں عاشر نے کسی آفاقی لمحے میں امید کے ایسے جگنو اسے تھمائے تو تھے نہیں جو وہ خوش گماں ہوتی جہاں تک اپنے سرد مہر رویہ سے ہمیشہ ہری جھنڈی ہی دکھائی تھی۔پھر وہ اپنے ڈیڈی کی سفاکیت اور خود غرض طبیعت سے اچھی طرح واقف تھی۔ جو اپنی انا کا پرچم بلند رکھنے کیلئے حدود نہیں دیکھتے تھے۔اور اگر جو وہ کامیاب ہوجاتے اور عاشر بھی اس سے جان

چھڑانے کیلئے حامی بھردیتا تو۔۔۔رمشاء کا دل اس کے آگے سوچ کر ہی بند ہونے لگا تھا۔۔
کاش !وہ جان لیتی کی آج اس کے گبر سنگھ نے کس دبنگ انداز میں اس کا دفاع کیا ہے تو شائد خوشی سے بیہوش ہوجاتی۔۔

اگر آپ کا مراقبہ ہوگیا ہوتو میں اجازت چاہوں گا۔۔کیونکہ آپ کو دیکھ لگ نہیں رہا کی آپ"
بتانے کا ارادہ رکھتی ہیں کی آپ اؤلیمپک میں گولڈ میڈل کے حقدار ٹھہرے ایتھلسٹ کو چیلینج کر کس سلسلہ میں رہی تھیں۔۔ "وکیل صاحبہ کو خود سمیت اسے بھی فراموش کئے غور و خوص میں غرق دیکھ عاشر شہادت کی انگلی سے کندہا ناک کرکے حسب عادت طنزاً گویا ہوا۔
نن۔۔نہیں۔۔"اس کی کھوجتی نظروں سے وہ گڑبڑائی۔۔"
نہیں؟"عاشر کے ایبرو استفامیہ اُٹھے۔"
اا۔۔اب ابھی آپ کہیں نہیں جائیں گے۔۔مم۔۔مطلب آپ کہاں جائیں گے۔۔ای مین"
"آفکورس آفس جائیں گے۔۔یہ بھی آفس ہے تو پلیز ہے ہیو آ سیٹ۔۔۔
اپنے پُراعتماد انداز سے اچھے اچھوں کے اعتماد کے چھکے چھڑا دینے والی رمشاء کا اعتماد حسب سابق اس شخص کی اندر تک اُتر کر تلاطم برپا کردینے والی نگاہوں سے زبان سمیت ڈگمگایا تھا۔
یہ بالکل آفس ہے۔اور بلاشبہ شاندار آفس ہے لیکن آپ کی حالت کے پیش نظر مجھے محسوس"
ہورہا ہے آپ کو ہسپتال کے ماحول کی اشد ضرورت ہے۔۔۔۔"اس کی عرق آلود پیشانی کی بوند

پور میں سمیٹ کر وہ اس کی متحوش کیفیت پر چوٹ کر گیا تھا۔

اا۔۔ایسا کچھ نہیں ہے ایم۔۔ایم کمپلیٹلی فائن۔۔۔"اس کی پرحدت انگلی کی پور سے سلگ" اٹھی جبین کو سہلاتے شور مچارہی دھڑکنوں کو بہلاتی تردید میں سرہلاتی وہ نامحسوس انداز میں پیچھے کھسکی تھی۔۔

جو عاشر کی زیرک نگاہ سے محفوظ نہیں رہ سکا تھا۔تبھی اسے سانس بحال کرنے کا موقع دیتا وہ آفس کا جائزہ لینے لگا جو بختیاور صدیقی کی بیٹی کے شایان شان تھا۔

کشادہ اندرونی احاطہ، عمدہ انٹیریئر، مغربی رخ کے وال پر گرے گاجری رنگ کے بھاری پردے یقیناً ادھر گلاس وال تھا، مشرقی دیوار سے قیمتی گاجری رنگ کا صوفہ لگا تھا جس کے مقابل رکھے شیشہ کے ٹیبل پر تازہ لیلی پھلاور سے آراستہ قیمتی گلدان بہار دکھا رہا تھا۔۔

بالکل سینٹر میں مستطیل نما ٹیبل جس پر سلیقہ سے فائلز اور دیگر ضروری اشیاء رکھی ہوئی تھی جس کے عین مقابل تین ریوالوینگ چیئرز پڑے تھے اور مقابل بھی ریوالوینگ چیئر ہی تھا لیکن دونوں چیئرز میں واضح فرق تھا۔

تضاد اس ڈیسنٹ سے آفس کی خوبصورتی میں بھرپور اپنا کردار ادا کر رہے قیمت اور انفرادیت میں اپنے مداح آپ قابل دید پینٹیگنز اور شوپیسیز۔

اپنے سرسری سے جائزہ کے نتیجہ میں بھی وہ وثوق سے کہ سکتا تھا کی بختیاور صدیقی کے بعد پورے فرم میں بلکہ پورے شہر میں اس قدر کشادہ اور عالی شان آفس دوسرا نہ ہوگا۔

یہ سب ڈیڈی نے کروایا ہے مجھے فضول کا شو آف پسند ہے نہیں۔۔لیکن ڈیڈی کو منع کرنا"
مطلب جرح کرنا ہے اور ڈیڈی سے جرح کرنا مطلب ریگستان میں دھان کی فصل اگانے کی
"خواہش رکھنا۔۔۔

اسے سنجیدہ تاثرات لیئے سرسری سی نظر آفس میں گھماتا دیکھ اس کے برابر میں کھڑی ہوتی رمشاء لجاجت بھرے انداز میں گویا ہوئی۔اسے واقعی یہ سب پسند نہیں تھا لیکن بختیاور صدیقی کو اپنی شان اور آن پر سمجھوتہ کہاں گوارا تھا۔

ریگستان میں تو پھر بھی دھان کی فصل اُگ جائے لیکن آپ تو ماشاءاللہ سے چاند پر زندگی"
بسانے کیلیئے کمربستہ ہیں۔ "اس کے ارادوں کی طرف اشارہ کرتے عاشر کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی استہزائیہ ہوگیا تھا۔

جس پر رمشاء کے کھلتے لب سکڑے جو عاشر کی نگاہوں سے مخفی نہ رہ سکا تھا دل نے ملامت کیا۔لیکن حقیقت پسندی اس کی عادت تھی۔۔

قوی ارادے چٹانوں میں جونک ڈال دیتے ہیں پھر یہ تو میرے ڈیڈی ہی ہیں عاشر"
صاحب!۔۔وہ مضبوطی سے کہتی انٹرکام کی طرف بڑھی۔

اور میرے ڈیڈی بھلے نارمل فادرز کی طرح نہیں ہیں۔بٹ سٹل ہی ایز مائی سُپر ہیرو مائی رول"
ماڈل اور اپنے سُپر ہیرو اپنے رول ماڈل کو ہرا کا جیت کا سہرا اپنے سر سجانے کی سوچ بھی میرے لیئے سوہان روح ہے۔۔۔آزردگی سے کہتی وہ پھیکا سا ہنسی۔۔

ہاں !اس کیس میں میں ان کے مقابل ہوں۔۔لیکن یہ بھی سچ ہے کی اس جیت میں مجھ سے زیادہ ان کی جیت ہے اور ہار میں مجھ سے زیادہ ان کی ہار۔۔کیونکہ میں ناکام ہوئی تو صرف میری ادنیٰ سی کوشش کی ہار ہوگی لیکن میری ناکامی کے عوض وہ ایک ایسا انمول رشتہ کھو دیں گے جس کا متبادل پھر انھیں زندگی میں نہیں ملے گا۔۔ٹھیک اسی طرح اگر میں کامیاب ٹھہری تو میرا صرف ایک خود سے کیا عہد پورا ہوگا جبکہ انھیں وہ مل جائے گا جو وہ برسوں سے کامیابی،ترقی،نام،رتبہ جیسی مادی اشیاء کی فراق میں گنواتے آرہے ہیں۔۔اپنے بچوں کا بچپن۔۔وہ خوشی وہ باپ بننے کا احساس وہ ایک ایک شرارت وہ انمول مومنٹس۔۔۔ جو وہ جی نہیں پائے "لیکن مان اور آرو کی صورت میں وہ جی سکتے ہیں اپنا بچپن بھی اور اپنے بچوں کا بچپن بھی۔۔۔۔ سلونی خواب سی آنکھوں کی الوہی چمک،کٹاؤدار پنکھڑی سے لبوں پر کھلتا البیلا تبسم،میلحہ و ملائم نقوش سے عیاں پرحسرت تابناکیاں اور ایک جذب کا عالم میں فضاء میں مدھر دھن چھیڑتی کھنکدار آواز عاشر مبہوت سا اسے دیکھے گیا تھا۔۔۔

ارے !آپ ابھی تک کھڑیں ہیں بیٹھیں ناں میں نے چائے منگوائی ہے یہاں کی چائے کمال" کی ہوتی ہے۔۔۔"اسے یک ٹک خود کو نہارتا دیکھ رسیو کریڈل پر رکھتی وہ کچھ جھجھک کر بولی تو عاشر خوبصورت خواب سے جاگتا اپنی محویت پر خجل سا ہوکر نگاہ ادھر ادھر دوڑانے لگا۔

بیٹھ جائیں چھوٹو کو آنے میں کم از کم پانچ منٹ تو لگتا ہے۔۔۔"اسے ہنوز کھڑا دیکھ کھلی فائل" بند کرتی رمشاء پھر بولی۔۔

"!!اؤ !شیٹ"

رمشاء کی کھلی فائل دیکھ عاشر کو وہ امپورٹنٹ فائل یاد آئی جو وہ بختیاور صدیقی کی چکر میں بے دہیانی میں ٹیبل پر بھول آیا تھا۔۔

"کیا ہوا۔۔؟"

نہیں! کچھ نہیں۔۔دراصل چائے وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔میں بس آپ کی طبیعت کے" پیش نظر رکا ہوا تھا مجھے اب آفس کیلئے نکلنا ہوگا امپورٹنٹ کام پڑا ہے۔۔ "گھڑی پر نظر ڈالتا وہ معجلتاً بولا۔

ارے !ایسے کیسے۔۔۔؟"وہ تیزی سے مقابل آئی۔۔"

وہ ایسے محترمہ کی میں وہاں معمولی سا ملازم ہوں مالک نہیں۔۔اور میرے ہونے والے مالک" کی تشریف آوری سے قبل مجھے بہت سارا کام سمیٹنا ہے ۔۔کیونکہ موصوف فریش آفس جوائن کرنے والے ہیں انھیں میں نے بریف کرنا ہے فلحال۔۔۔"اس کے راستہ روکنے پر عاشر تحمل سے کہتا ہوا پس پردہ چوٹ کر گیا۔جواباً رمشاء کی آنکھوں میں صاف خفگی نمایاں ہوئی تو وہ لب دباگیا۔

ایک چائے تو آپ پی ہی سکتے ہیں۔۔؟"وہ قصداً ناز بھرے انداز میں بولی۔"

کیونکہ اسے خدشہ لاحق تھا کی ابھی یہ باہر گیا تو کہیں بختیاور صدیقی کی آفس کا رخ نہ کرلے اور بختیاور صدیقی کے اسسٹنٹ کے مطابق آج ان کی ٹھیک بارہ بجے میٹنگ تھی اور بختیاور صدیقی

چونکہ بختیاور صدیقی تھے سو وہ وقت کیلئے بھی نہیں رکتے تھے سو عاشر کیلئے رکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اس طرح سر آئی بلا ٹل جاتی فلحال کیلئے۔۔لیکن وہ کیا جانے کی بلا ٹل چکی ہے پہلے ہی۔۔

عاشر پلیز۔۔۔"اس کے ادا دلبرائی سے ہاتھ تھام لینے پر عاشر ٹھٹھکا۔

کیونکہ موصوفہ کا انداز و لہجہ اس کی آنکھوں کا ساتھ بالکل نہیں دے رہا تھا جہاں انداز مان بھرا تھا وہیں اصل شوخیوں کی آما جگہ آنکھوں میں خوف و فکر پنہاں تھی جو عاشر کی زیرک نگاہ سے مخفی نہ رہ سکی۔

آپ کو ڈاکٹر کی نہ صحیح آرام کی سخت ضرورت ہے وکیل صاحبہ !خشک لہجے میں کہتے اس نے" ہولے سے اپنا ہاتھ آزاد کیا۔کیونکہ میں یہاں آپ کے ڈیڈی سے آڑ یا پاڑ کی جنگ لڑنے آیا تھا "چائے سموسہ کھانے نہیں سو اب مجھے چلنا چاہیئے۔۔

کئی قدم پیچھے لیتے عاشر کا لہجہ سرد ہوگیا تھا۔جس کی وجہ بلاشبہ اس کی کچھ دیر پہلے کی حالت اور آنکھوں میں تیرتے وہی خوف و خدشات تھے۔جس کی وجہ عاشر سے چھپانے کیلئے وہ بات گھمارہی تھی اور اعتبار کی شرط نہیں ہوگی کا راگ الاپنے والے کو اس کی یہ بے اعتباری بری طرح کھلی تھی۔۔

"عاشر میری بات تو۔۔۔"

خدا حافظ۔۔۔"اسی سپاٹ سے انداز میں ہاتھ ہلاتا وہ نکل گیا تھا۔"

رمشاء اس کے پیچھے ہی لپکی تھی۔۔لیکن اسے ایگزیٹ کی طرف لمبے لمبے ڈگ اٹھاتا دیکھ شکر کا کلمہ پڑھتی وہیں عاشر کے لفٹ میں غائب ہونے تک تسلی کیلئے کھڑی رہی۔۔

پھر مزید تسلی کیلئے دوڑ کر روم میں آئی اور گلاس وال کے بھاری پردے سرکا کر وہاں کھڑی ہوئی۔بارہ بجے کی کڑک جسم کو جھلساتی دھوپ کی پرواہ کئے بغیر وہ عاشر کی گاڑی کے بیسمٹ پارکنگ سے نکل کر مصروف شاہراہ پر رینگتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہونے تک بنا پلک جھپکائے بے حس سی وہیں ایستادہ رہی۔

قریب دو منٹ میں ٹرافک کے اژدھے کو مات دیکر عاشر کی گاڑی نگاہوں سے اوجھل ہوئی تھی۔ پردہ برابر کرکے گہری سانس کھینچتے اس کا چہرہ تمتما رہا تھا دھوپ کی تمازت سے یا ضبطِ اشتعال سے اندازہ لگانا خاصہ مشکل تھا کیونکہ اس کی آنکھوں سمیت چہرہ بھی بالکل سپاٹ تھا۔

ٹھہر کر اے سی میں پسینہ پوچھنے یا دم لینے کی تک مہلت لیئے بغیر وہ شدید طیش کے عالم میں دندناتی ہوئی آفس سے نکلی تھی۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

"فراز !ڈیڈ کی لاکر چابی دو۔۔۔؟"

اور قدم سیدھا بختیاور صدیقی کے آفس کے باہر اپنے ٹیبل پر بیٹھے اسسٹنٹ فراز کے پاس جاکر رکے تھے۔

مم۔۔میڈم۔۔؟"موبائل میں گم فراز بری طرح بوکھلاکر کھڑا ہوا تھا۔اس افتاد میں بیچارے کا"

موبائل بھی چھوٹ کر شکر تھا کی ٹیبل پر رکھی فائل پر گرا تھا ورنہ اس کے حواس کی طرح سکرین بھی منتشر ہوجانی تھی۔

میں نے کہاں چابی دو---؟"اسی سختی سے رمشاء نے دانت پیس کر وہی لفظ دہرائے--"

"لیکن میڈم میں تو----"

ابھی حواس باختہ فراز جلالی میڈم کے مقابل حواس یکجا کرنے میں ہلکان تھا کی عین پشت سے آواز اُبھری۔

کیوں بیچارے غریب کو ہراساں کر رہی ہو جو چیز تمہیں ہراساں کر رہی ہے وہ میرے پاس" ہے---"تمسخرانہ آواز پر رمشاء سخت برہمی لیئے مڑی تو اسفندیار ہاتھ میں پیپرز لہرا رہا تھا۔

جو بلاشبہ طلاق کے پیپرز تھے لحظے بھر کیلیئے رمشاء کا دل ڈوبا تھا ساتھ ہاتھ پیر سن ہوئے تھے لیکن اگلے ہی پل غصہ،خوف،تاسف،ملال جیسے کئی زور آور جذبات حملہ آور ہوئے اور وہ چڑھاتی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کھڑے اسفندیار کے ہاتھ سے پیپرز جھپٹ گئی،ابھی وہ اس افتاد سے نہیں سنبھلا تھا کی اس کے کورٹ کے سائیڈ جیب سے جھانک رہے سلور کلر لائیٹر کو رمشاء نے پھرتی سے اپنے قبضہ میں لیا اور ساری فساد کی جڑ کو نذر آتش کرگئی--

"یی--یہ--یہ کیا تم نے---"

یہ غیرمتوقع کاروائی اس تیزی سے ہوئی تھی کی باقی دونوں نفوس کے سمجھ ہی نہیں آیا ادھر کاغذات آدھے سے زیادہ راکھ بن گئے جسے رمشاء سلگتی نگاہوں سے دیکھتی خود بھی سلگ رہی

تھی--

"جو کرنا تھا وہ تو میں کرچکی--اب آپ کی مرضی ہے اسسٹنٹ صاحب آپ اسے پیک کر کے اپنے صاحب کے لاکر میں حفاظت سے رکھ دیں یا ڈسٹبن کے نظر کر دیں چوائس ایز یورز---"راکھ پر ایک مطمئن نظر ڈال کر حق دق کھڑے فراز کو فری ہینڈ دیتی وہ ہاتھ جھاڑ کر مڑی--

"وہاٹ دا ہیل رمشاء---؟اسفندیار ہوش میں آتا تیزی سے اس کی راہ میں حائل ہوا-آر یو میڈ--؟دماغ خراب ہوگیا ہے تمہارا یہ کیا کیا تم نے---"اپنی اتنی محنت سے بنائے کاغذات کا حشر دیکھ غصہ سے اسفندیار کی کنپٹی سلگ اٹھی تھی۔

"ہماری بلڈنگ کے بالکل اپوزیٹ ای اسپیشلسٹ ہیں وہ تمہیں بتادیں گے اتنی نزدیک کی نظر کمزور ہونے پر کیا کرنا ہے---"وہ راکھ کی طرف اشارہ کرتی رسانیت سے بولی--

اس کے اندر کا دکھ،گھٹن،اشتعال انگیز دھواں اس راکھ کو دیکھ جیسے لمحے میں شانت ہوگیا تھا اور اب بالکل ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی--

"رمشاء !اٹس ناٹ آ جوک---کیا جواب دوں میں انکل کو انھوں نے پیپرز مجھے حفاظت سے رکھنے کیلیئے دئے تھے اور تم---تمہیں تو اؤیسلی ان کی عزت و مقام کی پرواہ ہے نہیں--بٹ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں اور میں بالکل بھی برداشت نہیں کروں گا کی کسی کی سٹوپڈیٹی "کی وجہ سے میری ایمیج ان کی نظر میں خراب ہو---

وہ سخت طیش میں مٹھیاں بھینچا پھٹ پڑا تھا۔ حقیقتاً اس وقت اسفندیار کے بس میں نہیں تھا ورنہ وہ رمشاء کا حشر نشر کردیتا جس کی وجہ سے آج ایک معمولی سے آدمی نے اس کی بے عزتی کی تھی اور اب یہ--

اس کے برعکس رمشاء ماتھے پر ایک معمولی سی لیکر تک نمودار کئے بغیر تحمل سے اس کا تمتماتا چہرہ دیکھ رہی تھی--

"رمشاء یہ تم نے بالکل اچھا نہیں کیا--انکل نے خود یہ پیپرز بنوائے تھے انھیں جلاکر تم نے ان کی انسلٹ کی ہے جو بہت زیادہ ہے--پہلے ہی تم کافی ان کی عزت پر کیچڑ اچھال چکی ہو"---

وہ دہمکانے کے انداز میں غرایا--

"پہلی بات---میرے اور میرے ڈیڈ کے درمیان بولنے کا کسی تیسرے کو میں نے کوئی حق نہیں دیا خواہ وہ میرے ڈیڈ کا کتنا ہی بڑا "چمچہ "کیوں نہ ہو---"

اس کی دھمکی پر رمشاء کی تیوڑی چڑھی۔ جس پر فراز نے تاسف سے سرہلایا اچھا خاصہ وہ جارہی تھی بھروں کے چھتے میں شوقیہ ہاتھ ڈالا تھا اس نے اب دھلائی طے تھی وہ نامحسوس انداز میں کھسک گیا۔

"دوسری بات احترام اور چاپلوسی کے درمیان بس ایک باریک سی لکیر کا فرق ہوتا ہے جو افسوس کے ساتھ تم نے کبھی محسوس کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی--اور اتنا ہی کیوں اگر وہ فرق

لکیر کی جگہ دیوار کا ہوتا تو ای بیٹ اسفندیار تم اپنے مفاد کیلئے وہ دیوار بھی منہدم کر چاپلوسی کا ریکارڈ بریک کرتے---"

"رمشاء تم----"

تیسری بات---"تلملاکر اسفندیار نے لب وا کئے ہی تھے کی وہ ہاتھ اٹھاکر روک گئی--

رشتے کاغذ کی طرح ہلکے اور بے ضر نہیں ہوتے جو وقتی نفرت پس پردہ ناراضگی کی معمولی سی" آگ میں جل کر راکھ ہوجائیں اور ذرا سی بے توجہی برتنے پر یوں ہوا میں تحلیل ہوجائیں جیسے اس کا کوئی وجود تھا ہی نہیں----"اڑتے راکھ کو چٹکی میں بھرتی وہ مضبوطی سے بولی--

رشتے کھرے سونے کے مانند ہوتے ہیں اسفندیار ! قیمتی اور مضبوط--جو چھوٹی موٹی ناچاقیوں اور" رنجیدگیوں سے گرز کر ایک خوبصورت زیور بناتے ہیں جسے لوگ شان سے اپنے تن کی زینت بناتے ہیں اور دیکھنا منافقوں مفادپرستوں کی گھٹیاں سازشیں دھری کی دھری رہ جائے گی اور بختیاور صدیقی اپنی زندگی کی سب سے خوبصورت رشتے کو زیور کی طرح پوری دنیا کے سامنے گلے سے لگا کر تعارف کرائیں گے سو وقت باقی ہے باز آجاؤ---ازالہ کے تحت نہیں تو حفظ ماتقدم کے تحت---"پرُ یقین انداز میں بات سمیٹ کر چٹکی کی راکھ اس کے پہلو سے ہاتھ اٹھاکر ہتھیلی پر رکھتی متوازن چال چلتی ہوئی وہ آگے بڑھ گئی تھی--

ازالہ مائی فٹ "!!اس کے روم میں غائب ہوتے ہی اس نے نفرت سے ہاتھ جھٹکا تھا۔"

تمہارے اس راکھ آگ فلسفے کو تو میں جلد تمہیں سمجھاؤ گا--بلکہ تم دونوں کو مذاق سمجھ لیا ہے"

"دونوں نے اس نے چیک جلا دیا اس نے پیپرز جلا دئے۔۔۔

راکھ کو جوتوں تلے مسلتے ہوئے اس کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔۔

گو کہ وہ منصوبہ بہت پہلے ترتیب دے چکا تھا لیکن بختیاور صدیقی کے ڈائیورس والی بات کیلئے رک گیا تھا جس کا کچھ نہ ہو سکا اب وہ اپنی کمینگی کھل کر دکھانے سے خود کو باز نہیں رکھ سکتا تھا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

اس نے ڈائیورس پیپر جلادئے تھے وہ بھی ڈیڈی کے سب سے بڑے چمچے کے سامنے اور حیرت انگیز طور پر ڈیڈی کی طرف سے کوئی رسپانس نہیں آیا تھا جبکہ اسے قوی ایقان تھا کی پیشی کے آڈرز آئیں گے جس کیلئے اس نے خود کو تیار کر لیا تھا لیکن دوسری طرف خاموشی تھی جو فل وقت رمشاء کیلئے اطمینان بخش تھی۔۔

لیکن عاشر کی غیر معمولی خاموشی اور بے گانگی اس کیلئے تشویش کا سبب بنی ہوئی تھی۔گو کہ پہلے بھی وہ کوئی محترم گبر سنگھ کے نظر التفات کے حصار میں نہیں رہتی تھی لیکن اس دن آفس کے بعد سے عاشر کے رویہ میں واضح تبدیلی آئی تھی نگاہ الفت تو دور محترم اچٹی نظر بھی شاز و نادر ہی ڈالتے تھے۔۔

اور دونوں سسر داماد کی غیر معمولی خاموشی کے بیچ رمشاء سینڈوچ بنی ہوئی تھی۔۔واقعی اسے دو محاذ لڑنا تھا لیکن محاذ کا یہ خاموش جنگ اس کی الجھن دو چند کئے ہوئے تھا۔

خاص کر عاشر کا اُکھرا اُکھرا رویہ جو بچوں کے ساتھ بالکل نارمل تھا لیکن اس کے ساتھ عجیب ہوگیا تھا۔۔ تعلقات چند ہفتوں سے بےتکلف نہ صحیح کچھ بہتری کی جانب رواں دواں ہوئے تھے جو واپس سے سرد ہوگئے تھے تکلف سے بھرپور۔۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

بہت معذرت بھابی !میں آرو کو یہاں چھوڑ کر جارہی ہوں۔لیکن آپ تو جانتی ہیں طرح طرح کی" بیماریاں پھیلی ہوئی ہے ہسپتال میں۔۔۔ایسے بچوں کو لیکر جانا مناسب نہیں لگتا ورنہ باخدا میں آرو کو اپنے ساتھ لیجاتی۔۔۔"شرمندہ شرمندہ سی صباء ایک بار پھر وضاحتاً گویا ہوئی۔

بھابی پلیز !آپ معذرت کرکے مجھے شرمندہ کر رہی ہیں، میں تو خود بچوں کو آفس لانا چاہتی ہوں" آخر حق ہے ان کا یہاں کی ایک ایک چیز پر۔۔"رمشاء پورے آفس کا گھوم گھوم کا اشتیاق سے جائزہ لے رہی آرو کو دیکھ کر بولی۔

صباء کی والدہ کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی تھی اور ہسپتال میں سوائے اس کے چھوٹے بھائی کے کوئی تھا نہیں۔اور نئے باس کی آج آفس میں آفیشلی پوسٹ لینے کی وجہ سے سفیان بھی آفس میں مصروف تھا تبھی پریشان صباء رمشاء کو صورت حال بتاکر آرو کو اس کے پاس چھوڑنے آئی تھی تاکہ وہ ہوسپٹل جاسکے۔۔ساتھ یوں بچی کی آفس چھوڑنے پر شرمندہ بھی ہورہی تھی۔۔

جی !پھر بھی آپ کو عادت نہیں ناں۔۔یقین کریں پہلے میں نے کال کی تھی عاشر بھائی اور" سفیان دونوں کو بھائی تو بہت مصروف تھے انھوں نے کال لی ہی نہیں سفیان نے مشکل سے

کال رسیو کیا تو مصروف ہوں سر کھجانے کی فرصت نہیں ہے کہ کر بات سنے بغیر ہی کال رکھ دیا۔۔ایسے میں اگر میں آرو کو وہاں لیکر جاتی تو اچھا نہیں ہوتا جبکہ سفیان رات ہی بتاچکے ہیں کی "آج ان کے آفس میں گرینڈ اعزازی ایونٹ ہے۔۔۔

صباء پھر وضاحت دینے لگی تو رمشاء نے اسے گھور کر چپ کرایا۔

پلیز آپ ایسے وضاحت نہیں دیں مجھے عجیب محسوس ہورہا ہے۔۔ہوسپٹل لیکر جانا تو مومن کو" بھی ٹھیک نہیں اگر یہ میرے پاس رہتے تو میں انھیں بھی رکھ لیتی۔آئیں مومن۔۔"رمشاء نے پُر امید انداز میں ہاتھ آگے کیئے لیکن مومن صاحب کا جواب مایوس کن رہا۔

اچھا !تو ابھی آپ جائیں میں نے ڈرائیور کو کال کردی ہے۔آنٹی کو میری طرف سے خیریت" پوچھیئے گا۔۔"رمشاء صباء کو لیئے دروازے کی طرف بڑھی۔۔

"ڈرائیور کی کیا ضرورت تھی۔۔؟"

بالکل ضرورت تھی بھلا ہمارے مغرور شہزادے اپنی گاڑی ڈرائیور ہوتے ہے کیونکر ٹیکسی والوں" "کو لفٹ کراتے جو اپنی بڑی مما کو لفٹ نہیں کروا رہے اپنے بڑے پاپا کی طرح۔۔

مومن کے پھولے گال چھوتی وہ منہ پھلا کر مصنوعی شکایتی انداز میں بولی تو صباء بے ساختہ ہنس دی۔

ایک دن ایسا آیئے گا جب ان کے بڑے پاپا کا وقت نہیں کٹے گا ان کی بڑی مما کے" بغیر۔۔"آفس سے نکلتے صبا نے پیشن گوئی کی۔۔

"آہی نہ جائے وہ دن۔۔"

سنسنان راہ داری سے گزرتے لفٹ کی طرف پیش قدمی کرتے رمشاء بڑبڑائی۔

"عنقریب آجائے گا۔۔ادھر کے آثار تو کافی نمایاں ہینا۔"

لفٹ کے آگے رک کر سفیان کے انداز میں آنکھ دباتی صباء معنیٰ خیزی سے بولی تو رمشاء چھنیپ گئی۔۔

اچھا پرنسیز ممانی جارہی ہیں آپ نے مما کو بالکل پریشان نہیں کرنا ہے۔۔"لفٹ میں داخل" ہوتے صباء آرو کا گال تھپتھپاتی بولی تو فرمابردار آرو صاحبہ کی دو پونی نے بھی فرمابرداری کا ثبوت دیا البتہ موٹی موٹی آنکھیں اشتیاق سے چاروں جانب سی سی ٹی وی کیمرہ کی طرح گھوم رہی تھی۔

اور بھابی ٹھیک ڈیڑھ گھنٹہ بعد مان کے اسکول کی چھٹّی ہوگی۔۔۔"بند ہوتے لفٹ سے صباء کی" فکرمند سی آواز اُبھری تو رمشاء نفی میں سرہلاتی مسکرادی۔۔

سفیان ہی نہیں صباء بھی ان کیلئے بہت کچھ کرتی تھی پورا دن آرو کو سنبھالنا پھر مان کو اسکول سے لانا،کپڑے وغیرہ بدلنوانا عاشر کے آنے تک کچھ ہلکا پھلکا کھلانا۔۔رمشاء کے آنے کے بعد چند ہفتہ یہ سب اس نے کیا تھا لیکن پھر حالات ایسے ہوئے کی وقت ہی نہیں مل رہا تھا۔۔

اگر ہماری پرنسیز کا جائزہ مکمل ہوگیا ہوتو ہم آفس میں چلیں واپس۔۔؟"وہ گھوم کر بٹن کی طرح" آنکھیں گھمارہی آرو کے قریب جھکی۔۔

مما !ماپا کا آفس تو ایسا نہیں ہوتا۔۔وہاں اتنے سارے انکل ہوتے ہیں جو آرو کو ہائے کرتے"

ہیں، چاکلیٹس بھی دیتے ہیں اور وہاں چاکلیٹ آئس کریم کی شاپ بھی ہوتی ہے۔۔ "سنسنان راہداری بند دروازے ذی روح کا نام و نشان نہ دیکھ پندرہ منٹ کی کھوج بین کا نچوڑ متفکر سا سوال آیا تھا رمشاء مسکرادی۔۔

"آرو بتائے مما کو انھیں کیا چاہیئے مما یہاں بھی دکان لگا دیں گی۔۔"

سچی؟؟"کھلے آفر پر آرو کی آنکھوں کے ساتھ آواز بھی بلند ہوئی جو راہداری میں گونج کر واپس" آئی۔۔

مچی !ابھی آپ چلیں اپنے روم میں جاتے ہیں۔۔"ارد گرد کے بند دروازوں پر محتاط نظر ڈال کر" وہ اس کی انگلی تھامے آگے بڑھی۔

یہ شہر کے نامور وکلا یعنی بختیاور صدیقی کے نو رتنوں کا ٹھکانہ تھا۔یہاں کی خاموشی جب کمرہ عدالت میں بولتی تھی تو کمرہ عادت شہرخاموشیاں کا منظر پیش کرتا تھا پھر گونجتا تھا تو صرف فیصلہ وہ بھی ان کے مدعی کے حق میں۔

"میم یہ۔۔۔؟"

بختیاور صدیقی کے آفس سے فائل لیکر نکلا فراز چھوٹی بچی کو رمشاء کے ہمراہ دیکھ ٹھٹھکا۔

ہماری پرنسیز !بلکہ اس آفس کی پرنسیز اینڈ آپ کی جونیئر باس۔۔"!!آرو کو ساتھ لگاتے مضبوط و" مستحکم انداز میں تعارف کراتے رمشاء کے لہجے سے ایک فخر ایک سرشاری عیاں ہورہی تھی۔فراز ہونق سا رہ گیا۔۔

ڈیڈی ہیں اندر--؟"اس کی ہونق شکل دیکھ وہ پہلی بار مسکرائی تو بیچارے پر شادی مرگ طاری" ہوگیا--

جج--جی میم--"وہ گڑبڑا گیا۔"

حواس کے ساتھ فائلز بھی ہاتھ سے پھسلے اور اس بدحواس کو دیکھ آرو کی ہنسی نکل گئی جس وجہ سے بیچارہ کچھ اور خفت کا شکار ہوگیا تو رمشاء فوراً آرو کو لیکر آفس میں گھس گئی--

"مما ڈیڈی دادو ہوتے ہیں ناں---؟"

راہداری عبور کر آفس میں داخل ہونے تک آرو اپنا دماغ لڑا چکی تھی۔

جی !ہماری آرو تو بہت سمارٹ بچی ہے---"اسے لیئے صوفے کی طرف بڑھ رہی رمشاء درست" اندازے پر خوشگوار حیرت لیئے اس کے مقابل گھٹنوں کے بل بیٹھی۔

تو آرو دادو سے مل لے--؟"تصدیق ہوتے ہی وہ چہکی۔"

ہمم !!ابھی نہیں ابھی مان بھیا آجائیں تو آرو ضرور مل سکتی ہے--"آرو کی طرح لبوں پر انگلی" رکھ کر وہ سوچنے کے انداز میں بولی۔

مما !مان ایاّ ابھی نہیں آئیں گے آرو دادو سے مل لے گی ناں---"آرو ہونٹ لٹکاکر منت" بھرے انداز میں بولی--

بنا دیکھے بنا رشتے کی نوعیت جانے فقط تعارف کے بنا پر اتنی سی بچی کی اپنے خون سے ایسی کشش پر رمشاء کا دل مسرور ہوا۔

جانو !مان ایاّ ناراض ہوجائیں گے ناں؟ ایک بار وہ آجائیں تو ہم ساتھ چلیں گے۔۔جب تک" آپ یہاں اپنی ڈول کے ساتھ کھیلیں مما نے آئس کریم اور چاکلیٹس منگائی ہیں وہ انجوائے کریں۔۔"اس کے پھولے گال سہلاتی وہ پچکارنے کے انداز میں بولی۔۔

یہ سنہرا موقع تو وہ کسی طور ہاتھ سے جانے دینے والی نہیں تھی صباء کو فوراً آرو کو یہاں لانے کی اجازت بھی اس نے یہی سوچ کر دیا تھا۔اب بس مان کے آنے کا انتظار تھا۔

دیکھنا ہے ڈیڈی اس معصومیت اور اپنی خون کی کشش کے آگے آپ کب تک پتھر رہ سکتے" ہیں۔۔؟"نروٹھے انداز میں پونی ہلاتے ہوئے جاکر صوفے پر نشست سنبھالتی ڈول کے ساتھ گفت و شنید میں مصروف ہوچکی آرو پر محبت پاش نظر ڈال کر وہ خود کلامی کرتی سرشار سی ٹیبل کی طرف بڑھی۔تاکہ جلد از جلد بقیہ کام ختم کرے اور ایک خوبصورت دل موہ لینے والے تاریخی منظر سے محظوظ ہوسکے۔

پھر کچھ ہی دیر میں آئس کریم،چاکلیٹ،کوکیز اور دیگر الم غلم آفس بوئے دے گیا تو وہ سب انجوائے کرتے ہوئے آرو اپنے ٹیڈی بیگ سے مختصر کھلونے نکال کر اپنی ڈول کے ساتھ مصروف ہوگئی اور رمشاء فائلز سے مغز ماری میں جت گئی۔۔

اور ادھر کن آنکھیوں سے رمشاء کی فائلز میں غرق ہونے کی تصدیق کر اپنے منصوبہ کے تحت مان سے سبقت لیجانے کیلئے دبے پاؤں بلی فرار ہوچکی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

ہائیڈ اینڈ سیک کی آرو تو تھی ہی آل ٹائم چیمپین بڑے آرام سے رمشاء کو چکما دیکر اب وہ بازو

میں ڈول دبائے فراز کے ٹیبل کے مقابل کھڑی اسے فائل پر جھکا دیکھ رہی تھی۔ساتھ نظر اس دروازے پر بھی تھی جہاں دادو کے ہونے کے قوی امکانات تھے لیکن تصدیق کئے بغیر جانا آرو جیسی ذہین فطین پرفیکشن کی قائل بچی کی مزاج کے خلاف تھا۔۔ حتمنی فیصلہ کرکے اس نے ہولے سے ٹیبل ناک کیا۔۔

جج۔۔جی سر میں تو لا ہی رہا تھا۔۔۔"خبط حواس فراز حسب عادت ہڑبڑا کر کھڑا ہوا تھا کیونکہ یہ" ناک کرنے کا انداز بختیاور صدیقی کا تھا۔۔

پپ۔۔پرنسیز آپ۔۔؟"لیکن مقابل پھولے گالوں والی بچی کو سنجیدہ تاثرات لیئے خود کو گھورتا" دیکھ وہ حیران ہوا۔

یہ دادو کا آفس ہے۔۔؟"آنکھوں سے دروازے کی طرف اشارہ کرتی وہ مستفسر ہوئی تو اس کے" انداز پر فراز کی آنکھیں حجم سے باہر آئی بالکل بختیاور صدیقی کے تیوڑوں سے جو مشابہت رکھتے تھے۔۔

انکل آرو نے پوچھا یہ دادو کا آفس ہے۔۔؟"جواب ندارد پاکر اب کے ٹیبل بجاکر ذرا تیز آواز" میں سوال ہوا۔۔

کک۔۔کون دادو۔۔۔"وہ بیچارہ پھر بوکھلایا۔۔"

مما کے ڈیڈی۔۔۔"توقف سے سوچ کر اس نے جواب دیا تو ہونق فراز کا سر بیل کی طرح ہاں" میں ہلا۔وہ اوکے تھینکس کہتی پونی ہلاکر آگے بڑھ گئی۔۔

ارے۔ارے۔۔آپ کہاں جارہی ہیں پرنسیز۔۔"وہ ہڑبڑاکر دروازے کی طرف لپکا۔۔"

"دادو کے پاس۔۔"

"لل۔۔لیکن آپ وہاں نہیں جاسکتیں۔۔"

"کیوں؟"

کیونکہ۔۔کیونکہ سر اسفندیار سر کے ساتھ میٹنگ میں بزی ہیں وہ غصہ ہوجائیں گے۔۔"بچی" کے سوال پر سوال سے فراز روہانساں ہوگیا تھا۔

صدیقی خاندان کی تینوں جنریشن سے اس معصوم کی جان جاتی تھی۔۔

آرو کی بھی میٹ۔۔میٹ۔۔میٹنگ ہے دادو سے۔۔"بامشکل لفظ میٹنگ ادا کرتی وہ وثوق سے" بولی تو فراز کا منہ کھلا۔۔

"لیکن آپ۔۔۔"

آپ پلیز ڈول کھول دیں آرو نے اندر جانا ہے۔۔ورنہ آرو مما کو بتائے گی اور آرو کو زور زور سے رونا" بھی آتا ہے۔۔ "گزارش اور دھمکی کے عجب امتزاج سے گھبرایا فراز مرے مرے انداز میں جونیئر باس کا حکم بجا لایا تھا۔۔

ویسے ہی گزشتہ چند ہفتوں سے معصوم کے ستارے گردش میں تھے آئے دن رمشاء سے تواضع ہورہی تھی اب اس جونیئر رمشاء پلس جونیئر باس مطلب دو جنریشنز کے خطرناک پروڈکٹ سے بحث میں الجھنے کی جرات کے نام پر حماقت کر وہ اپنی شامت نہیں بلانا چاہتا تھا۔یہ نام بھی

دل میں اس نے بچی کی رمشاء سے شکلاً اور بختیاور صدیقی سے مزاجاً مشابہت دیکھ کر سوچا تھا۔۔

"!تھینکیو انکل"

آرو نے اندر داخل ہونے سے قبل پلٹ کر اخلاقیات نبھائے تو مخدوش فراز مرے مرے انداز میں سرہلاگیا۔بیچارے کا حساب آگے کنواں پیچھے کھائی والا تھا فل وقت۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

آپ بے فکر رہیں انکل میں کام وقت پر کردوں گا۔۔ "بختیاور صدیقی کے ہاتھ فائل لیتا وہ" یقین دہانی کراتا ہوا کھڑا ہوا تو وہ محض سرہلانے پر اکتفا کر آنکھیں موند کر ریلیکس پوزیشن میں جاتے کرسی کا رخ موڑ گئے عادت کے مطابق اب وہ پانچ منٹ اسی طرح رہنے والے تھے۔اسفندیار دروازے کی سمت بڑھا۔

ابھی وہ دروازے سے چند قدم دور ہی تھا کی دروازہ خود باخود کھلا اور فراز کی روہانسی شکل نظر آئی لیکن اس کی آنکھوں کا حجم دائیں ہاتھ میں ڈول لیئے پراعتماد انداز میں داخل ہوری بچی کو دیکھ کر پھیلی۔۔

بچی نے پلٹ کر فراز کو کچھ کہا اور پھر ارد گرد سے بے نیاز مشتاق نظر گھماتی اسی کی طرف چلی آئی۔۔

اؤ شیٹ "!!دماغ میں جھماکا ہونے پر اسفندیار تیزی سے بچی کی طرف لپکا تھا۔۔"

"آپ--آپ--آپ یہاں کیسے آئی لٹل گرل---؟"

پلٹ کر بختیاور صدیقی کی ریوالونگ چیئر کی پشت پر محتاط نظر ڈالتا وہ کچھ اس انداز میں بچی کے مقابل کھڑا ہوا کی بچی بالکل چھپ گئی---

---

"آپ--آپ--آپ یہاں کیسے آئی لٹل گرل---؟"

پلٹ کر بختیاور صدیقی کی ریوالونگ چیئر کی پشت پر محتاط نظر ڈالتا وہ کچھ اس انداز میں بچی کے مقابل کھڑا ہوا کی بچی بالکل چھپ گئی--

مان ایاّ کے لیمورٹ والے چوپل سے--"ہاتھ سے ریمورٹ کا اشارہ کرتی وہ چڑ کر بولی۔"

اس کا چڑنا بنتا بھی تھا مطلب وہ ننھی جان اپنے دادو سے ملاقات کیلئے نکلی تھا یا خطرناک مشن پر جہاں ایک کے بعد دیگرے ہرڈلز سے اسے نبرآزما ہونا پر رہا تھا پہلے رمشاء کو چکما دیا پھر خبط الحواس فراز کو دھمکی دی اور اب یہ انکل راہ میں دیوار چین بن کر کھڑے ہوگئے تھے وہ نازک جان ایک دادو سے ملنے کیلئے آخر کتنی جد و جہد کرے--

"جی---؟"

پدی سی جان سے اس برجستگی کی امید نہ رکھتے اسفند یار چند ساعت ٹھہر کر بھی جی ہی بولنے کے قابل رہا تھا۔

افوہ !!مان ایاّ کی طرح بالکل بدھو ہیں آپ !حسب عادت آرو کا ہاتھ سر پر گیا--آرو ڈول کے"

پاس کھلی ہے تو آرو ڈول سے ہی اندل آئی ہے ناں۔۔؟"موٹی موٹی آنکھوں میں جھنجھلاہٹ لیئے وہ اس کی عقل پر ماتم کناں ہوئی تو محض شک کی بنا پر بچی کو روکنے آئے اسفند یار کا صدمہ سے منہ کھلا بچی صرف شکلاً نہیں مزاجاً بھی رمشاء کی کاپر تو تھی۔۔

جبکہ آرو ٹیڑھے میڑھے منہ بناتی موٹی موٹی آنکھیں مٹکاتی زیر لب کچھ جھنجھلائے انداز میں بڑبڑا رہی تھی۔خیر اس کا چڑنا بھی جائز تھا محض مان کو چڑانے کیلیئے اس نے اتنا رسک لیا تھا لیکن یہاں تو ہرڈلز کا سلسلہ چل پڑا تھا۔

انکل !!آرو جائے۔۔۔"اس کے پہلو میں گرے ہاتھ کو ہلاکر ہوش میں لانے کی کوشش کرتی" پس پردہ وہ اسفندیار کو راستہ دینے کیلیئے کہ رہی تھی۔۔

آپ۔۔آپ کا نام کیا ہے۔۔؟"وہ بڑی دقت سے حواس قابو کر موہوم سی امید لئے بچی کے" قریب جھکا۔۔

ہمم !فل نیم نک نیم۔۔۔؟"ہونٹ پر چھوٹی سی انگلی رکھ کر سوال برائے سوال آیا تو اسفندیار" سوچ میں پر گیا۔

"ہمم !فل۔۔اا۔۔نن۔۔نہیں نک۔۔ن۔ننن۔۔۔نہیں فل۔۔"

"اٹس اوکے انکل۔آرو آپ کو اپنے دونوں نیم بتاتی ہے۔۔"

اس کی شش و پنج سے تنگ آکر آرو کو ہی ہاتھ اٹھاکر روکنا پڑا۔

گڈ ! تو پھر بتائیں۔۔"وہ ہمہ تن گوش ہوا۔"

آرو کا نیم آرو ہے۔اور لدا انصل صدیقی بھی ہے۔۔"چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت لیئے وہ" فخریہ ہاتھ اٹھاکر بولی تو ناصرف اسفندیار پر سکتہ طاری ہوا بلکہ بختیاور صدیقی کی سماعت بھی پتھرائی۔۔

وہ خاموش فضاء میں ابھر رہی کسی معصوم بچی کی آواز کو وہم جان کر مڑے تھے لیکن اسفندیار کو خود سے محو کلام دیکھ کرخت تیوڑ لیئے اُٹھنے ہی لگے تھی کی سماعت میں وہ الفاظ اُترے اور تیزی سے سرد پڑے اعصاب کو قابو نہ کرتے دھپ سے واپس کرسی پر گرے۔

"!!دادو"

دھپ کی آواز پر اسفندیار اور آرو دونوں ہی متوجہ ہوئے تھے لیکن اسفندیار کے حرکت میں آنے سے پہلے ہی آرو ان کی طرف دوڑ چکی تھی۔۔

"دادو آپ ٹھیک ہو۔۔؟"

سفید گھٹنوں کو چھوتی ہوئی فراک،ہم رنگ جوتے، گھنگھریالے بالوں کی دو چھوٹی چھوٹی غبارے جیسی پھولی ہوئی پونی،پھولے پھولے سرخ گال،چھوٹی سی ناک، سرخ پتلے سے ہونٹ،چھوٹی سی پیشانی پر باریک سے دو بل اور موٹی موٹی شفاف آنکھوں میں معصوم سی فکر دائیں بازو میں ڈول دبائے بنی بنائی رمشاء کا بچپن ان کے مقابل تھی بختیاور صدیقی پلک جھپکانا بھول گئے ہاتھ باضابطہ کانپ رہے تھے تنفس منتشر !دھڑکن سست تھی اور دماغ جیسے اس کا یہاں کوئی کام ہی نہیں تھا وہ پوری طرح غائب تھا وہ یک ٹک اس ننھی پری کو دیکھے جارہے تھے۔

دادو آرو نے پوچھا آپ ٹھیک ہو۔۔۔؟"انھیں یک ٹک خود کو گھورتا دیکھ وہ قریب آکر بازو ہلاکر" فکرمندی سے سوال گو ہوئی تو وہ اس لمس پر رگوں میں بھپرے خون سے کرنٹ کھاکر اپنی جگہ کھڑے ہوئے۔

"تت۔۔تم۔۔آپ۔۔آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔؟"

بدحواس بختیاور کے لفظ ہی ساتھ چھوڑ گئے تھے۔

افوہ !دادو آرو کس کس کو بتائے آرو کو آپ سے ملنا ہے آرو آپ سے ملنے آئی ہے۔۔"ایک بار" پھر وہی سوال پر آرو ٹھیک ٹھاک چڑ کر جھڑک گئی تو تلسط پسند جج صاحب مرعوب سے ہوگئے۔۔ لل۔۔لٹل ڈول آپ ہمارے ساتھ باہر چلیں ہم آپ کو۔۔آپ کو چاکلیٹس لیکر دیں" گے۔۔"تیز طرار بختیاور صدیقی کو عجب کیفیت کا شکار دیکھ اسفندیار تیزی سے آرو کے قریب آیا قبل اس کے کی معاملہ اس کے ہاتھ سے نکل جاتا۔۔۔

پچہ !انکل آرو اندل آئی ہے آرو کو دادو سے ملنا ہے آپ باہل جالہے تھے آپ کو باہل جانا تھا اور" "آرو کے پاس چاکلیٹس ہیں بہت سالے۔۔

آرو سخت عاجز آئے انداز میں ہاتھ نچا نچا کر بولی تو اسفندیار بری طرح کھسیاگیا اتنی چھوٹی پٹاخہ سے اسے ایسے لاجکل جواب کی امید قطعاً نہیں تھی۔۔۔

دوسری طرف وہ زیر لب بڑبڑاتی سب پر ماتم کناں تھی۔اسے یقین تھا کی وہ ذہین فطین ہے لیکن ساری دنیا ایسی بدھو ہے اس کا اندازہ اسے آج ہورہا تھا سب کی ہونق شکل و سوال سے۔۔

دادو کہیں ناں آپ انکل سے وہ جائیں آرو کو آپ سے میٹ۔۔میٹ۔۔میٹنگ کرنی"
ہے۔۔"مشکل سے میٹنگ لفظ بولنے میں کامیاب ہوتے حکم صادر ہوا تو ناقابل بیاں کیفیت کا
شکار بختیاور صدیقی نے بنا سوچے سمجھے اسفندیار کو جانے کا اشارہ کیا۔وہ بے یقینی سے انھیں
دیکھتا خود کو گھسیٹتا ہوا دروازے کی سمت بڑھا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

دروازہ کھول کر باہر قدم رکھتے ہی اس کی پہلی نظر اپنے آفس سے برآمد ہوئی مخدوش حال رمشاء
پر گئی جو ادھر ادھر متلاشی پریشان نظر دوڑاتی فراز کی طرف لپکی تھی۔اور اسے دیکھتے ہی اسفندیار
کو اپنے رگ و پے میں شرارے بھرتا محسوس ہوا تھا۔۔
مان گئے ایڈوکیٹ رمشاء بختیاور صدیقی !کمال کی وکیل ہو کیس کو اپنے فیور میں لینا تمہیں باخوبی"
آتا ہے۔۔۔"ہاتھ اٹھاکر وہ تمسخرانہ تالی بجاتا انگارے چباتا اس کے قریب آیا۔
اس وقت میں بہت پریشان ہوں تم مجھ سے نہ الجھو اسی میں تمہاری عافیت ہے ایڈووکیٹ"
اسفندیار "!وہ سخت برہم تاثرات لیئے وارن کرنے کے انداز میں بولی تو اسفندیار کا استہزائیہ قہقہہ
پوری راہداری میں گونجا جو سخت گراں گزرنے کے باوجود وہ لب بھینچ کر فراز کی طرف متوجہ ہوگئی
تھی۔
فراز تم بتاؤ تم نے بچی کو روم سے نکلتے یا ادھر ادھر جاتے دیکھا یا نہیں ٹیل می فاسٹ ڈیم"
"!!ایٹ

"مم--وہ بچی تو---"

"اداکاری اچھی کرلیتی ہو ویسے تم وکیل بیکار ہی بنی،انڈسٹری میں زیادہ ترقی ملتی--"

اؤ جسٹ شٹ اپ یو لوزر"!!اس کے پھر مداخلت پر وہ بھڑک اٹھی تھی۔"

آرو کو روم سے غائب دیکھ اس کا دل خدشات سے بند پر رہا تھا اور اس منحوس لنگور کو ڈائیلاگ بازی کی پڑی ہوئی تھی--

یو شٹ اپ !وہ اس سے تیز آواز میں دھاڑا۔ایک طرف اموشنل گیمز کھیل رہی ہو دوسری طرف" اداکاری بھی کر رہی ہو براوؤ ایڈووکیٹ رمشاء ایکسلنٹ---"احساس شکست سے جیسے اس کا تن من جل رہا تھا۔

"ہوگئی بکواس--؟"

تمہارا بکواس دیکھنے کے بعد واقعی میں ہوگئی--مطلب جب تمہیں لگا کی تم یہ چیلینج پورا نہیں" کرسکتی تو انکل کو اموشنلی ویک کرنے کیلئے چھوٹے چھوٹے بچوں کو یوز کر رہی لائک سیریسلی یہ ہے تمہاری اچیومنٹس ایڈووکیٹ۔"نیم شکستہ بختیاور صدیقی اور پراعتماد بچی کا چہرہ یاد کر اسنفندیار کی آنکھیں نفرت سے گلال اور لہجہ زہر زہر ہوگیا تھا--

یو مین---"اس کی بکواس پر رمشاء کا ذہن جھنجھنایا۔"

یی--یس میم--مم--میں یہی کہنے کی کوشش کر رہا ہوں کی پرنسیز اندر آفس میں چلی گئی میں" نے انھیں روکنے کی بہت کوشش کی بٹ مجھے ہار ماننی پڑی----"فراز مجرمانہ انداز میں سر جھکا گیا

تو رمشاء اسفندیار کو دھکا دیتی تیزی سے آفس کی طرف بڑھی اور دروازہ کھولتے ہی اس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐⓣ

دادو آپ کا آفس بہت بلا ہے مما اور ماپا کے آفس سے بھی بلا۔۔آپ یہاں اکیلے لہتے"
ہو۔۔۔؟"گھوم کر پورے آفس کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد وہ توصیفی انداز میں سوال گو ہوئی تو کب سے ساکت و سامت اپنے سرد منتشر اعصاب یکجا کر رہے بختیاور صدیقی غائب دماغی سے سر ہلا گئے۔۔

جب آرو مما جتنی بڑی ہوجائے گی آپ آرو کو ایسا آفس بنادو گے۔۔؟"ڈول کو دائیں سے بائیں" بازو میں منتقل کرتی وہ ان کے قریب آتی فرمائش کر رہی تھی یا حکم وہ دھیان دئے بغیر پھر سے سر ہلا گئے۔

"دادو آرو آپ سے بات کر رہی ہے۔۔۔"

اپنے ہر سوال کے جواب میں ہلتا سر دیکھ اس نے خفگی سے ٹوکا۔۔

جج۔۔جی۔۔"وہ گہری خواب سے جاگے تھے۔"

افوہ !دادو ایسے نہیں ہوتا ہے آپ پہلے آرو کو اُپر بٹھائیں آرو آپ سے فیس ٹو فیس بات کلے" گی۔۔ "دادی اماں کی طرح اپنا چھوٹا سا ہاتھ پیشانی پر مار کر وہ گردن اکڑا کر بولی تو خبط الحواس بختیاور صدیقی حکم حاکم مرگ مفاجات کے مصداق بے اختیار اس چھوٹی پٹاخہ کی جانب جھکے تھے۔

"!!افوہ"

"اا--اب کیا ہوا---؟"

اس کے ایک قدم پیچھے لیکر واپس سر پر ہاتھ مارنے پر وہ بے طرح بوکھلائے۔

مان ایا کی طرح بالکل بدھو ہیں آپ--دیکھیں آپ کے ٹیبل پر اتنی سالی چیزیں لکھی ہے--آرو" یہاں کیسے بیٹھے گی--؟آرو بچی ہے ناں اسے چوٹ آگئی تو---"لیپ ٹاپ،فائلز،اور دیگر سو اقسام کی چیزوں سے بھری ٹیبل کی طرف اشارہ کرتی وہ صاف ایک دنیا کو اپنی عقل و فہم سے فتح کرچکے بختیاور صدیقی کی عقل پر ماتم کناں تھی--

"مم---مم--میں ٹھ--ٹھیک کرتا ہوں---"

شائد ہی بختیاور صدیقی کبھی کنفیوژ یا گڑبڑائے ہوں گے لیکن اس رمشاء کی کاپر تو بچی نے سیکنڈ میں انھیں ان سارے کیفیات سے دو چار کر دیا تھا کیونکہ یہ چھوٹی پٹاخہ بات نہیں کر رہی تھی سیدھا حکم صادر کر رہی تھی وہ بھی رعایت سے پاک--

"اب--اب ٹھیک ہے---"

فائل لیپ ٹاپ کھسکاکر ٹیبل کا آدھا حصہ خالی کر انھوں نے اپنی مالکن کو دیکھا۔

ہمم---اوکے ہے اب آپ آرو کو اٹھائیں--لیکن دیکھ کر آرو کے جوتے گندے ہیں آپ کے" کپلے گندے ہوجائیں گے--"دونوں ہاتھ اُپر کرکے جوتوں کی طرف اشارہ کرتی وہ سمجھداری سے بولی تو بختیاور صدیقی سرہلا گئے۔

حلق تر کر کے نہایت احتیاط سے جھک پھول سی ہلکی بچی کو بازو میں بھر کر ٹیبل پر بٹھاتے ان کی پہلے سے ابتر حالت کچھ اور بوجھل ہوئی تھی پتھر دل گداز ہوکر ڈوبا متنفر و متکبر دماغ سن ہوا۔ یکا یک ہی پورا جسم ڈھیلا پڑا ساتھ آرو پر گرفت کمزور ہوئی اور قبل اس کے کی وہ چھوٹ کر نیچے گرتی سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اسے اپنے سینے میں بھینچ کر محفوظ کرتے دوسرے ہاتھ سے انھوں نے ٹیبل کو تھاما۔

آپ--آپ--آپ ٹھیک ہیں--ٹھیک ہیں ناں آپ--"احتیاط سے اسے ٹیبل پر بٹھاکر" بدحواسی میں آرو کا چہرہ اور ہاتھ چھوتے ان کی آواز ہی نہیں دل بھی کانپ رہا تھا۔

"آرو ٹھیک ہے آپ ٹھیک ہیں--؟"

سنبھل کر بیٹھتے پسینہ میں تربتر متحوش بختیاور صدیقی کو دیکھتی آرو متفکر ہوئی۔

آپ بھی بیٹھ جائیں---"انھیں تیز تیز سانس بھرتا دیکھ آرو نے انھیں بھی سامنے بیٹھنے کا" اشارہ کیا۔

جس پر وہ لب بھینچ کر نفی میں سرہلاتے دائیں ہاتھ سے

عرق آلود پیشانی مسلتے ہوئے کانپتی قوی انگلیوں میں بال جکڑ کر سختی سے آنکھیں میچ گئے۔جبکہ بائیں ہاتھ کا پنجہ سختی سے ٹیبل پر گڑھا تھا۔

دادو پانی پی لیں پھر آرو آپ کو چاکلیٹ دے گی-- "گلاس سے ڈھکن ہٹاکر ان کی طرف" کھسکاتی وہ معصومیت سے پچکارنے کے انداز میں بولی تو ان کی آنکھوں کے گوشے آپ ہی آپ نم

ہوگئے۔۔

سچی میں آرو آپ کو چاکلیٹ دے گی آرو کے پاس اتنی بڑی چاکلیٹ ہے۔۔آپ آرو سے ہاف" لے لینا۔۔"ان کی مضمحل و ملول چہرہ دیکھ خود سے ہی سب اخذ کرتی آرو نے ڈول کے پیچھے سے بڑا سا چاکلیٹ نکال کر ان کی تسلی کروائی تو وہ نڈھال سے چیئر پر بیٹھ کر گلاس لبوں سے لگا گئے۔

حلق میں ویسے ہی کانٹے اُگ رہے تھے ایک سانس میں گلاس انڈیل کر انھوں نے دیکھا تو وہ انھیں تنبیہی نگاہوں سے گھور رہی تھی۔انھوں نے اشارے سے پوچھا کی اب ناچیز سے کیا خطاء سرزد ہوئی ہے؟

کیونکہ اپنی آگے کسی کی نہ چلنے دینے والے جج صاحب کی زبان جونیئر جج صاحبہ نے پہلے ہی تالوں سے چپکا دی تھی۔۔

ماپاکہتے ہیں ایسے پانی نہیں پیتے اچھوکا لگ جاتا ہے دیکھیں آپ کے ائیز میں پانی آگیا" ناں۔۔۔"دادی اماں کی طرح کہتے اس نے خود ہاتھ بڑھا کر ان کے آنکھوں کے کنارے سے انمول قطرے اپنے پور میں سمیٹ کر دکھایا تو وہ اپنے آنسو دیکھ دھک سے رہ گئے۔

کب آئے تھے ان پتھر آنکھوں میں آنسو انصر کی میت پر بھی ان کی آنکھیں خشک تھی پھر اب۔۔؟

اپنی شکست کو اپنی فتح میں بدلنے کے گُر سے وہ اچھی طرح واقف تھے۔لیکن اس معصوم فرشتہ

کا روپ دھارے جو ان کے مقابل انوکھے احساسات و کشش لیئے شکست آئی تھی ان مضبوط اعصاب جواب دے گئے تھے۔ان کا ایسے معصوم دل موہ لینے والے ہتھیار سے پالا پہلے کبھی نہیں پڑا تھا تبھی وہ اپنا دفاع کرنے میں بری طرح ناکامیاب ٹھہر رہے تھے۔۔

انوکھا مگر مضبوط حوالہ ان کے تسلط پسند شخصیت پر تسلط جما رہا تھا، معصوم مگر حکمیہ طرز تکلم ان کی حاکمیت پرور دماغ کو چارو خانے چت کرچکا تھا۔من موہنا مکھڑا تنفر و تکبر کی آماجگہ آنکھوں میں حسرتوں کا طوفان برپاکر انھیں کمزور کر رہا تھا۔۔

اپنی انگ انگ سے عیاں ہوتی اپنی شکست سے بے طرح گھبرا کر انھوں نے انٹرکام اٹھایا تھا۔

"ججج۔۔جی سر۔۔۔"

اگلے لمحے بوتل کی جن کی طرح ہراساں سا فراز اندر داخل ہوا تھا۔۔

رمشاء کہاں ہے۔۔؟"انھوں نے چھوٹتے ہی پوچھا۔"

"جی۔۔وہ۔جی۔مم۔۔میم نے۔۔مم۔۔میرا مطلب ہے کی مم۔۔میم۔نے رمشاء میم نے۔۔۔۔"

اس سے آگے کچھ بولو گے۔۔؟"آرو کی موجودگی کے پیش نظر ان کی آواز بلند نہیں ہوئی لیکن فراز کی پھر بھی روح پرواز ہوگئی۔۔

"جج۔۔جی۔۔۔"

بے طرح دونوں ہاتھ ملتا وہ رو دینے کے انداز میں سرہلانے لگا۔باہر سے بیٹی کے آڈرز تھے کی جھوٹ کہے کی وہ آفس نہیں اندر باپ کے سامنے خوف کے مارے مظلوم کی گھگھی بندھ گئی

تھی۔۔

"دادو !مما مان ایاّ کو لینے اسکول گئی ہوگی۔ہے ناں انکل۔۔؟"دونوں پر ایک نظر ڈال کر آرو نے لب کشائی کی تو فراز زور و شور سے سرہلاتا اس معصوم فرشتہ کو تشکر آمیز نگاہوں سے دیکھنے لگا۔جبکہ بختیاور صدیقی لب بھینچ گئے۔۔

"تت۔۔تم انھیں لیکر جاؤ۔۔"انھوں نے آرو کی طرف اشارہ کیا۔۔

"آرو کو کہیں نہیں جانا۔۔"اس نے فوراً تردید کی۔۔

"لیکن۔۔۔"

"دادو آرو کو نہیں جانا۔۔آپ جائیں انکل آرو مما کے آنے تک دادو کے پاس رہے گی۔۔"بختیاور صدیقی کے ساتھ لگے ہاتھوں فراز کو بھی حکم ملا تو وہ چھلاوے کی طرح غائب ہوا۔اور آخری کوشش میں ناکامی پر وہ تذبذب کا شکار کنپٹی سہلانے لگے۔۔

"دادو آپ پلیشان مت ہوں آرو اچھی بچی ہے وہ آپ کو پلیشان نہیں کرے گی،آرو ممانی کو بھی پلیشان نہیں کرتی۔۔"انھیں کنپٹی سہلاتا دیکھ وہ یقین دہانی کراتی ہوئی بولی تو بختیاور صدیقی کھسیا گئے۔۔

"آرو یہ چاکلیٹ کھائے گی پھر مما آجائیں گی تو آرو چلی جائے گی۔۔"ریپر ہٹانے کی کوشش کرتی وہ پونی ہلا ہلا کر انھیں بہلانے کی بھی کوشش کر رہی تھی۔

جس پر بختیاور صدیقی کو ڈھیروں شرمندگی نے گھیرا تھا۔شائد ان کے تاثرات سے اتنی چھوٹی سی

بچی نے بھی اخذ کرلیا تھا کی اس کی موجودگی انھیں پسند نہیں آرہی تبھی وہ انھیں بہلارہی تھی۔۔ لائیں میں ہٹادیتا ہوں۔۔"اپنی خفت دور کرنے کو انھوں نے آفر کی تو آرو بنا ہیل و حجت ان" کی چوڑی ہتھیلی پر چاکلیٹ رکھ گئی۔۔

ویسے دادو آرو کے ٹوئیز،کوکیز،اور ڈولز کہاں ہے۔۔؟"یکا یک کچھ یاد آنے پر آرو نے تیزی سے" پوچھا تو پیپر کھول رہے بختیاور صدیقی نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔۔

مما کہتی تھی دادو آرو کیلئے اتنے سارے ٹوئیز اور ڈول لیکر آئیں گی ان کی بات کل لہی" ہوں۔۔"اس نے وضاحت کی تو ایک بار پھر وہ لب بھینچ گئے۔۔

اٹس اوکے !آپ سیڈ فیل نہیں کریں آرو کے بہت ساری ٹوئیز ہیں۔۔اور چاکلیٹ کوکیز ماپا" لے آتے ہیں۔۔"ان کے عضلات تنے تو وہ خود ہی بول اٹھی جواباً پہلی بار وہ ہولے سے مسکرادئے۔

ان کی مسکراہٹ سے شہ پاکر آرو کی پٹرپٹر چالو ہوگئی تھی جسے وہ بے ساختہ ہی انہماک سے سننے لگے۔۔

انھیں یاد نہیں تھاکی کبھی اپنے دونوں بچوں میں سے کسی کو انھوں نے اپنے اتنے قریب آنے کی اجازت دی تھی۔ تبھی وہ وثوق سے نہیں کہ سکتے تھے کی رمشاء یا انصر میں سے کوئی اتنا باتونی تھا یا نہیں۔۔لیکن آرو نہ صرف بے حد باتونی تھی بلکہ نڈر اور کانفڈنٹ ہونے کے ساتھ خاصی ذہین بھی تھی۔پرورش کا کمال ہونے کے ساتھ شائد یہ خون کی بھی تاثیر تھی وہ مستقل بولے

جارہی آرو کو دیکھ خود ہی سوچے جارہے تھے۔۔۔

ارے"!!!بات کرتے ہوئے اچانک ہی آرو نے سرپر ہاتھ مارا۔"

"کیا ہوا۔۔؟"

بیڈ مینرز ہوتے ہیں ماپا کہتے ہیں شیئر کر کے کھانا چاہیئے۔۔"خود کلامی کرتے اس نے چاکلیٹ" ان کی طرف بڑھایا تو اب کے وہ ناچاہتے ہوئے بھی کھل کر مسکراتے نفی میں سرہلاگئے۔۔

ان کی زندگی میں آج بہت کچھ پہلی بار ہوا تھا یہ مسکراہٹ جو خشونیت بناوٹ سے پاک بے ریا سی تھی۔

یہ کرختگی سے مبرا لجاجت ملائمت بھرا لہجہ،یہ نرم خو چہرہ۔۔کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا بختیاور صدیقی کا یہ روپ بھی دیکھنے کو ملے گا فخر و تکبر سے پاک سادہ بے لوث۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

سیکنڈ سیکنڈ کا حساب رکھنے والے بختیاور صدیقی ایک چھوٹی سے بچی کے ساتھ دو گھنٹہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے گزار چکے تھے جس کا انھیں احساس بھی نہیں تھا۔

رمشاء جب یونی فارم میں ملبوس مان کا ہاتھ تھامے ان کے آفس میں داخل ہوئی تو محویت سے آرو کے ساتھ مصروف اپنے ڈیڈ کو دیکھ فرطِ جذبات سے اس کی آنکھیں جھل ملا گئی تھی۔

بچپن میں وہ دونوں بھائی بہن ان کے وقت و شفقت کیلیئے بہت تڑپے ترسے تھے جو شائد اب ان بچوں کے حصے آنا تھا۔

مما آپ نے پھر مان سے چیٹنگ کی۔۔"آرو کو پہلے سے وہاں موجود دیکھ مان کا خوشی سے کھلا"

ہوا منہ غبارے کی طرح پھولا۔

نہیں جانو !مما آرو کو آپ کے اسکول لیکر نہیں آسکتی تھی ناں تو اسی لیئے انھیں یہاں چھوڑ" کر گئی تھی۔۔"پلک جھپک کر آنسو کو جذب کرتی وہ اس کے پھولے گال سہلا کر وضاحتاً بولی۔لیکن مان کا منہ بن چکا تھا۔

"!مما"

جب تک آرو کی نظر بھی ان پر پر چکی تھی۔بختیاور صدیقی کو نیچے اتارنے کا اشارہ کرتی وہ دوڑ کر رمشاء کی باہوں میں سمائی۔۔۔۔

اور بختیاور صدیقی ایک بار پھر دم سادھے انصر کا بچپن دیکھ رہے تھے۔

پیشانی پر بکھرے گھنگھریالے بال،ہلکی کتھئی ناراض ناراض آنکھیں،خفگی سے پھولے گال،اسکول یونی فارم میں دونوں ہاتھ کمر پر جمائے وہ بڑی دیدہ دلیری سے انھیں گھور رہا تھا۔جیسے انصر ہمیشہ ان سے نالاں رہتا تھا ویسے یہ اس کا کاپی بھی انھیں خود سے سخت کبیدہ لگا۔

ڈیڈی یہ مان ہے رومان انصر صدیقی۔۔۔"وہ مان کا ہاتھ تھامے مضبوط قدم اٹھاتی ان کے" مقابل چلی آئی۔مان منہ پھلائے رخ موڑ گیا۔

اور مان ایاّ یہ دادو ہیں۔۔آرو کے دادو۔۔۔"جلتی پر تیل ڈالنے کیلیئے آرو قصداً جاکر بختیاور صدیقی" سے لپٹی۔جن کی حالت ایک بار پھر عجیب ہورہی تھی۔۔

مما "!!مان واقعی میں چڑ گیا۔۔"

دادو آرو نے آپ سے پہلے میٹ۔میٹ۔۔میٹنگ کی تو آپ پہلے آرو کے دادو ہو ناں۔۔۔"آگ" میں گھی ڈالنا کوئی اس چھٹاک بھر کی بچی سے سیکھتا۔

مما"!!حسب توقع مان چڑ کر احتجاجاً واک آؤٹ کرنے کیلئے مڑا۔رمشاء سرعت سے اس کے" شانے پر ہاتھ رکھتی رازدرانہ انداز میں اس کے کان کے قریب جھکی۔۔

آرو مذاق کر رہی ہیں آپ سے۔۔۔یہ صرف آرو کے دادو تھوڑی ہیں یہ مان کے بھی دادو" ہیں،اور آرو پہلے دادو سے مل گئی تو کیا ہوا مان آرو سے ایج میں بڑے ہیں ناں۔وہ گُڈ بوئے کی "طرح اسکول بھی جاتے ہیں اس انگل سے تو دادو پہلے مان کے ہی ہوئے۔۔

ٹھوس دلائل سے مان کی ناراضگی دور کرنے کیلئے جھکی رمشاء نے دانستہ اس چیز کا پورا خیال رکھا تھا کی آواز مان تک ہی محفوظ رہے ورنہ ڈرامہ کوئین کی طرف سے اعتراضات کا طوفان امڈ جانا تھا۔

آر یو سیریس مما۔۔؟"عاشر کے انداز میں ابرو اٹھاکر مان صاحب نے ذرا مشکوک انداز میں" تصدیق چاہی۔

"یس !آفکورس جانو !چلیں اب آپ دادو کو ہیلو کریں۔۔"

اس میں گبر سنگھ کی جھلک دیکھ لحظے بھر کیلئے گڑبڑاتے اگلے ہی لمحے وہ وثوق سے سرہلاکر بولی تو وہ نیم مطمئن تاثرات لیئے اپنے مقابل ایستادہ پروقار شخصیت کی طرف متوجہ ہوا جو عجیب تاثرات

لیئے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

لیکن مان ان کے بجائے تیوڑیاں چڑھائے ان کے ٹانگوں سے لپٹی آرو کو گھورنے لگا جو دودھ کے دانتوں کی نمائش کرتی اسے تپا رہی تھی۔۔

مان !جانو۔۔"رمشاء نے ہولے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔"

"!!ہیلو !ایم رومان انصر صدیقی"

رمشاء کے اشارے پر مان نے نہایت پراعتماد انداز میں اپنا چھوٹا سا ہاتھ بختیاور صدیقی کی طرف کیا البتہ نروٹھا سوجا ہوا منہ قصداً دائیں جانب موڑ گیا تھا۔

"!ہیلو"

عجب کیفیت کا شکار بختیاور صدیقی نے سرعت سے اس کا ننھا سا ہاتھ تھاما۔

رمشاء قصداً آرو کو لیکر وہاں سے کھسک گئی۔

پیچھے پہلے اندر کی جھکر پکڑ سے بامشکل آرو کی معصوم معصوم باتوں سنبھلے بختیاور صدیقی ازسر نو اسی دل و دماغ کی اعصابی جنگ کی زد میں آگئے۔نظر تو جیسے نیلے اور وائٹ یونی فارم پر ہم رنگ ٹائی بیلٹ لگائے بے حد کیوٹ بچے پر یوں ساکت ہوئی تھی گویا نظام شمسی ٹھہر گیا ہو۔۔۔۔

یہ آپ کا آفس ہے۔۔۔؟"چاروں جانب سرسری سے نظر گھماتے ہوئے مان نے سرعت سے" اپنا ہاتھ ان کی کمزور گرفت سے آزاد کرتے پوچھا۔

دوسری طرف وہ پوری قد سے گرا شخص جواب کیا دیتا ان پر تو ایسا سکتہ طاری تھا کی پلک کو

جنبش دینے سے قاصر تھے،تضاد ہتھیلی پر تازہ ہوئے انصر کے بھولے بسرے لمس نے مضطرب و ملول دل میں ایسا جذباتی تغیانی برپا کیا تھا جسے وہ سنبھالتے کیا سمجھنے تک سے قاصر تھے۔

سمجھتے بھی کیسے اپنی خودپسندی اور مادہ پرور طبیعت کے باعث اپنی سگی اولاد سے تک دلی و جذباتی وابستگی محسوس نہ کرنے والے بختیاور صدیقی آج ان بچوں کیلئے شکستہ حال ہورہے تھے جن کے وجود سے ہی سرے سے وہ منکر تھے۔۔

مان نے پوچھا یہ آپ کا آفس ہے۔۔؟"جواب ندارد پاکر اب کے ذرا تیز آواز میں سوال ہوا۔"

یی۔۔یس "!!وہ سرجھٹک کر بڑی دقت سے اس ڈھائی فٹ کے ملچو مین کی طرف متوجہ" ہوئے۔۔

نائس"!!پشت پر دونوں ہاتھ باندھ کر چاروں جانب نگاہ گھماتے وہ کسی ماہر تجربہ کار کی طرح" سرہلاکر بولا طویل سانس کھینچتے بختیاور مرعوب ہوئے۔۔

یہ پوری بلڈنگ آپ ہی کی ہے ناں۔۔؟"گلاس وال کے قریب جاکر ذرا سا پردہ ہٹاکر نیچے" جھانکتے مان نے

تائیدی نظروں سے انھیں مڑکر دیکھا تو اس کے مودب انداز پر بختیاور صدیقی کی دلچسپی بڑھی۔

جی !!لیکن آپ کو کیسے معلوم۔۔؟"اسی کے انداز میں پشت پر دونوں ہاتھ باندھ کر وہ بھی" اس کے برابر چلنے لگے تھے۔۔

آپ کا نام صدیقی ہے،اور اس بلڈنگ کا نام بھی صدیقی ہے مان کو سپیلنگ کر کے پڑھنا آتا"
ہے--"وہ ذرا سا ان کی جانب گردن موڑ کر فخریہ بولا تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے--
اچھا !اور کیا جانتے ہیں آپ--؟"چند منٹ گمبھیر خاموشی کے نذر ہوئے تو ان کی سنجیدہ"
متجسس آواز گونجی۔
یہی !مما کہتی ہے آپ مان کے دادو ہوتے ہو گرینڈ فادر--مینز مان کے ڈیڈی کے"
ڈیڈی--بٹ مان کو آپ پر ڈاؤٹ ہے--"وہ جما جما کر قدم اٹھاتا صاف گوئی سے بولا تو بختیاور
صدیقی کے قدم ٹھٹھک رکے۔
ڈاؤٹ---؟"اس کی چھوٹی پشت دیکھ انھوں سوالیہ انداز اپنایا۔"
یس !اس کا چھوٹا سا سر زور سے ہلا--دیکھیں !وہ مضبوط قدم اٹھاتا عین ان کے مقابل کھڑا"
ہوتا سر اٹھا کر ان کی آنکھوں دیکھتا گویا ہوا--مان نے نہ اپنے ڈیڈی کو دیکھا ہے نہ آپ کو--ماپا
کہتے ہیں مان کے ڈیڈی ہیون میں ہوتے ہیں اسی لیئے صرف مان انھیں فوٹوز میں دیکھ اور پیار
کرسکتا ہے ان کی بلیسنگز لے سکتا ہے۔اسی لیئے ماپا نے مان کے ممی ڈیڈی کا فوٹو فریم مان
کے بیڈ سائیڈ رکھا ہے۔لیکن وہاں آپ کا فوٹو فریم نہیں ہے اور نہ ہی ماپا نے مان کو آپ کے
"بارے کبھی بتایا دیٹ مینز آپ ہیون میں نہیں ہوتے تھے--تو پھر آپ کہاں ہوتے تھے--؟
قد و عمر میں اپنے سے کئی گنا چھوٹے بچے کی سمجھداری اور وضع داری کے مقابل اپنی فہم و
فراست اور تجربہ سے ایک عالم کو لاجواب کرچکے بختیاور صدیقی لاجواب ہوگئے تھے پشت پر بندھے

مضبوط ہاتھ بے جان ہوکر آپ ہی آپ پہلوؤں میں جھول گئے۔۔

اور میرے فرینڈ قمر کے گرینڈ فادر ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔وہ اسے اسکول ڈراپ کرنے" بھی آتے ہیں،سنڈے والے روز اس کے ساتھ کرکٹ بھی کھیلتے ہیں۔۔لیکن آپ تو ہمارے ساتھ نہیں ہوتے۔۔اور مما نے تو یہ بھی کہا کی آپ یہاں والے دادو ہیں پھر آپ مان سے اتنا "لیٹ کیوں مل رہے ہیں۔۔؟

پژمردہ بختیاور صدیقی کے عین مقابل ایستادہ وہ معصومیت میں جس سنجیدگی کی آمزیش لیئے ان سے اپنے جواب چاہ رہا تھا اس کی آنکھوں کے اعتماد سے قدامت پسند بے حس و سنگدل بختیاور صدیقی کے ناصرف لب مقفل ہوئے تھے بلکہ وہ پسینہ میں شرابور ہوگئے تھے۔

اٹس اوکے !مان بڑا بچہ ہے وہ انڈراسٹینڈ کرسکتا ہے آپ بھی مما کی طرح لائیر بننے گئے" "تھے۔۔

ان کی عرق آلود فراخ پیشانی اور پتھرائی نظروں کو دیکھ وہ خود ہی بولا تو بختیاور صدیقی کو اپنا آپ اتھا گہرائیوں میں گرتا ہوا محسوس ہوا۔۔

جبکہ مان پاکیٹ میں دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھ اڑس کر آفس کے دوسرے جانب کا جائزہ لینے لگا۔بختیاور صدیقی وہیں ساکت و سامت کھڑے حسرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔۔

آرو کی طرح مان کا چہرہ بھی بالکل معصوم تھا لیکن اس کے لہجے و الفاظ میں جو سنجیدگی و ٹھہراؤ تھا وہ ان کی روح کو جھنجھوڑ گیا تھا۔۔

پھر کتنی دیر تک وہ گھوم گھوم کر آفس کا جائزہ لیتا کوئی نہ کوئی تبصرہ دیتا رہا تھا اور وہ وہیں ایستادہ اس کی ایک حرکت دیکھتے رہے تھے۔۔

اس کے بعد رمشاء آرو کو لے آئی تھی۔کچھ دیر اس کی پٹر پٹر جاری رہی پھر رمشاء دونوں کو لیکر جانے کیلیئے کھڑی ہوگئی آرو تو جاتے ہوئے پورے حق سے ان کے گلے لگ کر ان کے گال پر پیار کرتی ان کے شکستہ حال وجود کو کچھ اور مضمحل کر گئی جبکہ مان نے بڑے مہذب انداز میں ہاتھ ملانے پر اکتفا کیا تھا۔۔

مان انھیں شکلاً ہی نہیں مزاجاً بھی بنابنایا انصر لگا تھا۔انصر بھی ہمیشہ ان سے کترایا کترایا نالاں رہتا تھا۔انھیں نہیں یاد کبھی انصر نے بلا ضرورت انھیں مخاطب کیا ہو بلکہ اشد ضرورت پڑنے پر بھی انصر چند لفظوں میں اپنا مدعا بیاں کر ان کے سامنے سے ہٹ جاتا تھا البتہ رمشاء ان کے مزاج سے خائف رہنے کے باوجود بھولے بھٹکے ان سے پدرانہ محبت و شفقت کی امید لیئے چلی آتی تھی اور ہمیشہ سخت مایوس و ملول ہی لوٹتی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

میرے علم میں لائے بغیر گھر میں کس گرینڈ ایونٹ کی تیاری جاری و ساری ہے۔۔۔؟"کل" آفس میں جی بھر کر تھکا عاشر آج اتوار ہونے کے باعث خلاف طبیعت لیٹ اٹھا تھا اور باہر سے بلند ہوتی شور و غل کی آواز پر روم سے برآمد ہوا تو بڑے حال کا ہنگامہ خیز نظارہ دیکھ بھونچکا کر رہ گیا۔۔

آپا بمعہ مختصر خاندان تشریف فرما تھیں۔ارشد بھائی سفیان، مان،آرو، سمن اور نوال ایک جانب بیٹھے چہرے پر گمبھیر سنجیدگی طاری کئے غالباً ملک کا سالانہ بجٹ ڈسکس کر رہا تھے جس میں سفیان کا ڈیڑھ سالہ ایجاد یعنی پیمپر پہنے مومن صاحب بجٹ منسٹر تھے کیونکہ ان کے تاثرات زیادہ سنجیدہ تھے۔

جبکہ رمشاء آپا اور صباء ایک جانب مٹر چھیلتے ہوئے کسی خوبصورت موزوں پر تبادلہ خیال کر رہے تھے خوبصورت اس لیئے کی تینوں کے چہرے کی خوشی سورج کی روشنی کو مات دے رہی تھی۔

تیکھے چتونوں سے تمام حاضرین محفل پر اک تفصیلی نظر گھماکر پاز پرس کا ارادہ فل وقت کیلیئے ملتوی کر وہ وہیں سے واپس مڑ کر اپنا حلیہ قابل قبول حلیہ بنانے واپس جارہا تھا کی سفیان کی تیز نظروں کی زد میں آگیا۔ تبھی تڑکتا بھڑکتا شعر باآواز بلند سماعت کو سیراب کرتا رہا سہا موڈ خراب کرگیا۔

ابھی ڈھونڈ ہی رہی تھیں تمہیں یہ نظر ہماری

!!!کہ تم آگئے اچانک بڑی عمر ہے تمہاری

ذرا ادھر غور فرمائیں بھئی بے مروت لوگوں کی اداب میزبانی !گھر آئے مہمان کو خوبصورت کمپنی" دینا تو دور جناب سلامتی بھیجنے کی زحمت اٹھائے بغیر وہیں سے کھسک رہے ہیں۔۔"سفیان کے بلند اظہار خیال پر سبھی اس کی طرف متوجہ عاشر دانت پیستا ہوا آپا کی طرف بڑھا۔۔

بھئی ! سمجھا کریں۔۔اس شروعات کے حسین دور سے ہم گزر چکے ہیں۔نئے نئے قیدی ہیں ذرا"

باہر کی فضاء سے کچھ خوبصورت لمحے کشید کرنے کے فراق میں ہوں گے جو ہم لوگوں نے دہاوا بول کا خدا ناخواستہ سپوئل کردیا۔۔ویسے سالے صاحب ایسا کوئی پلان تھا تو آپ بھابی کو اعتماد میں لے لیتے کم از کم لاعلمی کی مار نہیں کھاتے۔۔"ارشد بھائی نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے معنیٰ خیزی سے چھیڑا تو عاشر اس فساد کی جڑ کو گھورنے لگا۔۔

اچھا !نہیں تنگ کریں میرے بھائی کو۔۔"آپا فوراً بھائی کی حمایت میں کھڑی ہوئی۔۔"

بیگم ہم تو بس ممکنہ نتائج پر روشنی ڈال رہے ہیں۔باقی یاد دہانی کرادوں بھائی آپ پرایا کر چکی ہیں۔۔ "مبہم تبسم لبوں پر سجائے کھڑی رمشاء کو مخصوص اشارہ دیتے انھوں نے محظوظ کن انداز میں آپا کو چھیڑا۔

کوئی نہیں میرا بھائی اور بھابی دونوں ہی جان نچھاور کرنے والے ہیں۔۔"عاشر کے کسرتی بازو" میں سماتی وہ تفاخر سے بولیں تو سب مسکرادئے عاشر نے نرمی سے ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اس کے چہرے و انداز سے عیاں ملائم مشفق پدرانہ تاثرات دیکھ رمشاء نئے سرے سے اس شخص کی گرویدہ ہوئی تھی جسے ہر رشتہ پورے خلوص و جانثاری سے نبھانا آتا تھا بس اس سے ہی خدا واسطہ کا بیر پال رکھا تھا اس کا منہ خراب ہوا۔۔

پھر وہ گرمجوشی سے ارشد بھائی سے بغل گیر ہوتا سمن اور نوال کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتا سفیان کو صاف نظر انداز کر صباء کے سلام کا نرمی سے جواب دیتا ہوا مومن کے پاس جارکا جو سب کے دیکھا دیکھی بجائے اس کے قریب آنے کے کمر پر ہاتھ جماکر یوں کھڑا ہوا تھا جیسے کہ رہا

ہو میرے پاس کیسے نہیں آؤ گے۔

!ہم بھی راہوں میں بچھے ہیں صاحب عالم"

مانند برگ زرد۔۔ہم سے بھی سلام کلام حالِ احوالِ دریافت کیجئے یوں اپنے شائق کو نظر اندا زی کے چابک لگانا زیب نہیں دیتا آپ کو۔۔۔"مومن سے مل کر وہ دو قدم کے فاصلہ سے کٹ مار کر آپا کے پاس جاکھڑا ہوا تو سفیان دکھ سے بلبلا اٹھا۔

جس پر رمشاء سمیت سب کی دبی دبی ہنسی نکلی تھی۔۔

میرے اب اتنے برے دن بھی نہیں آئے پورا ہفتہ آفس میں تجھے ڈبل شفٹ کی طرح جھیل" کر اتوار والے دن بھی تیرے درشن سے دن غارت کروں۔۔ویسے غارت سے یاد آیا صبح ہی صبح واردات کس خوشی میں ہوئے ہو۔۔؟ "سنگدلی و بے مروتی کی انتہاء کو چھوتے ہوئے عاشر نے تیوڑیاں چڑھاکر پوچھا تو سفیان ہونٹ لٹکاکر رمشاء کو شکایتی بچے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔

دیکھیں !یہ میرے مہمان ہیں سو آپ ان سے اس طرح بات نہیں کرسکتے "!رمشاء کی عدالت" میں فوراً ہی سنوائی ہوئی تھی۔۔

سنبھل کر عاشر بابو ایسی ویسی وکیل دفاع نہیں ہے میری بڑی خطرناک وکیل ہے۔۔"سفیان" کالر اٹھاکر ایک ادا سے بولا۔

فلحال آپ اپنی ایجاد کو سنبھالیں سفیان بابو سارا ہفتہ بیچاری بھابی ہی سنبھالتی ہیں۔۔"عاشر" نے مومن کی طرف اشارہ کیا جو صباء کو پریشان کر رہا تھا اور یہی اس کی غلطی ثابت ہوئی تھی۔۔

جتنا تو نے میری "ڈیڑھ سالہ ایجاد "کیلئے مجھے طعنہ دیا ہے اب تو مجھے یقین ہوچلا ہے کی ملک" کی بڑھتی آبادی میں سارا کونٹریبیوشن میرا ہی ہے۔۔سو آج ان تمام معزز ہستیوں کے روبرو میں سفیان سعید بقائمی ہوش و حواس میں اپنی گدی تجھے سونپ رہا ہوں۔۔۔جا عاشر حسن جا۔۔بنا لے اپنی "کرکٹ ٹیم"۔۔اور ہاں!۔۔۔ایک خطرناک وکیل اور ایک اپنا سڑا ہوا شناختی کارڈ الگ سے متعارف کروانا۔۔۔"جواباً سفیان بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کرتے اپنے کھلے ڈلے انداز سے دونوں کو خفت و خجالت سے سرخ کرگیا تھا۔تضاد ارشد بھائی اور آپا سمیت صباء کی معنیٰ خیز ہنسی عاشر تو گھور بھی نہیں سکا تھا۔جبکہ سفیان اپنی بے باکی پر نازاں مومن کو اٹھاتا داد وصولنے کے انداز میں مسکرائے جارہا تھا۔

"!!بھئی بیٹھ بھی جائیں اب"

آخر ارشد بھائی کو ہی مظلوموں پر رحم آیا تو وہ موضوع بدلنے کو بولے۔عاشر بھی باسی منہ درشن دے دینے کے بعد وہاں سے کھسکنے کا ارادہ ترک آپا کے سائیڈ صوفے پر جگہ بنا کر ٹک گیا۔

پھر آپا آپ کی میزبان صاحبہ نے کیا اسپیشل کھلایا پلایا مطلب مہمان داری کی شروعات تو" ہوچکی ہوگی میں ہی خاصہ لیٹ ہوں۔اور لیٹ ہوں بھی کس طرح نا قصداً مجھے اس گیٹ ٹوگیدر کی نوعیت سے انجان رکھا گیا ہے۔۔۔"صوفے کی بیک پر بازو پھیلاتا وہ پورا کا پورا آپا کی طرف گھوما تو پہلا حملہ کمزور کھلاڑی پر دیکھ جہاں ان لوگوں کے ہوش اُڑے وہیں آپا کے ہاتھ کے طوطے کبوتر بھی پھڑ ہوئے۔۔

وہ۔۔وہ دراصل میں خود ہی اپنے مان شہزادے کیلئے اپنے ہاتھوں کی بنی اسپیشل بریانی لیکر آئی"
ہوں ساتھ ان کے پھوپا نے چاکلیٹ کیک بیک کیا ہے۔وہ مان کے اسکول میں انیول ڈے
فنکشن ہے نہ پرسوں تو اس نے ڈانس میں پارٹسپیٹ کیا ہے رات اس نے فون پر بتایا تو ہم
اچانک آدھمکے ہمارے گھر میں داخل ہونے تک رمشاء بھی ہماری آمد سے لاعلم تھی۔۔۔"آپا
بولنے پر آئی تو تیز تیز بولتی چلی گئی یہ سوچے بغیر کی اس سے مقابل کے دماغ میں کلبلائے شک
کے کیڑوں کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔اور بڑھے بھی کیوں نہ سوال گندم جواب چنا تھا۔۔
آپا میں نے تو صرف یہی پوچھا کی آپ کی میزبان کی انداز میزبانی کیسی تھی آپ تو۔۔۔"پانی کا"
گلاس اٹھاکر آپا کو تھماتا قصداً جملہ ادھورا چھوڑ اس نے باری باری بقیہ چاروں کو دیکھا۔
اور فوراً سب سابقہ کاموں میں یہ جا وہ جا ہوگئے۔آخر ان کے دل میں چور جو تھا وہاں سوائے
عاشر کے وہ لوگ سبھی جانتے تھے وہ کس لیے بلکہ کیا سلیبریٹ کرنے یوں اہتمام سے اکٹھا
ہوئے ہیں۔۔
لیکن عاشر بھی عاشر تھا بلا کا کائیاں آنکھیں سکیڑ کر وکیل صاحبہ کو گھورنے لگا جن کے چہرے
اور پرت در پرت راز چھپائے چاند کو شرماتی آنکھوں کی تابناکیاں اسے پہلے ہی کھٹک چکی تھی۔۔
آپا جواب نہیں دیا۔۔"اتنی آسانی سے بات جانے دینے والا وہ نہیں تھا۔آخر دودھ کا جلا تھا"
چھانچ تو پھوک پھوک کر پینا ہی تھا۔۔
اے !عاشر کیا آتے ہی تھرڈ ڈگری مجرم کی طرح تفتیش کرنے بیٹھ گئے ہو۔۔آپا نے بدقت"

جھڑکا۔اور یہ کیا حالت بنالی ہے اپنی۔۔دیکھو آنکھوں کے نیچے حلقہ کس طرح واضح ہورہے ہیں اب بھی تم اپنی صحت پر دھیان نہیں دیتے ناں۔۔"آپا نے الٹا ہی لتاڑ ڈالا تھا۔۔

جی !خیر سے آپ جو اتنی اچھی سگھڑ نگران میرے"

لیئے مقرر کر گئی ہیں مجھے کیا ضرورت۔۔"رمشاء کی طرف اشارہ کرتا وہ بناوٹی ممنونیت سے بولا۔

عاشر "!!اس کی شرارت سمجھ آپا نے سرزنشی انداز میں گھرکا۔"

ارے !آپا میں تو یہ کہ رہا تھا کی آپ کی مقرر کردہ نگران میرا بہت خیال رکھتی ہیں۔۔اور بریانی" وریانی تو اب میں بھول ہی گیا ہوں۔یاد ہے تو بس ان کی اسپیشل ڈیش شاہی کڑی چاول۔۔۔"بڑی مہارت سے بات گھماکر اس نے رمشاء کو گرفت میں کیا تھا۔۔

شاہی کڑی چاول "!!سب نے ایک کورس میں دہراکر اچنبھے سے رمشاء کو دکھا۔۔"

ان کے پاس صحیح اطلاع تھی کی اپنے دلائل سے لوگوں کو قائل کرد ینے والی وکیل صاحبہ کچن کو اپنے ہنر سے قائل کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں۔۔

جی !شاہی کڑی چاول بڑے کمال کے بناتی ہیں یہ کھانے والا انگلی تو کیا چمچ چباجائے،کیوں" وکیل صاحبہ آپ آپا لوگوں کو اپنے ہاتھوں کے ذائقہ سے تعارف نہیں کرائیں گی۔۔؟اور یقین کریں یہ لوگ دل کھول کر تعریف کریں گے آپ کے "کاوش "کی میری طرح کنجوسی قطعاً نہیں کریں گے۔۔"آنکھوں میں محظوظ کن تاثرات پنہاں کیئے وہ اس سنجیدگی سے کہ رہا تھا کی باقی سب تو باقی سب سفیان کو تک یقین کرنا پڑا۔

رمشاء تمہیں کوکینگ آتی ہے۔۔؟"آپا کی تحیر زدہ سوال پر رمشاء جبراً مسکرائی ورنہ اس کا دل" اس گبر سنگھ کا کچھ کرد ینے کو کر رہا تھا۔۔

کیا آپا آپ کو اپنے بھائی کی زبان کا اعتبار نہیں ہے۔۔"عاشر ناراض ہوا۔۔"

نن۔۔نہیں مطلب۔۔رمشاء یہاں رہی نہیں ہے اور پھر ان کے گھر کوک وغیرہ تو۔۔"آپا اس" کے لفظوں کے جال میں پوری طرح پھس گئی تھی۔۔

لیکن یہ وکیل صاحبہ ہیں ناممکن کو ممکن کرنے کی خدا داد صلاحیت ہے ان کے اندر اور آج" آپ لوگ ان کی صلاحیت کا لوہا مان لیں گے ان کے ہاتھوں کے بنائے کڑی چاول کھاکر۔۔"عاشر اسے منہ کھولنے کا موقع دئے بغیر معاملہ مکمل اپنے فیور میں کرگیا تو پھیکی ہنسی کے ساتھ بس سرہلانے پر ہی اس کا بس چلا۔

چونکہ لنچ میں آپا کی بریانی چلنا تھا تو یہ طے یہ پایا کی رمشاء کی عزت کا جنازہ مطلب شاہی کڑی چاول رات میں پیش تناول فرمایا جائے گا۔

اس کے بعد مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق رمشاء کڑی چاول میں الجھی عاشر کو کوس رہی تھی ساتھ ہی بظاہر سب سے باتوں میں لگ چکے عاشر کی گہری کھوجتی نگاہیں بھی خود پر باخوبی محسوس کر رہی تھی۔

اور رمشاء کو اس کی یہی نظریں خائف رکھتی تھی جو اس اعتماد سے اٹھتی تھی کی اس کا اعتماد اُڑن چھو ہونے لگتا ہے۔پتا نہیں یہ شخص کمپنی میں کیا جاب کر رہا ہے انٹیلیجنٹس یا اینٹروگیٹ

ڈیپارٹمنٹ میں جاتا تو بہت ترقی کرتا۔وہ دل ہی دل کڑھ کر سوچتی قصداً آرو کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

لنچ کے بعد سب نے آرام کے غرض سے اپنے اپنے آرام کا گاہ رخ کیا تھا۔لیکن کچھ ہی دیر میں مان صاحب سب کو اٹھاکر حال میں لے آئے تھے۔۔کیونکہ جناب میکل جیکسن کے جان نشین کو پوری فیلنگ چاہیئے تھی سٹار پرفارمر والی۔جس کیلیئے مکمل سیٹ اپ ضروری تھا۔

جس کا اہتمام سفیان نے چٹکیوں میں کردیا تھا۔

گھر سے ساؤنڈ سسٹم وہ لاچکا تھا کھڑکیوں پر بھاری پردے گراکر صرف مشرقی دیوار کی جانب قالین کو فلور تصور کر اسی سمت کی لائٹس آن کر باقی کمرہ ڈیم رہنے دیا تھا۔

ساتھ خود کو بطور کوریوگرافر اور بچوں کو بیک ڈانسر متعارف کرواتا بقیہ صوفے پر نشست سنبھال چکے لوگ بلاشک و شبہ آڈینس کے فرائض نبھانے والے تھے۔۔

رمشاء سب کیلیئے کافی بنالائی تو مزہ اور دوبالا ہوگیا۔سب ہی پوری طرح اپنے کردار میں گھس چکے تھے۔سفیان ہاتھ میں کافی مگ لیئے مان کو سیٹپز سمجھا رہا تھا،بیک ڈانسرز یعنی آرو نوال سمن مان کے ساتھ فل کاپریٹ کر رہے تھے مومن صاحب بھی پیش پیش تھے۔۔

لیکن ان کا معاملہ ذرا معمہ بنا ہوا تھا کی وہ آڈینس ہیں یا ڈانسر کیونکہ جناب بیک وقت تالی اور سٹیپ دونوں کر رہے تھے۔۔

باقی آپا،ارشد بھائی،صباء اور رمشاء ایک آئیڈیل سپورٹو آڈینس کا فرض نبھاتے ہوئے جوش و خروش

کے ساتھ مان کو چیئر اپ کر رہے تھے۔بس ایک عاشر وہاں ایسا تھا جو محض مان کی محبت میں اتنے شور و غل میں بھی لیپ ٹاپ لیئے اپنا کام نپٹا رہا تھا ساتھ مان کے جوش سے پکارنے پر نگاہ اٹھاکر سمائل پاس کرتا اسے چیئر اپ بھی کر رہا تھا۔

اچھی بات یہ تھی کی سفیان کے صحیح گائیڈینس اور سب کی حوصلہ افزائی سے مان جلد ہی دو تین صحیح سیٹپ سیکھ چکا تھا۔۔تب ہی سفیان کی جان میں جان آئی تھی ورنہ اسکول میں مان کی تو عزت نہیں جانی تھی لیکن عاشر نے صبح شام اسے دھونا اور نچڑنا تھا۔۔

آپ کی کافی ٹھنڈی ہوچکی ہے دوسری لے آوں۔۔۔؟ "جوں کی توں رکھے کافی مگ کو دیکھ" رمشاء عاشر کی جانب جھکی۔

ہوں۔۔"عاشر نے چونک کر نگاہ اٹھائی۔۔"

کافی ٹھنڈی ہوچکی ہے دوسری لادوں۔۔؟"اس کا حلاوت سے پر لہجہ اپنائیت سے لبریز" فکرمندانہ تھا۔

عاشر کی متحرک انگلیوں کی حرکت بلاارادہ ہی رکی ساتھ نظروں کا ارتکاز مدہم لائٹ میں اس کے گھنگھریالی لٹوں کے جھرمٹ میں دمکتے تیکھے نقوش سے سجے ملیحہ چہرے پر ٹھہر گئی۔بامشکل دو سے تین بالشت بھر کے فاصلہ پر تو تھی وہ مستزاد وہ جھکی تھی سو چہرہ چند انچ کے فاصلہ پر ہی تھا۔جو دھڑکن کے بہت قریب چلا آیا تھا۔۔

لوگ پاگل کیسے ہوجاتے ہیں

دیکھو ایسے ہوجاتے ہیں

خوابوں کا دھندا کرتے ہو؟

کتنے پیسے ہوجاتے ہیں؟؟

دنیا سا ہونا بہت مشکل ہے

تیرے جیسے ہوجاتے ہیں

اس کی بے اختیار وارفتہ نگاہوں کا ارتکاز ہی تھا جس نے رمشاء کو بھی اس طلسماتی لمحے کا حصہ بنالیا۔وہ بھی ارد گرد کے ہوش سے بیگانہ ہوتی گئی۔

جاذب مردانہ نقوش سے سجا بارعب چہرہ، گھنی سیاہ مونچھوں تلے نیم وا عنابی لب، مضبوط قد و جسامت جو رف حلیہ میں بھی رمشاء کو ماحول و حواس پر ہمہ وقت چھایا ہوا لگتا تھا۔۔اور سب سے قیامت خیز اس کی آنکھیں بے انتہا روشن مقناطیسی کشش لیئے رنگ بدلتی ہوئی آنکھیں جس کی چمک ہمیشہ رمشاء کو بوکھلا دیتی تھی۔

"!!!ہم"

تالیوں کی زور دار آواز پر عاشر اپنی محویت پر لعنت بھیجتا ہوش میں آیا رمشاء بھی جھینپ کر فاصلہ پر ہوئی۔مان بھاگتا ہوا عاشر کے پاس آکر پرجوش انداز میں واپس سٹیپز کرکے اسے دکھانے لگا رمشاء دھڑکنوں میں برپا تلاطم کو تھامنے کی کوشش میں سینے پر ہاتھ رکھتی آپا کی طرف متوجہ ہوگئی۔۔

ان دونوں کی دانست میں جس طرح ان کے دلوں میں پنپ رہے جذبات وہ ایک دوسرے پوشیدہ رکھے ہوئے ہیں،اسی طرح ان کی یہ بے اختیاری بھی ہر نگاہ سے پوشیدہ رہی ہے۔
لیکن وہ نادان پرندے کیا جائیں کی دو سی سی ٹی وی کیمرہ سے بھی چالاک آنکھوں کی زد میں وہ آچکے ہیں۔
اور وہ دو آنکھیں سفیان کی تھی جو ان دونوں کے انجان بنتے ہی خاصہ بدمزہ ہوا تھا لیکن اگلے ہی پل اس کی آنکھیں چمکی اور وہ سمن اور نوال کے کانوں میں کچھ کہتا ساؤنڈ سسٹم کی طرف بڑھا۔
مماںی آئیں ناں "!!نوال اور سمن فوراً اپنے سردار کی حکم کی تعمیل کرتے رمشاء اور صباء کا" ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگے۔۔
لیکن بچے۔۔ہم کیسے۔۔"دونوں ٹھیک ٹھاک بوکھلائے تھے ان کی اچانک فرمائش پر۔۔"
مماںی ہم لوگوں نے اتنا سارا ڈانس کیا ہے آپ لوگ فلور تک تو آہی سکتے ہیں ناں۔۔پلیز مماںی" دونوں کی نانا کی گردان کی چنداں پرواہ کیۓ بغیر دونوں انھیں فلور پر لے آئے تھے۔۔"
ان کے دیکھا دیکھی مان اور آرو نے ارشد بھائی اور آپا کو فلور پر کھینچا تھا۔بچوں کی خوشی و اصرار پر سب مسکراتے ہوئے انھیں کے ساتھ قدم آگے پیچھے لینے لگے۔
عاشر اچانک بدلے محفل کے رنگ سمجھنے کی سعی ہی کر رہا تھا کی سفیان اس کے سر پر آن پہنچا۔
آپ کے لیئے کس کورٹ کے آڈر لیکر آؤں ظللِ الہی۔۔ "سفیان بڑی سی شوق مسکراہٹ"

لبوں پر سجائے یوں عاشر کے مقابل کھڑا ہوا کی راہ سارے مسدود ہوگئے۔۔

"میں تیرے اس خرافات کا حصہ نہیں بننے والا۔۔"عاشر اس کی آنکھوں کی چمک سے سمجھ چکا تھا یہ سارا اسی کا پلان ہے۔۔

"اسے خرافات نہیں آقا !اسے انجوئے کرنا کہتے ہیں۔۔لیکن آپ جناب کی تو انجوئیمنٹ سے کوئی شناسائی ہی نہیں ہے۔۔"عجز و انکساری سے لبریز لب و لہجہ میں کلام کرتے ساتھ خرافات کہنے پر اس کے دانت بھی پسے تھے۔

"میں ناآشنا ہی صحیح اس انجوئیمنٹ سے۔۔۔"عاشر فوراً لیپ ٹاپ بند کرکے سائیڈ پر کھسک کر کھڑا ہوا۔۔

"تمہاری ناآشنائی کی تو ایسی کی تیسی۔۔۔"قبل اس کے کی وہ گریزاں سا اٹھ کر سائیڈ سے نکل جاتا سفیان اس کا لیپ ٹاپ چھین کر پیچھے صوفے پر اچھالتا ہوا اسے کھینچ کر سب کے درمیان لے آیا تھا۔۔

"سو گائز لیٹس گیو آبگ ہینڈس آف اپلاٹس ٹو آور نیکسٹ کپل ڈانس۔۔۔"بالکل درمیان میں کھڑا کرکے اس نے انانس بھی کردیا۔ساتھ پرجوش تالیاں گونجی۔۔

گوا چست مدعی سست کے مصداق رمشاء اور عاشر حق دق ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔

"مجھے گھورنے سے کچھ نہیں ہونے والا جینٹل مین کی طرح بھابی سے پوچھ کین ای ڈانس ویتھ یو بیوٹفل لیڈی۔۔"اس کے قہر بار نظروں سے گھورنے پر باآواز بلند مشورہ دیکر ہونق کھڑی رمشاء

کی طرف اشارہ کرتا وہ سائیڈ ہوا۔

آپا اور ارشد بھائی تائیدی انداز میں تالیاں بجاتے فلور)قالین (سے ہٹ گئے سمن اور نوال بھی پڑے کھسک گئے صباء بھی فوراً پیچھے ہٹ گئی بس اب مان اور آرو کا ہاتھ تھامے ہونق کھڑی رمشاء اور عاشر کھڑا تھا۔

ماپا !آرو آپ کے ساتھ ڈانس کرے گی۔۔"عاشر واپس مڑنے ہی لگا تھا کی آرو اس کی کلائی" تھامتی ہوئی بولی تو وہ پھر قدم نہ اٹھا سکا۔۔

ستیاناس ہو اس خشک مزاجی کا۔۔"مان اور آرو کے ہاتھ تھام لینے پر رمشاء کو بڑی آسانی" سے گزر جانے دینے پر سفیان کا دل جل کر خاک ہوا تھا۔

آپ نے گانا ہی بچوں والا لگایا ہے تو اس پر بچوں والا ڈانس ہی ہوگا پھر بھابی کو روک کر وہ کیا" کریں گے۔۔"صباء نے اس کا دھیان گانے کی طرف کروایا جو کوئی انگلش سانگ تھا سُپر ہیرو ٹائپ مووی کا۔

اچھا !تم ذرا بھابی کو واپس فلور پر کھینچو میں کچھ کرتا ہوں۔۔"سفیان بول کر ساؤنڈ سسٹم سے" کنیکٹ لیپ ٹاپ کی طرف بڑھا اور وہ ارجینٹ نوٹس پر موقع کی مناسبت سے موزوں سانگ لگاکر مڑا تو فلور پر رمشاء کا اضافہ ہو چکا تھا اور وہ مان آرو کا دوسرا ہاتھ تھامے کھڑی تھی۔

جبکہ بیک گراؤنڈ میں سونو نگم کی خوبصورت آواز میں دل کو چھو لینے والی لیرکس ماحول میں سماں باندھ رہی تھی جس کا وہ دونوں رومانس کے فقدان کپل پوری طرح سیتیاناس مار رہے تھے۔۔۔

!پہلی پہلی بار بلئے

دل گیا ہار بلئے

ربا مینو پیار ہوگیا

!!!دل کا قرار کھو گیا

قسم خدا کی یہ لوگ میرے دل کا خون کر رہے ہیں۔۔ "انھیں دیکھ کر سفیان کا من کر رہا تھا" اپنے بال نوچ ڈالے۔

مزید چند سیکنڈ گزر جانے پر سفیان کا ضبط جواب دے گیا تھا وہ دندناتا ہوا دونوں کے پاس پہنچا۔۔ اؤ !بھائی حادثاتی طور پر یا ہماری سازش کے تحت ہی صحیح لیکن ہوتو خیر سے دونوں کپل ہی" ناں۔۔۔؟اور لگتے بھی ساتھ ٹھیک ٹھاک ہی ہو۔۔واضح الفاظ میں بھابی ٹھیک لگتی تم ہی یہاں "ٹھاک "لگتے ہو۔۔پر عرض گزارش یہ تھی صاحب عالم تھوڑا سا موقع کی مناسب اور سانگ کی لاج رکھتے ہوئے دو رومانٹک سٹیپ لے لو کیا رینگا رینگا روزیز کھیل رہے ہو دونوں۔۔۔حد ہے مطلب بڑھاپے کی۔۔۔"ان کے سر پر پہنچ کر انھیں شرم دلاتے ہوئے وہ بھرے بادل کی طرح برس پڑا تو دونوں ہی سٹپٹائے تھے۔۔

اور میرے راج دلارے آنکھوں کے تارے تم دونوں تو ادھر آؤ یار ہم ساتھ جسٹ چل پر ڈانس" کریں گے اور انھیں تھوڑے عقل کے ناخون لینے دو۔۔"دونوں بچوں کو اپنی طرف کرتے اس نے خود رمشاء کا ہاتھ پکڑ کے عاشر کے ہاتھ میں رکھا رمشاء بے طرح جھجھک کر پیچھے ہٹی لیکن

نادانست میں عاشر کی اس کے مرمری انگلیوں پر گرفت پر گئی تھی۔

عاشر رمشاء خبردار جو تم لوگ نیچے آئے تو۔۔"آپا نے قبل از وقت کرخت انداز میں وارن کیا وہ" دل مسوس کر رہ گئے۔

میوزک واپس سٹارٹ ہوا ایک مدہم لائٹ کے علاوہ ساری لائٹس آف کردی گئی۔۔

مدہم لائٹ خوبصورت میوزک ماحول اچانک خوابناک و رومانوی ہوگیا تھا ساتھ سب کا پرزور اصرار اور خود ایک دوجے کی سمت ہمک رہے دل کی بھرپور حمایت پر وہ دونوں فسوں میں بندھے ایک دوسرے کی سمت پیش قدمی کرتے ذرا قریب آئے ابھی ماحول کا اثر پوری طرح ان پر اثر انداز ہوا بھی نہیں تھا کی سفیان کے اتنی جد و جہد کا کوئی خوش کن نتیجہ سامنے آتا اور چاروں جانب سے گھیرے گئے پنچھی کچھ کرتے مومن صاحب نے بالٹی کے حساب سے پانی پھیر دیا ڈیگ بٹن آف کرکے۔۔

گنگناتا پرفسوں ماحول یکایک شانت وہ دونوں فوراً سے پیشتر جان بچی سو لاکھوں پائیں کے مصداق الگ ہوتے فلور سے نیچے آتے ایک دوسرے سے خاصہ فاصلہ پر کھڑے ہوگئے۔سفیان سمیت سب ہی نے سخت برہم نظروں سے دونوں کی پھرتی ملاحظہ کی۔

ہمیں گھورنے کی ضرورت نہیں ہے۔ہم کوئی بچے نہیں ہیں ان فضول چیزوں میں انٹرسٹ" لینے کیلئے افسوس کے ساتھ یہ بات سمجھ صرف ہمارے سمجھدار یعنی سفیان کے ڈیڑھ سالہ ایجاد کو ہی آئی ہے۔۔"خود کو بری الذمہ ثابت کرتے ہوئے ذمہ دار عاشر نے مومن کی طرف اشارہ کیا

جو جناب چار دانتوں کو باہر نکالے ساؤنڈ سسٹم کو اٹھائے چلے آرہے تھے۔

ویسے ماننا پڑے گا کوریو گرافر صاحب آپ کی ایجاد کو۔۔"سفیان کے صدمہ زدہ تاثرات سے حظ" اٹھاتا وہ

بامشکل اُمڈ آئے قہقہہ دباتا صوفے سے لیپ ٹاپ اٹھا کر کھسک گیا۔۔پیچھے سفیان جلتا بھنتا رہ گیا اپنی ایجاد کو وہ کہ بھی کیا سکتا تھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

آپ جناب ذرا کچن میں تشریف لائیں۔۔"وہ مغرب کی نماز سے واپسی پر روم کا رخ کرنے ہی لگا" تھا کی کچن سے کرچی سمیت جھانسی کی رانی سنجیدہ تیور لیئے نمودار ہوئی۔۔

خیریت۔۔؟"عاشر کو جنابہ کے تیور اور ارادے دونوں ہی خاصے خطرناک لگے۔"

جی !بالکل خیریت ہے بس آپ نے جو رائتہ پھیلایا ہے اسے سمیٹنے کیلیئے آپ جناب کی" خدمت درکار ہے۔"وہ اسی سنجیدگی و شائیستگی کا عمدہ امتزاج لیئے مخاطب تھی۔عاشر کو اب شدت سے گڑبڑا کا احساس ہوا۔

"پر میں نے تو۔۔۔"

وہاں سے کیا پر ور کر رہے ہیں آئیں اندر۔۔"عاشر کے بقیہ الفاظ لبوں پر ہی دم توڑ گئے جب" وہ خود باہر نکل کر اس کی مضبوط کلائی پوری دیدہ دلیری سے اپنی گرفت میں لیتی کھینچتی ہوئی سیدھا جاکر کاؤنٹر پر رکی۔۔

جہاں کڑی چاول کیلئے درکار تمام اجزا کو دیکھ عاشر کی دو بھیدا فوراً دور ہوئی۔۔

"یہ لیں ایپرن اور شاباش شروع ہوجائیں۔۔"فریج سائیڈ سے ایپرن کھول کر اس کی سمت بڑھاتی وہ حکمیہ انداز میں بولی تو حسب عادت محترمہ کے اعتماد پر عاشر کے ایبرو شوٹ ہوئے۔

"کس لیئے شروع ہوجاؤں۔۔؟"

"غالباً آپ کی یاد داشت سے محو ہوگیا کی صبح کے گیارہ بجے آپ نے سوکر اٹھتے ہی میری کوکینگ سکلز پر قصیدہ گوئی کی تھی اسی سلسلہ کو بڑھاتے ہوئے اب میری شان میں آپ نے اپنے ماہر ہاتھوں کا کمال دکھاتے ہوئے چار چاند لگانا ہے۔۔"وہ بڑے ہی جلے بھنے انداز میں یاد دہانی کراتی ہوئی بولی۔۔

عاشر ظاہر کئے بغیر دل ہی دل اس کی جلی کٹی سے محظوظ ہوا۔۔

"لیکن مجھے یہ بہت اچھے سے یاد ہے کی میری قصیدہ گوئی کے بس چند پل قبل آپ نے بڑے دھاک سے اعتراف کیا تھا کی یہ آپ کے مہمان ہیں۔۔سو اصولاً ان کی مہمان داری آپ کے ذمہ ہے میں کیوں خواہ مخواہ خوار ہوں۔۔ "سینے پر بازو لپیٹتا وہ صاف دامن جھاڑ گیا تو رمشاء تذبذب کا شکار ہوئی۔۔

"لیکن آپ سے کس نے کہاں تھا کڑی چاول کا ذکر چھیڑنے کیلئے۔۔؟"اسے مدد کیلئے آمادہ نہ دیکھ رمشاء روہانسی ہوئی۔۔

"تو آپ فوراً میرے بیان کی تردید کردیتی۔۔"نظریں اس کے سراسیمہ نقوش پر گاڑھے وہ طمانیت

سے بولا جیسے یہ اتنا ہی آسان ہو۔۔

ہاں !تاکہ آپ کو موقع میسر آجاتا چٹخارے لے لے کر میرے کڑی چاول کی کہانی بیان کرنے" کا۔۔۔"وہ کلس کر بولی۔

ہاں !تو اب آپ کے پاس موقع ہے ثابت کردیں خود کو۔۔ "شانے اچکاتے اس کا اطمینان" قابل دید تھا۔

آپ ایک نمبر کے بے مروت اور سیلفیش انسان ہیں۔"وہ اس کے صاف ہری جھنڈی دکھانے" پر پیچ و تاب کھانے لگی۔۔

تعریف کا شکریہ "!وہ انکساری سے سر خم دیکر بولا۔۔"

آپ۔۔آپ۔۔۔"انگلی اٹھاکر غم و غصہ کی شدت سے وہ پوری کانپ گئی لیکن لفظ نہ ادا" کرپائی۔عاشر دائیں جانب چہرہ گھماکر ہنس دیا۔۔جس پر رمشاء بے بسی سے کچھ اور تلملا اٹھی۔۔ مقابل ایستادہ بھاری ڈیل و ڈول فراخ پیشانی و ذہین آنکھوں کا مالک یہ پرکشش شخص بڑا ہی کوئی شاطر چالاک انسان تھا۔اسے چاروں جانب سے پھساکر اب اس کی حالت سے حظ اٹھارہا تھا۔۔ایسے تو اس نے کبھی مجرموں کو بھی نہیں گھیرا تھا جیسے یہ شخص اسے گھیرتا تھا۔۔

مطلب آپ اب میری ہیلپ نہیں کریں گے۔۔؟"لمبی سانس کھینچ کر خود کو کمپوز کرتی وہ" سنجیدگی سے مستفسر تھی۔۔

میں نے صاف تو ایسا نہیں کہا۔۔چونکہ میں ایک نمبر کا بے مروت اور سیلفیش انسان ہوں تو"

مفت میں مدد تو کرنا میری مطلبی فطرت کے خلاف ہوگا۔۔"وہ اب اسی کے الفاظ لوٹا رہا تھا۔۔

پھر۔۔؟"وہ جیسے اپنا ضبط آزما رہی تھی۔"

پھر ڈیل کرتے ہیں۔۔۔؟"پیچھے سلیب سے کمر ٹکا کر وہ اطمینان سے بولا۔"

فائن !ٹھیک ہے۔۔سو آپ میری مدد کردیں بدلہ میں میں آپ کو پانچ ہزار دیتی ہوں۔۔"وہ"
ترنت پرکشش آفر لیئے راضی ہوئی۔۔

پانچ ہزار۔۔۔؟"عاشر کی پوزیشن میں فرق نہیں آیا بس آنکھیں ذرا سکڑی۔"

ایک امیر باپ کی بیٹی کیلیئے کڑی چاول پر پانچ ہزار کیا پچاس ہزار کی آفر بھی معمولی سی
تھی۔لیکن اگلا لمحہ اس کی سوچ اُلٹ گیا۔۔

جی !فٹافٹ سے جو آپ کے پاس میرے پچاس ہزار ہیں وہ میری ہتھیلی پر رکھیں تاکہ میں آپ"
کو پانچ ہزار اس میں سے دوں اور ہم کام شروع کریں۔۔"ہتھیلی آگے کرتی وہ معجلتاً بولی تو اب
کے صدمہ سے منہ کھلنے کی باری عاشر کی تھی۔۔

منہ نہیں والیٹ کھولیں۔۔"وہ اسی تیزی سے تقاضہ کر رہی تھی۔۔۔"

کونسے پچاس ہزار محترمہ آپ ہوش میں تو ہیں۔۔"اس کے پروثوق انداز پر تحیر سے عاشر کی آواز"
پھٹی۔

حق مہر کے پچاس ہزار اور کونسے۔۔عام طور پر لڑکیوں کو نکاح کے عین بعد ہی مل جاتے ہیں"
لیکن آپ لیٹ لطیف ہیں جو اب تین مہینے ہونے کو ہیں آواز ہی نہیں کر رہے۔۔۔"وہ سخت

شاکی لہجے میں بول رہی تھی۔اور عاشر کے متحیر تاثرات تیزی سے بدل رہے تھے۔۔
دوسری طرف اپنے مطالبہ کے جواب میں عاشر کی خاموشی سے وہ فر فر زبان چلا رہی تھی کی عاشر نے یکایک اس کی ہوا میں ہلتی کلائی کو تھام کر اپنی جانب کھینچا اور قبل اس کے کی وہ کچھ سمجھتی اسے سلیب سے لگاتا دونوں کلائی پشت پر لگاکر قابو کر فرار کے سارے راستوں کے ساتھ اس کے حواس بھی سلب کر گیا۔۔
لیٹ لطیف تو میں واقعی ہوں۔حق مہر دینے میں بھی اور اپنا حق لینے میں بھی۔۔۔"حواس" باختہ رمشاء کی سماعت اس کی گمبھیر ذومعنیٰ آواز سرسرائی اور رہے سہے اؤسان بھی خطاء ہوئے۔۔

لیٹ لطیف تو میں واقعی ہوں۔حق مہر دینے میں بھی اور اپنا حق لینے میں بھی۔۔۔"حواس" باختہ رمشاء کی سماعت میں اس کی گمبھیر ذومعنیٰ آواز سرسرائی اور رہے سہے اؤسان بھی خطاء ہوئے۔
"دد۔۔د۔۔دیکھیں میرا مطلب ہے کی۔۔مم۔۔"
نتھنوں سے ہوتی ہوئی پاگل دھڑکنوں کو معطر کرتی اس کے ملبوس سے اُٹھتی البیلی خوشبو،آنچ دیتی اس کی قیامت خیز قربت،پرتپش نظروں کا ارتکاز،بھاری گرم سانسوں کے چہرے پر پڑتے تھپڑ پوری ہمت مجتمع کرنے کے باوجود پورے جی جان سے لرزتی وہ ٹوٹے الفاظ تک پھڑپھڑاتے

لبوں سے ادا کرنے میں بے طرح ناکامیاب ٹھہری تھی۔۔

"آپ کے مطالب و مقاصد کی جامہ تفصیل پوری تسلی سے سننے کیلئے بندہ ناچیز ہمہ تن گوش ہے وکیل صاحبہ !آپ گُل پوشی کریں بندے کا ہر رواں ہر عضو سماعت ہے آپ کے مقابل۔۔۔"اسی پرفسوں مخمور و معطر گمبھیر لب و انداز سے از سر نو اس نے دھول کی طرح بجتی دھڑکنوں کو منتشر کیا تھا رمشاء سختی سے نچلا لب دانتوں تلے دباتی پلکوں کی جھالڑ گرا گئی۔۔

"میں منتظر ہوں۔۔"

اس کی گمبھیر آواز اتنی ہی نزدیک سے اُبھری۔

جواباً رمشاء جواب کیا ہی دیتی وہ تو اس وقت کو پچھتارہی تھی جب اس گبر سنگھ کو قابو کرنے کیلئے اس نے حق مہر کا ذکر چھیڑا تھا۔جس کے نتیجہ میں وہ اس کی سانسوں پر تلسط جماتا ہوا اس کی حواسوں پر حاوی ہورہا تھا۔

"اسی لیئے شائد بڑے بزرگ کہ گئے ہیں وکیل صاحبہ سوال کرنے سے پہلے کم از کم تین اس کے ممکنہ مشکل جواب ہمیں سوچ کر لب کشائی کرنی چاہیئے ورنہ ہم خود گردشِ وقت کی گرفت میں آسکتے ہیں۔۔"

اب کہ آواز ذرا فاصلہ سے آئی تھی لیکن پلکیں اٹھاکر اس کی وارفتہ نگاہوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت اس میں فل وقت ناپید تھی۔

دوسری طرف اس کا یہ مشرقی روپ کسی کا قرار لوٹ رہا تھا۔کسی کیلئے کٹھن امتحان بن کر اس کی

قوتِ ضبط قوتِ ارادی آزما رہا تھا آخر تھا تو وہ بھی ابنِ آدم ہی پھر بنتِ کی اس حیا و گریز کے غضب امتزاج قہر برپا کرتے روپ سے کس طرح نظر چراتا اور کہاں تک۔۔۔؟

عرق آلود شفاف جبین، گلابی دہکتی عارضوں پر لرزاں خمدار گھنیری پلکیں، تیز تیز سانس کھینچنے میں ہلکان چھوٹی سی سرخ ناک، بے بسی سے پھڑپھڑاتے پنکھڑی سے لب، اس کے لب ہی نہیں وہ سراپا ہولے ہولے کانپ رہی تھی، اس کی دھڑکنوں کی مدھر دھن اپنی سماعت میں سنتا وہ تیزی سے خود پر موجود اختیار سے دستبردار ہوتا جارہا تھا۔

اور اسی طلسماتی لمحے کے سحر میں مضبوطی سے جکڑے عاشر کا ہاتھ بے ساختہ اس ایمان شکن منظر کی پہریداری کررہی الجھی ہوئی ناگن سی بل کھاتی لٹوں کو سنوارنے کیلئے اٹھا۔۔۔

"!!حد میں رہو عاشر"

ایک نقطہ سا ناکافی فاصلہ تھا جب بدقت دماغ نے سختی سے سرزنش کیا۔ ساتھ ہاتھ بے جان ہوکر پہلو میں گرا لب بھینچ کر بولڈ وکیل صاحبہ کی چھوئی موئی روپ سے نظر چراتا وہ فوراً سے پیشتر دو سے تین قدم پیچھے ہوا تھا۔۔

آدم خور نہیں ہوں آپ کی جان محفوظ ہے۔۔"ہمک رہے دل کو ڈپٹتا اب کے وہ ذرا بلند آواز" میں بولا تو رمشاء کی بھاری پلکیں تیزی اٹھیں۔

میری خاموشی مسلسل کو

ایک مسلسل گلہ سمجھ لیجئے

آپ سے میں نے جو کبھی نہیں کہا

اس کو میرا کہا سمجھ لیجئے

وہ قدرے فاصلہ پر سینے پر بازو باندھے اپنی سنجیدہ آنکھوں میں کچھ نئے رنگ، کچھ تشنگی، کچھ الجھنیں، کچھ خودساختہ حدبندیوں کی بے بسی لیئے لب باہم پیوست کئے کھڑا تھا۔ وہ فوراً ان مقاطیسی نگاہوں کی لپک سے دامن جھٹکتی وہاں سے ہٹ کر ٹیبل کی طرف بڑھی۔۔

عاشر بھی سر جھٹک کر سینک کی طرف گھوما۔

یہ عشق و محبت کی روایت بھی عجیب ہے

پانا بھی نہیں ہے اسے کھونا بھی نہیں ہے

اور درمیان ایک معنیٰ خیز خاموشی حائل ہوئی جو دونوں کو ہی اپنی جگہ کنفیوژ کر رہی تھی۔ درمیان کچھ نہ ہوکر بھی وہ لوگ یوں نگاہ چرا رہے تھے جیسے کوئی سنگین جرم سرزد ہوگیا ہو۔۔

عاشر زیر لب بڑبڑاتا خود کو ملامت کررہا تھا کی اس نے کڑی چاول کا شگوفہ چھوڑا ہی کیونکہ تو دوسری طرف بار بار خشک لبوں پر زبان پھیرتی حلق تر کر رہی رمشاء چاقو پر گرفت مضبوط کرنے کی کوشش میں ہلکان تھی جو مخروطی انگلیوں کی لغزش کی وجہ سے ممکن نہ ہو پارہا تھا۔۔

دونوں ہی بے انتہا بولڈ تھے لیکن اس لمحے دونوں ہی ازحد کنفیوژن کا شکار ہورہے تھے۔۔

اہم !!میرا خیال ہے ڈنر ہم باہر کرلیتے ہیں۔۔"گلا کھنکار کر آخر عاشر سے خاموشی کی چادر چاک" ہوئی۔

جج--جی--؟"وہ نا سمجھی کے تاثرات لیئے مڑی--"

میں کہ رہا ہوں ڈنر باہر کرلیتے ہیں بہت دن ہوگئے بچوں کے ساتھ باہر گئے ہوئے--"وہ"

اچھی طرح خود کو کمپوز کر کے بولا--

جواباً انکار کرنے کیلیئے لب وا کرتی رمشاء اثبات میں سرہلا گئی--اس وقت ان کیلیئے یہی بہتر تھا کی کچھ دیر پہلے کی بے اختیاری کا اصل زائل کرنے کیلیئے ایک دوسرے کی نگاہوں سے غائب ہوجائیں--

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

"تمہارا سالا آیا ہے--؟"

آرکائیو روم سے امپورٹڈ فائل لیکر آیا عاشر نئے باس کے آفس میں داخل ہونے ہی تھا کی عقب سے سفیان کی اطلاعی آواز سماعت سے ٹکرائی جواباً وہ تیوڑی پر بل لیئے مڑا۔

ایسے کچا چبا لینے والی نگاہوں سے مت دیکھو میں اپنی بات نہیں کر رہا--"سفیان نے فوراً ہاتھ" اٹھاکر اس کی غلط فہمی کو دور کیا۔

پھر "!فائل دوسرے ہاتھ منتقل کرتے اس کے ماتھے میں مزید ایک کا اضافہ ہوا۔"

تمہارے سسر کا لے پالک بیٹا یعنی تمہارا لے پالک سالا-- "وہ دانتوں کی نمائش کرتا آنکھیں میچ" کر بولا--

تم کوئی بھی بات سیدھے سے نہیں کہ سکتے ہر بات میں کسوٹی کھیلنا ضروری ہے۔"اس کی"

اوور ایکٹنگ پر عاشر تپا۔۔

نئے باس کی آمد سے اس پر ویسے ہی کام کا برڈن بڑھ گیا تھا۔تضاد وقتاً فوقتاً سفیان صاحب کی چھیڑخانیاں ابھی والا تو عاشر کو بالکل ہی بے تکا لگا تھا۔۔

ہر بات میں کاٹ کھانے کو نہ دوڑا کرو میں تمہارے اس سالے کی بات کر رہا تھا جو۔۔۔"خفگی" سے سفیان ابھی مزید کچھ بولتا کی باس کے آفس کا گلاس ڈور کھلا اور باس کے ہمراہ مسکراتے چہرے کے ساتھ نمودار ہوئے وجود کو دیکھ عاشر کو نہ صرف سفیان کی بات سمجھ آئی بلکہ سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں چہرہ بے تاثر ہوا۔۔

ارے !مسٹر عاشر اچھا ہوا آپ یہیں مل گئے میں آپ ہی کو ڈھونڈ رہا تھا۔دراصل میں اپنے" فرینڈ کے ساتھ باہر جارہا ہوں ادھر سے ہمارے کچھ پلانز ہیں سو آج میں یہ فائلز نہیں دیکھ پاؤں گا۔۔"پاکیٹ کے جیب میں ہاتھ ڈالتے باس صاحب بردباری سے بولے تو عاشر مؤدبانہ انداز میں سرہلا کر مڑنے لگا تھا کی۔

"کیا یار مزمل تعارف نہیں کرواؤ گے۔۔۔"

اسفندیار عجیب تمسخرانہ انداز میں باس کے بازو پر ہاتھ مار کر بولا۔۔۔نتیجتاً عاشر کے تو نہیں سفیان کے تیوڑ خطرناک ہوگئے۔

وائے ناٹ یار !ان سے ملئے یہ ہیں ہمارے بہت اچھے فرینڈ اور شہر کے جانے مانے اور کچھ" چنندہ ایڈوکیٹ میں شمار ایڈوکیٹ اسفندیار۔۔اور آپ ہیں ہماری کمپنی کے بے حد قابل ایماندار

ایمپلوئے عاشر حسن صاحب۔۔ "اسفندیار کے لہجے پر غور کئے بغیر مزمل نے خوش اخلاقی سے دونوں کا تعارف کرایا تھا۔۔

ہیلو!اسفندیار نے مصافحہ کیلئے ہاتھ بڑھایا جسے عاشر مصلحتاً تھام گیا تھا۔"

مزمل بہت کم لوگوں سے متاثر ہوتا ہے تعریف تو یہ کسی کی کرتا ہی نہیں۔۔اور آج اس کے" منہ سے ایک "ایمپلوئے "کی تعریف سن کر میں حقیقتاً حیران ہوں۔۔ "وہ زہر خند لہجے میں ایمپلوئے پر زور ڈالتا استہزائیہ انداز میں مسکراتا سفیان کے ضبط کی طنابیں کھینچ گیا۔

جواباً عاشر نے بر وقت نامحسوس انداز میں مچلے سفیان کا ہاتھ پکڑتا بے تاثر انداز میں سر ہلا گیا۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔عاشر صاحب کی کارکردگی واقعی قابل تعریف ہے۔ڈیڈی کے منہ سے" جب ان کی تعریفیں سنتا تھا تو میں بھی ایسا ہی سوچتا تھا لیکن اس ایک ہفتہ میں ان کے ساتھ کام کر کے میں ان کی قابلیت کا قائل ہوگیا ہوں۔بے حد محنتی اور کاپریٹو انسان ہیں یہ نہ ہوتے "تو نجانے میں کیسے ایڈجسٹ کرپاتا۔۔۔

مزمل کھلے دل سے عاشر کی تعریف کرتا ممنونیت سے بولا تو اسفندیار فارمل سوٹ میں ہاتھ میں فائل پکڑے اپنا قد و جسامت کی وجہ سے ان چاروں میں نمایاں نظر آرہے عاشر کو سر تا پا سلگتی حقارت آمیز نگاہوں سے دیکھا۔

ارے !آپ غلط سمجھ رہے ہیں مزمل صاحب دراصل عاشر اور اسفندیار صاحب کا رشتہ ہی" "ہنسی مذاق چھیڑ چھاڑ والا ہے۔۔

سفیان موزوں موقع ملتے ہی درمیان میں کود پڑا عاشر نے ترچھی نظروں اسے سرزنش بھی کیا لیکن وہ سفیان ہی کیا جو چپ ہوجائے۔۔

میں کچھ سمجھا نہیں۔۔"مزمل کے ماتھے پر نا سمجھتی کے بل نمودار ہوئے سلوٹیں تو خیر" اسفندیار کے ماتھے پر بھی پڑی لیکن ناگواری کے۔۔

دراصل آپ کے عزیز دوست آپ کے قابل و ہونہار ایمپلوئے کے "سالے "لگتے" ہیں۔۔۔"بتیسی کی نمائش کرتے سفیان نے دھماکہ کیا۔۔

وہاٹ"!!اسفندیار بری طرح بھونچکایا اس حوالے پر۔۔"

رئیلی؟؟"جبکہ باس حسب توقع حیران ہوئے۔جس پر سفیان نے کمینگی سے مسکراتے ہوئے" اثبات میں سرہلایا اور عاشر کا من کیا وہ اپنا سرپیٹ لے موقع محل دیکھے بغیر سفیان میدان میں کود پڑتا تھا۔جبکہ اسے ذاتی طور پر بختیاور صدیقی کے اس چمچے سے کوئی پرخاش نہیں تھی۔

"ناٹ ایٹ آل۔۔اا۔۔ایسا بالکل بھی۔۔۔"

ایکسکیوزمی !ای ہیو ٹو ٹیک دیس کال۔۔"بھونچکایا اسفندیار ابھی کچھ کہ رہا تھا کی باس فون کان" سے لگائے سائیڈ پر ہوا۔۔

ہاو ڈئیر یو۔۔۔؟"مزمل کے ہٹتے ہی اسفندیار غیظ بھرے تیوڑ لیئے سفیان کی طرف مڑا۔" میں نے کیا کیا ہے تعارف ہی تو کرایا ہے۔۔"سفیان کی معصومیت عروج پر تھی۔۔"

میں سالا نہیں ہوں اس کا ڈو یو انڈراسٹینڈ دیٹ "!!وہ دبی آواز میں گرجا۔۔سالا لفظ اس کے"

سر پر لگ کر تلؤں پر بجھا تھا۔۔

اہ !سوری مسٹر۔۔ایکچولی ناؤ ای انڈراسٹینڈ۔۔"سفیان سر پر ہاتھ مار کر چونکنے کی بھرپور اداکاری" کرتا اچھلا۔عاشر اس کی اوور ایکٹنگ پر تاسف سے سرہلا گیا۔۔

ایم رئیلی ویری سوری !مجھے پہلے ہی آپ کو دیکھ کر لگا تھا آپ عاشر کے سالے نہیں ہو" سکتے۔۔آپ لگتے ہی نہیں ہیں بھابی کے بھائی۔۔سو سوری آگین۔۔"وہ لجاجت سے معذرت خواں ہوا تو اسفندیار کی گردن کروفر سے اکڑی۔۔

کیونکہ آپ حلیہ سے سالا نہیں سالی میٹریل لگتے ہیں تو لازمی آپ بھابی کی بہن ہوں گے" "مطلب عاشر کی سالی۔۔

کان میں سونے کی بالی،گھٹنوں سے پھٹی ہوئی پینٹ ریڈ شوز،پیلی شرٹ اُپر سے جیکٹ اس کا حلیہ زنانہ ہی لگ رہا تھا عاشر نے مشکل سے قہقہہ ضبط کیا جبکہ اسفندیار کا چہرہ غیظ و غضب سے تمتما اٹھا۔۔

یو۔۔یو۔۔۔"وہ زخم کھائے ناگ کی طرح ہنس رہے سفیان کی طرف لپکا لیکن اس کے پہنچے سے" پہلے ہی عاشر آہنی دیوار کی طرف بیچ میں حائل ہوا۔۔

شروعات آپ نے کی تھی۔باقی میں یہاں ملازمت کرتا ہوں پوری محنت و ایمانداری کے ساتھ" حلال کما رہا ہوں اور سر اٹھاکر فخر سے جی رہا ہوں۔کیونکہ یہ شرمندگی کی نہیں فخر کا مقام ہے کی میرے اور میرے خاندان کے حلق سے اُترنے والا نوالا حق حلال کا ہے۔لوٹ مار کسی کی آہ و بکا

کا نہیں۔۔"وہ سپاٹ نظریں اس کی سرخ آنکھوں میں گاڑے مضبوط لہجے میں بولا۔

"تو تم کہ رہے ہو کی ہم حرام کماتے ہیں۔۔؟"

اسفندیار تنک اٹھا۔

جس کا ایمان اس کے ساتھ ہے۔۔"عاشر شانے اچکا گیا۔"

جواباً مارے آہانت کے اسفندیار کا چہرہ انگارے کی مانند دہک اٹھا۔

چلو یہاں سے۔۔"اسفندیار کی تلملاہٹ چٹخارے لیکر انجوئے کر رہے سفیان کو اس نے سختی" سے بازو سے جکڑ اپنے ہمراہ لیا۔

ایسا نہیں تھا کی لفظ ایمپلوئے پر عاشر نے اسفندیار کی حقارت بھری نظر تمسخرانہ انداز نوٹ نہیں کیا تھا۔لیکن وہ نظر انداز کرگیا کیونکہ اول تو وہ اس شخص سے خواہ مخواہ الجھنا نہیں تھا دوئم ملازم ہونا کوئی شرمندگی کی بات نہیں تھی۔

قریب نوے فیصد دنیا ملازمت کرنے والے لوگوں سے بھری ہے۔بس چند بختیاور صدیقی اور اسفندیار جیسے لوگوں کیلئے لفظ "ملازم" "ایمپلوئے "حقیر ہے تو وہ ان کی پست ذہنیت ہے جس کا علاج یا جواب دینا وہ لازم نہیں سمجھتا تھا لیکن سفیان کو کون سمجھائے جو خواہ مخواہ دستدرا زی کر بیٹھا تھا۔۔

عاشر تجھے پتا ہے جب سے مان کے اسکول کا ایونٹ دیکھ کر آیا ہے مومن کس گانے کا فین" ہوا ہے۔۔"راہداری کی آخر میں رک کر سفیان اچانک ہی بولا۔

کس گانے کا--؟"عاشر اچنبھے سے رکا بھلا یہاں اس بات کا کیا ذکر--"

چھچھوندر کے سر پر نہ بھائے چنبیلی

کہاں راجہ بھوج کہاں گنگو تیلی

ہاتھ اٹھاکر سفیان نے لہک کر باآواز بلند گانا گایا--

"ہاہاہاہا--نائس سانگ--"

دفعتاً عقب سے بھرپور قہقہہ اُبھرا عاشر بے اختیار مڑا تو قہقہہ لگارہے مزمل اور چھٹپٹا رہے اسفندیار کو دیکھ اسے سفیان کی شرارت سمجھتے دیر نہیں لگی اس نے خشمگیں نگاہوں سے سفیان کو گھورا جو بے نیازی سے شانے اچکا گیا--

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

یہ آرو کی فیولیٹ ڈول ہے یہ ماپا لیکر آئے تھے--یہ آرو کی تھولی کم فیورلیٹ ڈول ہے یہ مما" نے دی ہے--یہ آرو کا بیڈروم ہے بٹ آرو یہاں نہیں سوتی--آرو ماپا کے پاس سوتی ہے--اور یہ آرو کے مما ڈیڈی کی فوٹو ہے آرو انھیں ڈیلی ہائے کرتی ہے--آپ بھی ہائے کرو ناں

"دادو---

بنکر بیڈ پر بکھرے کھلونوں کی ہسٹری بتاتے ہوئے اچانک ہی آرو نے بیک کیمرہ آن کرکے فوٹو فریم پر فوکس کردیا تو مبہم مسکراہٹ لبوں پر سجائے کافی کی چسکیاں لیتے ہوئے اپنی پٹاخہ پوتی کی باتوں سے لطف اندوز ہورہے بختیاور صدیقی کے گلے میں زبردست پھندا لگا۔نتیجتاً بے حس آنکھیں

بھیگ گئی۔۔

آپ ٹھیک ہو دادو۔۔؟"تیزی سے ان کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ وہ متفکر سی گویا ہوئی۔۔"

یی۔۔۔یس۔۔یس ایم فائن۔۔"بختیاور صدیقی نے بری دقت سے خود کو کمپوز کیا تھا۔۔"

سالوں بعد انصر کی مسکراتی تصویر دیکھ کر ان کے دل پر جذباتی چابک کی بڑی گہری ضرب لگی تھی۔

اپنی انا کی سرخروئی کیلئے وہ اس قدر کٹھور ہوگئے تھے کی انصر کی امبر سے شادی کے بعد دوبارہ انھوں نے صرف اس کی لاش کو ہی دیکھا تھا۔اور آخری بار اپنے سخت ہاتھوں سے قبر میں اُتارتے ہوئے شائد پھر کبھی اس کی تصویر نکال کر اسے یاد کرنے کی انھیں فرصت نہیں ملی۔یاد کرنے کیلئے یادوں کی صندوق کا ہونا بھی ازحد ضروری ہوتا ہے لیکن ان کے پاس تو یادوں کی صندوق بھرنے کا اضافی وقت کبھی نہیں رہا تھا۔کیونکہ وہ دانستہ مجتنب رہے تھے زمانہ سے چار قدم آگے چلنے کی ہوس میں۔۔

البتہ انصر کے جنم دن پر منیجر کو خصوصی ھدایت تھی اسے ایصال و ثواب پہنچانے کیلئے غریبوں میں بھاری مقدار میں دیغیں،کپڑے، راشن وغیرہ بٹوانے کی۔

آرو مسلسل بات کر رہی تھی وہ نم آنکھوں سے انصر کی مسکراتی تصویر دیکھ رہے تھے لیکن اس میں موجود امبر کے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ تنفر سے سر جھٹک کر آرو کی طرف متوجہ ہوئے گداز دل نرم خو تاثرات سپاٹ ہوئے۔۔

"اچھا اب مجھے کام ہے کچھ میں کال رکھتا ہوں۔۔"

نہیں !بالکل بھی نہیں آرو کو ابھی آپ سے کام ہے۔۔"ان کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی کی" آرو دھونس بھرے انداز میں ٹوک گئی۔

"لیکن میں۔۔"

نو لیکن ویکن دادو۔۔آرو بھی بہت بزی ہے۔۔لیکن آرو نے آپ کیلئے اتنا سارا ٹائم نکالا" ہے۔۔سو نو کام۔۔"وہ پھولا ہوا چہرہ نفی میں ہلاتی قطعیت بھرے انداز میں بولی تو جونیئر جج صاحبہ کے رعایت سے پاک فیصلہ کن انداز پر وہ لب بھینچ گئے۔

انصر اور امبر کی تصویر ساتھ دیکھ کر ان کے اندر بھانبھڑ بجنے لگی تھی۔اور وہ چاہ کر بھی آرو سے روڈ نہیں ہونا چاہتے تھے تبھی کال رکھ دینا چاہ رہے تھے لیکن وہ جونیئر جج صاحبہ ہی کیا جو ان کی ایک چلنے دے۔۔

اچھا اب آپ یہ دیکھو۔۔یہ مان ایاّ کا چوپل)چوپر(۔زوں۔۔زوں۔۔زوں۔۔۔بٹ آپ کو ایک" "سیکریٹ بتاؤ۔۔۔

تجسس پھیلانے کے انداز میں آنکھیں قریب کر کیمرہ کے قریب آئی تو وہ سرہلا گئے۔۔

مان ایاّ بالکل بدھو ہیں۔۔انھیں یہ چلانا ولانا نہیں آتا مما ہی چلاتی ہیں۔۔ہی ہی" ہی۔۔"رازدارانہ انداز میں مان کا پردہ فاش کرکے وہ معصومیت سے چہرے پر ہاتھ رکھ کر کھلکھلائی تو اس کے معصوم پاکیزہ جھڑنے سے گرتے پانی سی شفاف کھلکھلاہٹ پرپژمردہ بختیاور

صدیقی مسکرائے بغیر نہ سکے۔۔

گزشتہ ایک ہفتہ سے آرو روزانہ انھیں ویڈیو کال کر کے ڈھیروں باتیں کر رہی تھی اور وہ چاہ کر بھی اسے نظر انداز نہیں کرپارہے تھے۔ان بچوں سے دامن چھڑانا گویا ان کے اختیار میں ہی نہیں تھا۔وقت کو تک اپنی مٹھی میں مقید کر اپنا تابع رکھنے والے بختیاور صدیقی ان بچوں کے معاملے میں بالکل بے بس تھے۔کیونکہ یہاں ان کا دماغ صاف دامن بچا لیتا تھا اور دل ان بچوں کے معصوم چہرہ دیکھ ہمکنے لگتا تھا۔اور بے بسی کی انتہا کو چھوتے ہوئے بس انھیں سنے جاتے تھے ان کے سوالوں کا جواب یوں دیتے جیسے اس سے اہم ان کی زندگی میں کچھ نہ ہو۔۔

دادو آپ آرو کو اپنا گھر دکھاؤ ناں آرو نے آپ کو اپنا پورا گھر دکھا دیا۔۔"اسپیکر سے اشتیاق بھری" فرمائش اُبھری۔

"اپنا گھر۔۔۔"

بختیاور صدیقی کو اس کے لبوں سے ادا ہوا "اپنا گھر "، "آپ کا گھر "نجانے کیوں بری طرح چبھا تھا۔۔

دادو دکھاؤ ناں۔۔"وہ ذرا ضدی لہجے میں بولی۔کیونکہ ڈرامہ کوئین کو فوراً اپنے حکم کی تعمیل چاہیئے" ہوتی تھی۔

مم۔۔میں گھر میں نہیں ہوں۔۔میں گارڈن میں بیٹھا ہوں۔آپ گارڈن دیکھنا چاہیں" گی۔۔؟"انھوں بیک کیمرہ آن کرتے ہوئے خود کو کمپوز کر پوچھا۔۔

واو !دادو آپ کا گارڈن تو بہت بڑا ہے۔۔"وسیع و عریض گارڈن کو دیکھ آرو کی بڑی بڑی آنکھیں" اشتیاق سے پھیلی۔

ہاں !آئیں میں آپ کو اچھے سے دکھاتا ہوں۔۔"اس کی معصوم آنکھوں کی اشتیاق پر اپنی آرام" دہ نشست کافی دونوں چھوڑ کر وہ ٹہلنے لگے۔۔

اپنے سخت گیر مزاج کے بالکل برخلاف وہ اسے ایک ایک پیڑ پودے کی ڈیٹیل بری نرمی اور حلاوت سر پُر لہجے میں بتارہے تھے جو ان کی ذات کا خاصہ بالکل نہیں تھا۔جس پر وہاں مالی بابا کی ساتھ لگے گارڈن کی دیکھ بھال کیلئے مختص ملازم انگشت بدندان تھے کی آخر یہ کون خوش نصیب بلند بخت ہے جس کیلئے یہ چٹان جھک رہا ہے۔۔۔۔

بے شک ان کے مالک گارڈن پر پانی کی طرح پسینہ خرچ کرتے تھے کیونکہ انھیں گارڈنگ کا بہت شوق تھا۔اکثر اوقات وہ گارڈن کے کسی نہ کسی حصے میں کام کرتے پائے جاتے تھے۔لیکن کبھی انھیں یوں مسکراتے ہوئے چہل قدمی کرتے اتنی باتیں کرتے انھوں نے نہیں دیکھا تھا۔مسکراتے ہوئے تو کبھی بھی نہیں۔وہ تو ہمیشہ خونخوار تاثرات سے لوگوں کا خون خشک کئے رہتے تھے۔ان کی موجودگی میں گردن اٹھانے تک کی ہمت ان کے اندر ناپید ہوتی تھی۔اور ابھی اپنے سخت گیرمالک کا یکسر نیا انوکھا روپ سب دیدے پھاڑ دیکھ رہے تھے۔۔

مان ایاّ دیکھیں ناں دادو کا گالڈن کتنا بڑا ہے آپ یہاں چوپل)چوپر (اڑا سکتے ہو ہے ناں"

دادو۔۔"عقب سے نمودار ہوئے مان کو آرو نے پرجوش انداز میں بتاتے سکرین اس کے آگے کیا۔

قصداً بختیاور صدیقی نے اس کے چہرے پر وہی اشتیاق و جوش تلاش کرنا چاہا۔لیکن روز اول کی طرح وہ سنجیدہ تھا۔آرو ایک ہفتہ میں ان سے جتنا گھل مل گئی تھی مان اس کا ایک فیصد بھی ان سے مانوس نہیں ہوا تھا۔۔

"کتنا بڑا ہے ناں ایاّ۔۔۔"

ہمم !!بٹ میں اپنے صحن میں بھی چلا لیتا ہوں اپنا صحن بھی بہت بڑا ہے۔۔"ایک نظر" سکرین پر ڈال کر وہ بنا متاثر ہوئے بولا تو بختیاور صدیقی کے لب سکڑ گئے۔۔

یہاں بہت زیادہ فری سپیس ہے۔۔"وہ قصداً مخمل کی طرح دور تک بچھے گھاس والے حصے کی" طرف کیمرہ کرتے ہوئے بولے۔۔

نجانے کیوں وہ اس چھوٹے سے بچے کو متاثر کرنا چاہتے تھے۔شائد تشنہ دل اس کے قریب ہوکر انصر کی قربت حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن یہ بچہ انصر ہی کا کاپر تو تھا ان سے ازحد گریزاں۔۔

ہاں !بٹ وہاں کھیلتے ہم گم بھی تو ہوجائیں گے ناں یہاں چھوٹی جگہ ہے تو سب ساتھ ساتھ" کھیلتے ہیں مما ماپا آرو اور مان۔۔۔"بظاہر اپنی سوچ کے مطابق مان کا جواب سادہ سا تھا لیکن بختیاور صدیقی کے دل پر لگا تھا۔

پھر کافی دیر تک وہ گارڈن گھوم گھوم کر انھیں دکھاتے رہے تھے رمشاء نے بھی انھیں جوائن کیا تھا اس کے بعد رمشاء کے بے حد اصرار پر طوہاً و کرہاً منہ بناتے ہوئے آرو فون رکھنے پر راضی ہوئی تھی۔۔

وہ طویل سانس کھینچتے ہوئے آکر اپنی جگہ بیٹھے فون سامنے ٹیبل رکھتے آنکھیں موند کے سر کرسی کی پشت سے ٹکا گئے۔کشادہ پیشانی پر گہری سوچ کی سلوٹیں نمایاں تھی۔پروقار چہرے سے حزن و ملال کی پرچھائیوں نے ازلی کرختگی چھپادی تھی۔

دل و دماغ کے بیچ انا و جذبات کی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔برسوں بعد بیدار ہوا دل "جذبات "کی سرخروئی کیلئے کوشاں تھا تو دماغ "انا "کی سرخروئی کیلئے سرگرداں۔اپنے اندر گزشتہ ایک ہفتہ سے چھڑی سرد جنگ سے بے سکونی کا شکار وہ اعصابی تناؤ سے پژ مردہ ہورہے تھے۔۔

پیچیدہ سے پیچیدہ کیس کا چٹکیوں میں نتیجہ و فیصلہ سناد ینے والے بختیاور صدیقی ان دنوں خود کشمکش کی بھنور سے اُبھرنے کی کوشش میں نڈھال ہوچکے تھے۔

ان کی شخصیت اناپرستی، تلسط پسندی، حاکمانہ اصولوں پر ہی پروان چڑھی تھی۔اپنی غیر معمولی ذہانت اور بیش بہا دولت کی فروانی کا انھیں ہمیشہ سے اندازہ تھا۔

حکم حاکم مرگ مفاجات کے مصداق تابداری و انکساری میں اپنے مقابل جھکے سر دیکھ ان کی انا و خودپسندی کو تقویت ملتی تھی۔اسی وجہ سے انھیں "بغاوت "لفظ سے سخت نفرت تھی۔ان کا حکم پتھر پر لکیر ہوتا تھا جس کے خلاف ورزی یعنی بغاوت کو سفاکانہ طریقہ سے کچلتے وہ ذرا پشیماں نہیں ہوتے تھے۔۔

اسی لیئے انصر کی بغاوت پر اس کے ساتھ روا رکھے اپنے سلوک پر اب بھی انھیں رتی بھر افسوس نہیں تھا۔۔

انسان کی سب سے بڑی کمزوری "رشتے "اور کامیابی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ان سے وابستہ "جذبات "سے انھیں ہمیشہ سے بیر تھا۔شائد اسی لیئے اپنی شریک حیات جو کہ بقول ان کے کسی طور ان کے قابل نہیں تھی اور بچوں سے انھیں کوئی خاص انس نہیں تھی۔

کیونکہ انھوں نے کامیابی اور بلند مقام و مرتبہ کو ہی اپنی زندگی کا حاصل جانا تھا۔انفرادیت ان کی کمزوری تھی۔خود کو منفرد و معتبر بنانے بھیڑ سے جدا رکھنے کے جنون میں انھوں نے اپنے گرد ایسی بلند و بالا رعونت و خود پرستی کی دیواریں کھڑی کرلی تھی کی غرور و تکبر نے ان کے دل کو بالکل ہی جذبات و احساسات سے عاری بے رحمی کی حد تک کٹھور و ظالم بنادیا تھا۔

اور اب بالکل غیر متوقع طور پر ان کے پتھر دل پر جونک لگا تھا وہ بھی دو بے ضر سی ننھی زندگیوں کی بدولت۔

اپنے معصوم وجود سے جنھوں نے حیثیت اوقات خون خاندان کا راگ الا پنے والے بختیاور صدیقی کی بلند و مضبوط قلعے جیسی شخصیت کی بنیادیں ہلائی دی تھی وہ بھی بنا اپنی حیثیت و مقام کا احساس دلائے۔

اپنے گرد برسوں سے کھڑی دیواروں میں پڑتی دڑاڑوں میں اپنی متوقع شکبست کی پرچھائیاں دیکھتے ہوئے بھی بے بسی کی انتہا یہ تھی کی وہ حفاظتی اقدام کرنے سے قاصر تھے۔

مقابلہ کرتے بھی تو کس سے---؟

نظام قدرت نے ان کی غرور و گھمنڈ کو پاش پاش کرنے کیلیئے ایسے وجود کا انتخاب کیا تھا جن سے

وہ چاہ کر بھی جنگ تو کیا جرح تک نہیں کرسکتے تھے۔خون کی کشش برسوں کے تشنہ احساسات ان بچوں کو دیکھتے ہی انھیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیتی تھی۔

ذہنی ہیجان کی آخری مرحلے پر وہ سوچنے سمجھنے فیصلہ لینے کی قوت سے دستبردار تھی داماں نڈھال و مضمحل رفتہ رفتہ ہار رہے تھے۔۔

یہ اور بات تھی کی اتنی جلدی شکست تسلیم کرنے کی ہمت ان کے اندر مجتمع نہیں ہوپارہی تھی اسی لیئے وہ پھڑپھڑا رہے تھے۔کیونکہ درمیان میں برسوں سے غالب انا آہنی دیوار کی طرح کھڑی تھی۔جسے ڈھے نا تو تھا آج نہیں تو کل۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

عاشر نے سفیان کے گھر سے اپنی گاڑی کو ٹرن کیا نظر سیدھا اپنے گھر کی جانب اٹھی جہاں مان کا ہیلی کاپٹر صحن میں گھوم رہا تھا۔کچھ سوچ کر گاڑی وہیں سائیڈ پر پارک کرتا وہ پچھلی سیٹ سے شاپرز لیکر گھر کی جناب پیش قدمی کرتے لمحہ بہ لمحہ تیز ہورہی مان اور آرو کے ساتھ وکیل صاحبہ کی پرجوش آوازوں پر اس کے تیوڑ بتدریج بگڑ رہے تھے۔اور دل ہی دل رمشاء کی کلاس لینے کا موڈ بھی بنا چکا تھا جو محلے کو اپنا مینشن سمجھ رہی تھی شائد۔۔

ابھی گیٹ پر پہنچ کر اس نے پہلا قدم بھی نہیں رکھا تھا کی اچانک چہکتی پرجوش آواز دلخراش چیخوں میں بدلی وہ بدحواسی میں شاپرز وہیں چبوترے پر پٹخ کر پھاٹک توڑنے والے انداز میں ڈھکیلتا ہوا اندر بھاگا۔

"ککک۔۔کیا ہوا۔۔۔"

تینوں کو ایک دوسرے کو سختی سے جکڑے آنکھیں میچے ایک کورس میں ہنوز گلا پھاڑتا دیکھ حواس باختہ عاشر ان کے قریب پہنچا۔

لیکن تینوں شائد اپنی تان سے مرحوم تان سنگھ کی روح کو لرزانے کی قسم اٹھا چکے تھے۔۔

"میں نے پوچھا کیا ہوا۔۔۔؟"اب کے عاشر نے جھنجھلاہٹ میں چاروں جانب نظر گھماتے تینوں کو جھنجھوڑا۔۔

"ماپا"!!!مان اور آرو ہوش میں آتے ہی عاشر سے لپٹے۔۔"

"ییییییی "!!!جبکہ رمشاء ایک اور بڑی سی چیخ مار کر پھدک کر بڑے سے سوکھے گملے پر چڑھی۔"

"کیا ہوا محترمہ۔۔۔۔؟"اس کے ہائی جمپ اور بلند راگ پر بچے سہم کر عاشر سے لپٹے تو عاشر نے کرخت تیوڑوں سنگ رمشاء کو گھورا لیکن وہ جواب کیا دیتی وہ لٹھے کی مانند سفید چہرہ لیئے ہراساں نظریں سامنے کیاری پر جمائے گملے پر کھڑی تھی۔

"میں نے پوچھا کیا ہوا۔۔۔؟"

"وہ۔۔وہ۔۔وہاں دیکھیں۔۔۔"کانپتی انگلی سے سامنے کی طرف اشارہ کرتی اس کی انگلی اور آواز باقاعدہ کانپ رہی تھی۔

"وہاں تو کچھ نہیں۔۔"صاف کیاری پر نظر ڈال کر وہ کوفت سے بولا۔۔

"وہ۔۔وہ ہے ناں وہاں۔۔"وہ زور ڈال کر بولی تو وہ ایک سخت نظر اس پر ڈال کر بچوں کی طرف

مڑا۔۔

"ڈرے کس چیز ہو تم لوگ۔۔؟"

کسی چیز سے نہیں۔۔"ایک دوسرے پر ایک نظر ڈال کر دونوں نے نفی میں سرہلایا۔"

پھر چیخ کیوں ماری تھی۔۔؟"ان کے کوڑے جواب پر عاشر کی تیوڑی کے بل قریب آئے۔"

"مما نے ماری تھی اس لیئے۔۔"سادہ جواب بڑا برجستہ تھا "ایک نہ شد دو شد۔۔۔"

عاشر کا من کیا اپنا سر گملے پر دے مارے۔

اب آپ بتائیں گی آپ اس قلعہ پر چڑھ کر کس دشمن سے اپنی حفاظت کر رہی"

ہیں۔۔؟"چہرے پر ہاتھ پھیر کر وہ اسٹیچو آف لبرٹی کی طرح کھڑی رمشاء کی طرف گھوما۔۔

اا۔۔اس سے۔۔"حلق تر کرکے ایک بار پھر سامنے کیاری کی طرف اشارہ کرتی وہ عاشر کا ٹھیک"

ٹھاک میٹر گھما گئی۔۔

"آپ پہلے نیچے آئیں اور "اس "کی تشریح کریں۔۔"

عاشر کہنے کے ساتھ اسے اتارنے بھی بڑھا لیکن وہ چیخ پڑی۔

ننن۔۔نہیں بالکل بھی نہیں میں نیچے نہیں آتی۔۔آپ پہلے اسے مار کر بھگائیں بلکہ۔۔۔۔"وہ"

دونوں ہاتھ مارتی متحوش سی چیخی۔

کسے ماروں یار۔۔۔؟"وہ حقیقتاً جھنجھلا گیا تھا۔۔"

"اؤ۔۔اؤ۔۔اسے مین۔۔مینڈک کو۔۔۔"

وہاٹ "!!مینڈک کا نام سن کر عاشر سمیت دونوں بچے بھی بدکے ساتھ نظر اس کی انگلی کی" تعاقب میں خود بخود گئی۔

جہاں کیاری کی کیچڑ میں نہایا مظلوم سا رمشاء کی دل دہلاتی چیخوں سے بے طرح سہما مینڈک نظر آیا جس کی آنکھیں کیچڑ سے باہر بامشکل نظر آرہی تھی۔۔۔

تو آپ اس چنگیز خان سے تحفظ چاہتی ہیں۔۔؟"وہ بڑے ضبط سے مستفسر ہوا۔"

جج۔۔جی۔۔"اس کا سر زور و شور سے ہلا۔"

"میں ان سپہ سالار کو اپنی سلطنت سے بے دخل کروں۔۔؟"

"جی پلیز جلدی۔۔"

ہونٹوں پر زبان پھیرتی وہ عجیب منہ بناکر ملجتی ہوئی۔

تو کھودا پہاڑ نکلا چوہا والی صورت حال پر عاشر کو سمجھ نہیں آیا وہ غصہ ہو یا حیران۔پندرہ منٹ سے ایک معمولی سے مینڈک کیلئے وکیل صاحبہ بچوں سمیت اس کا خون بھی خشک کر رہی تھی۔

بٹ مما اسے تو مان بھی مار سکتا ہے۔ابھی مان اپنا بیٹ لیکر آتا ہے اندر سے۔۔"ہیلی کاپٹر اور" ریمورٹ اٹھاتا مان تحقیر بھری نظروں سے مینڈک مہاراج کو دیکھ کر بولا۔

"آرو بھی ڈنڈا لیکر آتی ہے۔۔۔"

پھر دونوں دلیر خان کی اولاد سرپٹ ہتھیار لانے اندر کی جانب بھاگے اور عاشر کمر پر ہاتھ جماکر ہنوز گملے پر ہونق کھڑی رمشاء کے عین مقابل کھڑا ہوا۔۔

"اا۔۔۔ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟"اس کی سنجیدہ نظروں سے وہ خائف ہوئی۔۔"
کچھ دیکھنے یا سننے لائق آپ چھوڑا کہاں ہے وکیل صاحبہ۔۔"وہ اس کے پسینہ میں تربتر چہرے"
پر نظر گاڑھے تاسف سے گویا ہوا۔۔
آاا۔۔۔آپ کو نہیں معلوم وہ اچانک سے میرے پیر پر چڑھ گیا تھا۔بر وقت میں نے پیر"
"جھٹکا۔۔ورنہ۔۔۔
ورنہ وہ خونخوار جانور اپنے ہاتھ آپ کے معصوم خون سے رنگ لیتا اور دنیا ایک قابل ہونہار وکیل"
سے محروم ہوجاتی۔۔"وہ بات اچک تمخسرانہ مکمل کرگیا تو خفگی سے رمشاء کا منہ پھول گیا۔۔
"آ۔۔آپ کو نہیں معلوم وہ۔۔۔"
جی مجھے واقعی نہیں معلوم تھا۔۔"وہ پھر بات اچک گیا۔رمشاء سختی سے لب بھینچ گئی۔جبکہ"
وہ اس کا ریکارڈ لگا رہا تھا۔۔
جج بختیاور صدیقی کی دختر خود اتنی بڑی اور خطرناک وکیل۔۔۔جس کی دلائل کی دہشت سے"
مدعی "سے لیکر "مجرم "تک کمرہ عدالت سے لیکر خود "منصف "تک کی دھڑکنیں سست پر"
!جاتی ہے۔۔اس کی ڈھرکنیں ایک چھوٹے سے "مینڈک کے خوف سے منتشر ہے۔۔چہ!چہ
وکیل صاحبہ اگر جو یہ خبر لیک ہوگئی ناں !یقین کریں حریف پارٹی اپنی دفاع کیلئے مینڈکوں کو ہائیر
کرنا شروع کردیں گی۔۔مطلب کوئی تو اس جھانسی کی رانی کے آگے ٹکے۔۔۔ویسے ذرا ہمت کرکے
اسے چوم کر دیکھیں کہیں یہ آپ کا گمشدہ شہزادہ تو نہیں۔۔۔"جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کھینچتے

سمجھنے کا موقع دئے بغیر عاشر نے اسے کیاری کے قریب جھکایا۔۔

آاااااااا۔۔۔۔۔"اگلے پل پلٹ کر اس کی چوڑی پشت پر پناہ لیتی وہ اپنی دلخراش چیخ سے اس" کے کان کے پردے اور تیز ناخون سے اس کا کندھا گھائل کر گئی تھی۔

"وکیل صاحبہ۔۔۔"

کیا وکیل صاحبہ !وہ بھپری۔۔بہت برے ہیں آپ۔۔"اس سے دور ہوتی وہ خائف ہوئی۔۔"

میں برا ہوں تبھی تو کہ رہا ہوں آپ اپنے شہزادے کو ٹرائی کریں۔۔"اس کی کلائی تھام کر عاشر" نے ایک بار پھر شرارت کرنا چاہا جس پر کرنٹ کھاکر وہ کئی قدم دور ہوئی جس پر عاشر کا زندگی سے بھرپور قہقہہ پورے صحن میں گونجا۔

اس میں ہنسے والی کیا بات ہے۔۔"وہ خائف ہوتی ڈھیٹ مینڈک پر سہمی نظر ڈال کر اندر" بھاگی۔۔

جی !بالکل ہنسے نہیں بلکہ ڈرنے والی بات ہے۔۔"وہ لب بھینچ کر قہقہہ روکتا ہوا اس کے پیچھے" ہی لاؤنج میں داخل ہوا۔جہاں رمشاء گلاس لبوں سے لگائے غٹاغٹ خشک حلق تر کر رہی تھی۔۔

مم۔۔میں ڈری وری نہیں تھی اس سے اوکے۔۔"گلاس ٹیبل پٹختے اس نے قصداً لہجہ مضبوط" کرنا چاہا۔

جی !جی شد فیصد درست۔۔یہ پسینہ میں تربتر سراپا،یہ ہوائیاں اڑا چہرہ،یہ عرق آلود جنبین،وہ"

دل دہلاتی چیخ آپ کی اپنے عزیز سے ہوئی برسوں بعد حادثاتی ملاقات کا نتیجہ ہے۔۔"اس کی ملیحہ پیشانی سے چند بوند پور پر سمیٹتا وہ صاف اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔۔

یک!!ہوگا وہ آپ کا رشتہ دار۔۔رمشاء جھرجھری لے اٹھی۔۔اور زیادہ میرا مذاق اڑانے کی ضرورت" نہیں ہے آپ کو نہیں معلوم کتنی خطرناک ہوتی ہے یہ مخلوق۔۔"وہ خراب منہ بناکر بولی۔

اگر یہ میرا رشتہ دار تھا تو سسرالی ہونے کے ناطے اس کی آؤ بھگت آپ فرض ہے۔۔"وہ" مزے سے بولا۔۔رمشاء چپ ہی رہی۔۔

باقی واقعی بڑی خطرناک ہوتی ہے یہ مخلوق۔۔پورے چھ مہینے انڈر گراؤنڈ رہ کر خطرناک پلانگ" کرتی رہتی ہے اور چھ مہینے بعد منظر عام پر آکر اس پر عمل پیراں ہوتی ہے ناں۔۔۔؟"قصداً لہجہ بھاری گمبھیر کر وہ جیسے قسم اٹھا چکا تھا رمشاء کا ریکارڈ لگانے کی۔

اور رمشاء اس وقت اور اس منحوس مینڈک کو کوس رہی تھی جس نے اس کا واحد ڈر گبر سنگھ کے روبرو لے آیا تھا۔۔

عام طور مختلف لوگوں خاص کر لڑکیوں کو چوہے، چھپکلی، کاکروچ سے ڈر لگتا ہے اسی طرح رمشاء کی جان ہمیشہ سے "مینڈک "سے جاتی تھی۔گوکہ یہ کوئی انوکھی یا تعجب خیز بات نہیں تھی لیکن جیسا اس نے اپنا امیج بنایا ہوا تھا اس کے تناظر میں معمولی سے مینڈک سے ڈرنا ذرا عجیب ہی لگتا تھا۔

ویسے آپ کو پیسٹ کنٹرول کروانا چاہیئے۔۔"وہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔"

میری ان معصوم مخلوقوں سے کوئی خاندان دشمنی نہیں ہے۔۔"وہ بھی اس کے برابر کھڑا" ہوا۔رمشاء اسے کڑی نظروں سے گھورتی آگے بھرنے کو تھی کی۔۔

"مما دادو کا فون۔۔۔۔"

دفعتاً آرو پرجوش انداز میں چیخ مارتی ہوئی روم سے برآمد ہوئی پیچھے ہاتھ میں بیٹ لیئے مان بھی تھا۔۔۔

"دادو۔۔۔؟"

عاشر کے مسکراتے لب سیکنڈ میں سکڑے ساتھ تاثرات لمحوں میں سپاٹ ہوئے۔۔

"ہاں !آرو کے دادو۔۔"

موقع کی نزاکت کو سمجھے بغیر آرو چہکی۔جواباً رمشاء اپنی جانب اٹھی عاشر کی ترش نگاہ پر بالائی لب دانتوں میں سختی سے دباتی آنکھیں میچ گئی۔۔

آپ ان دادو کو کیسے جانتی ہیں۔۔؟"اپنے اندر کے اُبال کو دباتا عاشر چہرے پر نرم تاثرات لیئے" گھٹنوں کے بل آرو کے مقابل جھکا۔

وہ مما کے آفس میں ہوتے ہیں ناں !آرو اس روز گئی تھی ناں مما کے آفس تب آرو ان سے" ملی تھی۔۔افوہ "!!فر فر چلتی آرو کی پتلی زبان کچھ یاد آنے پر تیز دانتوں کی زد میں آئی اور معذرت خواہ نگاہ رمشاء کی طرف اٹھی۔

"سوری مما !یہ ہمارا سیکریٹ تھا ناں آرو نے ایکسائیٹمنٹ میں سب آوٹ کردیا۔۔"
جوش میں ہوش کھو دینے پر جہاں پشیمانی سے آرو کے نقوش میں افسردگی گھلی ہونٹ باہر کو لٹکے وہیں اپنی بے خبری پر عاشر کے تناؤ زدہ عضلات مزید پتھرائے ہونٹ سختی سے بھینچے۔لیکن وہ اپنی قوتِ برداشت آزمانے پر بضد تھا۔
"اچھا !یہ آرو اور ان کی مما کا سیکریٹ تھا۔۔؟"
یس "!!پھولے گالوں والا چہرہ ندامت سے بامشکل اثبات میں ہلا۔۔"
تو اب تو یہ سیکریٹ آوٹ ہوچکا ہے اور ماپا جیت گئے چلو بتاؤ پھر اپنے "دادو "کے بارے" میں۔۔"لفظ "دادو "کو جس ناگواریت سے عاشر نے دانتوں تلے پیسا تھا رمشاء کا خائف دل کچھ اور خائف ہوگیا۔
آرو کے دادو کے پاس بہت بلا آفس ہے مما سے بھی بلا آفس آپ سے بھی بلا۔۔"عاشر کے" لاجک پر وہ افسردگی بھلائے واپس جوش میں آئی۔اور پتا ہے ماپا آرو کے دادو نے کیا کہا ہے۔۔۔؟"آنکھیں بڑی بڑی کرکے قصداً اس پدی سی بچی نے سسپنس پھیلانا چاہا عاشر نے بھی بھرپور اداکاری کرتے نفی میں سرہلایا۔
دادو نے کہا ہے جب آرو بلی ہوجائے گی۔۔مما جتنی بلی تب دادو آرو کو بھی اتنا بلا آفس بنادیں" گے۔ "خوشی سے اچھلتی ہوئی وہ چیخی تھی۔
اور۔۔۔؟"عاشر نے متاثرکن انداز میں سرہلاتے بڑے ضبط کا مظاہرہ کرتے آگے پوچھا۔"

کیونکہ جس بختیاور صدیقی نے ان بچوں کو گندہ خون گند کی ڈھیر کہا تھا ان کا ذکر اس لگاوٹ سے آرو کے منہ سے سننا اس کیلئے ننگے پاؤں دہکتے کوئیلوں پر چلنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ اور ضبط کا امتحان تھا۔۔

"آرو کے دادو کے پاس ناں ماپا بہت بلا گارڈن ہے بہت بلا۔۔ممکنہ حد تک اس نے اپنی چھوٹی چھوٹی باہوں اور آواز کو پھیلایا۔بالکل فیری گارڈن جیسا۔۔اتنا بلا ہے اتنا بیوٹیفل۔۔پر مان ایاّ کہتے ہیں وہاں آرو گم ہوجائے گی۔ سنجیدگی سے گمبھیر صورت حال کا جائزہ لے رہے مان کو دیکھ اس نے منہ بگاڑا۔ایسا نہیں ہوتا ہے ناں ماپا۔۔؟آرو اسمالٹ بچی ہے آرو نہیں گم ہوگی ناں۔۔۔؟"وہ مان کی شکایت لگاتی اب عاشر کی تائید چاہ رہی تھی۔اور ہمیشہ کی طرح عاشر بس سرہلاتا مان کی طرف متوجہ ہوا جو آرو کے برعکس سنجیدہ تھا کسی قسم کی خوشی یا اشتیاق اس کے انداز میں ڈھونڈنے سے بھی ناپید تھا۔

"تم بھی گئے تھے گارڈن اور آفس۔۔؟"مان سے سوال کرتے اس کے نس نس میں اس قدر کڑواہٹ بھر گئی تھی کی وہ چاہ کر بھی لہجہ بشاش نہ رکھ سکا تھا۔۔

"مما نی اس دن ہوسپٹل گئی ہوئی تھیں تو ہم لوگ مما کے پاس آفس گئے تھے۔۔گارڈن ہم نہیں گئے وہ آرو اور میں نے بس فون میں دیکھا ہے۔۔۔"چونکہ آرو کے مقابل مان زیادہ سمجھدار تھا اپنی سمجھ کے مطابق صورت حال کی سنجیدگی بھانپ کر اسی تناظر میں اس نے بڑا مناسب جواب دیا تھا۔جس سے کہیں نہ کہیں عاشر کی ڈھارس بندھی۔۔

اور دونوں کی نگاہ بلاارادہ ایک دوسرے کی جانب اٹھی۔جہاں عاشر کی نگاہوں میں بلا کی کاٹ اور بے اعتباری تھی وہی رمشاء کی نگاہوں میں وضاحت کا ایک موقع دینے کی گزارش تھی۔جو عاشر کسی طور دینے کا روادار نہیں تھا۔۔

عاشر ای انسسٹ کچھ بھی خود اخذ کرنے سے پہلے میری بات سن لیں۔۔"بچوں کے خیال" سے وہ دبی آواز میں ملتجی ہوئی۔۔

خود سے اخذ تب کیا جاتا ہے جب کچھ چھپا ہو۔۔۔"وہ زہرخند لہجے میں بنا اس پر نظر ڈالے بولا۔"

"آپ میری با۔۔۔۔"

ارے !اکیسویں صدی کے شہنشاہ محمد جلال الدین اکبر صاحب !آج آپ کو ہو کیا گیا"

ہے۔آفس میں کوٹ بھول گئے،میرے گھر کے آگے گاڑی بھول گئے،آتے ہوئے مین گیٹ بند کرنا بھول گئے،چبوترے پر ان مظلوم شاپرز کو بھول گئے،کیا آج آپ بھولنا ڈے منا رہے ہیں۔۔۔؟"اندر کے تناؤ زدہ ماحول سے یکسر انجان سفیان اپنی دھن میں کہتا ہوا اندر داخل ہوا تھا۔

اور گھر میں ان کی حرکتوں پر نظر رکھنا بھول گیا۔۔؟ "وہ دانت پیستا اتنی ہی اونچی آواز میں بولا" جتنا کے رمشاء کی سماعت کو لہولہان کرے رمشاء نے تڑپ کر شاکی نظریں اٹھائی لیکن وہ نظر غلط اس پر ڈالنے کو روادار نہیں تھا۔۔

ویسے میں آپ کو بتادوں صاحب یہ عادت بالکل اچھی نہیں ہے۔بڑا نقصان اٹھانا پرسکتا"

ہے۔۔"سفیان قریب آکر مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔۔

متفق "!!اس کے ہاتھ سے اپنا کوٹ لیتا وہ بھینچے نقوش سنگ بڑبڑایا۔۔"

ارے "!!اور قبل اس کے کی سفیان کچھ کہتا لمبے لمبے ڈگ اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔"

بچے سفیان کے ہاتھ سے شاپرز لیکر ایک جانب دوڑے کیونکہ اس میں ان کے مطلب کی چیزیں تھی اب وہاں حق دق سفیان اور سنجیدہ مگر پریشان رمشاء ہی رہ گئے تھے۔۔۔

کچھ ہوا ہے کیا بھابی؟ ظلِ الٰہی کے تیور بالکل فیور میں نہیں تھے۔۔۔؟"فضا میں رقصاں" سنجیدگی کو بھانپتا وہ رمشاء کی طرف گھوما۔۔

انھیں ڈیڈی اور بچوں کی ملاقات کا معلوم ہوگیا وہ بھی اِن ڈیٹل۔۔"طویل سانس خارج کرتے" وہ دھپ سے وہیں صوفے پر گر سی گئی۔۔

اہ"!!سفیان کے شوق تاثرات سنجیدہ ہوئے۔"

پھر جوالا مکھی نے خوب شعلے اُگلے ہوں گے۔۔۔۔؟"توقف سے سفیان کی تشویش زدہ مگر" پریقین آواز اُبھری۔

"!!نہیں"

ہیں"!!سفیان کو جھٹکا لگا۔۔"

جی یہی تو مسئلہ ہے۔وہ میری ایک سننے کیلئے تیار ہی نہیں ہیں آرو سے سن کر مان سے" تصدیق نامہ لے لیا بس مجھے سیکنڈ کلاس سٹیزن کی طرح اگنور کردیا۔۔"وہ سخت کبیدہ ہورہی تھی۔

چند منٹ پہلے وہ اتنے اچھے موڈ میں تھا اس کے ساتھ اتنے اچھے سے پیش آرہا تھا اور اگلے ہی منٹ سارا منظر بدل گیا۔

کھٹی میٹھی چھیڑ چھاڑ سے پرکیف فضا اچانک ہی حبس و گھٹن سے بھر گئی،ان کہے جذبات کی دھیمی لہروں نے اشتعال انگیز سنامی کی شکل اختیار کرلیا۔ساعتوں کی سازش نے سہانے منظر کو سرد جنگ کی صورت میں ڈھال دیا۔۔نجانے کیوں ان کے خوشگوار لمحوں کی مدت بے حد مختصر ٹھہری تھی۔کچھ ساعت پہلے تک خوبصورت مہکتے جذبات سے آباد دل اب ازحد ملول و مضمحل تھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

"!کم اِن"

کیس فائل میں پورے انہماک کے ساتھ مصروف رمشاء نے ڈور ناک ہونے پر بنا سر اٹھائے ہی اجازت دیکر پینسل سے پوائنٹر کراس چیک کرنے لگی۔عموماً فراز ہی آفس آتا تھا اور فائل کافی رکھ یا لیجاتا۔۔

"!!ہائے"

حلاوت سے پُر خوشگوار آواز سماعت سے ٹکراتے ہی اپنے کام میں منہمک رمشاء کی انگلی میں متحرک پینسل سخت ناگواریت کے احساس سے تھمی۔

یہ شخص اگر دنیا کا آخری شخص ہوتا تب بھی وہ اس وقت اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔حسب عادت نچلا لب دانتوں میں دباکر تنفر دباتی وہ بنا توجہ دئے اپنے کام لگی رہی۔۔اسفندیار چلتا ہوا

آکر عین اس کے مقابل رکھی کرسی پر بے تکلفی سے نشستہ ہوا۔چند ساعت خاموشی کے نظر ہوئے پھر اس کی آواز گونجی۔۔

واہ !تیاری تو بڑی تگڑی چل رہی ہے وہ بھی ایک ایسے شخص کی فیور میں جس کی غیر ذمہ" داری کی وجہ سے تم نے اپنی زندگی کا عزیز ترین رشتہ کھو دیا۔۔بہت مہان ہویار تم۔۔۔۔بائی گاڈ "تمہاری اپنے پروفیشن کو لیکر اسی ڈیڈیکیشن کا میں ڈائی ہارٹ فین ہوں۔۔۔۔۔

وہ بے حد متاثر کن انداز میں بولا تو اب کہ ازحد ناپسندیدگی کے باوجود رمشاء کو سپاٹ نظریں اٹھانی پڑی۔

"ای نو اس کیس میں ہم رائیولز ہیں لیکن یہاں تو ہم دوست ہیں ناں یار اور۔۔۔"

"ایکسکیوزمی۔۔؟"

اس کا شہد ٹپکاتا بیان رمشاء تیزی سے کاٹتی ماتھے پر بل لیئے اپنی جگہ سیدھی ہوئی۔۔

دوست تم اور میرے۔۔؟جوکس اچھے کریک کرلیتے ہو۔۔۔ "استہزائیہ انداز میں دائیں بائیں سر" کو جنبش دیکر وہ اب سرسری سی نظر کمپیوٹر سکرین پر گھما رہی تھی۔فائلز اور پیپر بڑی سرعت سے اس نے بند کردئے تھے اس شخص کا کوئی دھرم ایمان نہیں تھا۔۔۔

پلیز رمشاء !میں گلٹی ہوں۔یکا یک اس کا لہجہ ندامت سے لبریز ملتجانہ ہوا رمشاء نے جھٹکے سر" اٹھایا۔جو کچھ میں نے انصر کے ساتھ کیا اس سب کیلئے میں شرمندہ ہوں، بٹ ٹرسٹ میں اس کے انتقال کے بعد میں نے اپنی نادانی میں کی گئی غلطیوں کو ریلائیز کیا ہے۔لیکن کبھی تم سے

،معذرت کرنے کی ہمت نہیں جٹا سکا

پر اب اس کے بچوں کو دیکھنے کے بعد میرا گلٹ بہت بڑھ گیا ہے۔آج بہت ہمت کر کے میں تمہارے پاس معافی مانگنے آیا ہوں اور۔۔۔"ٹیبل کی سطح پر دونوں ہاتھ جماکر نگاہ جھکائے وہ ندامت کی کامیاب اداکاری کرتا نجانے سازش کا کونسا جال لیکر آیا تھا۔۔

پی کر آئے ہو۔۔۔؟"ماتھے پر شکنوں کے جال لیئے دونوں ہاتھ کی انگلیوں کو باہم پیوست کر" سپاٹ ٹٹولتی نظریں اس کے مکار چہرے پر گاڑے وہ نہایت سنجیدگی سے مستفسر تھی۔۔

دیز ایز ناٹ فیئر رمشاء۔۔اگر کوئی شرمندہ ہے تو اسے معاف کیا جاتا ہے یا مہلت دی جاتی" ہے مذاق نہیں اڑایا جاتا اس کا۔۔۔؟"وہ مہذبانہ انداز میں شاکی ہوا تو رمشاء کے متنفر سوچوں کی آما جگہ دماغ میں کچھ اور تنفر کے شعلہ بھڑکے سازش کی بدبو پھیلی۔

اسکرپیٹ اچھی ہے ڈائیلاگ رائیٹرنگ پر بھی خاصی توجہ دی گئی ہے۔۔لیکن تمہارے ڈرامہ" کیلیئے میرے پاس فلحال بالکل بھی فضول وقت نہیں ہے۔۔"صفاچٹ جواب دیکر وہ واپس مونیٹر کی طرح متوجہ ہوئی۔۔

"یہ ڈرامہ نہیں ہے میں ایکچولی۔۔۔"

"اسٹاپ !جسٹ اسٹاپ دیس نان سینس۔۔"

اس کے ستی ساوتری والے احتجاج پر باوجود ضبط کے رمشاء کا دماغ بری طرح گھوما تھا وہ غصہ میں ٹیبل ہاتھ مارتی بھپر کر کھڑی ہوئی۔

میں جانتا ہوں تم ایسے ہی ری ایکٹ کرو گی اسی لیئے میں نے کبھی کوشش نہیں کی۔۔"وہ بنا" ہار مانے افسردگی سے کہتا مایوس کن تاثرات لیئے برابر کھڑا ہوا۔۔

ای سیڈ کٹ دا کریپ اسفندیار !اینڈ ڈونٹ فرگیٹ تم اسفندیار ہو۔۔اور میں رمشاء بختیاور صدیقی" جو تمہارے رمز رمز سے واقف ہے سو ڈونٹ ایون یو ڈیر مجھے مینیو پلیٹ کرنے کا تو سوچنا بھی مت۔۔۔"انگلی اٹھاکر وہ وارن کرتے انداز میں بولی لہجہ آگ آگ ہورہا تھا۔۔

رمشاء یہ سب کہنے کیلیئے میں نے بہت ہمت جٹائی ہے پلیز۔۔۔"وہ ڈھٹائی میں لاثانی ہنوز" کردار میں تھا۔

اسفندیار انف !!!مارے طیش کے اس کی آواز بلند ہوئی۔۔تم بھول گئے ہو شائد لیکن میری" "یاداشت سلامت ہے۔اسفندیار ہو تم جو نہ اپنے باپ کا نہ میرے باپ کا جو صرف "اپنے آپ کا ہے۔۔اگر واقعی کچھ بہت امپورٹنٹ کام تمہیں یہاں لیکر آیا تو بکو ورنہ دروازہ کھلا ہے دفع ہوجاؤ۔۔ "دونوں مٹھیوں کو سختی سے بھینچتے وہ بڑے ضبط سے بولی تو اس کا سرخ چہرے دیکھتے اسفندیار سر جھکا گیا۔

اور رمشاء تیز تیز سانس بھرتی اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔بلاشبہ اسفندیار ایک کامیاب اداکار تھا جو ناکامیاب ہوکر اب بھی کردار میں تھا۔وہ اگر اس کی مکاریوں سے واقف نہیں ہوتی تو ضرور قائل ہوجاتی۔

ویل میں تمہیں بتانے آیا تھا فرسٹ ہیرنگ کی ڈیٹ آگئی ہے۔جلد کمرہ عدالت میں ہم رو برو"

ہوں گے سو آل دی بیسٹ۔"ایک طویل سانس خارج کرکے وہ نرمی سے کسی مخلص روادار دوست کی طرح مسکرایا۔

رمشاء کوئی رسپونس دے بغیر آنکھوں میں دفع ہوجاؤ کی وارننگ لیئے سپاٹ تاثرات سنگ کھڑی رہی وہ واپسی کیلیئے بوجھل قدموں مڑگیا۔

ویسے ایک سوال پوچھوں اگر تم مائنڈ نہ کرو تو۔۔؟ "دو قدم لیکر اجازت طلب انداز میں وہ واپس" اس کا اعصابی تناؤ بڑھانے مڑا۔

تمہاری موجودگی تک میں مائنڈ کر رہی ہوں کیا تمہیں اندازہ نہیں ہے۔۔۔؟"سینے پر ہاتھ باندھتی" وہ بنا لگی پٹی کے پھنکاری۔۔

اوکے !بٹ کہنا چاہوں گا تم سچ میں بہت مہان ہو۔ورنہ اس زمانہ میں کون ایسی بہن ہوتی" ہے جو اپنے بھائی کے بچوں کیلیئے اپنی ریپوٹیشن داؤ پر لگادے۔۔ "وہ مدح سرائی کررہا تھا رمشاء کے ماتھے کے بل مزید گہرے ہوئے آج اسے یہ شخص سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

مطلب ایک عام سا مڈل کلاس آدمی جس کی زندگی سڑگل سے شروع ہوکر سڑگل پر ختم ہوتی" ہے جو معمولی سی سیلری کیلیئے پرائیوٹ جاب کرتا ہے جس کا کوئی بھروسہ نہیں صبح ہے شام نہیں۔۔اور دوسری طرف تمہاری ہائی پروفائل لائف سٹائل،انکل کا جو ہے سب تمہارا تو ہے ہی اس کے علاوہ تم خود بھی اتنی سکسیس ہو اپنے فیلڈ میں۔پھر بھی ان بچوں کیلیئے تم اتنا ایڈجسٹ کر رہی ہو۔۔رئیلی اپریشیبیٹ کیئے جانے کے قابل ہے تمہاری قربانیاں۔۔۔"وہ ازحد

متاثر کن تاثرات لیئے کہتا باضابطہ ہاتھ اٹھاکر تالی بجاتا حقیقتاً رمشاء کو پاگل لگا تھا۔۔

بہت شکریہ تم نے میری قربانیوں پر ریسرچ کیا اور انھیں محسوس کیا ہے اپریشئیٹ کیا اب"
تشریف کا ٹوکرا لیکر جاؤ۔۔"اس کی دماغ کی رگیں پھٹ رہی تھی اس سے مزید الجھنے سے بہتر تھا
کی دفع کرے اسے۔۔

یا تو اس مکار کی یہ بہت بڑی کوئی سازش ہے یا پھر ہیرنگ کی ڈیٹ نے اس کا دماغ کھسکا دیا"
ہے۔۔"اس کے نکلتے ہی وہ دھپ سے اپنی چیئر پر گری تھی۔۔

اسفندیار کا یہ عاجزی و انکساری سے لبریز نادم و پشیمان روپ حقیقتاً رمشاء کیلیئے ناقابل برداشت تھا۔مطلب مکاری و خباثت میں لاثانی اسفندیار صاحب شرمندہ تھے اس سے بڑا مضحکہ خیز اور کیا ہوگا۔وہ سر جھٹکتی واپس فائل پر جھک گئی۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

اس واقعہ کو کئی دن گزر چکے تھے۔عاشر اور اس کے بیچ سرد جنگ پوری کشیدگی سے جاری تھی۔بچوں کے سامنے طوہاّ و کرہاّ ہی سہی وہ چند ایک سوال کا دو تین لفظی جواب بڑی مشکل سے نارمل انداز میں دے دیتا تھا۔ورنہ تو نگاہ غلط ڈالنا گوارا نہ کرتا۔رمشاء بارہا وضاحت دینے کی کوشش کرچکی تھی لیکن عاشر کچھ سننے کو روادار نہیں تھا سو تھک کر وہ کوشش ترک کرچکی تھی۔اور پھر ہیئرنگ ڈیٹ مل جانے پر وہ خود بخود کیس میں مصروف ہوگئی۔

ہمیشہ کی طرح اس قدر وہ کیس فائل میں گم ہوچکی تھی کی ارد گرد تو کیا وقت کے گزرنے کا ہوش تک اسے نہیں تھا۔ٹیبل پر منتشر پیپرز پر اس کی نگاہیں گھوم رہی تھی اور پینسل نوٹ پیڈ پر

پوری مہارت و رفتار سے محو رقص تھی جب دروازہ آہستگی سے ناک ہوا۔مصروف سے انداز میں کم اِن کہتے اس کی توجہ کا مرکز ہنوز فائل تھی۔۔

"میم کیا آپ ابھی مزید ٹھہریں گی آفس میں۔۔؟"

کیا مطلب۔۔؟"بنا فائل سے نظر ہٹائے ہی اس کا دو لفظی سوال گونجا۔"

وہ میم ساڑھے چھ ہورہے ہیں۔۔اگر آپ کو کوئی کام نہیں تو میں جاؤں۔۔؟مطلب آپ مزید" ٹھہریں گی یہاں۔۔۔"وہ مودب سا تفصیلاً بولا۔

وہاٹ !ساڑھے چھ۔۔۔؟"وہ جھٹکے سے اپنی جگہ کھڑی ہوئی۔۔"

"!!جی"

اؤ مائی گاڈ "!!فراز کے جی پر اس نے گلاس وال سے باہر دیکھا جہاں شام کا سنہرا آنچل کافی حد تک گہرا ہوکر ہر شئے کو سبک روی سے اپنے لپیٹ میں لیئے جارہا تھا۔ہڑبڑا کر دکھتی گردن کو سہلاتی فائل بند کرکے وہ جلدی جلدی چیزیں سمیٹنے لگی۔۔

"میم کوئی کام۔؟"

"نہیں !کوئی کام نہیں ہے تم جاؤ۔۔اور بہت شکریہ احساس دلانے کیلیئے۔۔۔"

مینشن ناٹ۔۔"فراز چلا گیا۔"

"لیکن دونوں خرگوش ضرور مینشن کریں گے۔۔"

سکرین میں اپنی ناقدری پر رو رہے فون پر کئی مسڈ کالز دیکھ وہ زیر لب بڑبڑائی۔

کیس کی وجہ سے وہ بچوں پر توجہ نہیں دے پارہی تھی تضاد آج لیٹ ہوگئی تھی دونوں نے لازمی اس کا کورٹ مارشل کرنا تھا۔خاص کر آرو جو تین دن سے بختیاور صدیقی سے بات کرنے کیلیئے پریشان ہورہی تھی۔رمشاء کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا تھا صبح عاشر کے ساتھ نکلتی تھی شام عاشر کے ساتھ ہی گھر پہنچتی تھی۔اور آج اس کا جلد آنے کا وعدہ تھا جو وہ بری طرح توڑ چکی تھی۔

"معاف کردینا جانو۔۔۔"

فائلز بیگ میں ڈال کر کی اور گاگلز اٹھاتی وہ دروازے کی طرف دوڑنے کے انداز میں بڑھی تھی۔۔
ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

ارے !آپا بھائی آپ لوگ کب آئے بتایا ہی نہیں۔۔؟"ہاتھ میں معافی تلافی کیلیئے شاپرز اور" لبوں پر ڈھیروں مدلل وضاحت لیئے عجلت میں اندر داخل ہوئی رمشاء لاؤنج میں آپا ارشد بھائی لوگوں کو دیکھ خوشگوار حیرت میں گھری۔

اپنی جلد بازی میں وہ ان لوگوں کے تاثرات بالکل بھی نوٹس نہیں کرپائی تھی۔۔۔

آپ کہاں سب کو کچھ بتاتی ہیں۔۔؟"لہجے میں زہر ہلال سی کاٹ لیئے سرعت سے عاشر آپا" سے گلے ملنے آگے بڑھی رمشاء کی راہ میں مثل دیوار حائل ہوا۔

میں پہلے آپا سے مل لوں۔۔پھر آپ عدالت کھول لیجیئے گا؟"وہ لب بھینچ کر صلاح جو انداز میں" بولی۔۔

نہیں!۔۔"وہ بلا توقف قطعیت سے تردید کرتا مزید تن کر کھڑا ہوگیا۔"

لہجہ و انداز ایسا جارحانہ تھا کی رمشاء نے مزید ایک قدم آگے لینے کی کوشش بھی کی تو وہ دھکا دینے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔رمشاء دنگ سی رہ گئی۔۔

"دیکھیں آپ۔۔۔"

مزید کی چاہت نہیں ہے۔۔۔"خشک لبوں پر زبان پھیر وہ لب وا بھی نہیں کرپائی کی وہ" درشتگی سے قطع کلام کرگیا۔۔

آپ کا کامیاب ترین ڈرامہ ہم سب بہت اچھے سے دیکھ چکے ہیں۔اور آپ ایک منجھی ہوئی" اداکارہ ہیں یہ تسلیم کرنے میں بھی یہاں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ "دونوں بازو سینے پر باندھ کر اس کے حیران پریشان چہرے پر اپنی بہسم کرتی نگاہیں گاڑے وہ پُرتپش انداز میں طنز کی ایسی کاٹ لیئے گویا ہوا تھا کی رمشاء لمحے کیلیئے سن سی رہ گئی۔۔

پتا نہیں آپ کیا کہ رہے ہیں مجھے آپا سے ملنا ہے۔۔ "سر جھٹک کر وہ سائیڈ سے نکلنے لگی" لیکن وہ پھر سامنے آگیا۔

ایک بار پھر نہیں۔۔۔آپ نے آپا سے ہی بات کی تھی بلکہ شیشہ میں اتارا تھا انھیں جس وجہ" سے آپ یہاں کھڑی ہیں ورنہ میں آپ کو اپنے مکروہ ارادوں کے ساتھ اپنے گھر تو کیا اس محلے کی گلی میں تک قدم رکھنے نہیں دیتا۔۔۔"وہ تند لہجے میں پھنکارا۔

آپا نے بے بسی سے ارشد بھائی کو دیکھا۔ان دونوں کو اس طرح دیکھ ان کا دل زخم زخم ہورہا تھا۔۔

انف "!!!اس کے متنفر لہجے کی کاٹ سے رمشاء بلبلا اٹھی تھی۔جسٹ بیکاز میں اپنی پچھلی" حرکت کی وجہ سے گلٹی ہوں آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا مجھ سے اس لہجے میں بات کرنے کا۔۔"آپا لوگوں کی موجود کا لحاظ کر وہ کڑے ضبط سے کام لیتی نیچی مگر فہمائشی انداز میں بولی۔ جو غصہ و بے اعتباری میں شائد عاشر فراموش کر بیٹھا تھا جو خواہ مخواہ بات کا بتنگر بناکر معاملے کو طول ددئے جارہا تھا۔۔

میرے حقوق و اختیارات کو آپ باپ بیٹی نے ضرورت سے زیادہ انڈرریسٹمیٹ کرلیا" ہے۔۔لیکن پہلے بھی بتا چکا ہوں بات میرے بچوں پر آئے تو پھر میں کسی حدود و قیود کو خاطر میں نہیں لاتا۔۔۔۔۔"اس کے بلند طیش زدہ لب و لہجے سے زخمی شیر کی دہاڑ گونج رہی تھی۔۔۔

وہ بچے صرف آپ کے نہیں ہیں۔۔"رمشاء اس کے خواہ مخواہ کی دھاڑ سے زچ ہوئی۔۔" وہ بچے میرے ہیں صرف میرے۔۔۔انھیں کسی کو مکاری و عیاری سے حاصل کرنے نہیں" "دوں گا میں۔۔یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔۔۔

اس کے جتانے پر عاشر کی آنکھوں میں جنون خون بن کر اُترا تھا۔۔

عاشر آرام سے۔۔۔"آپا نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھنا چاہا جسے وہ طیش میں دوسرے ہی" پل جھٹک گیا۔۔

آج آپ بیچ میں نہیں بولیں گی آپا !!اس نے پلٹ کر باضابطہ انگلی اٹھاکر آپا کو وارن کیا تھا۔۔"

یہ جانتے ہوئے بھی کی یہ بختیاور صدیقی کی بیٹی ہیں ایک ایسے انا پرست گھمنڈی بے حس" شخص کی بیٹی جس نے ساری زندگی اپنے حلقہ میں سر اٹھاکر جینے والے میرے ابا کو اپنی انا کی تسکین کیلئے ذلیل و رسوا کر گھر میں بند ہوکر گھٹ گھٹ کر مرنے پر مجبور کردیا۔۔۔جس نے محض اپنی خودی کی سرخروئی کیلئے میری بہن کی آخری سانسوں میں اپنے نفرت کا زہر گھول دیا۔۔حد تو یہ کی اس کم ظرف انسان نے اپنے ہی بیٹے کی اولاد کو گندا خون کچڑے کا ڈھیر نجانے کیا کیا کہا فقط اس لیئے کی وہ میری بہن کی بطن سے پیدا ہوئے ہیں۔۔پھر بھی آپ کی بات اور اپنی تربیت کا پاس رکھتے میں نے انھیں عزت دی۔۔یہ فراموش کردیا کی انھوں نے مجھ سے شادی کس طرح دھوکہ و فریب کا گھٹیاں جال بن کر کیا انھیں اپنے گھر میں جگہ دی اپنے بچوں کے قریب "آنے دیا اپنے قریب آنے دیا اپنے دل میں۔۔۔۔

بھپرے ہوئے شیر کی مانند دھاڑتا یکا یک وہ رکا اور خون آشام چہرہ گھما کر ایک ترچھی نفرت آمیز نظر رمشاء پر ڈال کر یوں تنفر سے سر جھٹک گیا جیسی کوئی کراہیت آمیز شئے پر نظر پر گئی ہو اس کی دہاڑ سپاٹ تاثرات سنگ تحمل سے سن رہی رمشاء اس کی اس حرکت سے اندر تک کٹ کر رہ گئی۔لیکن چہرے سے کچھ عیاں نہ ہونے دیا۔

عاشر شانت ہوجاؤ ہاتھ جوڑتی میں تمہارے آگے۔۔۔"آپا نے روتے ہوئے باقاعدہ اس کے ہاتھ" جوڑ دئے تھے جسے وہ بے بسی سے اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام گیا۔

میں غلط نہیں تھا آپا۔۔دیکھ لیا ناں اپنے اندھا اعتبار کا نتیجہ۔۔اس لیئے کہتا تھا میں ان جیسے"

مطلب پرست سفاک لوگ اعتبار تو کیا ہماری نفرت کے لائق بھی نہیں ہوتے۔لیکن آپ نہیں مانی۔"

وہ نفرت کی انتہاء کو چھوتا ہوا زہر اُگل رہا تھا اور اس کا لفظ لفظ رمشاء کی دل میں انی کی طرح گڑھ کر اس کا دل چھلنی چھلنی کر رہا تھا۔لیکن باہر سے وہ بالکل شانت پگھلے ہوئے سیسہ کی مانند لفظ سماعت میں اُتارتی تیزاب سے تیز لہجے سے روح پر پڑتے چھالے کو اعزاز کی طرح سجارہی تھی۔۔

یہ خوبصورت پتھروں سے بنے محلوں میں رہنے والے خود غرض لوگ خود بھی پتھر ہوتے ہیں" آپا۔۔جذبات احساسات رشتے ان کیلئے کچھ نہیں ہوتے ان کیلئے ان کی "میں "سب کچھ ہوتی ہے۔۔جتنا خوبصورت اور کشادہ ان کا محل ہوتا ہے اتنی ہی بدصورت اور تنگ ان کے دل ان کی نیت ان کی فطرت ہوتی ہے۔اِن اونچے اونچے محلوں میں رہنے والے لوگوں کی ذہنیت کتنی پست ہوتی میں واقف تھا تبھی خلاف تھا لیکن آپ نہیں مانی۔۔ان جیسے لوگ کسی کے نہیں ہوتے "آپا اپنے آپ کے بھی نہیں۔۔۔۔۔

نہیں تھا اعتبار اس کو میری مخلصی پر

!!کھودیا اس نے مجھے آزماتے آزماتے

آپ کی سوچ بہت اونچی ہے۔۔۔۔"اس کے سادہ الفاظ گہری کھائی سے گونجے تھے جس میں" نہ احتجاج تھا نہ اعتراض نہ طنز نہ طنطنہ نہ شکوہ تھا نہ ملال۔۔

جسٹ شٹ اپ۔۔۔"اپنی اصلیت دکھاکر بھی اس کے مظلوم بننے پر عاشر پوری قوت سے" دہاڑا جس سے سوائے رمشاء کے آپا سمیت در و دیوار بھی پوری شدت سے کانپ اٹھے۔۔

آپا بے طرح سسکتی ہوئی ارشد بھائی کے شانے سے لگی ان کا ذہن ماؤف ہورہا تھا۔انھوں نے کیا سوچ کر کیا اور کیا ہوگیا انھیں کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا اب کیا کرے۔۔؟وہ جنھیں ایک ہفتہ قبل ساتھ رفتہ رفتہ قریب آتا دیکھ کر دل ہی دل نظر اتار کر مطمئن ہوکر گئیں تھی آج وہی دونوں مقابل تھے۔

ایک طرف آتش فشاں کا روپ دھارے سخت بدظن بد دل کبیدہ تنے عضلات غیظ و غضب گلال آنکھیں لیئے پوری دنیا تباہ کردینے کا جنون لیئے عاشر تھا دوسری طرف ضبطِ کمال سے کام لے رہی رمشاء جس کی ضبط سے سرخ آنکھوں میں غم و غصہ کی گہری پرچھائیاں تھی۔لیکن لب نجانے مصلحت کے کس دھاگے سے سلے ہوئے تھے جیسے قسم کھا لئے ہوں اپنا دفاع نہ کرنے کی دنیا کا دفاع کرتی تھی وہ لیکن اپنے دفاع کیلیئے وہ لب واکرنے کی روادار نہیں تھی کیوں۔۔۔؟

اس کی گہری خاموشی سے اب بھی انھیں یقین نہیں آرہا تھا کی اس نے انھیں دھوکہ دیا ہے۔لیکن ثبوت ایسا تھا کی جھٹلایا نہیں جاسکتا تھا۔اور اس تناظر میں عاشر اپنی جگہ حق بجانب تھا۔۔۔لیکن انھیں یوں دیکھ ان کا کلیجہ چھلنی ہورہا تھا۔عالم بے بسی یہ تھا کی وہ تماشہ دیکھنے کے سوا کچھ نہیں کرسکتی تھیں۔

اگر اتنے دن میں نے کچھ کہا نہیں آپ سے تو اس کا ہرگز بھی یہ مطلب نہیں ہے کی آپ" اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوجائیں گی۔پورے صدیقی خاندان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔۔۔کسی غلط فہمی میں مت رہیئے گا اتنا زور ہے عاشر حسن کے بازو میں کی عیار لوگوں کی عیاریوں کا توڑ کر سکے۔۔۔"وہ بھپڑے ہوئے دریا کی طرح زرہ زرہ کو اپنی دہشت سے وحشت زدہ کررہا تھا پر رمشاء لب بامہر بس اس کی آنکھوں میں اپنے لیئے نفرت کی انتہا کو دیکھ رہی تھی۔۔

!تیرے خلوص سے انکار تو نہیں لیکن

!میں کیا کروں میرا اعتبار ٹوٹ گیا۔۔۔

اپنے سازشوں کے جال میں اب اگر آپ نے میرے عزیزوں کو پھسانے کی جرات کی باخدا" پچھتانے کی مہلت تک نہیں دوں گا میں آپ کو۔۔اب تک آپ نے میری قوتِ برداشت دیکھا ہے اب آپ میری قوت ارادی دیکھیں۔۔۔ "جھٹکے سے اس کے پہلو میں جھول رہا ہاتھ اپنے گرم شعلے سی دہکتی ہتھیلی میں جارحانہ انداز میں جکڑ کر اس پر کچھ رکھتا اسی بے دردی سے جھٹک کر گردبار کی طرح ہر شئے کو اپنی ٹھوکر پر رکھتا وہ نکلتا چلا گیا۔

!میں حقیقتوں کی تسبیح بچپن سے پڑھتی رہی ہوں

!!مجھے خود سے بھی نہیں مجھے تم سے کیا توقع۔۔

پیچھے وہ کشکول اٹھائے بڑی امید سے آئے اس نامراد سائل کی طرح کھڑی تھی جسے بڑی سفاکیت سے دہتکار دیا جاتا ہے۔بلکہ اس لمحے وہ خود کو اس سائل سے بھی کئی گنا زیادہ کم مایہ بے حیمت

تصور کر رہی تھی۔۔

ہتھیلی پر دو خاکی لفافہ پڑے تھے جس پر اس کی سپاٹ نظروں کا تنفر زدہ ارتکاز ٹھہرا ہوا تھا۔۔ خالی الذہنی کے عالم میں دقت سے اپنے وجود کی بکھری قوتوں کو یکجاکر اس نے باری باری دونوں لفافوں کو کھول کر دیکھا تھا۔پھر اسی طرح دونوں لفافوں کو بند کر ایک طویل سانس فضا کے سپرد کرتی وہ بے جان قدموں کو سختی سے زمین پر جماتی بے طرح ارشد بھائی کے شانے سے لگی بین کر رہی آپا کے مقابل گرنے کے انداز میں گھٹنوں کے بل بیٹھی۔۔

تم نے ایسا کیوں کیا رمشاء۔۔۔؟"دکھ و تکلیف سے سرخ چہرہ اٹھاکر انھوں شاکی لہجے میں" پوچھا۔جواباً وہ ان کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنی پیشانی سے بڑے عقیدت مندانہ انداز میں لگا گئی۔۔۔

میں کوئی وضاحت کوئی صفائی کسی قسم کی دلیل یا ثبوت پیش نہیں کروں گی آپا۔۔۔کیونکہ یہ" ملزم "سے "مجرم "کے سفر کے مراحل ہیں۔ملزم جس کی سنوائی ہوتی ہے جس کو سنا جاتا" ہے۔۔اور میں مجرم ثابت ہوچکی ہوں۔۔اب یہ سب لایعنی ہے۔۔۔اس لیئے ابھی بس اتنا کہوں گی آپ ارشد بھائی کے ساتھ گھر جائیں۔۔اور بس اتنی تسلی رکھیں کی میں آپ کے بھائی کی زندگی میں اندھیرے کی وجہ نہیں بنوں گی۔میں اپنی زندگی کے واحد عزیز ترین رشتہ انصر بھائی کی قسم کھاتی ہوں۔آپ کے بھائی کے مطابق میں بے اعتبار، بے حس، مکار، عیار، مطلبی، خود غرض وغیرہ وغیرہ ہی صحیح لیکن اپنے مرے ہوئے بھائی کی جھوٹی قسم نہیں کھاؤں گی۔۔۔"ان کے

ہاتھ کا نرمی سے بوسہ لیکر وہ دونوں لفافہ کو مٹھی میں جکڑتی کھڑی ہوئی اور شکستہ قدموں ایک جانب بڑھ گئی۔

میں نے جس شاخ کو پھولوں سے سجایا تھا

میرے سینے میں اسی شاخ کا کانٹا اُترا

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

خالی پڑے ہیں آج میرے ہاتھ دیکھ لو

کوئی نہیں ہے آج میرے ساتھ دیکھ لو

میں جن کو دستیاب رہا قلب و جان سے

!وہ جاتے جاتے کہ گئے اوقات دیکھ لو

قریب ایک گھنٹہ شاور کے نیچے بے حس و حرکت کھڑا رہنے کے بعد اس کی ٹانگیں ہی نہیں جسم کے تمام تر اعضاء بالکل سُن منجمد ہوگئے تھے۔وہ گیلے بالوں سے ٹپکتے پانی کو تک خشک کرنے کی سکت خود میں ناکافی محسوس کرتی ہوئی بے بسی سے بیڈکراؤن سے ٹیک لگا گئی تھی۔گھنگھریالی لٹوں سے قطرہ قطرہ پانی ٹپک ٹپک کر اس کا شانہ سمیت کپڑے،تکیہ،بیڈ شیٹ بھگونے لگے لیکن اس کی خطرناک حدتک سپاٹ سرخی مائل آنکھوں میں اک صحرا اُترا ہوا تھا جیسے انھیں بددعا ملی ہوں بوند کیلئے ترسنے کی۔۔۔

وحشت میں لپٹی در و دیوار سے یاسیت کی زد میں آیا وقت سرکتا ہوا بے آواز گھنٹوں کا سفر طے کرگیا وہ خالی ذہن ویرانگی کی آما جگہ دل کے ساتھ اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی پھر بے جان ہاتھ میں حرکت ہوئی اور سرہانے پڑا وہ لفافہ ناگوار آواز کے ساتھ ایک بار پھر اس کی نگاہوں کے سامنے آیا دل میں کرب کی ایک لہرا اُٹھی خشک لب سے بےآواز سسکاری خارج ہوئی۔اور کورے ذہن کے پردے پر ایک منظر نے کروٹ لیا۔۔

ڈیڈ !پلیز خدارا سمجھنے کی کوشش کریں میں نے عاشر حسن سے اس لیئے شادی نہیں کی کی" میں ان سے ان بچوں کو چھین سکون۔۔۔۔"بختیاور صدیقی کی شرط پر وہ بے بسی کی عملی تفسیر بنی زچ ہوکر بولی۔

وہ اپنے آفس میں اچھا خاصہ مصروف تھی سرکھجانے کا اس کے پاس وقت نہیں تھا۔جب انھوں نے خود بچوں کے متعلق بات کرنے کیلیئے اسے آفس میں طلب کیا۔بالکل غیرمتوقع طور صرف بچوں سے ملے پندرہ سے بیس دن کے ناکافی عرصے میں ان کا خود اس موضوع پر بات کرنے کیلیئے طلب کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں تھا۔وہ بحر حیرت میں غوطہ سارے کام ویسے ہی چھوڑ کر سرپٹ ان کے آفس کی جانب بھاگی تھی۔

بچوں کی جانب اول روز سے ان کا جھکاؤ تھا لیکن یہ گلیشر اتنی جلدی پگھل جائے گا یہ اس کی توقعات بہت اُپر کی بات تھی۔۔خوشی و انبساط سے پھولے نہیں سماتی رمشاء ہوا کے گھوڑے پر سوار ان کے آفس پہنچی اور اس کے انگ انگ سے سرشاری عیاں تھی۔اگلے ہی پل ان کی

شرط سنتے ہی اس کا سارا جوش و ولولہ جھاک کی طرح بیٹھ گیا۔اور فکر و بے بسی روشن آنکھوں میں کھنکدار لہجے میں نمایاں ہوگئی۔

سمجھنے کی ضرورت تمہیں ہے مجھے نہیں۔۔"اس کے احتجاج پر وہ ناگواریت سے بولے۔میں" تمہاری ضد اور انصر کیلئے ان بچوں کو ایکسیپٹ کرنے کو تیار ہوں انھیں صدیقی فیملی کا سرنیم دینے کو تیار ہوں بپلکلی اینڈ لیگلی انھیں اپنا وارث انانس کرنے کیلئے بھی تیار ہوں۔یہ جانتے ہوئے بھی کی اس کا میرے برسوں سے بنائے امیج پر کس طرح کا اپیکٹ ہوگا پھر بھی میں رسک لینے کیلئے تیار ہوں۔۔۔اگر تم میری شرط مانوں اور اپنے جذبات میں لیئے اس سٹوپڈ ڈیسیژن کو ری کنسیڈر کرکے اس دو کوڑی کے ایمپلوئے کو اپنی لائف سے ککڈ آوٹ کرو تو۔۔۔"وہ لہجے میں ازلی نخوت و تحقیر کی آمیزیش لیئے دوٹوک انداز میں اپنے موقف پر ڈٹے تھے۔

دل بھلے ان بچوں کیلئے گداز ہوگیا تھا لیکن گردن میں خم دینا انھیں کسی طور گوارا نہیں تھا۔۔

ڈیڈ"!!عاشر کیلئے توہین آمیز الفاظ پر رمشاء کا چہرہ سرخ پرگیا تھا۔"

وہاٹ !میں نے کچھ غلط کہا ہے کیا۔۔"بیٹی کا رد عمل انھیں شدید ناگوار گزرا تھا۔ایز آ" ایکسپیرینسڈ جج اینڈ آل سو ایز آ یور فادر میں اچھی طرح جانتا ہوں تم نے یہ شادی ڈرامہ صرف مجھے بلیک میل کرنے کیلئے رچا تھا۔تاکہ کسی طرح تم مجھے ان بچوں کو ایکسیپٹ کرنے کیلئے کنوینس کرلو۔۔۔اب میں جب ایگری کررہا ہوں تو تمہارا یہ ان پریڈکٹیبل ری ایکشن میری سمجھ نہیں آرہا۔۔۔"

تنفر سے کندھے جھاڑتے کوفت بھری نظروں سے انھوں نے بیٹی کو دیکھا جو ہر معاملے ان ہی کی طرح نمبر ون تھی ان کے تابع تھی اور اب ایک معمولی سے آدمی کیلئے ان کے مقابل کھڑی ہونے سے بھی دریغ نہیں کر رہی تھی۔وہ سمجھ نہیں پارہے تھے ان کی پرفیکٹ بیٹی کی چوائس ایسی لو کلاس کیسے ہوسکتی ہے---

ای ریپیٹ ڈیڈ "!ضبط سے دونوں پنجے ٹیبل پر جماکر وہ طویل سانس کھینچ کر واپس بولی--"

میں نے یہ شادی عاشر حسن سے بچوں کو الگ کرنے کیلئے نہیں کی تھی۔میں اس شخص کی" زندگی میں بچوں کی اسپیشلی بچوں کی زندگی میں اس شخص کی امپورٹنس جانتی ہوں---میں نے پراپر ریسرچ کرکے سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ لیا تھا۔کوئی جذباتی یا لمحاتی فیصلہ نہیں تھا یہ--اینڈ ای ایگری کی یہ شادی آپ کو کنوینس کرنے کی ایک سٹریٹجی بھی تھی بٹ بعد میں اسے ختم کرنے جیسا نہ میں نے سوچا نہ میں سوچ سکتی ہوں--"ایک ایک لفظ پر زور زور دیتے اس نے نگاہ اٹھاکر انھیں نہیں دیکھا تھا لیکن چبھتی ناپسندیدہ نظر وہ خود پر محسوس کرسکتی تھی---

کیونکہ اگر صرف بچوں کا حصول مقصود ہوتا تو میں لائیر ہوں لاء اینڈ آڈرز اچھی طرح جانتا ہوں" "ایزیلی میں اس میٹر کو ٹیکل کرسکتی تھی۔اور رہی بات آپ کو بلیک میل کرنے کی تو ڈیڈ---

وہ سانس لینے کے توقف لیکر دائیں بائیں سرہلاتی ہولے سر مسکائی--

میں وہ ایک پریس کانفرنس بلاکر بچوں کا برتھ سرٹیکفٹ اور ڈی این اے رپورٹ دکھاکر ایزیلی" آپ کو انھیں پبلکی ایکسیپٹ کرنے پر مجبور کرسکتی تھی۔اور جتنا آپ کو اپنی امیج ریپوٹیشن عزیز

"ہے آپ ڈنائے کرنے کی حماقت کسی صورت نہک کرتے یہ ہم دونوں جانتے ہیں۔۔۔۔۔
نہایت ہی متحمل و مستحکم انداز میں ممکنہ پہلؤں میں روشنی ڈالتے آخر میں اس نے پریقین انداز میں لفظوں پر زور دیکر "آپ ہی کی بیٹی ہوں "جتایا تو بختیاور صدیقی لب بھینچ گئے کیونکہ رمشاء کی بات کی تردید وہ نہیں کرسکتے تھے۔۔

ڈیڈ !میرا مقصد آپ کو لیٹ ڈاؤن کرنا نہیں ہے۔۔"انھیں خاموش دیکھ وہ نرمی سے بولی بختیاور" صدیقی کی سپاٹ نظریں اپنے غرور کی جانب اٹھی۔۔۔

میں آپ کو مجبور کرکے ان بچوں کو آپ پر تھوپنا نہیں چاہتی تھی ڈیڈ !میں چاہتی ہوں آپ ان" کو ایکسیپٹ کریں دل سے ان کی اپنی زندگی میں حیثیت کو تسلیم کریں۔صدیقی مینشن کی در و دیوار سے آسیب کی طرح لپٹی ہم دونوں بھائی بہن کے ادھورے بچپن کی تشنگی و حسرتیں۔۔۔میں چاہتی تھی ان بچوں کی معصوم کھلکھلاہٹوں سے دھل جائے۔۔صدیقی مینشن کے کونے کونے میں ان کی آوازیں گونجے جس میں آپ کا قہقہہ شامل ہو،رٹائرمنٹ کے بعد ہر عام انسان کی طرح میں چاہتی ہوں آپ بھی وہ پل جئیں ڈیڈ جن پلوں کو ہمارے ساتھ جینے کیلئے آپ کے پاس کبھی وقت نہیں تھا۔۔۔"وہ لہجے میں تشنگی و حسرت کا عجب پرسوز امتزاج لیئے کھوئے کھوئے سے انداز میں بولی تو بختیاور صدیقی کا دل گداز ہونے لگا اس کے چہرے پر سوز و علم کی گہری پرچھائیاں دیکھ کر۔

لیکن "انا "تھی کی درمیان ہولے کی دیوار کی طرح کھڑی انھیں جھکنے نہیں دے رہی تھی۔۔۔

یہ تبھی پاسیبل ہے جب تم میری شرط مان لو۔۔"وہ دانستہ رمشاء کی جانب سے چہرہ موڑ کر" سنگدلی سے گویا ہوئے۔۔

اور آپ کی شرط ماننا میرے لیئے امپاسیبل ہے۔۔"موہوم سی امید کے ٹوٹنے پر وہ برجستہ خود" کو کمپوز کو دوٹوک ہوئی۔۔

اور میں یہ پاسیبل کر کے رہوں گا۔کیونکہ مزید میں تمہاری حماقت پر خاموش رہ کر تمہیں عقل" آنے کا انتظار کرتے ہوئے اپنے اور اپنے خاندان کی عزت کا تماشہ بننے نہیں دے سکتا۔۔۔"وہ اس کے صفاچٹ جواب سے بھپر گئے۔

"!ڈیڈ"

نو!!انھوں نے درشتگی سے اپنا ہاتھ اٹھایا۔تمہاری فرسٹ ہیئرنگ تک تمہارے پاس وقت ہے" اپنا مائنڈ سیٹ کرلو۔اس کے بعد میں ایک پریس کانفرنس بلاؤں گا اور اس میں یہ کلیئر کردوں گا کی انصر کی موت کوئی حادثہ نہیں بلکہ میرے دشموں کی سازش تھی اسی لیئے اب تک سیکورٹی ریزن کو دھیان میں رکھتے ہوئے ہم نے بچوں کو چھپا کر رکھا۔۔تمہاری شادی اور اتنے سال تمہارے ملک سے باہر رہنے والے معاملے کو بھی کسی طرح جوڑ توڑ کر ہم اپنے فیور میں کرلیں گے۔۔تھوڑی مشکل ہوگی لیکن مجھے امید ہے ہم میڈیا اور لوگوں کے سوالوں سے اوور کم کرسکتے ہیں"۔۔۔

اکڑی گردن کے ساتھ پیپر ویٹ رول کرتے ہوئے انھوں نے نہایت پرسکون انداز میں اپنا خود

غرضانہ فل پروف منصوبہ رمشاء کی گوش گزار کر حتمنی نظروں سے اسے دیکھا لیکن دوسرے ہی پل انھیں بے اختیار نگاہ چرانا پڑا اس کی آنکھوں میں گہرے دکھ و تاسف کی پرچھائیاں چھائی دیکھ۔۔۔

اور وہ شخص ڈیڈ۔۔جس نے اپنے منہ کا نوالا ان بچوں کے منہ میں ڈالا۔۔جس نے اپنے کریئر" پر ان بچوں کی عمدہ پرورش کو ترجیح دیا۔۔جس نے اپنے خوابوں کو ان بچوں کی چھوٹی چھوٹی خوشیوں پر نچھاور کردیا۔۔جس نے اپنے خونِ جگر سے شب و روز کی گردش بھلا کر ان بچوں کو سینے سے لگاکر سینچا وہ کہاں ہے آپ کے فل پروف پلان میں ڈیڈ۔۔۔۔؟"وہ سپاٹ سے انداز میں آج ان کی آنکھوں میں براہ راست اپنی متاسف نظریں گاڑے باز پرس کر رہی تھی۔

مخمل پر ٹاٹ کا پیوند نہیں ساجتا۔۔"سپاٹ انداز میں بولے۔"

مخمل اور ٹاٹ کا فیصلہ دولت نہیں دل کرتا ہے ڈیڈ !بھائی کے بعد بھابی کے ساتھ جو آپ کا" رویہ تھا اسے کیا غرض تھی بچوں کیلئے اپنی زندگی برباد کرنے کی۔ڈال دیتا وہ بھی انھیں کسی یتیم خانے میں۔ جتنی بدنامی ان کی ہوئی تھی اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو قطعاً آپ کے خون کو پرورش کرنے کا ظرف نہیں دکھاتا۔۔۔لیکن آج بھی وہ لوگوں کی باتیں سنتا ہے اور بچوں کے اپنے سینے میں چھپاتا ہے۔۔۔۔"وہ باقاعدہ جرح پر اُتر آئی تھی۔

ہاں !تو ٹھیک ہے۔۔ہم اس کا کریئر بنادیں گے۔۔ویسے بھی وہ ینگ ہے ابھی۔۔کسی سے" بھی شادی کرسکتا ہے۔۔اور عورت چاہے جس بھی کلاس کی ہی اتنا ظرف نہیں رکھتی کی کسی اور

کے بچے کو ایکسیپٹ کرے۔۔۔سو یہ سب اسی کے فیور میں ہے اگر وہ پریکٹل ہوکر سوچے تو۔۔۔اور رہی بات اس کے سائیکرفائزیز کی تو بختیاور صدیقی کسی کا احسان نہیں رکھتا اپنے سے کم حیثیت لوگوں کا تو بالکل بھی نہیں۔۔اسے اتنی دولت سے نواز دیا جائے گا کی اس کی سات نسلیں نہ کھا پائے۔۔۔۔"وہ زعمِ ہستی میں چور پستیوں میں اُترتے ہوئے ہمیشہ کی طرح خودغرضوں کی حدود سے تجاوز کرگئے۔۔

پلیز ڈیڈ "!!وہ کراہیت آمیز تاثرات لیئے ٹیبل پر ہاتھ مار کر کھڑی ہوئی۔اسے حقیقتاً اس لمحے" اپنے باپ کی سوچ پر افسوس نہیں شرمندگی ہورہی تھی۔۔

آپ رشتے جذبات احساسات کو نہیں مانتے آپ کے اندر یہ سب ناپید ہے یہی ایک بیٹی ہونے" کے ناطے میرے لیئے بہت تکلیف دہ ہے۔اس لیئے ہاتھ جوڑ رہی ہوں آپ کیلیئے اپنے اثر و سوخ دولت شہرت نام رتبہ سے ان انمول چیزوں کی بولی لگاکر خود کو بے ظرف اور پست ذہن ثابت کرکے ایک بیٹی کو اپنی ولدیت پر شرمندہ مت کریں۔۔"اس نے باقاعدہ ان کے آگے عاجزانہ انداز میں ہاتھ جوڑ دئے تھے۔

رمشاء"!!!وہ دہاڑتے ہوئے کھڑے ہوئے تھے۔تنفر و مشتعل سے ان کا پروقار چہرہ انگارے" کی مند دہک رہا تھا آنکھوں میں غیظ و غضب کی لالی در آئی تھی لیکن رمشاء کو ان سے ذرا خوف محسوس نہیں ہوا۔

سوری ڈیڈ !لیکن آپ ایک ایسے دولت مند غریب ہیں ڈیڈ جو عاشر حسن جیسے رشتوں کے امیر"

کے مقابل نظر تک نہیں آتا۔۔سو ای ریکویسٹ ڈیڈ۔۔ایک بار انہیں خریدنے کی کوشش کر کے آپ اس غیور شخص کی غیرت پر نشتر زنی کرچکے ہیں دوبارہ دہرا کر خود کو مزید چھوٹا مت کیجئے گا۔۔کیونکہ ایک غیرت مند کی غیرت خریدنا آپ کی اوقات سے باہر ہے۔۔۔۔۔"وہ شدید دکھ و کبیدگی سے کہتی وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی عاشر کیلئے ان کے الفاظ اور لہجے میں پنہاں تحقیر نے اس کے دل بڑا گہرا دکھ دیا تھا۔

وہ بختیاور صدیقی کو بچوں کے قریب ہوتا دیکھ مسرور تھی۔دوسری طرف عاشر حسن کیلئے ان کی نفرت نے اس کی نس نس میں زہر بھر دیا۔لیکن اسے یقین تھا ایک دن وہ بچوں کی طرح عاشر حسن کو بھی پورے عزت و احترام سے تسلیم کرلیں گے۔۔

اب ہاتھ میں موجود کسٹڈی کیس کا یہ نوٹس اس کے اپنے سنگدل باپ پر موجود موہوم سے یقین پر پڑا وہ طمانچہ تھا جس کی گونج تاحیات اس کی سماعت کو چھلنی کرنے والی تھی۔اس کے ڈیڈ نے اپنی انا و خودغرضی میں نہ پہلے کبھی حدود و قیود کو خاطر میں لایا تھا نہ لائیں گے فیصلہ ہوچکا تھا۔۔اور دوسرا لفافہ۔۔۔؟اس کی نگاہ دوسرے لفافہ پر گئی اور پورے جسم میں چونٹیاں سی دوڑنے لگی۔۔۔

اس نے نفرت سے اس لفافہ کو اٹھاکر سائیڈ دراز میں پھیکا اور درد سے پھٹتے سر کو تھامے بیڈ سے سر ٹکا گئی۔۔

مزید کچھ وقت خاموشی کے نظر ہوا باہر سے بچوں کی آوازیں بلند ہونے لگی.ان کی معصوم آواز

سماعتوں میں پڑتے ہی اس کا دل انھیں اپنے اندر بھینچ کر تپتے صحرا کی مانند جلتی روح کو راحت و سکون پہچانے کو مچل گیا تھا۔۔۔

لیکن ان کے ہمراہ وہ بدگماں بھی تھا جس کے سینے میں اس لمحے متاعِ حیات کو کھونے کا دکھ شعلے کی طرح بھڑک رہا تھا،جو بدگمانی و بے اعتباری کی اس انتہا پر کھڑا تھا کی رمشاء کا نام بھی شائد اس کے ضبط کی طنابیں توڑ دیتا اور بچوں کی موجودگی میں وہ ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی۔

جس ذہنی اذیت کا اس لمحے و شکار ہوگا مزید اپنا چہرہ دکھاکر اس کرب و اذیت کو وہ دوچند نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اپنی تکلیف میں اس کے متعلق سوچتی وہ اس لمحے ظالم مصلحت کی بیڑیوں میں اپنے ناتواں وجود کو بے رحمی سے یوں جکڑا ہوا محسوس کر رہی تھی جہاں حرکت کرنے کی سکت اس کے اندر مفقود تھی۔بچے اس کے متعلق پوچھ رہے تھے ساتھ ساتھ ہی اسے آوازیں بھی لگا رہے تھے دونوں کی دوڑنے کی آوازیں بھی آرہی تھی غالباً وہ اس کی گاڑی دیکھ کر اسے گھر میں تلاش کررہے تھے۔وہ کونے والے مہمانوں کیلئے مختص روم میں تھی جو بہت کم استعمال میں آتا تھا۔۔۔۔

وہ ویسے ہی کان لپیٹ کر انجان بنی بے سُدھ پڑی تھی۔اس کے تیزابی لہجے سے جھلسی روح کی آہ و بکا کو نظر انداز کئے وہ چاہتی تو ان اوس کے بوندوں سے اپنے زخموں کی دوا کرلیتی۔۔لیکن تکلیف میں وہ اکیلی نہیں تھی پھر وہ کیسے اپنے زخموں پر مرہم رکھ کر اسے تڑپنے دیتی۔۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

مان آرو سونے کیلئے کہا ہے ناں آپ لوگوں کو پھر فون میں کیا ہورہا ہے۔۔۔؟"وہ واش روم" سے نکلا تو دونوں کو فون میں سردئے گھسر پھسر کرتا دیکھ بگڑا۔

ماپا !مما کا فون کیوں آف ہے؟ مما ٹھیک تو ہے ناں۔۔۔؟ "اس کی کیفیت سے یکسر انجان آرو" رمشاء کی فکر میں افسردہ ہوئی۔

انھیں کیا ہونا ہے وہ تو جشن منا رہی ہوں گی اپنی کامیابی کا۔۔"وہ تنفر سے بڑبڑاتا مان کے" سائیڈ جہاں وہ سویا کرتی تھی وہاں گو تکیہ لگانے لگا۔

ماپا آپ نے مما کو ڈانٹا۔۔۔؟"اس کے سخت تیوڑ دیکھ مان نے استفامیہ انداز میں آنکھیں" سکیڑے تو عاشر کا تکیہ رکھتا ہاتھ لحظے بھر کیلئے ہوا میں معلق رہ گیا۔۔

ماپا آپ مما سے غصہ ہو۔۔۔؟"مان کے دیکھا دیکھی آرو بھی کھسک آئی۔"

کیا فضول سوال لیکر بیٹھ گئے ہو دونوں اور مجھے کیا غرض ہے آپ کی عزیز از جان مما کو ڈانٹنے" یا غصہ ہونے کی۔۔"وہ ان کی فکر پر برہم ہوا۔

جواباً دونوں بھائی بہن اس بلاوجہ کی ڈانٹ پر احتجاجاً غبارے جیسے گال پھلاکر پیچھے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے گود میں کشن لیکر ناراضگی سے عاشر کی جانب سے آنکھیں پھیر گئے یہ ان کے خاموش احتجاج کا مشترکہ انداز تھا۔

سخت افسردہ اور ذہنی ہیجان کا شکار ہونے کے باوجود عاشر ہمہ وقت ایک دوسرے کے خلاف محاذ کھڑا رکھنے والے پدیوں کی اتحادی احتجاج پر بے ساختہ یاسیت سے مسکرادیا۔۔

یہ بچے اس کی زندگی تھے رگوں میں بہتے خون کی مانند، جینے کیلئے لازم ملزم ایکسیجن، ان کی ہنسی ان کی باتیں ان کا معصوم چہرہ ان کی شرارتیں ان کی تکرار اس کی زندگی کی ضامن تھے اس کے ہر درد ہر غم ہر تکلیف کی یہ دونوں دوا تھے ان کا احساس اس کیلئے زندگی کا احساس تھا۔۔

وہ آرو کے جانب بھی احتیاطی بندھ باندھ کر نائٹ بلب آن کر کے آکر درمیان میں اپنی جگہ آیا دونوں پر کمفرٹر درست کر کے قصداً اپنی جگہ دراز ہوتے گلا کھنکارا جس پر دونوں "ہونہ "کرتے ذرا اور آگے کھسک گئے مطلب آپ کی مجال آپ ہمیں منائے بغیر دراز ہوگئے۔

سوجاؤ میرے خرگوشوں چمکاڈر کی نسل سے نہیں ہو۔۔۔ "عاشر نے زبردستی دونوں کو کھینچ کر" بازو میں سمیٹا۔جواباً دونوں ناراضگی کا علم بلند کئے مچلنے لگے۔۔

اچھا بھئی !اچھا۔۔میری سوری میرے باپ کی سوری میرے اگلی پچھلی سات نسلوں کی توبہ جو" آئندہ میں تم لوگوں کی شان میں گستاخی کرجاؤں۔۔۔"دونوں کی مستقل مزاحمت پر عاشر کو زچ ہوکر سرینڈر کرنا پڑا۔معذرت نامہ ملتے ہی دونوں کا احتجاج فی الفور ترک ہوا۔۔

شرم نہیں آتی دونوں کو یوں مجھ سے معافی منگواتے ہوئے۔۔"عاشر نے دونوں چالاک" خرگوشوں کو گھورا۔جو اب اچھی طرح اس کے گرد اپنے چھوٹے چھوٹے بازو پھیلا چکے تھے۔۔

آپ نے ہمیں ڈانٹا تھا۔۔۔"مان نے نروٹھے پن سے ناقابل معافی جرم یاد کروایا۔"

اور بتایا بھی نہیں مما کہاں ہیں۔۔۔؟"آرو صاحبہ نے بھی سر اٹھاکر ناک چڑھاتے ایک اور" سنگین جرم اس کے کھاتے میں ڈالا۔

وہ کام کے سلسلے میں شائد کہیں گئی ہیں آجائیں گی۔ "وہ باوجود بدل ہونے کے بچوں کو اس" سے متنفر نہ کرسکا۔

اؤ !!مجھے لگا مما ہمیں چھوڑ کر چلی گئیں۔۔"مان کی آواز میں بشاشیت لوٹی۔۔"

اور تمہیں ایسا کیوں لگا۔۔؟"احتیاط سے آرو کے بال پونی سے آزاد کرتے عاشر نے اس کے" پرسکون سانس خارج کرنے پر چونک کر پوچھا۔

آپ اپ سیٹ ہو ناں اس لیئے۔"مان جھٹ بولا عاشر کے حرکت کرتے ہاتھ تھمے۔"

میرے اپ سیٹ ہونے سے آپ کی مما کا کیا تعلق۔۔؟"وہ نجانے کیوں کریدنے لگا تھا۔"

میرے فرینڈ شامی کے پاپا بھی اپ سیٹ تھے انھوں نے اس کی مما کو ڈانٹ دیا اس کی مما" اسے چھوڑ کر چلی گئی کل وہ گندے ساکس پہن کر اسکول آیا تھا کلاس میں سب بچوں نے اسے بہت چڑایا۔۔اور وہ رویا بھی۔پھر اس نے ٹیچر کو بتایا اس کی مما گھر پر نہیں ہے وہ اپنی پھوپی کے گھر سے آیا ہے۔۔ٹیچر نے سب کو ڈانٹا۔میں گُڈ بوائے ہوں ناں میں نے اسے نہیں چڑایا تھا وہ فرینڈ ہے۔۔!آپ بھی اپ سیٹ تھے آپ ہمیں ممانی کے پاس لینے بھی نہیں آئے "تو مان کو لگا ہماری مما بھی ہمیں چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

وہ عاشر کی چوڑے سینے پر آڑی ترچھی لکیریں کھینچتا معصومیت سے اپنی ذہنی اڑان کے مطابق بول رہا تھا اور عاشر کو اپنا ذہن ماؤف ہوتا محسوس ہورہا تھا۔۔

ہمیں لگتا ہے بچے نادان ہوتے ہیں وہ کچھ محسوس نہیں کرتے درحقیقت جو ان کی معصوم حس

محسوس کرتی ہے جو ان کا ذہن سوچتا ہے وہ ہم تصور بھی نہیں کرسکتے۔والدین کی ناچاکی یا ان کی ہم آہنگی سے گھر میں رونما ہونے والی فضا بچوں کی ذہن پر گہرا اثر چھوڑتی ہے جو ان کی بنتی شخصیت کی کلید ہوتی ہے۔۔

"ماپا نے تو آپ کا یونی فارم استلی کل دیا ہے ناں مان ایاّ اور ساکس بھی دھو دئے ہیں اور اب وہ اپ سیٹ بھی نہیں ہیں آپ کو کوئی نہیں چڑائے گا اگر چڑائے تو ان سے کہنا ہماری مما لایل ہے۔۔ہے ناں ماپا۔۔؟"

آرو اپنی سمجھ کے مطابق پرجوش انداز میں بولی تو عاشر ہوش میں آیا۔۔

"بب۔۔بالکل۔۔بلکہ میں اس سنڈے آپ کو ایک اور نیا یونی فارم دلوا دوں گا۔۔لیکن فضول نہیں سوچتے آپ کی مما کہیں نہیں گئی ہیں۔۔سب ٹھیک ہے میں اپ سیٹ بھی نہیں ہوں۔۔۔بس آج آفس سے لیٹ ہوگیا تھا۔۔۔"دونوں کو اپنے اندر بھینچتے وہ مضبوط لہجے میں بولا تو وہ مطمئن سے اس کی گردن میں چہرہ چھپا گئے۔

اور وہ جلتے سینے میں اپنی متاع حیات کو چھپاکر بھی راحت کی جگہ گھٹن محسوس کرنے لگا تھا۔آنے والے دنوں میں نجانے بچوں کی کیا ذہنی حالت ہوگی۔۔

"میں تو آپ لوگوں کی راہوں میں کبھی آیا بھی نہیں تھا پھر بھی فقط اپنی انا کی تسکین کیلئے میری زندگی میں زہر گھول کر میرے بچوں کی معصوم ذہن کو آلود کرنے کی سازش رچ کر اچھا نہیں کیا آپ نے۔۔۔"وہ جلتی آنکھیں میچ کر سخت کبیدگی سے تصور میں رمشاء سے مخاطب تھا۔۔

قریب چار بجے اسے وہ دو خاکی لفافہ موصول ہوئے تھے جس میں درج متن کا مدعا اس کا پورا وجود ہوا میں معلق کرگیا تھا۔کرب و اذیت کی بحر بیکراں نے پھر رفتہ رفتہ آتش فشانی اشتعال کا روپ دھار لیا جس میں اس فریبی لڑکی کو جلا کر راکھ کرنے کا خطرناک عزم لیئے وہ آفس سے نکلا تھا۔

اتفاق سے اسی وقت آپا کی کال موصول ہوئی جواباً اپنے خدشہ کی تصدیق اور ان کے غلط اعتبار کے نتیجہ پر اس نے پہلی بار آپا سے بدلحاظی سے بات کرتے ہوئے انھیں بے تہکان سنایا تھا۔ پھر اس کے خطرناک عزائم جان کر آپا نے بڑی منت سماجت کرکے اسے سیدھا گھر جانے کیلیئے منایا تھا اور کچھ دیر میں آپا بھی ارشد بھائی کے ہمراہ مجرم بنی چلی آئیں۔وہ لمحہ بہ لمحہ اشتعال کی آگ میں جلتا رہا اور وہ محترمہ اس کی پوری دنیا اُلٹ کر اطمینان سے گھر میں داخل ہوئی پھر اس نے بھی لحاظ نہ کیا تھا اپنے اندر اُبلتے نفرت کے لاؤں کو پوری شدت سے اس کے اُپر انڈلنے میں اور پوری امید تھی جواباً وہ بھی ڈھیٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو بدو اپنی کمینگی دکھائے گی لیکن اس کی خاموشی نے مزید اسے مشتعل کردیا تھا مطلب محترمہ اپنا پردہ فاش ہوجانے پر بھی پارسائی کا نقاب اُتارنے کی رودار نہیں تھی۔۔۔

اور اب جب چٹختے اعصاب کو یکجاکر وہ واپس آیا تو اس کی گاڑی ہنوز اسی جگہ پارک دیکھ واپس آنکھوں میں خون اُترا لیکن گھر میں وہ موجود نہیں تھی بچے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پریشان ہوگئے تھے اس سے بھی سوالات کیئے جواب میں اس نے ضبط سے نفی میں سرہلا کر فقط لاعلمی کا اظہار کیا اس دلبرا فریبی کا نام لبوں پر لانا اب اس کیلیئے نس نس میں زہر بھرنے جیسا تھا۔۔

عداوت کی گھڑیوں میں چپکے سے جو اعتبارِ الفت کی ننھی کونپلیاں ابھی پوری طرح پھوٹی بھی نہیں تھی اس کے دھوکہ کے کاری وار نے سب جلا کر راکھ کردیا تھا۔وہ جو سانسوں میں ابھی پوری طرح مہکی بھی نہیں تھی اپنی اصلیت دکھاکر رگ و پے میں زہر بھر گئی تھی۔وہ خود سے بھی نالاں تھا شرطِ اعتبار سے منکر ہوکر نادانست میں آخر کیوں وہ اس فریبی ساحرہ کی سحر میں گرفتار ہوکر اسے اپنے اعتبار کو تار تار کرنے کے موقع دے بیٹھا۔۔

اگر اپنے کریئر کا کوئی کیس نہ ہارنے کا نایاب اعزاز اپنے نام رکھنے والی ایڈوکیٹ رمشاء بختیاور" صدیقی کو لگتا ہے کی مجھے کرب و اذیت کے جہنم میں ڈھکیل کر وہ جیت گئی تو یہ اس کی سب سے بڑی ہار ہے۔۔۔"باری باری نیند کی دیوی کی آغوش میں ہر فکر و غم سے آزاد سوچکے بچوں کی نرم پیشانی چومتا وہ زہر خند انداز میں غرایا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

رات نجانے کب جلتی بے رنگ آنکھوں پر نیند کی دیوی نے دستِ مسیحائی رکھا تھا۔گہری نیند نے سے تھکا ماندہ دماغ،پژمردہ دل کافی حد تک بہتر محسوس کر رہا تھا۔

وہ کسملندی سے اٹھ کر خود کو گھسیٹتی ہوئی آئینہ کے مقابل آکھڑی ہوئی۔

ڈھیلی سی شرٹ اور ٹراؤزر میں اس کا یاسیت میں ڈوبا سراپا جھول رہا تھا،بکھرے بال سوز و ملال سے گلال آنکھیں،پپڑی زدہ باہم پیوست لب،کملایا ہوا بے تاثر چہرہ جہاں نہ غم کا نشاں تھا نہ غصہ کا بالکل سپاٹ تھا۔

نگاہ اٹھاکر آئینہ میں اپنا سراپا دیکھتے ہوئے وہ آج پہلی بار اپنے ضبط کمال کی قائل ہوئی تھی اسے

فخر محسوس ہوا تھا اپنی قوتِ برداشت پر جو اس بدگمان کی سنگ برستاتے لہجے سے ریزہ ریزہ ہوکر بھی بظاہر تنی کھڑی،اس کے زہر ہلال سے لفظوں کی کاٹ سے نس نس میں زہر بھر کر بھی لبوں سے آہ خارج نہ ہونے دی، اس کی نفرت کی انتہا کو دیکھ کر بھی خشک آنکھوں کو سیراب نہ ہونے دیا۔

پرسوں کورٹ میں ہیرنگ تھی وہ تیار ہوکر باہر آئی گھر کا ہر گوشہ صبح کے ملگجے سے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔نگاہ اس کے خواب گاہ کے مقفل دروازے کی طرف اٹھی جو شائد اب ہمیشہ کیلئے اس کیلئے بند ہوچکا تھا۔دل سے ہوک سی اٹھی۔۔اندر ایک مکمل منظر ماحول کی خوبصورتی بڑھا رہا ہوگا۔۔کیا عاشر حسن کو نیند آئی ہوگی۔۔۔؟دماغ نے بڑا مشکل اور تکلیف دہ سوال کیا تھا اس تکلیف کی شدت پر نچلا لب دانتوں میں دباکر مڑی اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔

گاڑی گھر سے نکالتے ہوئے فراز کو بختیاور صدیقی کے متعلق معلوم کرنے کیلئے رابطہ کیا تو معلوم ہوا وہ رات ہی کسی آفیشل کام کی وجہ سے شہر سے باہر گئے ہیں۔

آفس پہنچے تک آٹھ بج چکے تھے مگر پوری بلڈنگ ہنوز گہرے سنناٹے ڈوبی ہوئی تھی بالکل اس کے وجود کی طرح۔۔ویران راہداری خاموش در و دیوار سے گزرتی ہوئی وہ وحشت میں ڈوبی آفس میں آکر اپنی چیئر پر ڈھے سی گئی تھی۔۔

پھر منتشر ذہن شکستہ اعصاب کو یکجاکر وہ کام میں ذہن بٹانے کی جد و جہد کرنے لگی جس میں وہ کافی تگ و دو کے بعد ہی صحیح کامیاب ہوگئی تھی۔۔

خشک لبوں کو پانی کا قطرہ تک نصیب نا کرکے مستقل اپنے آپ کو تھکا کر نجانے کس ناقابل معافی خطاء کا بدلہ لیتے ہوئے ہوئے اسے صبح سے دوپہر ہوگئی تھی۔۔۔

جب بچوں کے خیال سے وہ ریسٹ واچ پر وقت دیکھتی بکھری چیزیں احتیاط سے سمیٹ کھڑی ہوئی رات اس کا فون بیٹری ڈاؤن ہونے کی وجہ سے خود ہی آف ہوگیا تھا۔ لیکن قبل اس کے کی بچوں کے معصوم سوچوں میں شگاف پڑے اسے انھیں اعتماد میں لینا تھا۔۔اسی لیئے وہ بیکری سے دونوں کی پسندیدہ چیزیں لیکر پہلے مان کے اسکول گئی اور توقع کے مطابق مان کو سمجھانے میں اسے زیادہ تگ و دو کرنی نہیں پڑی تھی وہ چند ایک سمجھدارانہ سوالوں کے بعد سمجھ گیا تھا۔

البتہ آرو نے اسے ناکو چنے چبوا دئے تھے،اسے مطمئن کرنے میں کی وہ کل ایمرجنسی میں شہر سے باہر گی تھی آج پھر جانا ہے اسے خاصی دقت پیش آئی تھی۔کیونکہ ایک تو وہ تھی بڑی ڈرامہ کوئین دوسرا اس کے ہر سوال میں چار الگ نہایت پیچیدہ سوالیہ نشان ہوتے تھے۔۔ عام بچے کیا،کیوں،کیسے۔پوچھتے ہیں آرو صاحبہ کے سوال میں اگر یہ ایسا ہوا تو ایسا کیوں نہیں ہوا؟ اگر یہ اس طرح تھا تو اس طرح ہوسکتا ہے؟ جیسے جملوں کی بہتات سے ٹھیک ٹھاک ذہنی کثرت ہوجاتی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

چلے جانے کی عُجلت میں

....دِلوں پر جو گُزرتی ہے

مُسافِر کب سمجھتے ہیں

اُنہیں احساس کب ہوتا ہے

زادِ رہ سمیٹیں تو کسی کا

..... دل سِمٹتا ہے

...رَگوں میں خُون جَمتا ہے

کسی کے الوداعی ہاتھ ہِلتے ہیں

مگر دل ڈوب جاتا ہے

مگر جانے کی عُجلت میں مُسافِر

!!!!!کب سمجھتے ہیں

لاکھ سرزنش کے باوجود اس کی نگاہیں گاہے بگاہے وال کلاک کی جانب اٹھ رہی تھی جہاں گھڑی کا کانٹا سبک روی سے نو کا ہندسہ عبور کرکے دس کا ہندسہ نگلنے کی فراق میں دوڑ رہا تھا۔لیکن اس کا کوئی پتا نہیں تھا۔صبح صحن سے گاڑی غائب دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا رات اس نے یہیں گزاری ہے۔

اگر کل رات وہ یہاں تھی تو آج ابھی تک کیوں نہیں آئیں----؟"سہمے دل نے فکرمندی" سے سرگوشی کی--

وہ آئے یا بھاڑ میں جائے کسی دھوکہ باز فریبی انسان سے میرا کوئی واسطہ نہیں ہے۔۔"اعصابی" تناؤ کا شکار دماغ پھنکارا۔وحشت زدہ دل چپ کی بکل مار کے کونے میں بیٹھ گیا۔

وہ پیشانی سہلاتا پہلو میں اس کے لیپ ٹاپ میں مزے سے کوئی کارٹون مووی دیکھ رہے بچوں کو دیکھنے لگا جنھوں نے آج اب تک اس سے رمشاء کے متعلق کچھ نہیں پوچھا تھا۔اگر پوچھ لیا تو وہ کیا جواب دے گا۔۔

ان کے معصوم خدشات کا کس طرح دفاع کرے گا۔انھیں فکر میں ڈوبا وہ سلگتی کنپٹی سہلاتا ہوا جلتی آنکھیں موند گیا۔۔

کیا وہ چلی گئی۔۔؟"ہراساں دل نے پھر سے جسارت کی۔"

ظاہر ہے اسے اپنا مقصد مل چکا ہے۔بچوں کے قریب رہ کر انھیں اپنا عادی بنا چکی ہے" انھیں بختیاور صدیقی کے قریب کرچکی ہے اب وہ یہاں تمہارے چند مرلے کے مکان میں کیوں خوار ہوگی۔اپنے عالی شان محل میں اپنی جیت کا جشن منا رہی ہوگی۔۔"دماغ نے زہرخند انداز میں دل کو تمسخرانہ جتایا۔

لیکن اتنے عرصے میں اس کی خود اعتمادی سے روشن آنکھیں،اس کا حلاوت سے پر لہجہ،اس کا" ایک ایک انداز سے کبھی لگا تو نہیں کی وہ یہ سب سازش کے تحت مجبوری میں کر رہی ہے۔پھر دھوکہ دینے والے کہاں نگاہ ملانے کی ہمت رکھتے ہیں جبکہ وہ جب بھی بات کرتی تو آنکھوں کو لمحے کیلئے نہیں جھکاتی تھی۔اس کی بے خوف آنکھوں میں کبھی کسی راز کے عیاں ہوجانے کا

خوف تو نظر نہ آیا۔۔"دل دبے انداز میں اس کا طرفدار ہوا۔

ہونہہ !مکار لوگ مکاری کے ہر داؤ سے واقف ہوتے ہیں۔۔۔ "دماغ تنفر سے ہنکار بھر کر بولا"

تو اب کے دل اپنا سا منہ لیکر رہ گیا۔

کیا ہوا ماپا ہیڈ ڈیک ہورہا ہے۔۔؟"دو نرم ٹھنڈے ہاتھ کنپٹی پر آنے کے ساتھ متفکر سی"

معصومانہ آواز سماعت میں پڑی عاشر نے دقت سے مسکراتے ہوئے دکھتی آنکھوں کو کھولتے نفی میں سرہلایا۔

آرو آپ کا سردبا دیتی ہے آپ لیٹ جاؤ اور مان ایاّآپ ماپا کیلئے ٹیبلیٹ لے آؤ مما نے کہا تھا"

ناں ماپا کا خیال رکھنا ہے۔۔"عاشر کا مضبوط بازو نازک گرفت میں لیکر اسے لٹانے کی کوشش کرتی دادی اماں مان سے بھی مخاطب تھی جبکہ دراز ہوتا ہوا عاشر "مما نے کہا "تھا پر اٹکا۔اور مان سرہلاتا ہوا روم سے باہر نکل گیا۔

"مما کی کال آئی تھی۔۔۔؟"

نہیں !مما خود آئی تھی۔۔"اس کی پیشانی پر ہلکے دباؤ ڈالتی آرو سرنفی میں ہلاکر بولی۔۔"

"خود آئی تھی۔۔۔؟"

جی !آج آرو جب ممانی کے پاس تھی تب مما آرو کی فیوریٹ کوکیز لیکر سوری کرنے آئی"

تھی۔انھوں نے پلومیس بلیک کیا تھا ناں۔۔"وہ آنکھیں مٹکاکر تفاخر سے بولی کی دیکھو مابدولت کی اہمیت لوگ معذرت کرنے چل کر آتے ہیں خدمت میں۔۔

پھر۔۔۔؟"اندر سے از سر نو اٹھتے اشتعال کو دباتے پوچھا۔متنفر ذہن کو پورا یقین تھا اس نے"
بچوں کو اپنے اور بختیاور صدیقی کی طرف مائل کرنے کیلیئے انھیں چکنی چپڑی باتوں میں لگایا ہوگا۔
پھر مما نے آرو کو منایا۔۔اور سوری کیا۔۔اور کہا آرو بڑی اور اسمالٹ بچی اس کو ماپا اور مان ایاّ کا"
اتنا سارا خیال لکھنا ہے۔۔اور ماپا کو پلیشان نہیں کلنا ہے۔۔وہ کام ختم کل کے جلدی آجائیں
گی۔۔۔آرو نے بھی مما سے پلومس کیا ہے اب وہ آپ کا خیال لکھے گی۔۔آپ آنکھیں بند کل
لو۔۔"تفصیلاً اپنی مما کے ہدایت نامہ پر روشنی ڈالتے ہوئے آخر میں وہ اترائی پھر حکمیہ انداز میں
کہتی عاشر کی آنکھوں میں دونوں ہتھیلی رکھ گئی۔۔
آرو کی نرم ٹھنڈی ہتھیلیوں نے جلتے پپوٹوں پر اوس کی بوندوں کی مانند راحت و سکون بخشا
تھا۔۔لیکن ذہن میں جھکڑ شروع ہوگئی تھی اس نے کیونکر آرو سے ایسا کہا یقیناً مان کو اس نے
اپنے فیور میں لیا ہوگا آخر وہ آرو سے زیادہ سمجھدار ہے۔
ماپا اگر آپ کو سر درد ہے تو یہ ٹیبلیٹ لو اور اگر باڈی پین ہے تو یہ۔۔لیکن دودھ بھی لینا"
ہے۔۔"وہ تنفر زدہ سوچوں کی جال میں الجھا تھا جب مان کی آواز پر آنکھیں کھولی۔۔
وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں بامشکل ٹرے لیئے کھڑا تھا جس میں دودھ گرا ہوا تھا اور
ٹیبلیٹ بھی اسی دودھ میں نہا رہا تھا۔۔عاشر کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔
میں بالکل ٹھیک ہوں بچوں آپ لوگوں کو یہ سب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔"پیشانی سے"
آرو کا ننھا ہاتھ ہٹاکر مان کے ہاتھ سے ٹرے سائیڈ پر رکھتا وہ نرمی سے بولا۔

آپ یہ لے لیں۔۔"مان دودھ کا گلاس اٹھاکر بولا۔"

یہ ٹیبلیٹس تم خود سے لیکر آئے ہو۔۔؟"سر درد اور باڈی پین کی ٹیبلیٹ دیکھ عاشر کو حیرانگی" ہوئی۔۔

ہمم !!بٹ بتایا مما نے آپ لے لو گے تو ٹھیک ہوجاؤ گے۔ "رمشاء کی سرزنش بھلا کر تسلی" کیلئے اس نے فوراً حوالہ دیا تھا۔

مما نے۔۔؟"عاشر چونکا۔"

ہاں !میں نے انھیں کال کی ناں۔۔"اس نے اپنے جیب کی طرف اشارہ کیا جہاں عاشر کا" فون تھا۔

وہ سرد آہ خارج کرکے رہ گیا یہ ڈیجیٹل دور کے بچوں کے کیا کہنا۔۔

مما سے تم بھی ملے۔۔۔؟"توقف سے پوچھا۔"

ہاں !مما اسکول آئیں تھیں لنچ بریک میں۔۔"آرو کے برعکس مان کا جواب مختصر تھا۔"

"کیا کہا۔۔؟"

انھیں کام ہے وہ آجائیں گی۔۔"اس کا جواب واپس مختصر ہی تھا۔"

"اور۔۔؟"

اور ابھی آپ کو یہ ٹیبلیٹ اور مِلک دینے کیلئے کہا ہے۔۔"اس نے ٹرے کی جانب اشارہ کیا۔"

میں ٹھیک ہوں آجاؤ سونے۔۔"وہ اُچٹتی نظر ٹرے پر ڈال کر سپاٹ انداز میں بولا۔"

ماپا آپ پھر سے اپ سیٹ ہو۔۔؟"مان کے ماتھے پر شکوک کے بل پڑے۔"

میں اپ سیٹ نہیں ہوں۔۔"اس کی مشکوک نظروں سے عاشر خائف ہوا۔"

آپ کی آنکھیں ریڈ ریڈ ہورہی ہے۔۔پھر میڈیسن کیوں نہیں لے رہے۔۔"وہ بھی جج بختیاور "

صدیقی کا خون تھا جرح کرنا اس کی وراثت تھی۔۔

افففف !!میرے باپ میں اپ سیٹ نہیں ہوں۔۔یہ لو پی لیا دودھ کھا لیا ٹیبلیٹ اب خوش"

ہو۔۔آگیا یقین اپ سیٹ نہیں ہوں۔۔"زچ ہوکر دونوں گولی حلق میں ڈال کر ایک سانس میں

پورا گلاس ختم کرکے اس نے جیمس باؤنڈ کے جانشین کو دیکھا جس کے سکڑے دیدے پھیلے اور

آہستگی سے ماتھے کے بل غائب ہوئے۔پھر بڑے سنجیدہ انداز سر اثابت میں ہلا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

آج کیس کی فرسٹ ہیرنگ تھی موسم صبح سے ہی بے حد ابر آلود تھا۔وہ جب کورٹ روم میں

داخل ہوئی بوندا باندی شروع ہوچکی تھی۔

دو دن کی شب خوابی،شدید بے سکونی و اعصابی تھکان اور عدم ذہنی یکسوئی کے باوجود ہیرنگ

اچھی رہی تھی۔ اسفندیار اس کے برعکس ہشاش بشاش سا پورے فارم میں آیا تھا۔شدید ذہنی دباؤ

کا شکار ہونے کے باوجود اس کے تابڑ توڑ حملوں کا رمشاء نے معقول جواب دیا تھا۔جرح ٹکڑ کی

رہی تھی۔لیکن عدالت کی روایت کے مطابق کسی حتمنی فیصلہ تک بات پہنچ نہیں سکی اور اگلی

تاریخ کے انتظار کا عندیہ مل گیا۔۔

وہ بوجھل قدموں بامشکل کورٹ روم سے باہر نکلی باہر بوندا باندی نے طوفانی بارش کا روپ دھار

لیا تھا لوگ افرا تفری میں ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔۔وہ ایک ستون سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوگئی۔گاڑی اس کی سرویسنگ کیلئے گئی ہوئی تھی بارش کی وجہ سے کوئی کیب وغیرہ بک ہو نہیں رہی تھی۔۔

اس کے جسم کا جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا،آنکھیں الگ جل رہی تھی تضاد درد سے پھٹتا سر۔۔دو دن سے غذا و آرام کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ تھا جو کمزوری سے قدم اٹھانا محال ہورہا تھا۔وہ ہمت کر کے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی طوفانی بارش میں نکل پڑی۔۔

تیز بارش کے تھپڑ تناؤ زدہ اعصاب پر اچھا اثر ڈال رہے تھے وہ اپنے دھن میں فٹ باتھ پر چل رہی جب بالکل قریب ٹائیر چرچرائے اس نے کوفت سے اس بدلحاظ کو دیکھنے کیلئے گردن گھمائی تیزی سے شیشہ نیچے گرا اور اسفندیار کی شکل نظر آئی۔

رمشاء جلدی سے گاڑی میں بیٹھو۔۔۔"ڈور کھولتا ہوا وہ عجلت میں بولا۔وہ بنا کچھ کہے آگے بڑھ گئی۔۔

رمشاء !گاڑی میں بیٹھو یار۔۔ویسے ہی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی اور تمہیں آگے کوئی گاڑی ملے گی بھی نہیں اور چلنے کی حالت میں تم ہو نہیں سو کم آن۔۔۔"وہ گاڑی اس کے برابر لاتا ہوا اس کی اور موسم کی حالت کا احساس کراتا ہوا بولا۔۔

مجھے اپنی حالت اور حالات دونوں سدھارنا آتا ہے۔۔البتہ میرے حالات کو بگاڑنے والے کی حالت میں کس حد تک خراب کروں اس کی فکر اسے کرنی چاہیے۔۔"وہ بونٹ پر ہاتھ رکھ کر چبا چبا

کر بولی۔۔

مم۔۔مطلب۔۔"اس کے زخمی لہجے پر اسفندیار کی گھگھی بندھی۔۔"

مطالب سمجھانے کا وقت نکل چکا ہے۔۔"وہ ہاتھ ہٹاکر واپس آگے بڑھ گئی۔۔۔اسفندیار کے"

حلق میں گلٹ اُبھر کر معدوم ہوا۔

رمشاء تم واقعی ابھی چلنے کی پوزیشن میں نہیں ہو آجاؤ اندر۔تمہارے ساتھ کچھ ہوگیا تو میں انکل"

کو کیا جواب دوں گا۔۔"وہ ڈھیٹائی سے پھر اس کے برابر آیا۔۔

زخمی انسان ایک صحت مند انسان سے کئی گنا زیادہ خطرناک ہوتا ہے اسفندیار اور خطرہ اس"

وقت اور بڑھ جاتا ہے جب اس کے ہر زخم کی وجہ بنا وجود اس کے سامنے آئے۔۔روڈ خالی ہے

اپنے اختیار میں جتنا ہے بھاگ جاؤ۔۔۔"سنگین انداز میں خالی روڈ کی طرف اشارہ کرتی بولی تو پھر

اسفندیار کی ہمت نہیں ہوئی۔۔

بزدل انسان "!!دہندلی ہوتی نظروں سے اس کی دور جاتی گاڑی دیکھ وہ بڑبڑائی۔اچانک سر بری"

طرح گھوما اور فٹ پاتھ سے قدم ڈمگائے وہ سنبھلنے کی کوشش کے باوجود روڈ پر لڑکھڑا گئی۔

"!!اللہ"

گھومتے سر کو تھامتی وہ ابھی پوری طرح سنبھلی بھی نہیں تھی کی تیز بارش میں سامنے سے کسی

بڑی گاڑی کی قریب آتی ہیڈ لائٹ کی روشنی پر اس کی چیخ نکلی اور پھر سارے حواس کھو گئے۔۔۔

عاشر !یار ہمیں بیٹھ کر بھابی سے بات کرلینا چاہیئے۔۔ "اندر داخل ہورہے عاشر کا بازو تھام کر" سفیان آخری کوشش کے تحت ملتجی ہوا۔

بیٹھ کر بات کرلینا چاہیئے۔۔؟"سرعت سے اپنا بازو آزاد کر عاشر نے سرد انداز پوچھا۔ویسے ہے" کہاں تیری عزیز از جان بھابی جی۔۔۔کچھ خیر خبر ہے۔۔۔؟"اس کے استہزائیہ سوال میں پنہاں شکوہ کے جواب میں سفیان کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے۔۔۔۔

یار گھر کا معاملہ ہے کیوں کوٹ کچہریوں میں گھسیٹ کر تماشہ بنانا۔۔"توقف سے اس کے" خطرناک تیوڑ دیکھ کر سفیان ممنایا۔

"گھر کا معاملہ۔۔۔۔؟"

عاشر نے نہایت تاسف زدہ نظروں سے اپنے یار کو دیکھا جو اب بھی اس لڑکی کا طرفدار تھا۔جسے اب بھی خوش فہمیاں لاحق تھی جب حالات اس نہج پر پہنچ گئے تھے کی وہ تین دن سے مستقل کام دہندا چھوڑ کر پاگلوں کی طرح وکلا کے آفسیز کے چکر کاٹ رہا تھا۔

جہاں بختیاور صدیقی کا نام سنتے ہی مزید ایک لفظ کا زیاں ہونے سے قبل ہی معذرت خواہانہ ہاتھ کھڑے ملتے تھے۔۔بختیاور صدیقی جیسے اثر و سوخ کے حامل شخص کی رعب و دبدبہ سے ہر شخص خائف تھا۔کسی میں اتنی جرات نہیں تھی جو ہائی کورٹ جج بختیاور صدیقی کی مخالفت میں چوں کرجائے جن کی جیب میں ریاست ہی نہیں شائد ملک بھر کے عدالتوں کی چابیاں چھنچھناتی تھی۔ اپنی "اثاثہ حیات "کو بچانے کی آخری امید کے تحت وہ آج ایک کلیگ کے توسط سے اس وکیل

تک پہنچا تھا اور اس کا جگری یار اب بھی کہہ رہا تھا کی "گھر کا معاملہ کورٹ کچہریوں میں کیوں تماشہ بنانا--؟"

کیا وہ باخوشی یہ تماشا لگا رہا تھا---؟اسے تو سازشاً ان باپ بیٹی نے اس دلدل میں گھسیٹا تھا فقط اپنی برتری اپنے اثر و سوخ کا دھونس ڈالنے کیلیئے اس کی پرسکون زندگی میں طلاتم برپا کیا تھا--اس کے دکھتے تناؤ زدہ اعصاب کھینچتے جارہے تھے اپنی موجودہ بے بس حالت پر نجانے کب اس کی ضبط کی طنابیں ٹوٹ جائے گی وہ خود بے خبر تھا--

"!!!عاشر"

عاشر کے سپاٹ چہرے پر بڑھتے تناؤ کو دیکھ سفیان نے نرمی سے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔عاشر نے ضبط سے خون جھلکاتی آنکھوں کو اٹھاکر کرب زدہ نظروں سے اس کو دیکھا تو سفیان اندر تک کٹ کر رہ گیا--

یاررر"!!نم ہوتی آنکھوں کو چھپک کر اسے خود میں بھینچتے سفیان کی آواز اس کی تکلیف سے" بھیگ گئی تھی۔

یہ معاملہ گھر کا تھا یا باہر کا تھا میں نہیں جانتا سفیان !میں صرف اتنا جانتا ہوں میرا اس" معاملے سے کوئی لینا دینا نہیں تھا--مجھے نہیں چڑھنا تھا عدالتوں کی سیڑھیاں---مجھے نہیں کھٹکھٹانے تھے وکلا کے دروازے میں خوش تھا اپنی چھوٹی سی دنیا میں جہاں سیڑھیوں پر پڑتے میری قدموں کی آہٹ سے میرے بچے میری آمد سے باخبر ہوجاتے تھے--مجھے دروازہ

کھٹکھٹانا نہیں پڑتا تھا میرے بچے دوڑ کر اپنی معصوم مسکان سنگ اپنے چھوٹے چھوٹے باہوں میں مجھے لیکر میری دن بھر کی تھکن سمیٹ لیتے تھے۔۔میں یہ نہیں چاہتا تھا سفیان لیکن میں۔۔۔۔"

کرب و اذیت کی انتہاء پر پہنچ کر بڑے ضبط سے کہتے نرمی سے سفیان کو خود سے الگ کر کے وہ وکیل کی آفس میں داخل ہوگیا تھا اور سفیان وہیں ساکت و سامت اس کی تکلیف کی شدت محسوس کرتا بینچ پر ڈھے گیا تھا۔۔۔

جج بختیاور صدیقی کے خلاف کھڑے ہونے کی سوچ کا ذہن سے بھی گزرنا اپنے آپ میں ایک حماقت ہے۔یوں سمجھ لیں اپنے کریئر کو احمقانہ مسکان کے ساتھ آگ لگانے کے مترادف ہے۔۔"

نشست سنبھالتے ہی ٹیبل کی دوسری جانب لگ بھگ پنتیس چھتیس سال کے صحت مند سے وکیل صاحب کے تمسخرانہ انداز میں گزشتہ تین دن سے مختلف وکلا کے دہرائے الفاظ از سر نو دہرانے پر عاشر نے سختی سے بھنچے جبڑوں کو مزید سختی سے بھینچ لیا۔۔۔

لیکن ہمارے ایک بہت ہی خاص دوست نے آپ کے کیس پر نظر ثانی کرنے کی خاص سفارش کی ہے۔اسی لیئے میں نے تھوڑا بہت آپ کے کیس پر ہوم ورک کر رکھا ہے۔۔اور کچھ لوپ ہولز بھی نکال لیئے ہیں آپ ایگری کریں تو ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔۔۔"وکیل صاحب پُر امید انداز میں بولے تو عاشر نے محض سپاٹ نظر اٹھاکر انھیں دیکھنے پر اکتفا کیا۔۔

دیکھیں حسن صاحب !آپ بھی بہتر جانتے ہیں شرعاً اور قانوناً دونوں اعتبار سے بچے باپ کے" ہوتے ہیں۔۔اس ناطے بچوں پر پہلا حق بھی دادہالی رشتہ داروں کا ہی بنتا ہے اس حقیقت سے "ہم منحرف نہیں ہوسکتے۔۔۔

یہاں سچویشن ڈفرنٹ ہے وکیل صاحب"!!ضبط سے بھینچی آواز میں وہ ناگواریت سے دباؤ بڑھا" کر بولا۔

کس سنگدلی سے سب کہ رہے تھے بچوں کا وہ پہلا حقدار نہیں ہے۔ جس نے سب سے پہلے انھیں اٹھایا انھیں محسوس کیا تھا۔

بالکل سچویشن ڈفرنٹ ہے آپ کی۔۔لیکن بختیاور صدیقی جیسے منجھے ہوئے کھلاڑی کیلئے پلک" جھپکنے کے وقفہ میں پورے کیس کو اپنے فیور میں کرلینا بالکل بھی بڑی بات نہیں ہے۔۔جج صاحب کی مشکل سے مشکل کیس کو ٹیکل کرنے کی ان بیٹبل قابلیت کا تو ان کے دشمن بھی معترف ہیں۔۔پھر یہ کیس تو ان کے اؤچے شملے ان کے اپنے خون کا ہے۔ اس پر تو وہ اپنی لیاقت و ذہانت کا خزانہ لٹادیں گے،ان کے چوکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔"وکیل صاحب نے ازحد مرعوب انداز میں بڑی سنگدلی سے سنگین نتیجہ کی جانب توجہ مبذول کروائی تو عاشر کے اندر باہر شعلے بھڑکنے لگے۔۔

مجھے میرا جواب مل گیا۔۔"طویل سانس کھینچ کر وہ جھٹکے سے چیئر چھوڑ کر مشتعل سا اٹھ کھڑا" ہوا۔۔

ریلیکس ! میں آپ کے محسوسات کو سمجھتا ہوں حسن صاحب !وکیل صاحب پھرتی سے اٹھ کر" دوستانہ تاثرات لیئے اس کے مقابل چلے آئے۔لیکن آپ کو بھی سمجھنا ہوگا یہ جو ہم لفظ انصاف کی دیوی"استعمال کرتے ہیں ناں یہ "دیوی "اموشنل بالکل بھی نہیں ہوتی ہے۔وہ" کمرہ عدالت میں جذبات میں فیصلے نہیں لیتی ہے۔بلکہ کٹھور ہوکر سخت قانون کی پاسداری کرتے ہوئے کلیجہ کو چیرتا ہوا فیصلہ سناتی ہے۔۔ "وکیل صاحب اس کی ذہنی ہیجان کو مزید ہوا دیتے بظاہر تحمل سے بولے۔

تو پھر آپ یوں کہیں وکیل صاحب !آپ کی انصاف کی دیوی اندھی بہری جذبات سے عاری" ہونے کے ساتھ ہی ساتھ مجبور و بے بس بھی ہے۔۔۔۔"وہ سرخ چہرے کے ساتھ چبا چبا کر بولا تو وکیل صاحب ہولے سے مسکادئے۔۔

اسی لیئے تو جیسا دیس ویسا بھیس اپنایا جاتا ہے۔۔ "یکا یک وکیل صاحب کا لہجہ پُر اسرار ہوا۔" کک۔۔کیا مطلب۔۔۔؟"ان کی پر اسرار مسکراہٹ عاشر کو نہایت عجیب لگی تھی۔۔"

آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کو مطلب تفصیل میں سمجھاتا ہوں۔۔ناامید نہیں ہوتے دنیا میں" کوئی ایسا مسئلہ نہیں جس کا حل نہ ہو بس مقابل ٹیڑھا ہو تو ہمیں بھی انگلی ذرا ٹیڑھی کرنی ہوتی ہے۔۔۔"اسے لاکر واپس کرسی پر بیٹھاتے مہذب وکیل صاحب کا لب و لہجہ پہلے سے زیادہ عجیب ہوگیا تھا۔

"آپ دو ٹوک بات کریں۔۔"

وہی کر رہا ہوں۔۔"وکیل صاحب اس کے مقابل رکھی کرسی پر بیٹھتے ذو معانویت سے"
مسکرائے۔۔
بختیاور صدیقی کی بیٹی ایڈوکیٹ رمشاء بختیاور صدیقی آپ کی وائف ہے۔۔۔؟"نوٹ پیڈ اپنے"
سامنے کرتے وکیل صاحب کے پہلے سوال پر ہی عاشر نے اضطرابی انداز میں پہلو بدلہ۔
"جی۔۔۔"
"آپ دونوں کو ازدواجی بندھن میں بندھے بامشکل تین چار مہینہ ہوا ہے۔ایم ای رائٹ۔۔۔؟"
"!جی۔۔۔"
"اب کسٹڈی کیس کے ساتھ انھوں نے آپ کو خلع کا نوٹس بھی بھیجا ہے۔۔۔؟"
میں یہاں کسٹڈی کیس کے متعلق بات کرنے آیا ہوں بہتر ہوگا ہم اسی پر بات"
کریں۔۔"عاشر مشتعل سا زور سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر کھڑا ہوا۔۔
شانت ہوجائیں حسن صاحب !ہم اسی پر بات کر رہے ہیں۔۔"نوٹ پیڈ سے نظر ہٹائے بغیر"
وہ اسی سنجیدگی سے بولے۔۔
تو پھر اسی پر بات کریں۔۔میں اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا یہ دونوں الگ الگ"
معاملات ہیں۔۔"عاشر نے حتیٰ المکان لہجہ مضبوط اور درشت رکھا۔وہ قطعاً اس موضوع پر بات
نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔
آپ مجھے دھوکہ دے رہے ہیں یا خود کو۔۔؟"نوٹ پیڈ پر پین رکھتے وکیل صاحب نے تمسخرانہ"

نگاہ اٹھائی وہ نگاہ چرا گیا۔۔

"آپ کے خیال میں حسن صاحب !بختیاور صدیقی کی ہائیلی فارن کولیفائیڈ بیٹی، بختیاور صدیقی کی بیک بون،ان کی پرچھائی، ان کا غرور جس کی ذہانت و لیاقت کا ڈنکا اس کے پہلے کیس سے بج رہا ہے،جس کی ہمراہی کیلئے نجانے کتنے رئیس زادے بمعہ فیملی دیدہ دل فرش کئے کھڑے ہیں اس کا آپ جیسے عام سے مڈل کلاس آدمی کی زندگی میں آنا کوئی حسین اتفاق یا قسمت کی خوبصورت شرارت ہے---؟"

وکیل صاحب کے استہزائیہ سوال پر عاشر کو اپنا آپ احساسِ آہانت سے زمین میں دھنستا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

"معذرت کے ساتھ حسن صاحب !یہ کلیئرلی ایک سازش تھی آپ کو ٹریپ کرنے کی۔۔اینڈ ایم سوری ٹو سے وہ اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ٹھہری ہے---"وکیل صاحب اپنے لفظوں سے نشترزنی کرتے اس اؤنچے لمبے شخص کی انا و خودداری کو تار تار کر گئے تھے اور ہر لفظ کا منہ توڑ جواب دینے والا بارعب شخص لب بامہر تھا۔۔

"میرا مقصد آپ کو شرمندہ کرنا نہیں ہے حسن صاحب !آپ ہی کی طرح میں بھی ایک مڈل کلاس انسان ہوں۔۔اور دل سے آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں سو آپ کو میرے ساتھ کوپریٹ کرنا ہوگا تھوڑا۔۔اپنے وقار کیلئے اپنے بچوں کیلئے---"پانی کا گلاس عاشر کی طرف کھسکاتے وہ ہمدردانہ انداز میں بولے تو عاشر خاموشی سے گلاس تھام گیا۔۔

ہمارا کیس ویسے ہی کافی کمزور ہے۔اور مجھے پورا یقین ہے وہ اس کیس میں آپ کے نکاح اور" خلع کو مضبوط ہتھیار کی طرح استعمال کریں گے۔۔اسی لیئے میں چاہتا ہوں قبل اس کے کی وہ یہ ہتھیار ہمارے خلاف استمال کریں۔۔۔ہم اس کا موقع کی مناسب سے موزوں استعمال کر کے "ان کے منصبوں پر پانی پھیر دیں۔۔۔

"کس طرح۔۔۔۔؟"

عاشر نے نافہم نظروں سے ان کے پراسرار کسی قدر محتاط لب و لہجہ پر غور کرتے پوچھا۔۔

آپ ایک مڈل کلاس شخص ہیں غیرت مند عزت دار حدود و قیود میں یقین رکھنے والے۔۔۔اور وہ" ہالی کلاس سوسائٹی کی پروردہ،مغرب کی بے باک فضا میں ایک عرصہ گزار کر آئی رئیس

"زادی۔۔انھیں کیا پتا حدود ہوتی کس چڑیا کا نام ہے اور۔۔۔۔

آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟ کلئیر کہیں وکیل صاحب !مجھے کسوٹی کھیلنا سخت ناپسند ہے۔۔"ان" کے مکاریوں میں ڈھلتے لہجے پر عاشر نے ازحد ناگواریت سے ٹوکا تو وکیل صاحب کے حلق میں گلٹ اُبھر کر معدوم ہوا۔

آپ کے کمزور کیس کو مضبوط بنانے کیلئے ضروری ہے کی آپ انھیں کھوکھلا کریں۔۔ان پر وہاں" "وار کریں جہاں وہ سوچ بھی نہیں سکتے۔۔اور۔۔۔

میں نے کہا سیدھی بات کریں۔۔۔"ان کے واپس بات گھمانے پر عاشر قطعیت سے ٹوکتا" دانت پر دانت جماگیا ساتھ کشادہ پیشانی پر انگنت شکنوں کا جال بڑھ گیا۔

خلع کی پیشی میں آپ جج صاحب کے مقابل یہ کہ دیں کی۔۔۔"اس کے غصہ و اشتعال سے"
سرخ چہرہ دیکھ وکیل صاحب نے خشک لبوں کو تر کیا۔۔
"کی۔۔۔۔؟"
"کک۔۔آپ کی روک ٹوک کی وجہ سے وہ آپ سے خلع چاہتی ہیں۔۔"
کیسی روک ٹوک۔۔۔؟"عاشر کی آواز پہلے سے سرد و دہشت زدہ تھی۔۔وکیل صاحب نے"
نامحسوس انداز میں حلق تر کیا۔۔
دیکھیں یہ آپ کے کیس کیلئے ضروری ہے،اگر آپ خلع کا کیس اپنے فیور میں لے لیں تو"
کسٹڈی کیس بھی آپ کے فیور میں آسکتا ہے،کیونکہ عدالت بچوں کیلئے مناسب ماحول پر بھی
خصوصی توجہ دیتی ہے۔"وکیل صاحب نے پھر تمہید باندھی عاشر کی کنپٹی کی رگیں اُبھرنے لگی۔
"کیا ضروری ہے وکیل صاحب؟"
جج صاحب کو اپنی لائق فائق بیٹی پر بڑا غرور ہے، ایڈوکیٹ رمشاء ان کی سب سے بڑی طاقت"
ہے۔۔انھیں توڑنے کیلئے ان کی بیٹی کا استعمال واحد ہتھیار ہے۔۔آپ خلع کیس کی ہیرنگ میں
جج صاحب کے مقابل خود پر لگائے ہر الزام کے جواب بس اتنا کہ دیجئے گا کی ایڈوکیٹ رمشاء
"بے حد آزاد خیال کی مالک لڑکی ہے۔ان کی بے راہ روی اور دوسرے مردوں سے ناجائز۔۔۔۔
حرام خور"!!!وکیل صاحب کے بقیہ گھناؤنے الفاظ بھیانک چیخ میں بدل گئے جب عاشر کے"
بھاری بے دھڑک مکے نے انھیں فٹ بال کی طرح اچھال کر دور زمین بوس کیا۔ساتھ ہی غیرت

پر ہوئے کاری وار سے پاگل ہوا عاشر غضبناک انداز میں زخمی شیر کی مانند ان پر جھپٹا۔۔۔
"بے غیرت !گھٹیاں انسان تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کے متعلق ایسے مغلظات بکنے کے بارے میں سوچنے کی بھی۔۔۔"پے درپے نیچے گرے وکیل پر گھونسوں کی برسات کرتے وہ کوئی آدم خور حیوان ہی معلوم ہورہا تھا۔

"!عاشر"

عاشر کیا کر رہا ہے۔عاشر چھوڑ۔۔۔"شور کی آواز سے باہر بیٹھا سفیان حواس باختہ سا اندر آیا تو" اسے نیچے گرے ہاتھ پیر مار رہے وکیل صاحب کو بے دردی سے پیٹتا دیکھ اس کی طرف لپکا لیکن وہ بالکل حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔۔

عاشر !عاشر چھوڑ دے۔۔عاشر چھوڑ دے یار۔۔۔"سفیان اپنی تمام تر قوت اسے الگ کرنے" میں سرف کر رہا تھا لیکن نہ وہ سن رہا تھا نہ رک رہا تھا۔۔۔

"عاشر چھوڑ دے۔۔۔"

میں اسے نہیں چھوڑوں گا۔۔اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی اپنی گندی زبان سے ان کا نام بھی" لینے کی۔۔۔"زور سے سفیان کو دھکا دیکر وہ جنونی انداز میں وکیل کی جان لینے کے در پر آگیا تھا۔ جب تک باہر سے بھی کئی لوگ آگئے تھے سب نے بڑی دقت سے عاشر کو جکڑ کر ادھ مرے وکیل سے الگ کیا جس کے منہ ناک سے خون نکل رہا تھا۔۔

ای۔۔ایسے۔۔ایسے تت۔۔تو تم جیت گے کیس۔۔۔"اتنی مرمت کروا کر بھی وکیل کا دل"

نہیں بھرا تھا۔۔

ت۔تت۔۔تو سالے۔۔"تین چار لوگوں کی مضبوط گرفت میں وکیل کی جانب چھپٹتے اس" نے انھیں ٹھیک ٹھاک ہلا دیا تھا۔

عاشر شانت"!!سفیان نے پورا زور لگا کر اس کے پیٹ کے گرد بندھے ہاتھ کی گرفت کو سخت" کیا۔۔

کیا شانت ہاں !کیا شانت۔۔۔ایک سیکنڈ کیلئے مجھے تو چھوڑ میری عزت کیلئے ایسے رکیک الفاظ" استعمال کرنے والے کو میں کیسے شانت کرتا ہوں پھر دیکھنا۔۔۔"قہر بار نظروں سے وکیل کو گھورتا وہ غیظ و غضب سے پھنکارا۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا رمشاء کیلئے ایسے رکیک الفاظ استعمال کرنے والے کو زندہ زمین میں گاڑ دے۔۔

لاکھ تجھ سے اختلاف ہے مگر

دل تیرا احترام کرتا ہے۔۔۔

ایسا کچھ اس لمحے اس کا حساب تھا۔وہ رمشاء کی ذات سے متنفر تھا لیکن اس کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے والے کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کررہا تھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

سفیان بامشکل زخم کھائے شیر کی طرح بے قابو ہورہے عاشر کو لئے وہاں سے نکلنے میں کامیاب

ہوا تھا۔

عاشر شانت ہوجا ان جیسے وکیلوں سے بھری ہے دنیا۔۔ "سفیان پانی کا بوتل غیظ بھری" نظروں سے باہر دھواں دھار برستی بارش کو دیکھ رہے عاشر کی طرف بڑھایا جو اندر باہر سے غصہ و غیرت کی آگ میں جل رہا تھا۔۔

ان جیسے اپنے پیشہ سے غدار لوگوں نے ہی انصاف و عدالت سے لوگوں کا یقین ختم کرکے" اس عزت دار پیشہ کو ذلیل و خوار کر دیا ہے۔۔اب ان جیسے پست ذہن لوگوں کیلئے کیا خون جلانا دیکھ تیرا ہاتھ بھی زخمی ہوگیا ہے کم از کم اس پر یہ رومال باندھ لے۔۔۔"ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کرتے سفیان نے اپنے جیب سے رومال نکال کر اس کی طرف بڑھایا لیکن اس میں کوئی جنبش نہیں ہوئی۔۔

عاشر !پلیز یار تو اس کی ٹھیک ٹھاک مرمت کرچکا ہے۔دوبارہ اپنا کیس جیتنے کیلئے اتنی پستی" میں اُترتے وہ ہزار بار سوچے گا۔۔۔"سفیان نے اس کے زخمی ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھنا چاہا جہاں سے خون رس کر اس کا پینٹ بھگو رہا تھا۔۔

اہ نو"!!تبھی سفیان کی نظر تیز برستی بارش میں گاڑی کے بہت قریب آچکے وجود پر پڑی باوجود" بروقت بریک لگانے کا خطرہ مول لینے کے مقابل کو ٹھوکر لگ گئی تھی۔۔

دونوں تیزی سے طوفانی کے بارش کی پرواہ کئے بغیر حواس باختہ سے اُتر کر گرے ہوئے وجود کی طرف لپکے بلیک کورٹ اور فائلز کے ساتھ منہ کے بل گرے وجود کو تیزی سے عاشر نے زور آور

مانوس احساس کے زیر اثر پلٹا تھا اور پھر دوسرے ہی لمحے اس کے وجود کو باہوں میں بھرتا دیوانہ وار گاڑی کی پچھلی سیٹ کی طرف بھاگا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

ہاں ! بھئی اب کیا کہتے ہیں آپ اپنے گزشتہ چار گھنٹوں میں کیے گئے افعال کے" متعلق۔۔؟"سپاٹ تاثرات سنگ کسی غیرمرعی نقطے پر نظر ٹکائے زخمی ہاتھ سے کپ تھامے چسکیاں بھر رہے عاشر کے برابر سلیب سے کمر ٹکاتے سفیان نے شوقی سے چھیڑا۔

فل حال تو خاموشی چاہتا ہوں۔۔"وہ صاف نگاہ بچاتا ہوا چکن سوپ کی طرف متوجہ ہوا۔۔" ہر دعا کو شرف قبولیت حاصل نہیں صاحب !سو پہلو تہی کا روشن خیال ذہن سے نکال" دیں۔۔"اس کے وائٹ پٹی میں لپٹے ہاتھ سے چمچ لیتے سفیان نے آنکھیں نچائی۔

گیان نہیں چاہیئے۔۔۔"فلیم آف کرکے وہ اپنا کپ لیتا تیز قدموں کچن سے نکل کر روم کی" طرف بڑھا۔۔

پرواہ کرتا ہے تو ان کی۔۔۔"عین دہلیز پر اس کا راستہ بلاک کرتے سفیان ٹھوس انداز میں" اطلاعاً بولا۔۔

مجھے اپنے بچوں کے علاوہ اس دنیا میں کسی کی پرواہ نہیں ہے۔ میری طرف سے اُن سمیت" پوری دنیا کو آگ لگے بھار میں جائیں سب۔۔۔"وہ دانت پیس کر بولا۔

ترچھی نظر اندر بیڈ پر کملائے چہرے کے ساتھ بے سُدھ پڑے وجود پر بھی گئی جس کے قریب

دونوں بچے پریشان سے بیٹھے کبھی اس کا ہاتھ تو کبھی اس کے نقوش کو چھو رہے تھے۔۔
بکواس !اس کے یوں صاف منکر ہونے پر سفیان بدمزہ ہوا۔اور اگر ایسا تھا تو تم نے انھیں"
ایسے بچایا کیوں۔۔؟ اب یہ تو تو کہنا ہی مت کی انسانیت کے ناطے یا ان کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو
میں یہی کرتا۔۔کیونکہ میں مدرٹریسا کا اڈمایر ہوں۔حاتم طائی کا فین ہوں،بلکہ پوری انسانیت کا دیوتا
ہوں۔۔ایسا ہیروئیک ڈائیلاگ میرے مقابل مارنے کا سوچنا بھی مت۔۔۔"اس کے لب وا
کرنے سے پہلے سفیان نے خراب منہ بناکر ٹوکا۔۔
تمہاری طرح فضول دماغ نہیں ہے میرا۔۔اور رہی بچانے کی بات تو کچھ انسانیت کے ناطے"
نہیں کیا ہے میں نے۔۔وہ ہماری گاڑی سے ٹکرائی تھی کیا پتا یہ بھی ان کے کھیل کا کوئی حصہ
ہو۔۔کل وہ اسے بھی عدالت میں میرے خلاف استعمال کریں کی میں نے ان کی جان لینے کی
"کوشش کی بس اس لیئے یہ سب کرنا پڑا۔۔ورنہ میری بلا سے۔۔۔۔
ماپا !مما جاگ گئیں۔۔سفیان مامو مما جاگ گئی دیکھیں۔۔"عاشر کے بقیہ الفاظ لبوں پر ہی دم"
توڑ گئے جب بچوں کی حیات بخش آواز سماعت سے ٹکرائی۔۔
میں یہ بھی نہیں کہ سکتا کی افسوس ہے تیری سوچ پر۔۔کیونکہ یہ تیری سوچ نہیں پردہ داری"
ہے اپنی ان بے اختیاریوں پر۔۔"متاسف انداز میں کہتے سفیان اندر داخل ہوگیا تو عاشر بھی
سر جھٹکتا ہوا اس کے پیچھے ہی اندر آیا۔
ارے !ارے بھابی آپ لیٹی رہیں۔۔۔ابھی آپ کو ہوش آیا ہے۔۔آپ کو آرام کی ضرورت"

ہے۔۔"رمشاء کو اٹھنے کی کوشش کرتا دیکھ سفیان فکرمندانہ انداز میں بولا۔جس پر وہ نقاہت زدہ سے مسکرائی۔۔

میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔اور مجھے کافی دیر پہلے ہوش آچکا تھا میں تو ان شرارتی خرگوشوں کی" شرارتیں انجوئے کر رہی تھی۔۔"سنبھل کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے اس نے بتایا تھا یا پس پردہ جتایا تھا دانستہ اس کی جانب دیکھنے سے محترز عاشر کے گلے میں زبردست پھندا لگا۔۔

حوصلہ بھائی"!عاشر کا شانہ تھپتھپاتے سفیان بھی کھسیا گیا تھا۔"

یقیناً ان دونوں کی عمدہ جرح سے بھی وہ فیض یاب ہوئی ہوگی کیونکہ اسے بیہوش جان کر آواز مدھم رکھنے جیسی احتیاط برتنے کی زحمت انھوں نے بالکل نہیں اٹھائی تھی۔۔

مما آپ ٹھیک ہو۔۔"رمشاء کے نیڈل لگے ہاتھ کو نرمی سے سہلاتے آرو نے روہانسے انداز میں" پوچھا۔۔

بالکل جانو !مما فٹ اینڈ فائن ہے۔۔"اسے نرمی سے اپنے حصار میں لیتی وہ زبردستی نقاہت" زدہ آواز میں بشاشت شامل کرنے کی کوشش کرتی بولی تو سفیان کو فہمائشی نظروں سے گھور رہے عاشر کی نگاہ اس جانب بھٹک گئی۔۔

گلاب کی طرح کھلتا شادابی چہرہ کملا کر سرسو کی پھول کی مانند زرد ہورہا تھا،روشن آنکھوں کی جوت بجھی ہوئی تھی نیچے سیاہ حلقے نمایاں تھے،شگفتہ لب سوکھے ہوئے تھے،نقاہت و کمزوری انگ انگ سے عیاں تھی اور وکیل صاحبہ کا بیان تھا کی وہ فٹ اینڈ فائن ہیں۔سچ میں یہ وکیل مبالغی

آرائی میں لاثانی ہوتے ہیں۔۔اس کی فکر میں اندر ہی اندر دوبھر ہورہا دل اس کے بیان پر احتجاجاً چیخ اٹھا۔۔

خیریت پوچھ لے عیادت ثواب ہے۔۔"سفیان کی ذومعنیٰ سرگوشی پر عاشر نے محض مرکز نگاہ" بدلنے پر اکتفا کیا۔۔

"!اوکے"

وہ شانے اچکاکر مان اور آرو کے چھوٹے چھوٹے سوالوں کا تحمل سے متبسم انداز میں جواب دے رہی رمشاء کی طرف متوجہ ہوا۔جو ایکسیڈنٹ نہیں بلکہ شدید اعصابی ہیجان اور جسمانی کمزوری کی وجہ سے بیہوش ہوئی تھی۔اور اب دو ڈرپ جسم میں جانے کے بعد ہوش میں آئی تھی۔۔۔

اب آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں بھابی۔۔؟"سفیان اسٹول کھینچ کر اس کے قریب بیٹھا۔۔"

بہتر۔۔۔"وہ آرو کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہولے سے مسکائی۔"

جب آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تو آپ وہاں اتنی بارش میں کیوں گئی تھیں۔۔۔؟"عاشر" کے دماغ میں کلبلاتے سوال کو سفیان نے من و عن الفاظ دیا تھاجس پر بظاہر بچوں کا پھیلاوا سمیٹنے میں مصروف عاشر کے کان کھڑے ہوئے۔۔

کیس کی ہیرنگ تھی آج میری۔۔۔"وہ سادگی سے بولی۔۔"

کیس ہیرنگ جان سے زیادہ اہم تھی۔۔"عاشر تلخی سے زیر لب بڑبڑایا۔"

کچھ کہا تم نے۔۔۔؟"سفیان نے مڑکر آنکھیں پٹپٹائی۔۔"

نہیں !مان آپ نے ہوم ورک کرلیا۔۔"چبا کر جواب دیتے اس نے مان سے پوچھا۔"
یس !ماپا ممانی کے پاس ہی کرلیا تھا ناں۔۔"رمشاء کی ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتا وہ وہیں سے"
بولا۔۔
ویسے بھائی ایسی طوفانی بارش میں آپ اس روڈ پر کیا رہے تھے۔۔وہ تو آپ کے آفس کے"
"بالکل اپوزٹ ہے۔۔۔؟
"وہ۔وہ۔۔دراصل ہم لوگ۔۔۔"
وہاں جس مقصد سے گئے تھے جواباً جو ہنگامہ ہوا تھا اس سب کا جھماکا ہوتے ہی سفیان
گڑبڑایا۔عاشر کے تاثرات بھی تیزی سے پتھرائے۔رمشاء کی زیرک نگاہ سے دونوں کے بدلے
تاثرات مخفی نہ رہ سکے۔۔
خیر بہت شکریہ میری گاڑی خراب ہوگئی تھی۔مارنگ کیب سے گئی تھی کورٹ۔۔بٹ واپسی پر"
بارش کی وجہ سے ایسی کوئی سروس ملی نہیں سو مسئلہ ہوگیا۔۔"وہ خود ہی بات بدل گئی تو سفیان
نے سکھ کا سانس لیا۔۔جبکہ عاشر مزید سفیان کی شھیڑخانیوں سے احتراز کیلئے بچوں کے کھیلونے
لیکر سائیڈ روم میں چلا گیا تھا۔۔
چند ایک ادھر ادھر کی باتوں کے بعد سفیان بھی گھر چلا گیا۔۔۔وہ دونوں بچوں کو خود میں سموکر
اپنی تشنگیوں کا دوا کرتی بیڈ کراؤن سے چہرہ ٹکاتی واپس غنودگی میں چلی گئی۔عاشر واپس آیا تو ہمہ
وقت اپنی شراروں سے دہما چوکڑی ڈالنے والے دونوں خرگوش شرافت سے اس کے سینے سے

لگے ٹکر ٹکر اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔شائد رمشاء سے ان تین چار دنوں کی دوری نے انھیں اس کی قربت کیلئے حساس کردیا تھا۔وہ انھیں چھیڑے بغیر سرد سانس کھینچ کر باہر نکل گیا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

بعد نماز عشاء وہ واپس روم میں گیا تو دونوں ہنوز اس کے سینے سے لپٹے ہوئے تھے۔عاشر نے اشارے سے ہی انھیں ڈنر کیلئے باہر آنے کا اشارہ کیا تھا۔دونوں احتیاط سے رمشاء کے حصار سے نکل کر باہر آئے پھر ڈنر کے بعد باہر ہی کارٹون دیکھنے لگے تاکہ رمشاء کے آرام میں خلل نے پڑے۔۔۔

رمشاء سے دونوں کی اس درجہ محبت و انسیت پر آزردہ عاشر نفی میں سرہلاتے آفس کا نامکمل کام اس کے جاگنے تک مکمل کر لینے کے غرض سے آفس بیگ لینے روم کی طرف بڑھا۔دہلیز پر قدم رکھتے ہی خالی بیڈ دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا وہ جاگ گئی ہے۔یقیناً وہ واش روم یا سائیڈ روم گئی ہوگی۔۔وہ اس کا سامنا کرنا نہیں چاہتا اسی لیئے جلد از جلد اپنا مطلوبہ سامان لیکر روم سے نکل جانا چاہتا تھا۔۔

وہ معجلتاً سائیڈ ٹیبل سے بیگ لیکر مڑنے ہی لگا تھا کی

یکایک ٹھنڈی ہوا کے تیز تھپڑ پر جھرجھری لیتا تیزی سے اس جانب مڑا۔۔۔اور پھر جیسے معجلت قدم اور پراگندہ سوچوں کی آما جگہ ذہن کی سمت ہی بدل گئی۔۔

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے بکھرے خمدار لٹوں کے حالے میں بخار سے تمتماتے جاذب گہری سوچ میں ڈوبے خد و خال سمیت وہ ساحرہ اسے اپنی طرف متوجہ کرنے میں پوری طرح کامیاب

ہوگئی تھی،وہ عالمِ بے خودی میں بےآواز قدم اٹھاتا اس کے انتہا قریب چلا آیا اس کی مہتاب جنبین،کٹاؤدار لب،سرخ ہورہی ستواں تیکھی ناک سے نگاہ پھسلتی غلافی آنکھوں میں ٹھہر گئی جو گلابی عارضوں پر سجدہ ریز کیئے کھڑکی میں کھڑی نجانے وہ خیالوں کی کس وادی میں محو سفر تھی۔جو کھلی کھڑکی سے اندر آتی نم ٹھنڈی ہواؤں کے تیز تھپڑوں کا بھی اس پر اثر نہیں ہورہا تھا۔

"افففف!!!

سرکش سرد ہوا کے ایک تیز جھونکے نے عاشر کو اندر تک کپکپانے پر مجبور کر ہوش کی دنیا میں لوٹایا تھا وہ جو بے خودی میں اس کے کافی قریب آن کھڑا ہوا تھا بے ساختہ دو سے تین قدم پیچھے ہوا جبکہ وہ ہنوز پتھر کی مورت کی طرح کھڑی باہر گھپ اندھیرے میں نجانے کونسا جگنو تلاش کر رہی تھی۔

بیچ سڑک پر محترمہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہوکر گر گئی تھیں اور یہاں طوفانی بارش کی سرکش ہواؤں سے لطف اندوز ہونے کا خبط چڑھا ہے۔۔۔"اس کی بے حسی پر عاشر کو تپ چڑھی۔۔۔

"محترمہ بے شک ہوا جینے کیلیئے لازم ملزم ہے۔لیکن اس طرح کی طوفانی سرکش ہوائیں زندگی لے بھی بڑی آسانی سے لیتی ہے۔۔۔"مزید دو سیکنڈ انتظار کا کڑوا گھونٹ بھرتے وہ لب کشائی سے خود کو روک نہ سکا۔

"میں بہت ڈھیٹ ہڈی ہوں۔۔سرکش ہوائیں میرا کیا بگاڑ سکتی ہے۔"وہ جو کب سے اس کی موجودگی سے باخبر تھی اس کے طنز پر کمزور آواز میں بولی۔۔

اچھا !پھر ہواؤں کے ساتھ سیکورٹی کانٹریکٹ سائن کرتے ہوئے کوئی معاہد بارش کے ساتھ" بھی کرلیا ہوتا۔تاکہ آج وہ آپ کیلئے بیچ راہ میں مسئلہ کھڑا کرنے سے مجتنب رہتے۔۔"وہ اس کی اپنے ذات سے بے حسی برتنے پر تنفر سے جتا گیا۔۔

عہد و معاہد اعتبار کا سودا ہوتا ہے میں ایک نہایت ہی بے اعتبار بندی ہوں۔۔میں کہاں ان" چکروں میں پر سکتی ہوں۔۔"الجھی آوارہ لٹ کو کان کے پیچھے اڑستی وہ سادگی سے بولی جو عاشر کے دل کو بری طرح چبھا تھا۔

بین کرتی ہوئی آنکھوں پر پریشان زلفیں

اور کیا چاہتے ہو اس سے محبت کر کے

آپ کی صحت کیلئے یہ سرد ہوائیں ٹھیک نہیں جاکر بیڈ پر بیٹھیں میں چکن سوپ لے آتا" ہوں۔۔"وہ اجنبیت کا چولا اوڑھتا ازحد پرتکلف انداز میں کہتا ہوا مڑا۔

پلیز آپ تکلیف نہیں کریں۔۔میں اس وقت کچھ بھی نہیں کھا سکتی۔میرا فون ڈیڈ ہے اور چارجر" ہوٹل میں پڑا ہے۔آپ اپنا چارجر دے دیں تو میں کچھ امپورٹنٹ کالز کرلوں۔۔۔۔"وہ بدقت مڑ کر نقاہت زدہ پُر تکلف انداز میں ملتجی ہوئی تو عاشر کی سوئی لفظ "ہوٹل "پر اٹک گئی۔۔۔

آپ۔۔آپ ہوٹل۔۔ہوٹل میں ٹھہری ہوئی ہیں۔۔۔؟"عاشر کی آواز میں سرد پن وہ شدت سے" محسوس کرسکتی تھی۔جواباً کمزور وجود کو کھڑکی کے پٹ سے سہارا دیتی وہ سرہلا گئی۔۔

کیوں؟ مینشن نہیں گئیں آپ۔۔۔؟"سوال کرتے ہوئے اس کی کنپٹی کی رگین باقاعدہ پھڑپھڑا"

رہی تھی۔۔رمشاء اس کے سوال کو نظر انداز کرتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی بیڈ کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے۔۔۔؟"اس کے یوں پشت دکھاکر جانے پر عاشر نے درشتگی سے اس کا بازو جکڑ کر اس کے پہلے سے کمزوری کے باعث جھول رہے وجود کو اپنی جانب کھینچا نتیجتاً اس کا بخار سے تپتپا وجود اس کے وجود کا ایک کمزور حصہ بن گیا۔۔

"کیا فرق پڑتا ہے میں ہوٹل میں ہوں یا مینشن میں۔۔؟ "دونوں کانپتے ہاتھوں سے مزاہمت کرتی وہ لرزاں لہجے میں الٹا سوال کناں ہوئی۔جواباً عاشر اس کی بخار کی شدت سے گلال ہوئی تھکان زدہ آنکھوں میں سپاٹ نظریں گاڑھتا گویا ہوا۔

"سوال پہلے میں نے کیا ہے۔۔؟اپنا مقصور پاکر یوں در بدری کے ٹھوکر کھانے کا مقصد۔۔۔؟"اس کی مزاحمت پر لفظ اور اس کے گرد دونوں پر گرفت تنگ ہوئی۔۔۔

"ایک بے اعتبار سے سوال کرنا اپنے آپ میں ایک حماقت ہے عاشر حسن صاحب !کیونکہ وہ جواب جو بھی غلط یا صحیح دے ہمیں اعتبار آنا ہی نہیں ہے۔۔۔"اپنی پوری قوت سرف کر جھٹکے سے اس سے الگ ہوکر تلخی سے کہتی وہ باضابطہ ہانپنے لگی تھی۔۔

مانا کے ہر شخص فریب نہیں دیتا!

مگر اب اعتبار کرنا ہمیں زیب نہیں دیتا

"کیا یہ چہرہ دھوکہ دے سکتا ہے؟"

"کیا یہ اعتماد سے روشن آنکھیں دغا باز ہے--؟

"کیا اس کی حالت ایک نئی سازش ہے--؟"

"کیا اس کا سادہ لہجہ فریب ساز ہے۔؟"

"کیوں اب بھی اپنا مقصد پاکر بھی اپنے عیار چہرے سے یہ نقاب نہیں اٹھا رہی--؟"

"اگر یہ غلط نہیں ہے تو حالات اس نہج پر کیوں پہنچ گئے؟"

"اگر میں غلط ہوں تو یہ احتجاج کیوں نہیں کر رہی--؟"

اس کے برگ زرد کی مانند لرزتے وجود پر نظر گاڑھے عاشر کے اندر سوالوں کا طوفان اُمڈ آیا تھا جس کے جواب شائد مقابل کے پاس تھے لیکن وہ لب بامہر تھی اس روز بھی اور آج بھی--

"میں جانتی ہوں میرا وجود آپ کیلیئے ناقابل برداشت ہے۔لیکن یہ طوفانی بارش میرے اختیار سے باہر ہے یہ رک جاتی تو میں خود یہاں سے چلی جاتی آپ کو دوبارہ زحمت دینے کا قصداً میرا ارادہ نہیں تھا--"اس کی سلگتی نظریں خود پر دیکھ کر رمشاء کا دل بھاری ہوا تھا۔وہ بے بسی سے لب کچلتی ہوئی بیڈ پر جاکر اسی جگہ بیٹھ گئی--

جواباً کاٹ دار نظر اس پر ڈال کر عاشر دھار سے کھڑکی بند کرتا لمبے لمبے ڈگ اٹھاتا ہوا روم سے نکل گیا تھا--

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

وہ دوبارہ آیا تو ہاتھ میں سوپ کا ٹرے اور ساتھ دونوں بچے تھے۔دونوں رمشاء کو جاگتا دیکھ کر فوراً

بیڈ پر چڑھ گئے تھے عاشر بنا ایک لفظ کہے مان کا چھوٹا سا رائٹنگ ٹیبل رمشاء کے سامنے اچھے سے رکھ کر اس پر ٹرے رکھتا دونوں سپہ سالار کو خاموش نگاہوں سے ان کی ڈیوٹی پر معمور کرتا سائیڈ سے رمشاء کا فون اٹھاکر اپنے چارجر میں لگاتا اسٹینڈ کے پاس لاتعلق سے کھڑا ہوکر مان کا یونیفوم ستری کرنے لگا۔۔

پیچھے رمشاء ان دونوں سخت گیر تیمار داروں کے بیچ بڑی پھسی تھی۔دو دن سے جو اس نے کھانے پینے کو بالکل ہی نظر انداز کردیا تھا اس سب کا ازالہ دونوں شائد آج ہی کرنے کا حلف اٹھا چکے تھے۔دونوں ایک ایک چمچہ تلوار کی طرح اٹھائے اس کے لاکھ انکار کے باوجود باری باری کھلائے جارہے تھے وہ روہانسی شکل بنائے بے بس سی بس منہ کھول رہی تھی۔۔۔

جانو !مما کا سچ میں پیٹ پھٹ جائے گا پلیز۔۔۔"وہ آرو کی طرح ہونٹ لٹکا کر ملتجی ہوئی۔اسے" حقیقتاً لگ رہا تھا اس کا پیٹ پھٹ جائے گا۔ایک تو بخار کی وجہ سے منہ خراب تھا دوسرا پے در پے حلق سے اُترتا سوپ۔

مما یہ مان کا لاسٹ سپون لے لیں پھر ختم۔۔۔"واپس چمچہ اس کے لبوں کے قریب لاتے" مان نے بڈھے دادا کی طرح پچکارا۔جس پر آئینہ سے اس کی حالت سے محظوظ ہورہے عاشر کے عنابی لبوں کے کناروں کو بے ساختہ مسکراہٹ نے چھوا۔

"جانو!۔۔۔۔"

مما !آپ کو جلدی ٹھیک ہونا ہے ناں؟ اچھے بچے ضد نہیں کلتے یہ لاسٹ آرو سپون لے لیں"

پھر اوور۔۔ "چھوٹے سے ہاتھ سے رمشاء کا سر سہلاتی وہ مما سٹائل میں بہلاتی ہوئی بولی تو رمشاء ڈرامہ کوئین کو بس دیکھ کر رہ گئی۔۔

اب آپ میڈیسن لو پھر آرو آپ کو چاکلیٹ دے گی۔پھر ماپا آپ کو کِس دیں گے۔۔پھل" آپ صبح ٹھیک ہوکل وہ چاکلیٹ کھانا ابھی گلا خلاب ہوجائے گا۔۔"کسی دو سالہ بچے کی طرح ٹشو سے اس کا منہ صاف کرتی آرو روانی میں اسے لالچ دیتی ہوئی بولی۔۔

کِس "والی بات پر اپنے کام میں مصروف عاشر بری طرح بھونچا کر مڑا۔جبکہ رمشاء برے" برے منہ بناتی مان کے ہاتھ سے میڈیسن کھارہی تھی۔یقیناً اتنا سوپ پی جانے کے صدمہ میں اس کی سماعت سُن ہوگئی تھی۔۔

عاشر جلدی سے کالر پر ایک بار ستری پھیر کر بازو پر ڈالتا جلد از جلد منظر سے غائب ہونے کیلئے سوئچ آف کرتا مڑا کی آرو کی آواز آئی۔۔

ماپا !مماگُڈ گل ہے انھوں نے پولا سوپ بھی ختم کیا اور میڈیسنز بھی لے لی اب آپ آکل" "انھیں کِسی دے دو پھل وہ صبح تک ٹھیک ہوجائیں گی۔۔۔

ننن۔۔نہیں۔مم۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"دراز ہونے کی کوشش کر رہی رمشاء آرو" صاحبہ کے اگلے فرمان پر بری طرح سٹپٹائی۔عاشر خود بھی گڑبڑایا ہوا تھا۔۔

آپ ٹھیک ہوجاؤ گی مما۔آرو بھی ٹھیک ہوجاتی ہے اور مان ایاّ بھی ماپا کی کِسی سے ٹھیک" ہوجاتے ہیں۔۔ہے نان مان ایا۔۔۔۔"آرو اپنے ماپا کی لمسِ مسیحائی کی شان میں رطب اللسان

تھی۔۔

ہاں!!ماپا آپ آؤ ناں۔۔"زور و شور سے تائیدی انداز میں سرہلاتے مان نے لگے ہاتھ عاشر کو" قریب آنے کا اشارہ کیا۔۔

اور عاشر اس وقت کو کوسنے لگا جب اس نے بچوں سے کہا تھا کی ان کی مما کی طبیعت خراب ہے انھیں سوپ پینے اور میڈیسن لینے کی سخت ضرورت ہے۔لیکن اسے کیا خبر تھی یہ پدی ایک اور میڈیسن کا اضافہ اپنی جانب سے کردیں گے۔جو وہ ان کے بیمار پڑنے پر بہلانے کیلئے یوز کرتا تھا۔

"ماپا !آئیں ناں آپ وہاں اسٹیچو ہوگئے ہیں۔۔۔؟"

مان عاشر کو ہنوز گومگو کو کیفیت میں اسی جگہ ایستادہ زیر لب بڑبڑاتا دیکھ خود اٹھ کر آیا اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے کھینچتا ہوا لاکر رمشاء کے سرہانے کھڑا کردیا جس کی کیفیت عاشر سے مختلف نہ تھی۔

افوہ !ماپا کتنے لیزی ہو آپ۔۔۔؟"کنفیوژ عاشر کو مطلوبہ کاروائی کے بجائے ارد گرد نگاہ دوڑاتا دیکھ" آرو کا چھوٹا سا ہاتھ ماتھے پر بجا۔۔

جج۔۔جانو !مم۔۔مما ٹھیک ہے بالکل ٹھیک۔۔ڈاکٹر انکل نے میڈیسن دی ہے ناں اور مما نے" ساری میڈیسن آرو کے سامنے ہی لی ہے۔۔اب مما ریسٹ کرلیں گی تو مارننگ تک بالکل ٹھیک

"!!ہوجائیں گی پھر ساتھ ہم کھیلیں گے پرامیں۔

آرو کے خطرناک تیوروں سنگ عاشر کو گھورنے پر رمشاء تھوک نگل کے دقت سے مسکرائی۔۔

مما !ایسے بس ڈاکٹل انکل کی میڈیسن سے ٹھیک نہیں ہوتے ماپا کی کسّی سے ٹھیک ہوتے"

"ہیں آرو کو معلوم ہے۔۔

اپنے ماپا کو مسیحا عالم ثابت کرنے پر بضد آرو زور ڈال کر بولی تو ناچار رمشاء نے کن آنکھیوں سے عاشر کو دیکھا جس کے دبنگ تیور اور گبر سنگھ والے لکس اس لمحے نجانے کس نیشنل پارک میں سیرسپاٹے کیلئے نکل گئے تھے۔۔رمشاء کو اس پر غصہ آیا۔۔

اوکے !فرسٹ مان مما کو کس کرے گا پھر آرو پھر ماپا۔۔ "بہن کو ضد پر اڑا دیکھ سمجھدار مان" صاحب نے درمیانی راہ نکالی جس میں عاشر و رمشاء کی زبانی کلامی رضامندی کی ضرورت محسوس کئے بغیر وہ رمشاء کے سرہانے کھسک کر آیا اور اپنے نرم ہونٹ اس کی پیشانی پر رکھ گیا۔

"گیٹ ویل سون مما۔۔"

آہستگی اپنے نرم ہونٹ جدا کر اس کی پیشانی کے بال سنوارتا جس لگاوٹ سے وہ بولا تھا آن کی آن میں رمشاء کی ویران بنجر آنکھوں کی خشک زمین سیراب ہونے کو مچل گئی۔

"!!گیٹ ویل سون مما"

مان کے دیکھا دیکھی آرو بھی اپنے نرم لمس کی خوشبو سے اس کی روح کی مسیحائی کرتی گال سہلاکر بولی تو رمشاء کو خشک آنکھوں میں تراوٹ اُترنے سے باز رکھنے کیلئے خاصی تگ و دو کرنی پڑی۔۔

دل شدت سے ان ننھے مسیحاؤں کو سینے سے لپٹاکر پھوٹ پھوٹ کر روح و دل پر لگے ہر زخم کا نام و نشان دھل جانے تک رونے کو مچلا لیکن وائے بے بسی!

سختی سے لب بھینچ کر آنکھیں میچتی ابھی وہ مان اور آرو کے نرم لمس سے آبلہ پا روح و دل میں رونما ہوئی ہل چل کو اعتدال پر لانے کیلیئے تگ و دو کر رہی تھی کی یکلخت نتھنوں سے ٹکرائی مخصوص خوشبو ساری کیفیات پر حاوی آئی اورپٹ سے رمشاء نے اپنی میچی آنکھیں کو پورے حجم سے وا کیا۔۔

نتیجتاً متحیر نگاہوں کا بلا تامل نہایت قریب سے دو گہری مقناطیسی آنکھوں سے زبردست تصادم ہوا اور قبل اس کے کی وہ کچھ سمجھتی یا متحرک ہوتی جلتی جبین پر ثبت ہوئے عنابی لب دھڑکنوں سے لیکر رگوں میں دوڑتے خون تک منجمد کرگئے،تضاد پرحدت لمس کی خوشبو سے معطر ہوئی سانسیں۔۔

"گیٹ ویل سون۔۔۔"

گمبھیر آواز میں چند ان کہے جذبوں کی حدت سے اس کی منجمد دھڑکنوں کو مہکاتا وہ تیزی سے کھڑا ہوا پھر بنا رمشاء پر ایک نظر ڈالے سائیڈ روم میں بند ہوگیا۔۔

میرے درویش تیرے لمس کی ہلکی سی مہک

مرحلہ وار کئے جاتی ہے تبدیل مجھے۔۔۔!!!!

رمشاء کا پہلو میں پڑا ہاتھ بے اختیار پیشانی پر گیا جہاں وہ نرم گرم لمس پوری جاذبیت سے تازہ تھا۔گھبرتے ہوئے بے ساختہ ہاتھ کھینچ کر دل کے مقام پر دھرا جہاں بے ہنگم دھڑکنوں میں اس ایک لمحہ التفات کی طفیل حشر برپا تھا۔۔

"مما اب آپ سوجائیں اب ماپا کی کسیّ سے دیکھنا آپ صبح تک ٹھیک ہوجائیں گی۔۔"

اس متزلزل کیفیت انجان آرو اس کے پہلو میں بالکل لگ کر دراز ہوتی ہوئی پر یقین انداز میں بولی تو مان بھی تائید کرتا دوسری جانب سے اپنے چھوٹے سے بازو کا اس کے گرد حصار ڈال گیا۔۔

"!!ہمم"

سر جھٹک کر ایک سرد سانس کھینچتی وہ متورم آنکھیں موند گئی اس کے اعصاب بھاری ہورہے تھے ڈاکٹر نے ذہنی سکون کیلئے اسے سکون آور انجیکشن لگایا تھا لیکن ذہنی سکون ہی اس لمس مسیحائی سے درہم برہم ہوگیا تھا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

سچ ہے ہمیں کو آپ کے شکوے بجا نہ تھے

بے شک ستم جناب کے سب دوستانہ تھے

!ہاں !جو جفا بھی آپ نے کی قاعدے سے کی

!!!ہاں !ہم ہی کاربندِ اُصولِ وفا نہ تھے۔۔۔۔۔

گوکہ وہ "لمحہ "ان کے درمیان بچوں کی معصومانہ بلکہ بچکانہ ضد کی طفیل حائل ہوا تھا لیکن اس لمحے کن جذبات نے اپنا کردار خوش اسلوبی سے ادا کیا تھا یہ تو صادق دل کی امین دھڑکنیں اچھی طرح جانتی تھی جس سے وہ جواں مرد نگاہ چراتا دامن بچاتا گریزاں سا منکر ادھر دبک کر خود کو جھٹلا رہا تھا۔۔۔

لیپ ٹاپ آف کرکے بارہ کا ہندسہ عبور کرنے سبک روی سے دوڑ رہی گھڑی کے کانٹے پر ایک اچٹی سی نظر ڈال کر لائٹ آف کرتا سست قدموں وہ عارضی ٹھکانہ سے نکل آیا۔

"آپ۔۔آپ ابھی تک جاگ رہی ہیں۔۔۔؟"

سائیڈ ٹیبل پر نہایت احتیاط سے ریسٹ واچ رکھتے نائٹ بلب کی نیلگو روشنی میں اس کی کھلی آنکھیں دیکھ عاشر بھونچکایا۔۔

وہ قصداً سائیڈ روم میں خاصہ وقت گزار کر آیا تھا تاکہ اس سے تنہائی میں سامنا نہ ہو۔۔اور پھر ڈاکٹر نے اسے بتایا تھا کی رمشاء کو ڈرپ کے ساتھ سکون آور انجیکشن لگائی گئی ہے جس کے زیر اثر وہ صبح تک بے فکر سوتی رہے گی۔

کیوں؟ آپ۔۔آپ چاہتے ہیں کی میری آنکھیں بند ہوجائے۔"جواباً اس کی لڑکھڑاتی نیند سے" بھاری نقاہت زدہ آواز سرسرائی۔۔

لاحول ولاقوۃ !میں کیوں ایسا چاہنے لگا۔۔"گڑبڑائے عاشر کی زبان بے ساختہ پھسلی۔جس پر وہ" پھیکا سا مسکراتی اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

"آپ لیٹی رہیں آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔۔"

"!!نو"

اسے بامشکل اٹھنے کی کوشش کرتا دیکھ عاشر نے اسے واپس لٹانے کیلئے بازو تھامنا چاہا جسے وہ سرعت سے جھٹک گئی۔عاشر مزید زور دئے بغیر ایک قدم پیچھے لیکر سینے پر بازو لپیٹتا اس کی کاروائی ملاحظہ کرنے لگا۔۔

وہ مان پر کمفرٹر درست کرتی ایک ہاتھ سے سر دوسرے ہاتھ سے بیڈ کا سہارا لیتی بیڈ کی پائینتی تک آئی اور کراہتی ہوئی نیچے ادھر ادھر نگاہ دوڑانے لگی۔

غالباً وہ سلیپرز ڈھونڈ رہی تھی۔۔؟خود ہی اندازہ لگاتے عاشر نے اپنے پیر کا سلیپر کھول کر اس کی جانب کھسکایا جسے وہ سائز کا نوٹس لیئے بغیر بنا پس و پیش پیروں میں اڑستی کھڑی ہوئی۔۔

"!!اہ"

اب یہ بے انتہا ڈھیلی سلیپرز کی خطاء تھی یا کمزوری و درد کے باعث ہل رہا سر ذمہ دار تھا یا اعصاب کو بوجھل کر رہی سکون آور انجیکشن کی گستاخی تھی جو کھڑی ہوتے ہی وہ بری طرح لڑکھڑائی۔۔

آرام سے۔۔۔"عاشر جو پوری طرح اسی کی طرف متوجہ تھا بر وقت حرکت میں آتا اسے سہارا دیتا" فرش بوس ہونے بچایا۔

جواباً وہ واپس ایک ہاتھ سے بیڈ کی پائینتی تھامتی ہلکی مزاحمت سے اپنا بازو آزاد کراتی رخ موڑ کر بیڈ

کے سہارے چلنے لگی۔۔

میں آپ کو واش روم تک چھوڑ آتا ہوں۔۔۔۔"اسے دقت سے قدم اٹھاتا دیکھ عاشر کا دل گداز" ہوا تھا۔۔

میں جز وقتی سہارے بے جان چیزوں کے لیتی ہوں۔تاکہ اسے تھامے رکھنے یا چھوڑنے کا مکمل" اختیار میری دسترس میں رہے۔۔"نیم جان حالت میں بھی وکیل صاحبہ کا لہجہ خاصہ ٹھوس تھا۔

کیوں۔۔؟"عاشر نے ایسے ہی پوچھا۔"

کیونکہ جانداروں کے سہارے انسان کو ناصرف مجبور بلکہ محتاج ہونے کا بھی شدت سے احساس' دلاتی ہے۔۔اور نفرت ہے مجھے اس احساس سے۔۔ "پائیتی کو چھوڑ کر واپس تھامتی وہ تلخی سے زیر لب بڑبڑائی۔

آواز دھیمی اور بے انتہا بھاری ہونے کی وجہ سے عاشر کی سماعت تک مشکل سے ہی پہنچ پائی تھی۔تاہم مکمل جملہ سن و محسوس کرکے بھی وہ جملے کا موزوں و مناسب مقصد و مطلب نہیں نکال پایا تھا آیا یہ شکوہ تھا یا خیال۔۔۔۔؟

جبکہ وہ اسے مکمل نظرانداز کرتی نیم غنودگی میں جھومتی ہوئی کبرڈ تک پہنچ گئی تھی جہاں سائیڈ ٹیبل پر اس فون رکھا ہوا تھا۔۔

آپ ابھی مکمل اپنے حواس میں نہیں ہیں ابھی آرام کریں رات کے بارہ بجے فون کا آپ نے" "کیا کرنا ہے۔۔؟

فون نکالنے کیلئے بڑھتا ہاتھ سرعت سے تھام کر عاشر نے اسے باز رکھنا چاہا۔
بھاری آواز، لڑکھڑاتے قدم، عجیب نافہم لہجہ، وہ سمجھ گیا تھا وکیل صاحبہ مکمل اپنے حواسوں میں نہیں ہیں غالباً میڈیسنز اپنا کام کر رہی ہیں لیکن محترمہ خود کو سخت جان ثابت کرنے کیلئے جبراً اپنے آپ کو ہلکان کر رہی ہیں--

"اا--آپ--آپ--سس--سے مطلب--؟"

بامشکل آنکھوں کو وا کرنے کی کوشش کر وہ گھورنے کے کوشش کرتی اپنی کاروائی میں مخل ہونے پر بگڑی--عاشر کو بے ساختہ نیم جان حالت میں بھی اس کی دبنگ انداز پر ہنسی آئی---

آاا--آپ--آپ میرا مذاق--مذاق اڑا رہے ہیں--"اس کے عنابی لبوں پر کھیلتی مسکراہٹ" نے تیور اور خراب کیے--

"میری مجال---"

عاشر مصنوعی مرعوب ہونے کی اداکاری کرتا کبرڈ سائیڈ سے گزرنے لگا تھا کی وہ لپک کر مقابل آئی--

آپ--آپ--آپ نے بختیاور صدیقی کی بیٹی کو وا--واپس اپنے گھر کیوں لایا--آپ--آپ تو" "نفرت کرتے ہیں ناں--؟

اس کا راستہ بلاک کرتی وہ زبردستی آنکھوں کو کھول کر مستفسر تھی۔

یقین ہونے کہ باوجود کی پورے حواسوں میں مر کر بھی رمشاء اس سے یوں باز پرس نہ کرتی عاشر

کے عضلات تنے، کچھ دیر قبل غالب آئے نرم گرم احساس سرد پڑے، البتہ نگاہیں ہنوز کملائے چہرے کے گرد محو طواف میں تھی۔۔

"جواب دیں۔۔"

جوابی خاموشی پر رمشاء نے خمار آلود کو سکیڑا۔

"کیوں؟"

کک۔۔کیونکہ مجھے جواب چاہیئے۔۔؟"وہ بضد ہوئی۔۔"

کیوں؟ میں کوئی آپ کے کورٹ روم کے کٹہرے میں کھڑا ملزم ہوں جسے اپنے گناہ کی تردید یا" تصدیق دونوں صورت میں آپ کو جواب دینا ہوگا۔۔۔"تند لہجے میں جواب دیتے عاشر نے اس کی آنکھوں میں جھانکنا چاہا جو واپس بند ہوگئی تھی۔۔

مم۔۔میرے کورٹ روم۔۔روم۔۔میں تو پھر بھی موقع دیا جاتا ہے۔آپ تو سیدھا مجرم کہ کر سزا" "سناد یتے ہیں۔۔

دائیں بائیں سر کو جنبش دیتی بند آنکھوں سے مسکرائی۔

جی !میں جو کرتا ہوں ڈنکے کی چوٹ پر کرتا ہوں رازدارانہ طریقہ استعمال کر لوگوں کا اعتبار تار تار" نہیں کرتا۔۔"زہرخند لہجے میں تلخ شکوے کا جواب دیتا وہ تنفر سے چہرہ موڑ گیا۔

اس کے تنفر زدہ لہجے میں ایسی زہریلی کاٹ تھی کی رمشاء کے حواسوں پر تیزی سے چھا رہی غنودگی کا اثر یکا یک جیسے پوری طرح زائل ہوگیا اور وہ بھاری پپوٹوں کو وا کر کے اس کا کٹھور چہرہ

دیکھنے لگی--

"ایک راز کی بات بتاؤں---؟"

چند ساعت کی کاروائی کے بعد کبرڈ پر ہاتھ جماکر وہ پوری دیدہ دلیری کے ساتھ ایڑیوں کے بل اونچی ہوئی تو عاشر بے اختیارانہ پیچھے کبرڈ سے لگا--

میری ایک "خوبی "ہے میں اگر اچھائی پر مائل ہوں تو اس حد تک ہوتی ہوں کی بعض اوقات" اپنے ساتھ بھی برا کر جاتی ہوں۔اور اگر جو میں برائی پر آمادہ ہؤں--استہزائیہ توقف لیتے اس کی گرم بھاری سانسوں کی تپش عاشر پوری شدت سے اپنی گردن پر محسوس کرتا دانت پر دانت جما گیا--پھر مقابل تو کیا اپنے برداشت کے بھی باہر ہوجاتی ہوں---اور کمال کی بات یہ ہے کی "آپ کی مہربانی سے فل حال میری خامی مجھ پر غالب ہے--

سماعت میں سرسراتی زہر خند سرگوشی پر عاشر کی سپاٹ ترچھی نگاہ دائیں جانب اٹھی جہاں وہ نیم وا سرخی مائل آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اور قوتِ ضبط کی بات کر رہے تھے ناں آپ عاشر حسن صاحب !جس قوتِ ضبط کی طنابیں" صرف رمشاء کی موجودگی سے کھینچ گئی--وہ کریمنل لائیر رمشاء بختیاور صدیقی کے مقابل کب تک ٹکی رہتی ہے دیکھنا میرے لیئے بڑا دلچسپ رہے گا۔گاڈ سوئیر!!!---"اس کے دونوں چوڑے کندھوں پر ہاتھ جماکر اونچی ہوتی خمار آلود آنکھ دباکر وہ ادائے دلبرائی سے مسکائی ۔

سو بی ریڈی مسٹر" !کریمنل لائیر ہوں کسی بھی پروفیشنل کریمنل سے کئی گنا زیادہ کریمنل مائینڈڈ"

"اینڈ آفکورس ڈینجریس--

لڑکھڑاتے لہجے میں بھی وہ تمام تر تلخی و بیگانگی سموکر دہمکاتی کہیں سے عاشر کو چند گھنٹہ قبل سڑک پر بے یار و مددگار پڑی رمشاء نہیں لگی تھی--

"آپ مجھے دہمکارہی ہیں--؟"

بب--بالکل !بختیاور صدیقی کی بیٹی ہوں ناں--"وہ اسی کے دونوں کندھوں کے سہارے" کھڑی اسی نڈر انداز میں بولی--

آپ--ارے-- سنبھل کر--"جواب دینے عاشر نے لب وا ہی کئے تھے کی وہ ہوش وخرد سے" بیگانا ہوتی جھومتا ہوا سر اسی کے شانے سے ٹکاکر اپنا سارا بوجھ اس کے سپرد کر گئی--

یہ صحیح غنڈہ گردی ہے بھئی !بندے کے گھر بندے کے بیڈ روم بندے ہی کی باہوں میں اسی" کو سنگین قسم کی دھمکیوں سے خوف زدہ کرکے اسی کے پناہوں میں بیہوش ہوجائیں---مطلب ستم بھی سرکار کے ستم زدہ کہ شکوے بھی سرکار ہی کے---"اسے اٹھاکر بیڈ پر ڈالتے عاشر نے جلے دل کے پھپھولے جلے دل میں پھوڑا--

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

صبح قریب ساڑھے سات کا وقت تھا رات بھر کی موسلا دھار بارش کے باوجود صبح بادشاہِ فلک اپنی معمول کے مطابق اسی جوش و جذبہ کے ساتھ رخت سفر باندھ چکے تھے۔باہر رات کی سیاہ تاریکی پر نئی صبح کی تابناک روشنی پوری طرح غالب آچکی تھی--

البتہ کھڑیوں پر احتیاطاً اچھی طرح پھیلائے گئے پردوں کے باعث حسن منزل کے اس مخصوص

خواب گاہ میں خوابناک منظر برقرار تھا۔

البتہ بیڈ کے بائیں جانب سے عاشر غائب تھا اور اب بڑے احتیاط سے سوئی ہوئی رمشاء پر کسی بڑے بزرگ کی طرح کمفرٹر درست کرتے ہوئے دونوں خرگوش بھی آواز پیداہ کیئے بغیر بیڈ سے اُترے تھے اور اسی بلی کی چال کو برقرار رکھتے دروازے کی سمت بڑھے اور پوری احتیاط کا مظاہرہ کرتے ڈور کھول کر واپس بند کرتے ہوئے راہداری سے کچن کی سمت پیش قدمی کرنے لگے چال ہنوز وہی تھی۔

کمانڈ مان نے سنبھالی ہوئی تھی، بکھرے بالوں سنگ اس کی پیروی کر رہی ڈرامہ کوئین پوری طرح ابھی تک نیند کی جھونک سے نکلی نہیں تھی سو وہ جھومتی ہوئی بس ناک کے سیدھے چلی جارہی تھی بنا مشن کی تفصیلات جاننے کی کوشش کیئے۔۔

مان کی اٹھتے قدموں کو بریک اپنے ہدف پر لگی تھی یعنی کچن کا سارا منظر صاف صاف دکھلاتی کھڑکی کے پاس۔

"!مان ایاّ"

"ششش "!!!ماپا سن لیں گے۔۔۔"

آرو کا جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا کی اندر جھانک کر عاشر کی عدم موجودگی کی تصدیق کر رہے مان نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دبی آواز میں سرزنش کیا۔

"کیا ہم ماپا کے ساتھ ہائیڈ اینڈ سیک کھیل رہے ہیں۔۔؟"

اب کے چڑنے کے باوجود وہ آنکھ ملتی مان کی طرح پھس پھسائی۔

"بالکل ! ابھی نہیں---"

"تو ہم چھپ کیوں رہے ہیں--؟"

"کیونکہ مما کو فیور ہے۔اور ہم ان کیلئے اسپیشل جوس بنائیں گے۔ماپا سے چھپ کر--"

ہم کیوں بنائیں گے ایا؟ ماپا بنادیں گے ناں مما کیلئے جوس ہمالے لیئے بھی تو بناتے"

ہیں---"چھوٹی سے پیشانی پر نا سمجھی کے بل نمودار کر جمائی روکنے کی کوشش کرتی وہ سراپا سوال تھی۔

کیونکہ رات میں مما کو سوپ کا ٹیسٹ اچھا نہیں لگا تھا ناں اس لیئے سٹوپڈ---"آرو کے انداز" میں ماتھے پر ہاتھ مارتے اپنی جانب سے مان نے بڑا ہی ٹھوس جواز دیا تھا--

"بٹ سوپ تو اچھا تھا ناں---"

آرو کو اپنی ماپا کی سنجیو کپور والی کوکنگ پر یہ کمنٹ قطعاً پسند نہیں آیا تھا تبھی وہ منہ پھلاکر سینے پر بازو باندھی احتجاجاً رخ موڑ گئی۔

ڈرامہ کوئین کا یہی حساب تھا سب سے محبت اپنی جگہ لیکن اپنے ماپا سے اسے عشق تھا عاشر کو لیکر وہ حد سے زیادہ حساس تھی اس کے خلاف ایک لفظ بولنا مطلب سیدھے سیدھے ڈرامہ کوئین سے دشمنی مول لینا تھا۔اور ابھی مان کو اس ڈرامہ کوئین کی سپورٹ کی ازحد ضرورت تھی تبھی فوراً سے پیشتر پنترا بدل گیا--

آرو !مما کو بخار ہے ناں !جس طرح ہمیں جب بخار ہوتا ہے تو ہمیں سفیان مامو والے فوڈز اچھے" لگتے ہیں اور ماپا جو کک کرتے ہیں وہ اچھے نہیں لگتے ایسا ہی مما کے ساتھ ہے۔۔سو ہم مما کیلئے ٹیسٹی سا جوس بنائیں گے پھر مما خوش ہوجائیں گی۔۔ٹھیک ہوجائیں گی۔۔اور ہمارے ساتھ "کھیلیں گی۔۔کیا تم نہیں چاہتی مما ہمارے ساتھ کھیلیں۔۔۔؟

مان نے بڑھے دادا ابا کی طرح تفصیلاً تمام پہلو پر روشنی ڈالے تو آرو کو ننھی سی انگلی کو سرخ لبوں پر رکھ کر اس پہلو پر غور و خوص کرنے کیلئے کچھ وقفہ لینا پڑا اس دوران مان میدان صاف ہونے کی تصدیق کرچکا تھا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

"مان ایا ماپا ڈانٹیں گے۔۔۔"

ایک آنکھ سٹول کی مدد سے فریج کا پوسٹ مارٹم کر رہے مان اور ایک باہر راہداری میں گھماتے آرو سہمے انداز میں بولی۔۔

"نہیں آئیں گے یار ماپا بریک فاسٹ ریڈی کرکے فریش ہونے جاتے ہیں۔۔"

دو تین اقسام کے فروٹس کے درمیان سے سیب کو دریافت کرکے خشک میوا جاد کی تلاش میں سلیب پر چڑھنے کیلئے سٹول لگاتا مان خاصے کانفڈنٹ سے بولا تو آرو بھی اپنے ذمہ لگائی پہریداری کی ذمہ داری چھوڑ کر ادھر چلی مطلب جب خطرہ ہی نہیں تو وہاں کیوں لٹکا جائے۔۔

"مان ایاّ آپ کیا ڈھونڈ لہے ہو۔۔۔؟"

"!ڈرائی فروٹس"

"کس لیئے---؟"

"جوس میں ڈالنے کیلیئے---"

کبرڈز تک بامشکل پہنچ رہا مان چڑ گیا--

"بٹ ماپا تو نہیں ڈالتے--؟"

"میری ٹیچر کہتی ہیں وینٹر سیزن میں ڈرائی فروٹس کھانی چاہیئے---"

"بٹ یہ تو وینٹر سیزن نہیں ہے---"

آرو !!!!!بٹ مما کو سردی لگ رہی ہے ناں---"بادام کا جار بامشکل جھک کر سلیب پر رکھتے" مان کا بس نہیں چلا اپنی بہن کے سرپر رکھ دے جو سوالوں کی چلتی پھرتی دکان بھی نہیں پوری سپر مارکٹ تھی--

"یہاں یہ ایتھلیٹ اسٹنٹ کس خوشی میں آزمایا جارہا ہے---؟"

"!!!ماپا !میں نہیں مان ایا"

عقب سے اُبھری عاشر کی کرخت آواز پر آرو نے غداری میں لمحہ ضائع نہیں کیا جس پر دانت پیستا ہوا کاجو کا جار لیکر مڑے مان کا بس نہیں چلا کی اب کی بار جار اس کے سر پر رکھ ہی دے لیکن دل مسوس گیا کیونکہ وہ عاشر کی سخت تفتیشی نظروں کے حصار میں تھا--

"کیا ہے یہ صاحب زادے؟؟"

"ماپا !مان ایّا مما کیلیئے جوس بنارہے تھے۔۔"

آرو کی جانب سے جھٹ جواب آیا جبکہ مان ایک فہماشی نظر اس پر ڈال کر دونوں جار بازو میں دباتا نیچے لگے سٹول پر پاؤں رکھ کر عاشر کو صاف نظر انداز کرتا ٹیبل کی سمت بڑھ گیا جہاں ٹرے میں سیب کریم وغیرہ رکھا تھا۔۔۔

"کیوں بھئی۔۔؟"

عاشر کے ایبروز انوکھی اطلاع سے زیادہ صاحب زادے کے نڈر اٹیٹیوڈ پر اُپر کو شوٹ ہوئے۔۔

مما کو بفار ہے ناں "!!ہونٹ نیچے کو افسردہ انداز میں لٹکے۔۔"

"تو؟"

تو مما کو آپ والے سوپ کا ٹیسٹ اچھا نہیں لگا۔۔اس لیئے مان ایآّ اور میں مما کیلیئے ٹیسٹی" جوس بنائیں گے اور مان ایآّ کی ٹیچل نے کہا ہے وینٹل سیزن میں ڈلائی فووٹس کھانی چاہیئے اول "مما کو سلدی لگ لہی ہے ناں۔۔اس لیئے۔۔۔

ایک سانس میں ڈرامہ کوئین نے پورے مان کے لاجک کا ملغوبہ بناکر عاشر کی خونخوار نظروں کی گرفت میں اس کی معصوم جان کو ڈال کر خود معصومیت کے اگلے پیچھے ریکارڈ توڑتی عاشر کے پاؤں سے لگ کر اشارتاً اسے گود میں اٹھانے کو کہا جس پر فوراً عمل آوری ہوئی۔

اچھا تو صاحب زادے آپ کی مما صاحبہ کیلیئے بنایا گیا سوپ ٹیسٹی نہیں تھا اور آپ اپنے خدمات" "پیش کرنے صبح سویرے نیند کی قربانی دیکر یہاں ان کے منہ کا ذائقہ بدلنے آئیں ہیں۔۔۔؟

عاشر آرو کو گود میں اٹھائے نپے تلے قدم اٹھاتا تیکھے چتونوں سنگ اس طوطا چشم تک پہنچا جو آرو کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

"اس سے پہلے تو آپ یہ بتائیں صاحب زادے جب صبح ہی صبح کچن کو درشن دے ہی رہے تھے اپنی عزیز از جان مما کیلئے تو آپ نے اس پہلے فریش ہونے کی زحمت کیوں نہیں اٹھائی۔۔۔؟" پہلے سوال کو بعد کیلئے التواء کرتا حلیہ پر چوٹ کیا۔جہاں نائٹ ڈریس کا کالر تک درست کرنے کی زحمت نہیں کی تھی۔۔

"اس میں لیٹ ہوجاتا اور مجھے مما کیلئے جلدی جوس بنانا ہے۔۔۔" قصداً عاشر کی جانب سے رخ موڑ کر اپنی اتنی مشقت سے جمع کردا اجزا کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"تو بیٹا لیٹ تو آپ اسکول کیلئے بھی ہورہے ہیں۔۔۔" مصروف شہزادے کی چھوٹی سی پشت کو عاشر نے آنکھیں سکیڑ کر گھورا۔

"بٹ مان ایاّ تو آج اسکول نہیں جارہے۔۔۔"

"وہ کس لیئے۔۔۔؟"

"مما کو بفار ہے ناں۔۔۔" اپنی مما کی طبیعت خرابی کی بات آتے ہی آرو کے کھنکار لہجے میں پھر افسردگی گھلی۔۔جو عاشر کو بری طرح کھلی۔۔

"بخار آپ کی مما کو ہے اور اسکول ان صاحب بہادر کو جانا ہے۔۔ان دونوں کا کیا کنیکشن۔۔؟" مان کے سامنے کی فروٹس والی ٹرے سائیڈ کھسکاتے عاشر کا لہجہ سخت ہوا۔

"!!!ماپا"

"کیا ماپا۔۔۔؟"

ماپا مما کو میری ضرورت ہے گھر پر۔۔۔"مان چڑ گیا۔"

بیٹا کہیں پر ہی نہ جائے آپ کی مما کو ضرورت۔۔اب چلو چپ چاپ سے اسکول کیلئے تیار"
ہوجاؤ۔۔بڑے آئے مما کے بے بی سیٹر۔۔۔"عاشر نے کہنے کے ساتھ اسے دوسرے بازو میں
دبوچا بھی تھا۔۔

ماپا ناٹ فیئر مان نے مما کیلئے جوس بنانا ہے یوٹیوب والی آنٹی سٹائل میں۔۔"مان احتجاجاً مچلا"
لیکن عاشر کی گرفت مضبوط تھی۔۔

بیٹا تمہاری یوٹیوبر ماسٹر شیف کی اجزاء ترکیبی سے تیار ہونے والے ورلڈ کلاس جوس پر کریم تو"
میں لگاتا ہوں آج۔۔"اس کے احتجاج کو چنداں اہمیت نہ دیتے ہوئے عاشر اسے دبوچے کچن
سے نکل گیا تھا۔

ماپا !میں آپ سے بات نہیں کروں گا۔۔"مان نے آخری کوشش کی تحت دھمکی سے کام لیا۔"

مت کریں میرے لال پیلے لیکن اسکول آپ نے لازمی جانا ہے ایسے یا تیسے۔۔گھر میں"
تیمارداری کی آڑ میں تم اسکول گول نہیں کرسکتے۔۔۔"مان کی تمام تر مزاحمت کو رد کرتا عاشر اسے
لے گیا تھا۔۔

پیچھے بیچارے فروٹ اور ڈرائی فروٹ اس پدی سے شیف کی بے بسی پر تاسف زدہ رہ گئے۔

یہ صحیح ہے بھئی رات وکیل صاحبہ نے حالتِ غنودگی میں ٹھیک ٹھاک اٹیبوڈ کے ساتھ"
خطرناک قسم کی دھمکیوں سے نوازا۔اور صبح ان کے وکیل صاحب خود دھمکیوں کا ٹرائیگر چلا کر خود اٹیٹیوڈ دکھ رہے ہیں۔۔ "اسکول یونی فارم میں غبارے کی طرح منہ پھلائے بیٹھے مان کو ترچھی نظروں سے دیکھتا عاشر زیر لب بڑبڑایا جس پر باہر کی جانب پہلے سے گردن موڑ کر بیٹھا مان پورا کا پورا اسی جانب گھوم گیا۔

"کیا بات ہے بھئی مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے تیرے گھر میں تیرا ہی بائیکاٹ چل رہا ہے۔۔۔؟"
پچھلی سیٹ پر مالکانہ انداز میں بے تکلفی سے بیٹھے سفیان نے اپنے خدشہ کا اظہار باآواز بلند کیا تھا جس پر مان نے ایک ازحد سنجیدہ ترچھی نظر سے لمحے کیلئے اسے نوازا۔

سوری باس !میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں میری طرف سے آپ اس کا بائیکارٹ کریں کورٹ" مارشل کریں یا ہوم مارشل اٹس ننن آف مائی بزنس۔۔"خوف زدہ ہونے کی بھرپر اداکاری کرتے سفیان نے دونوں ہاتھ کھڑے کردئے تھے۔

"اس سے پہلے کی میں تیرا کار مارشل کردوں اپنی کارٹون والی حرکتوں پر قابو پاؤ۔۔"
ٹرن لیتے عاشر نے جل کر گھرکا جس پر سفیان نے کندھے اچکائے اشارہ صاف تھا کی بھائی تو سیریس لینے والی چیز نہیں۔جس پر عاشر نے بیک ویؤ مرر سے محض اسے خونخوار قسم کی گھوری دینے پر اکتفا کیا تھا۔

اب صبح ہی صبح اس شخص کے شاگرد سے پنگا لیکر موڈ کا غارت ہوا پڑا تھا اب استاد کے ساتھ کون منہ ماری کرکے رہے سہے موڈ کا بھی بیڑا غرق کرے۔۔

سفیان ماموکیا آپ میرا ایک کام کریں گے۔۔۔؟"اسکول گیٹ کے آگے گاڑی رکتے ہی مان"

سنجیدہ تاثرات لیئے سفیان کی جانب گھوما۔عاشر کے بھویں یوں صاف نذر انداز کیئے جانے پر سکڑے۔

جی !فرمائیں صاحب زادے۔۔؟"مان صاحب کی سنجیدگی سے ازحد متاثر سفیان کے اندر کا"

مودب کردار پھڑپھڑا کا منظر پر آیا۔

وہ کل ممانی نے مان کو بتایا تھا کی وہ آج مومن کی نانو کے پاس جارہی ہیں تو کیا آپ آج مان"

"کو اسکول سے جلدی پک کرنے آجاؤ گے۔۔؟مان کا آج لاسٹ پیریئڈ گیمز ہے۔۔

کیوں صاحب زادے گھر جلدی جاکر آپ نے کونسا معرکہ سر کرنا ہے۔۔؟"تیکھے چتونوں سنگ"

سوال عاشر کی جانب سے آیا تھا۔

سفیان ماموممی کی ہیلتھ ٹھیک نہیں ہے اور مان کو ان کی ٹیک کیئر کرنی ہے آپ آجایئے گا"

پلیز۔۔اچھا میں چلتا ہوں اسمبلی کیلیئے لیٹ ہورہا ہوں۔۔"سوال بھلے عاشر کی جانب سے تھا

لیکن جواب بالخصوص سفیان کو مخاطب کرکے دیا گیا تھا۔

جو حکم سرکار "!ٹائی کی ناٹ ٹائٹ کرتے سفیان کی گردن عاشر کی تاثرات سے اکڑی۔"

تھینکیو مامو !اللہ حافظ "!سفیان سے الوداعی کلمات ادا کرتے ڈور کھول کر باہر نکلتے زور سے ڈور" لگانے سے پہلے وہ عاشر پر ایک خفا نظر ڈال کر اسے سنگین غلطی کا احساس دلانا بالکل نہیں بھولا تھا۔۔

لو چل دئے وہ ہم کو

،تسلی دئے بغیر۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔"جواباً عاشر کے سڑے ہوئے تاثرات دیکھ سفیان اپنا چھٹ پھاڑ قہقہہ نہ روک" پایا تھا۔۔

دانت توڑ کر ہاتھ میں رکھ دینے ہے میں نے تیرے۔۔"بھپر کر سامنے سے ٹشو باکس اٹھاکر" عاشر نے اس کا نشانہ لیا تھا۔

"فلحال تو تیرا سپوت تجھے دونوں ہاتھوں سے ہری جھنڈی دکھاکر گیا ہے۔ہاہاہاہاہا۔۔۔" ہوگئی ہو ہاہاہاہا توآکر سامنے بیٹھ ڈرائیور نہیں لگا میں تیرا۔۔ورنہ چاہے تو تو یہیں سے دفع بھی" ہو سکتا ہے میری بلاؤں سے۔۔۔"وہ بری طرح تپ ہی تو گیا تھا اس یار غدار کی نمک پاشی سے۔۔

ویسے صبح ہی صبح شہزادے کے مزاجِ شاہانہ میں تجھ سے گستاخی کیا ہوئی۔۔۔؟"بیچ سے ہی" کسی طرح کھینچ کھانچ کر اگلی سیٹ پر آتے سفیان نے اس بائیکارٹ کا وجہ جاننا چاہا۔

کچھ نہیں !آج کل ہوائیں ہی میری مخالف سمت ہے کردہ ناکردہ گناہ ادھر یا ادھر سے میرے"

ہی کھاتے گرتا ہے۔۔"جلے بھنے انداز میں گول مول جواب دیتا وہ گاڑی نکال لے گیا۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

پھر خلافِ طبیعت کام ادھورا چھوڑ کر محض شہزادے مان کی ناراضگی دور کرنے کیلئے وہ جلدی آفس سے نکل گیا تھا۔اور صبح سفیان کو ملی ہدایت کے مطابق مان کی کلاس ٹیچر سے غلط بیانی کرتے ہوئے وہ مان کو اسکول سے لیکر گھر کیلئے روانہ ہوتے راستہ میں بیکری میں گاڑی روکنا وہ بالکل نہیں بھولا تھا۔۔۔

لیکن صد افسوس ناراضگی کا گراف اس قدر اونچا تھا کی اتنی مشقت کے باوجود بھی عالی جاہ کے مزاجِ ناسازگار پر خاطر خواہ اثر نظر نہیں آرہا تھا۔۔

وہ ہنوز منہ پھلائے کھڑکی کی جانب پورا کا پورا رخ موڑے یوں براجمان تھے گویا عاشر کی اتنی جد و جہد کی ان کی نظر میں کوئی وقعت ہی نہ ہو۔اس انداز بے نیازی پر عاشر کو خیر تپ تو خوب چڑھی تھی لیکن وہ فل حال ایک نیا محاذ کھولنے کے حق میں قطعاً نہیں تھا۔

"اللہ جانے کیا کھلا کر پالا ہے میں نے انھیں۔۔۔؟"

گیٹ کے باہر گاڑی رکتے ہی روکھی پھیکی مسکان جو کہ عاشر کی نظر میں وہ اتنی محنت کے بعد ڈیزور کرتا تھا ادا کرنا تو در کنا ایک اُچٹی نظر تک اس پر ڈالے بغیر شہزادے ڈور کھول کر اندر کی جانب واک آؤٹ کر گئے تو عاشر اس کی چھوٹی سی پشت کو گھورتا دل مسوس کر رہ گیا۔

حضور والا کی عنایت کرم بیگ چھوڑ کر مجھ ناچیز کو اٹھانے کی سعادت سونپ گئے۔۔"برابر والی"

سیٹ پر مان کا اسکول بیگ پڑا دیکھ بڑبڑاتا ہوا وہ گاڑی سے باہر نکلا تاکہ پورا گیٹ کھول کر گاڑی اندر کرے کیونکہ شہزادے نے یہ احسان بھی کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

ابھی وہ گیٹ کھول کر واپس گاڑی کی طرف بڑھا ہی تھا کی رمشاء کی گاڑی آکر عین اس کے گاڑی کے پیچھے رکی جس کے اندر سے باوردی ڈرائیور برآمد ہوا اور عاشر کو اپنی جانب متوجہ دیکھ فوراً مودبانہ انداز میں سر تک ہاتھ لیجاکر سلام کیا جس کا جواب عاشر نے سر ہلا کر دیا تھا۔

سر جی آپ مجھے چابی دے دیں میں کردیتا ہوں اندر پارک۔۔؟ "عاشر کو ڈرائیونگ سیٹ کا ڈور" کھولتا دیکھ ڈرائیور تیزی سے قریب آیا۔

کیوں۔۔؟"اس عاجزانہ پیش کش پر عاشر نے عجیب نظروں سے ڈرائیور کا سر تا پا جائزہ لیا کی" بھائی دماغ درست ہے۔۔۔؟

وہ صاحب جی پچھلی بار میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا اور بڑے صاحب کہ کہنے پر آپ سے" بدتمیزی کرگیا تو بی بی جی سے بڑی سخت قسم کی عزت افزائی ہوئی تھی جی۔۔۔"سر پر پہلے سے درست ٹوپی کو از سر نو درست کرتے کھسیانے انداز میں مدعا بیاں کیا گیا تو عاشر کی بھویں تنی۔۔ "تو۔۔۔؟"

تو سر جی بی بی جی نے کہا تھا جس طرح میرے لیئے بڑے سرجی ہیں،بی بی جی ہیں اسی" طرح آپ ہیں جی۔اور جی آئندہ انھوں نے ایسا کچھ سنا یا دیکھا تو جی میں سمجھو کی میری نوکری برخاست جی۔۔۔"مسکین سی شکل ڈال کر اس نے اصل دھمکی سے پردہ چاک کیا تو عاشر نفی

میں سر ہلاتا ڈور کھول کراندر بیٹھنے لگا کی ڈرائیور اس سے پہلے پھرتی دکھاتا اندر بیٹھ گیا۔

"ارے !کیا بدتمیزی ہے--؟"

عاشر اس کی جرات پر برہم ہوا۔

معافی سرجی بدتمیزی نہیں ہے جی نوکری کا سوال ہے جی--پھر میرے ہوتے آپ یہ کام" کریں اچھا تو نہیں ناں لگتا جی--سوری سر جی" !معذرت خواہاں انداز میں کہتا وہ گاڑی اندر لے گیا--

عجیب خبطی ہے اپنے مالکن کی طرح---"عاشر کلس کر پیر پٹختا اندر کی طرف بڑھا۔"

یہ لیں سرجی "!اس کے اندر پہنچے تک ڈرائیور مان کا بیگ شاپرز اور چابی لیکر مودب سا گاڑی" کے پاس کھڑا تھا--

میں تمہیں تنخواہ نہیں دیتا ہوں اس لیئے تم میرے ملازم نہیں سو آئندہ مجھے سرجی کہنے یا اس" طرح کی حرکت کرنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے--"سرد لہجے میں کہتے اس کے ہاتھ سے بیگ اور چابی لیکر عاشر اندر کی طرف بڑھ گیا تو ڈرائیور سر جھکا گیا بی بی کا ایک فرمان تھا اور بی بی کے سرتاج ایک بیچ میں بیچارہ پھسا وہ تھا۔

ویسے آئے کیوں ہو---؟"مین ڈور سے پلٹ کر دیکھنے پر اسے ہنوز الرٹ کھڑا دیکھ عاشر نے" یوں ہی پوچھ لیا۔

"جی !وہ بی بی جی کو ہوٹل چھوڑنے جانا ہے جی ابھی--"

ہوٹل "!زیر لب لفظ ہوٹل ادا کرتے پلٹ کر اندر کی جانب قدم اٹھاتے اس کے بھنائے"
تاثرات تیزی سے پتھرائے تھے۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

جانو !مما کو تھوڑا سا کام ہے ناں اس لیئے مما ابھی جارہی ہے۔بٹ پرامیس آپ دونوں جب"
چاہیں مما سے وڈیو کال کرسکتے ہیں،اور مما روزانہ آپ دونوں سے ملنے بھی آئے گی
پرامیس۔۔۔"عاشر تن فن کرتا اندر داخل ہوا تو وہ حال ہی میں اسے گھٹنوں کے بل جھکی دونوں
کو پچکارتی ہوئی مل گئی۔۔

بٹ مما مان کو آپ کی ٹیک کیئر کرنی تھی اس لیئے مان جلدی اسکول سے آیا تھا۔۔۔"مان کو"
اپنی تیمارداری کی پڑی ہوئی تھی۔

جانو !مما بالکل ٹھیک ہے۔۔بتائیں آرو آپ۔۔"اس کے پھولے گالوں کو دو انگلی سے چھوتی"
اس فکر پر وہ نرمی سے مسکائی۔۔۔

مان ایا مما ٹھیک ہے۔ماپا کی کسّی نے انھیں ٹھیک کردیا۔۔آپ جب اسکول میں تھے آرو"
اول مما نے بہت سالا انجوئے کیا۔۔آرو کی گڑیا کے ڈریس بھی چینج کی مما نے۔۔۔"آرو کو بولنے
کا موقع کیا ملا وہ مان کو جلانے کیلیئے پوری رام کہتا سنانے بیٹھ گئی۔

جس پر صبح سے مان کا غبارے کی طرح پھولا ہوا منہ اور بھی پھول گیا۔

جبکہ اس کی "کسّی "کے حوالہ پر رمشاء نے نامحسوس انداز میں پلکیں چھپکاکر اپنی دانست میں

اس منظر کو تخیل میں اترنے سے باز رکھا تھا۔۔

مان !ادھر دیکھیں میری طرف۔۔"اس کے ناراضگی سے رخ موڑ لینے پر رمشاء نے اس کا بازو" پکڑ کر اپنی جانب اس کا معصوم چہرہ کیا۔۔

آنکھوں میں تیرتی ناراضگی شدید خفگی سے لٹکے ہونٹ،پھولے سرخ گال اسکول یونی فارم میں دونوں بازو سینے پر لپیٹے قصداً اس کی طرف دیکھنے سے احتراز برتتا مان انصر صدیقی اس لمحے رمشاء کو بے حد کیوٹ لگا تھا وہ بے اختیارانہ اسے خود میں سمو گئی۔۔

جیسے ہی مما کا امپورٹنٹ کام ختم ہوگا وہ فوراً مان اور آرو کے پاس آئیں گی پھر مما کا سارا وقت" آپ دونوں کا ہوگا۔۔ٹھیک ہے۔۔۔؟ "اس کی پیشانی پر لب رکھتے رمشاء نے اجازت طلب نظروں سے اسی کی طرح ہونٹ لٹکا کر پوچھا۔۔

آرو سے پہلے آپ میرے ساتھ چاپر اڑائیں گی اور ویڈیو گیم بھی کھیلیں گی۔۔۔"ذرا خفگی کا گراف" نیچے لاتے شرط پس پردہ اجازت ملی۔

جو حکم سرکار۔۔"رمشاء نے فوراً کسی ادنیٰ وزیر کی طرح سر خم کیا۔۔"

ماپا آگئے "!!!بھائی کے خواہ مخواہ کے نخروں پر ناک بھویں چڑھا رہی آرو کی نظر جیسے ہی کچھ" فاصلہ پر شاپرز سمیت خاموش کھڑے عاشر پر پڑی وہ حسب عادت برسوں کے بچھڑے ہوئے کی طرح اس جانب لپکی جبکہ رمشاء پلٹ کر تیز قدموں روم کی طرف بڑھ گئی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

بچوں کو شاپرز میں الجھا کر وہ بریف کیس اٹھائے قصداً عجلتاً روم میں داخل ہوا تو رمشاء کو ڈریسنگ کے مقابل حجاب میں پنز لگاتے ہوئے پایا ایک سرسری مگر سپاٹ نظر نظر اندازنہ انداز میں اس پر ڈال کر وہ سائیڈ ٹیبل پر بریف کیس اور دیگر اشیاء رکھنے کیلئے آگے بڑھا تو وہ تیزی سے ڈریسنگ کے مقابل سے ہٹ کر عاشر کے مقابل چلی آئی عاشر کے قدم اس افتاد پر بے اختیارانہ منجمد ہوئے جبکہ رمشاء سائیڈ ٹیبل پر رکھی اپنی چیزوں کو سمیٹ کر تیزی سے سائیڈ سے ہوتی ہوئی نکل گئی تو وہ اس کی اس زحمت کا مدعا سمجھ کر جبڑے بھینچتا آگے بڑھ گیا۔۔ ساری چیزیں جگہ پر رکھ کر ڈریسنگ کے مقابل اسی جگہ کھڑا ہوکر جارحانہ انداز میں ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے وہ سرد تاثرات سنگ آئینہ میں کن انکھیوں سے اب اس کی کاروائیاں ملاحظہ کرنے لگا جو پُر عجلت انداز میں اپنی چھوٹی موٹی چیزیں چھوٹے سے لیدر بیگ میں تقریباً ٹھونس رہی تھی۔چہرہ ہنوز زرد نقاہت زدہ تھا لیکن وکیل صاحبہ خود کو آیرن لیڈی ثابت کرنے پر بضد تھی عاشر کا حلق تک کڑوا ہوا۔۔۔

ہاں !فرازمیں بس نکل رہی ہوں۔۔ہاں !آفس نہیں میں سیدھا ادھر ہی جاؤں گی ہاں"

ہوٹل۔۔ نہیں۔۔ نہیں تو۔۔۔ "عاشر کی سرد نظروں کے ارتکاز کو رمشاء کی تیز آواز نے بری طرح توڑا تھا۔۔

واپس ہوٹل۔۔۔؟"عاشر نے دانست کچکچائے۔"

مطلب بجائے اپنی محرکات کی صفائی پیش کرنے یا تردید یا تسلیم کرکے معاملے کو کنارے لگانے

کے محترمہ ہر چیز سے قطع نظر سامان سمیٹ کر واپس ویکیشن پر نکلنے کی کر رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔۔

جی کچھ کہا۔۔؟"الوداعی کلمات ادا کرتے رمشاء چونک کر اس کی سمت متوجہ ہوئی۔۔"

نہیں !آپ کا ڈرائیور بتا رہا تھا کی وہ آپ کو ہوٹل ڈراپ کرنے آیا ہے۔۔"ایک جھٹکے سے ٹائی" کھینچ کر مٹھی میں پلیٹتے اس نے بے نیازی کا چولا اوڑھا۔

جی "!اس کے بگڑے تیوروں پر تاسف زدہ نظر ڈال کر وہ کبرڈ کی طرف بڑھ گئی۔۔"

کیوں۔۔؟میرا مطلب ہے ہوٹل کیوں۔۔؟"قصداً اپنے مقصد کا سوال کرتے لہجے میں اس نے" لاتعلقی کا عنصر نمایاں رکھا۔

اس کیوں کا مطلب کیا ہے جواب کیا ہوگا میں نہیں جانتی۔۔۔"وہ بھی اجنبیت و تکلف کے" لبادا اوڑھ گئی۔۔

پہلی ملاقات سے ان کے درمیان رہا کھٹی میٹھی نوک جھونک کا سلسلہ رہا تھا یہ پہلا موقع تھا جب تکلف نے اس طنز و مزاح سے لبریز گفتگو کو پُر تکلف بنا دیا تھا۔۔

سادہ سے کیوں کا سیدھا سا جواب اتنا مشکل بھی نہیں جو ایک لائق فائق وکیل کی سمجھ نہ" "آئے۔۔مطلب،مقصد محرک کا بوجھ ہم عام لوگوں کے لہجے کہاں اٹھا پاتے ہیں۔۔

اس کی پہلو تہی پر سلگ کر عاشر نے تیکھا سا طنز کیا جو رمشاء پوری شدت سے محسوس کرتی لب بھینچ کر سینے پر بازو لپیٹتی براہ راست اس کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

بقول آپ کے میں یہاں ایک مقصد کے تحت آئی تھی، ایک سوچی سمجھی سازش کو عملی" جامہ پہنانے،اور میرا وہ مقصد پوری طرح کامیاب ہوچکا ہے اور اب میرا یہاں رہنے کا کوئی جواز "نہیں بنتا--سو یہاں اس کی کیوں کی گنجائش کہاں نکلتی ہے--؟

طنز سے مبرا لہجے میں اپنے ہی الفاظ لوٹائے جانے پر عاشر کا تن من تلملا اٹھا تاہم جبڑے بھینچے کنپٹی سہلاتا اثبات میں سر ہلانے لگا--

دوئم یہ کی میں آپ کو جوابدہ نہیں ہوں--"اس کی تلملاہٹ کے پیش نظر اس نے بات ختم" کی--

"آپ مجھے جواب دہ ہیں---"

اچھا !وہ کس طرح---؟"ترش انداز پر اس نے سنجیدہ نظر اٹھائی۔"

"آپ بہتر جانتی ہے کس طرح---؟"

اپنی اجنبیت کا جواب میں مقابل کی اجنبیت بھرے انداز پر عاشر کا رواں رواں سلگ اٹھا تھا-- معذرت کے ساتھ--لیکن یہ زحمت آپ ہی کو اٹھانی ہوگی کیونکہ میں بالکل بھی نہیں جانتی" میں کس طرح آپ کو جواب دہ ہوں--"سنجیدہ سپاٹ لہجے میں ہلکی سی تلخی نمایاں ہوئی جو عاشر کے ماتھے کے سلوٹوں میں خطیر اضافہ کا باعث بنی---

کیونکہ میری ناقص معلومات کی روشنی میں کوئی بھی انسان عام طور پر اپنی زندگی میں تین انسان" کو لازماً جوابدہ ہوتا ہے باپ، باس اور لائف پارٹنر---باپ اور باس آپ میرے ہیں نہیں--ہے

تھرڈ آپشن کو تو خیر ہم رہنے ہی دیتے ہیں۔۔۔"دائیں جانب سر جھٹکتے وہ زخمی سا مسکائی عاشر کی عضلات مزید سلگ اٹھے۔

اس گھر میں آپ نے مجھے کس حیثیت سے رہنے دیا تھا یہ آپ بہت واضح الفاظ میں بتا چکے" ہیں۔۔اپنے سب سے بڑے دشمن اور قابلِ نفرت انسان کی بیٹی کو آپ نے اپنا مہمان سمجھا اسے اپنے گھر پوری عزت و احترام کے ساتھ رکھا آپ کی اس اعلیٰ ظرفی کی میں دل سے معترف ہوں۔لیکن ایک مہمان سوری "زبردستی کی مہمان "اور میزبان کا رشتہ ایسا نہیں ہوتا کی وہ ایک دوسرے کو جوابدہ ہوں۔۔زبردستی کے مہمان تو وبالِ جان ہوتے جیسے بھی چاہے ان سے جان چھوٹ جائے میزبان کی بس یہی ایک دعا ہوتی ہے۔۔خیر آپ کو نتیجہ سے مطلب ہونا "چاہیئے۔۔۔

سود و زیاں کی لایعنی بحث میں پھنس کر وہ وہ سب کہہ گئی جو وہ کہنا قطعاً نہیں چاہتی تھی احساس ہوا تو زبان سنبھالی لیکن تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

سو آپ کے سر ٹلی مصیبت ہوٹل میں رہے فٹ پاتھ پر رہے قبر میں رہے یا تابوت میں وہ" آپ کا کنسرن نہیں ہے۔۔۔"کندھے اچکا کر اپنی بات سمیٹی وہ ٹیبل سے فائل اور بیگ اٹھانے کیلئے بڑھی۔۔

آپ اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہیں۔؟"جھٹکے سے اس کا بازو اپنی سخت گرفت میں لیتا وہ اژدھے" کی مانند پھنکارا۔

میں اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھتی۔۔زور دار تصادم سے ارض و سماں اس کی نگاہوں میں گھوما تو" سہارا پھر انھیں مضبوط شانو کا لیا۔۔جب سے پیدا ہوئی ہوں لاشعور میں اپنی تلاش میں ہوں۔اور زندگی کے چوبیس پہر گرز گئے لیکن تلاش ختم نہیں ہوئی۔۔لیکن اتفاق دیکھیں فقط چار ماہ میں میں نے آپ کو "کچھ سمجھا "تھا بلکہ "بہت کچھ سمجھا تھا"۔۔لیکن۔۔وہ سب میری خام خیالی "نکلی۔۔بس خیال جو حقیقت کے آگے دھواں کے مانند اپنا وجود کھو بیٹھا۔۔۔۔

آخر تک اس کی یاسیت میں ڈوبی آواز سرگوشی میں بدل گئی اور آنکھوں میں گہرا دھند لبوں پر اپنا ہی مذاق اڑاتی استہزائیہ مسکراہٹ چمٹ گئی۔۔

!اب میری راہ میں حائل نہیں ہوتی یادیں

!اب تیرے شہر سے گزروں تو گزر جاتی ہوں

ٹوٹے بکھرے سے لہجے میں پنہاں ناشناسہ گلے میں ایسی تاثیر تھی کی عاشر کے آتش فشانی تیور اور جارہانہ گرفت خود بخود کمزور سے کمزور تر ہوتی گئی۔جس کا فائدہ اٹھاتے وہ تیزی سے اپنا بیگ اور فائلز لیکر بنا ایک نظر غلط اس پر ڈالے وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

دن ڈھلتے سورج کے ساتھ وہ صدیقی مینشن پہنچی تھی۔سامنے ہی آج دوپہر ہی دورے سے لوٹے بختیاور صدیقی بڑے ریلیکس انداز میں گارڈن میں اپنی پسندیدہ جگہ ایزی چیئر پر نشستہ ایک ہاتھ میں کافی مگ دوسرے میں ٹیبلیٹ اٹھائے غالباً خبروں کی سرخیوں پر سرسری سی نظر

ڈالتے ہوئے موسم سے لطف اٹھارہے تھے۔۔

اپنی سگی اولاد کی زندگی میں فقط انا کی تسکین کیلئے تلاطم برپا کر بختیاور صدیقی جیسا واحد انسان ہی ہوگا جو اس قدر مطمئن و پرسکون ہوگا۔۔وہ تلخی سے سوچ کر سر جھٹکتی ہوئی سپاٹ سے انڈاز میں سلام کرکے ان کے مقابل رکھی خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔

اس کے سلام کا جواب ذرا سا سر کو خم دیکر دیتے ہوئے انھوں نے اپنے انہماک کو لحظے بھر کیلئے بھی ترک غیر اہم جانا۔۔

پورے سترہ دن بعد بنا کوئی رابطہ خیر خبر کے ان کی واپسی ہوئی تھی اور فیملی کے نام پر اکلوتی فرد کی اہمیت یہ تھی کی سلام کا جواب بھی براہ راست دینا ضروری نہ سمجھا گیا۔ان کے اس خشک رویہ سے رمشاء کے سرد تاثرات میں کوئی تغیر نہ آیا تھا اسے ان سے ایسی کسی پدرانہ شفقت والہانہ محبت کی نہ عادت تھی نہ توقع سو وہ ان کے فری ہونے تک گارڈن میں نگاہ دوڑانے لگی۔۔

سرسبز و شاداب گارڈن کے مخصوص حصہ میں ہر سال کی طرح باغبانی کے بہترین موسم کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مالی کاکا تندہی سے نئے پودے لگانے میں مصروف تھے۔وہ سرعت سے اٹھ کر ادھر چلی آئی۔۔

اپنے نحیف تجربہ کار ہاتھوں میں وہ ننھے پودوں کو کسی نومولود بچے کی طرح پوری احتیاط سے اٹھاکر کھرپی سے کھودی گئی جگہ میں ڈال کر اُپر سے مٹی ڈالتے ہوئے اس قدر احتیاط و نرمی برت رہے

تھے گویا ان کی ذرا سی بے احتیاطی اس ننھی کونپلیوں اور اکا دکا پھول سے سجے پودے چھوٹے ڈسپوزل پیکٹ میں بند پودے کو تباہ کردے گی۔۔

مالی اور پودے کے اس دلچسپ رشتے نے اس کے مضطرب و ملول ذہن کو جزوقتی طور پر ہی سہی تلخ خیالوں سے آزاد کیا تھا۔اپنی دلچسپی و تجسس میں اس نے ان سے ان پودوں کے متعلق کئی سوال کر ڈالے جس کا انھوں نے بڑے سبھاؤ سے تجربہ کار انداز میں تسلی بخش جواب دیا تھا جس پر کتنے دنوں بعد اس کی اداس آنکھیں مسکرائی تھی۔۔۔

"مالی کاکا ہمیں لگانا تو ان پودوں کو اسی مٹی میں ہی ہے یہی مٹی اب اس کی پہچان ہوگی، پھر ڈائریکٹ انھیں اس مٹی میں کیوں نہیں لگارہے اس ساتھ آئے مٹی کو ساتھ ڈالنے کا مقصد۔۔۔؟"

مالی کے مٹی میں سنے ہاتھ پر نظر گاڑھے اس نے دلچسپی سے پوچھا۔۔

"وہ اس لیئے بیٹا جی کی اس مٹی میں ان ننھے پودوں کی ننھی ننھی جڑیں ہیں پھیلی ہوئی ہے جو اسی مٹی میں پنپی ہے۔اگر ہم پودوں کو اس مٹی سے جدا کرکے کسی اور مٹی میں ڈائریکٹ لگائیں گے تو پودے برباد ہوجائیں گے۔۔" جھڑی زدہ چہرے پر مخصوص نرم تاثر لیئے مالی کاکا نے رسان سے سمجھایا تو اثبات میں سرہلاتے اس نے گردن کو ترچھی کرکے بختیاور صدیقی کو دیکھا جو کافی کی چسکیاں لیتے ہوئے اسی جانب دیکھ رہے تھے۔۔

وہ کچھ سوچ کر ایک پیکٹ اٹھاتی ہوئی ان کی ٹیبل کی جانب چلی آئی۔۔

یہ کیا ہے---؟"مٹی میں سنا پیکٹ ٹیبل پر رکھنے پر انھوں نے ناگواریت سے بیٹی کو دیکھا--"

رشتہ"!سابقہ نشست سنبھالتی وہ سنجیدہ تھی--"

کیا بکواس ہے یہ--"اس کی فضول سی بات پر ان کے تیور بگڑے--"

بکواس نہیں ڈیڈ آپ نے بھی تو سنا ابھی مالی کاکا نے اس پودے اور اس مٹی کے رشتے کو"

اتنے بہترین طریقہ سے ایکسپلین کیا تھا--"وہ نازکی سے پودے کی ننھی کونپلی کو چھیڑتی بے تکلفانہ انداز میں بولی--

تو--؟"ان کے ماتھے پر بیک وقت نافہمی اور ناگواری کے بل پڑے--"

تو ڈیڈ مالی کاکا نے کہا ہے اگر اس پودے کو اس مٹی سے جدا کر کے ڈائریکٹ نئی مٹی میں لگایا"

"جائے تو وہ ایڈجسٹ نہیں کرپائیں گے اوربرباد ہوجائیں گے-----

مالی کاکا الفاظ دہرات وہ اب پھول کی پتی کو نرمی سے چھو رہی تھی--

سو وہاٹ"!!وہ جھنجھلا گئے اس کی عجیب منطق پر-"

انھیں حقیقتاً اپنی بیٹی کی اس حرکت کا محرک سمجھ نہیں آیا تھا-ان کے مطابق تو اسے ان کی حرکت کیلئے احتجاج کرنا تھا جس کیلئے وہ آئی تھی لیکن وہ پودوں کا فلسفہ انھیں سمجھا رہی !تھی-- عجیب---

مان اور آرو کا عاشر حسن سے اس مٹی اور پودے جیسا رشتہ ہے ڈیڈ!---جس طرح اس مٹی"

میں اس پودے کی ننھی جڑیں پھیلی ہوئی ہے ٹھیک اسی طرح عاشر حسن میں ان دونوں کا پورا

بچپن سمایا ہوا ہے۔۔جس طرح اس پودے کو اس مٹی سے جدا کرکے نئی جگہ لگائیں تو یہ برباد ہوجائیں گے اسی طرح وہ بچے عاشر حسن سے جدا ہونے کے تصور سے ہی مر جائیں گے۔۔۔"
کبھی کونپلیوں تو کبھی پھول کی پتی کو سہلاتے دھیمے سروں پر کہتے اس نے سر اٹھاکر پر امید نظروں سے بختیاور صدیقی کو دیکھا جن کے عضلات تن گئے تھے۔۔۔

"ڈیڈ !آپ کی دنیا میں بھلے عاشر حسن کا کوئی وجود نہیں ہے۔۔لیکن ان دونوں کیلئے عاشر حسن کا وجود ہی ان کی دنیا ہے۔۔اس شخص کی انگلی پکڑ کر انھوں نے چلنا سیکھا ہے،اس کے وجود کی حدت میں وہ پروان چڑھے ہیں۔۔اس شخص نے انھیں اپنے خون پسینہ سے سینچا ہے۔۔وہ دونوں اس شخص کے بغیر نہیں رہ سکتے۔

میں نے ان کے انوکھے رشتے کو بہت قریب سے دیکھا ہے ڈیڈ !وہ ایک شخص ان دونوں کیلئے کافی ہے !ان دونوں کی کوئی متبادل نہیں ہے۔۔عاشر حسن کے ہوتے انھیں کسی بھولے بسرے رشتے کی ضرورت نہیں ہے۔

اس شخص اس حد تک اپنی ذات گھیرا ان کے گرد اور ان کی ذات کا گھیرا ان کے گرد تنگ کرلیا ہے کی ہمارا وجود ان کی زندگی میں نہ بھی آتا یا اب بھی چلے جائے تو انھیں زیادہ فرق نہیں پڑے گا لیکن عاشر حسن۔۔۔۔"

وہ کھوئے انداز میں کہتی یاسیت سے سر جھکا گئی۔بختیاور صدیقی کوفت سے اپنی نشست چھوڑ کر پشت پر بازو باندھتے رخ موڑ کر کھڑے ہوگئے۔۔جب وہ پھر شروع ہوئی۔

"!ان دونوں کی زندگی میں عاشر حسن کے کئی کردار ہیں ڈیڈ"

جب وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ضد کرتے ہیں،ناراض ہوجاتے ہیں،کسی بات پر اڑ جاتے" ہیں،تب وہ شخص بنا ماتھے پر شکن لائے بغیر خندہ پیشانی سے بے غرض ماں کی طرح اپنی مامتا کی آغوش میں انھیں سمیٹ کر ان کی ضد نخروں کو سر آنکھوں پر رکھ لیتا ہے--

جب وہ من چاہی فرمائش کرتے ہیں تو بنا اپنی جیب دیکھے کسی مہربان باپ کی طرح ان کی ہر" "خواہش ہر فرمائش پر لبیک کہتا اپنی پدرانہ محبت و شفقت ان پر لٹاتا ہے--

انھیں کھیلنا ہوتو وہ ان کا دوست ہے،انھیں بحث کرنا ہوتو وہ ان کا ساتھی ہے،ایک عاشر" حسن ان کیلئے سب کچھ ہے ڈیڈ !اور عاشر حسن--ان کی تو پوری دنیا ہی ان دونوں کے گرد گردش کرتی ہے---عاشر حسن کی پہلی ترجیح ہیں دونوں ان کیلئے دونوں سے پہلے ان دونوں کے بعد کچھ نہیں ہے--اس شخص نے اپنی پوری زندگی ان کیلئے وقف کر رکھی ہے---ای کانٹ "ایکسپلین ڈیڈ ان کا رشتہ کتنا پیور کتنا اسپیشل ہے---

وہ ان کے رشتے کو الفاظ دیتے جذباتی ہوگئی تھی--لیکن پتھر میں شگاف نہ پڑا تھا--

میں بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں ہوں ان کا رشتہ کیسا ہے--"وہ سفاکیت کی انتہا کو چھوتے ہوئے" بولے تو رمشاء کا پرامید چہرہ ان کے سابقہ انداز پر تاریک ہوا--

میں بس اتنا جانتا ہوں وہ صدیقی خاندان سے کوئی بھی ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ تعلق ڈیزور نہیں" کرتا ہے۔ہی ایز جسٹ این آڈنری مین--ایک معمولی سے ملازم طبقہ کا آدمی میرے برابر کھڑا ہو

میری ایکسٹرا آڈنری بیٹی کے حوالہ سے میں یہ قطعی برداشت نہیں کرسکتا۔۔میں جانتا ہوں جلد یا بدیر تم یہ سمجھ جاؤ گی لیکن تب تک میں انتظار نہیں کرسکتا۔۔"وہ رعونیت کی حدود کو چھوتے قطعیت سے وہی راگ الاپ رہے تھے جیسے اتنی دیر سے رمشاء ہواؤں سے محو خطاب تھی۔۔

یہی دعویٰ تو آپ نے انصر بھائی کے تب بھی کیا تھا ڈیڈ !نتیجہ کیا ہوا آج میرا بھائی منوں مٹی" تلے سویا ہے۔۔۔"وہ تلخی سے کہتی کھڑی ہوئی۔۔

جس انسان نے مجھ سے سر اٹھاکر بات نہ کرنے والی بیٹی کو میرے مقابل آکر میری آنکھوں" میں آنکھیں ڈال کر غرانے پر اکسایا ہے اسے تو بختیاور صدیقی کی عدالت میں کڑی سے کڑی سزا ملنی چاہیئے۔۔۔۔"وہ اس کے چوٹ کرنے پر بل کھاکر غرائے تو وہ تاسف زدہ سی نفی میں سر ہلانے لگی۔۔

کسٹڈی کیس واپس لے لیں ڈیڈ !وہ دونوں معصوم جن کا ابھی زندگی سے صحیح تعارف بھی نہیں" ہوا ان کے ننھے قدم عدالت جیسی تلخ جگہ کی سیڑھیاں چڑھیں، ان کا معصوم ذہن متاثر ہو ایسا آپ بھی نہیں چاہیں گے۔۔پھر آپ کی غیرت کس طرح گوارا کرے گی کی آپ کے گھر کا معاملہ "آپ کے مرے ہوئے بیٹے کا باب حیات عدالتوں میں سرے عام اچھلے۔۔۔

ان کے بے رخی سے دلبرداشتہ ہونے کے باوجود وہ تحمل کا مظاہرہ کرتی ان کے پتھر دل میں جذبات کی حدت پیدا کرنا چاہ رہی تھی۔۔

"تمہاری حماقت سے جو ہمارے خاندان کے نام پر کیچڑ اچھلا ہے اس سے تو کم ہی ہوگا۔۔"
توقف لیکر وہ تنفر سے ہنکار بھر کر جتلائے تو رمشاء سرد سانس خارج کر کے ان کی پشت دیکھنے لگی۔۔

ڈیڈ میں نے ایک دنیا کی موجودگی میں نکاح کیا ہے کوئی چھپ کر گناہ نہیں کیا ہے۔تو میری"
"سمجھ نہیں آرہا اس سے ہمارے خاندان کی نیک نامی پر کیسے انگشت نمائی ہوئی۔۔۔؟
وہ اب بحث سے اکتانے لگی تھی۔۔بختیاور صدیقی نے پلٹ کر کینہ توز نظروں گھورا۔۔
اور ویسے بھی ڈیڈ ڈیل کے مطابق اگر بھائی کے ساتھ وہ حادثہ نہیں ہوا ہوتا تو میری واپسی پر"
آپ نے انھیں ایکسیپٹ کرنا ہی تھا۔۔"ان کے بے حسی کا علم ہونے کے باوجود آج وہ آخری بار سارے کارڈ آزمارہی تھی۔۔

آف کورس !اور تمہاری وجہ سے ہی اب بھی دونوں بچوں کو ایکسیپٹ کرنے کیلئے تیار"
ہوں۔۔۔"وہ رخ موڑے احسان کرنے کے انداز میں بولے۔۔

"اوہ !ای سی۔۔۔"

بھرپور جرح کے موڈ میں ہر طور انھیں اپنے فیصلے پر آخری بار نظر ثانی کیلئے آمادہ کرنے پر بضد رمشاء کی متحمل آواز یکلخت گہرے پاتال سے گونجی وہ اٹھ کر عین ان کے مقابل آن کھڑی ہوئی۔۔

مطلب آپ کو ان بچوں سے کوئی انسیت نہیں ہے صرف میری وجہ سے آپ انھیں ایکسیپٹ"

کرنا چاہتے ہیں۔۔۔میرز وہ بچے آپ کیلئے ایگزسٹ نہیں کرتے۔۔جسٹ میری وجہ سے آپ انھیں اس بڑے سے مینشن میں اپنی اربوں کی جائیداد میں حصہ دینا چاہتے ہیں صرف میری وجہ سے "رائٹ۔۔۔؟

سپاٹ سے انداز میں ان کے بیان کو تکرے تکرے کر کے لفظ لفظ پر دباؤ بڑھاتے اس نے ان کی جانب دیکھا تو وہ نگاہ چرا گئے۔۔

فائن !اٹس کمپلیٹلی فائن !مجھے یہی سننا تھا۔۔بس میں یہی سننا چاہتی۔۔۔"نفی میں گردن" ہلاتے وہ ایک ایک قدم پیچھے لینے لگی۔۔

چہرہ سپاٹ تھا لیکن آنکھیں کرب و اذیت سے گلال ہورہی تھی بختیاور صدیقی نگاہ نہ چرا سکے اس کی آنکھوں میں ہلکورے لیتی بے یقینی پر۔۔ان کے پشت پر بندھے بازو ڈھیلے ہوکر پہلو میں جھول گئے۔۔

ڈونٹ وری ڈیڈ !جسٹ ریلیکس جسٹ چل !اب آپ کے اؤنچے نام اؤنچے شملے پر کوئی آنچ" نہیں آئے گی۔۔ہمیشہ کی طرح لیٹ دی ینڈ آپ ہی کا فیصلہ مقدم مانا جائے گا۔بس اس بار آپ "کی مرضی میں اپنے انداز میں پورا کروں گی۔۔

رک کر زخمی انداز میں وہ مسکرائی تو بختیاور صدیقی کو اپنے دل میں اس کے ٹوٹے لہجے کی کرچیاں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی وہ لب بھینچ گئے۔۔

"اب کہا جارہی ہو۔۔۔؟"

اس کا رخ گیٹ کی جانب دیکھ انھوں نے عقب سے آواز لگائی۔۔

ہوٹل "!!وہ بنا شکستہ قدموں کو روکے بولی۔۔"

میں نے یہ گھر ملازموں کیلئے نہیں بنایا ہے۔۔۔"اس کے جواب پر انھوں نے سختی سے ٹوکا"

تو وہ جاتے جاتے استہزائیہ تاثرات لیئے مڑی۔۔

یہ گھر نہیں ہیں ڈیڈ یہ بیش قیمتی پتھروں سے بنا سیکڑوں مرلے پر مشتمل خوبصورت محل ہے"

جس کی فضا میں بے حسی گردش کرتی ہے۔یہاں کی گھٹن زدہ فضا میں میرا دم گھٹتا ہے۔۔۔گھر

ایسے نہیں ہوتے ڈیڈ !جہاں رہنے والے مکینوں میں تعلق فقط نام کا ہو۔۔گھر عاشر حسن کے چند

مرلے کے گھر جیسے ہوتے ہیں،جہاں کی فضا میں محبت،اپنائیت،احساس،رشتوں کا احترام بہتا

ہے۔جو آپ کی بیٹی بقول آپ کے ڈیزرو نہیں کرتی۔ "اس کے اندر کی توڑ پھوڑ اس کے لفظ و

لہجے سے عیاں تھے بختیاور صدیقی لب وا کر بھی کچھ نہ کہ سکے۔۔۔

رشتہ بنانا بہت آسان ہے ڈیڈ جیسے مٹی پر مٹی سے لکھ دیا۔لیکن نبھانے کیلئے پانی پر پانی سے"

پانی لکھنے جتنا مشکل ہے۔۔۔"ایک الوداعی نظر سورج کی الوداعی نارجی کرنوں میں نہائے اپنے

بے حس باپ پر ڈال کر وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔۔

پیچھے اس کے درد کو پہلی بار اپنے اندر محسوس کر رہے بختیاور صدیقی مٹی کا مجسمہ بنے اسے لمحہ بہ

لمحہ دور جاتا دیکھ رہے تھے۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

وہ ایک شخص جو کم کم میسر ہے ہم کو
آرزو ہے کی کسی روز وہ پورا مل جائے
اسے کہنا کی ملاقات ادھوری تھی وہ
اسے کہنا کی کبھی آکر دوبارہ مل جائے

اس کے اندر بھڑکے بے چینیوں کہ گہرے سمندر میں بختیاور صدیقی سے ملاقات کے بعد بھاری تلاطم برپا ہوا تھا۔جس میں امید کی تمام کشتیاں تنکے کی مانند بے یار و مددگار ڈولنے لگی تھی۔۔
حالات ایسی کروٹ لے گی جہاں اسے ایک حتمنی فیصلہ لینے کیلئے خود جذبات و احساسات سے عاری پتھر بننا ہوگا اس نے تصور نہیں کیا تھا۔لیکن حالات ہماری توقعات کی محتاج کب رہی ہے۔وہ لاء کی موٹی سی کتاب کی ورق بے خیالی میں اُلٹتے ہوئے آخری بار شکستہ اعصاب سنگ تمام واقعات پر نظر ثانی کر رہی تھی لیکن بال سے کھال نکال لینے والی ایڈووکیٹ رمشاء اپنی زندگی کے اتنے بڑے کیس میں ایک لوپ ہول ڈھونڈنے میں بری طرح ناکام ٹھہری تھی۔اور اپنی اس ناکامی کا جو نتیجہ نکلنے والا تھا وہ یقیناً اس کی پوری زندگی بدل کر رکھ دینے والا تھا۔۔
کتاب کو بے دلی سے ٹیبل رکھتے کرسی پر جھول کر وہ جلتی فکر و اذیت میں ڈوبی آنکھیں موند گئی۔۔۔۔
بچوں سے وہ مسلسل رابطہ میں تھی روزانہ دونوں سے ملنے سفیان کے گھر بھی ایک چکر لازمی لگاتی فون پر بھی رابطہ تھا لیکن دل کے لاکھ اصرار پر بھی وہ حسن منزل کی طرف قدم تو کیا نگاہ

اٹھانے کی ہمت نہیں کر پارہی تھی۔۔

جب اس شخص نے واضح لفظوں میں کسی رشتے کو ماننے سے انکاری تھا تو کس منہ سے نادان دل کی خوش فہمیوں پر نظر کرم کرتی۔خیر انکاری تو وہ روز اول سے تھا لیکن شائد اس بار کی بات اور تھی شائد اس بار ان کہے ان جانے میں درمیان جو ایک ڈور بندہی تھی شائد اعتبار کی یا شائد انوکھے احساسات کی جسے اس کی بےاعتباری کی آگ نے جھلسا دیا تھا !!یا شائد یہ اس کی خوش فہمی تھی تبھی تو اس نے لمحہ نہ لگایا اسے اس کی اوقات یاد دلانے میں۔۔

کتنے "شائد "تھے اس کے جملوں میں۔۔۔وہ جو اپنے ہر لفظ میں ٹھوس یقین کا وزن رکھتی تھی جس کے مقابل مقابل کہ پاس سوائے قائل ہونے کہ کوئی راہ نہ ہوتی تھی آج وہ اپنے ہر لفظ پر شکوک و شبہات کا شکار تھی۔۔کتنی عجیب بات تھی ناں۔۔اسے اپنا آپ ہی اجنبی لگنے لگا۔۔

فون کال کے دوران بچوں کے ہر جملے میں اس کا ذکر زخم خوردہ دل کی مدہم دھڑکنوں میں ہر بار ہل چل مچا جاتا کبھی آس پاس سے اُبھرتی اس کی مخصوص بھاری آواز خیالوں کی اڑان میں مخل ہوجاتی تو ان مختلف کیفیات کا مد و جزر اس بے کل کئے دیتا۔

آج بھی صبح بچوں سے بات کرتے ہوئے مان نے فون اسے تھما دیا تھا اس کی کشادہ سنجیدہ نگاہوں سے غیرمتوقع تصادم کئی لمحے دونوں طرف کچھ کہتی ہوئی خاموشی حائل کر گئی تھی۔۔پھر سکرین خود تاریک ہوگئی لیکن اس ایک کیفیت سے نکلنے کیلئے اسے خاصی تگ و دو کرنی پڑی

تھی۔دل و دماغ کے بیچ الگ ہمہ وقت سرد جنگ جھڑی رہنے لگی تھی ایسے میں حتمنی فیصلہ تک پہنچا اس کیلئے کچھ اور مشکل سے مشکل تر ہوگیا تھا۔۔

دیدنی ہے شکستگی دل کی
کیا عمارت غموں نے ڈھائی ہے

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

ان کا وہ "اعتبار "ٹوٹا ہے جو دانستہ ان کو مجھ پر تھا ہی نہیں۔۔میرا وہ "مان "ٹوٹا ہے جو نادانست میں مجھے ان کی ذات پر بہت تھا۔انھیں تکلیف ہوئی۔۔۔اپنے شکوک و شبہات کے سچ ثابت ہونے پر انھیں زخم لگا بے اعتباری کا وہ بلبلائے اپنے اندر اُبل رہے اشتعال انگیز مادہ کو لفظوں میں بہاکر اس تکلیف کا اظہار کیا۔۔جواباً میرے لب وا نہ ہوسکے نہ اعتراف کیلئے نہ احتجاج کیلئے۔۔کیونکہ مجھے تکلیف نہیں ہوئی تھی میرا مان ٹوٹا تھا۔۔۔اور جب انسان کا مان ٹوٹتا ہے انسان خود بھی ٹوٹ کا بکھر جاتا ہے۔۔۔سب کہتے ہیں زخم پر وقت مرہم رکھ دیتا ہے کبھی وقت کو کہنے کیلئے کہئے کی وہ ٹوٹے ہوئے کو بھی جوڑ دیتا ہے۔۔۔"پیپر ویٹ کو تسلسل سے ایک محور پر گھماتی وہ زخم خوردہ سی بولی تو مقابل بیٹھا سفیان لب بھینچ گیا۔۔

وہ ابھی کچھ دیر قبل ہی دونوں بچوں کو لیکر رمشاء کہ آفس آیا تھا۔حالات کی سنگینی سے بے بہرا بچوں نے رمشاء سے مل کر فوراً ہی بختیاور صدیقی کی آفس کی طرف ڈور لگادی تھی جبکہ وہ موقع مناسب جان کر موضوع کو چھیڑ بیٹھا تھا جسے ٹالنے کی حتیٰ المکان کوشش کرنے کے بعد آخر وہ

چٹخ ہی گئی تھی۔۔۔

"ای نو یہ سننے میں آپ کو مضحکہ خیز لگ رہا ہوگا۔مطلب جس نہج کا ہمارا رشتہ تھا جس طرح یہ رشتہ بنا تھا اس میں مان،امید، بھروسہ جیسے لفظوں کی گنجائش کسی طور نہیں نکلتی۔۔حقیقت کے ہر روپ سے واقفیت رکھنے کے باوجود نجانے کیوں مجھ بہت سی خوش فہمیاں لاحق ہوگئی تھی۔۔۔جو آپ کے دوست بوقت دور کردی۔۔"سفیان کی خاموشی کا الگ مطلب نکالتے وہ استہزائیہ گویا ہوئی۔۔

"بات صرف کسٹڈی کیس کی ہوتی تو شائد عاشر کا رد عمل ویسا نہ ہوتا لیکن خلع کا نوٹس وہ تو۔۔۔"سفیان نے توقف لیکر عاشر کا دفاع کرنا چاہا۔۔

"جعلی نوٹس تھا وہ۔۔۔۔"قطع کلام کرکے رمشاء نے گویا اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔"وہاٹ"!!وہ بھونچکا کر اپنی جگہ کھڑا ہوا۔۔"

"جی !آپ کے دوست کو میری طرف سے اور مجھے آپ کہ دوست کی طرف سے متنفر کرنے کیلئے چھوٹی سی ٹرک آزمائی گئی تھی۔۔اور لکّی آزمانے والا اپنے مقصد میں توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔۔۔"شانے اچکاتے وہ سفیان کی صدمہ زدہ کیفیت پر نفی میں سر ہلاگئی۔۔

"تو آپ نے۔۔آپ نے بتایا کیوں نہیں۔۔۔؟"مارے صدمہ کے سفیان سے لفظ نہیں بن پارہے تھے۔۔

"بتانا کیا تھا میں نے۔۔خلع کا مطلب ایک طلاق ہوتا ہے اور ایک طلاق کا حق آل ریڈی میرے

پاس محفوظ ہے ڈائریکٹ اس حق کو استعمال کرنے کے بجائے میں خلع کے کھراگ میں کیوں پڑوں گی---؟خیر چائے یا کافی--؟ "سر جھٹک کر انٹرکام اٹھاتے اس نے سفیان کی طرف دیکھا جس کی آنکھیں حجم سے زیادہ پھیلی ہوئی تھی--

میرا دھیان اتنے دنوں سے اس جانب کیوں نہیں گیا--؟ "وہ زیر لب بڑبڑایا--"

چھوڑیں بھائی--آپ بتائیں چائے یا کافی--؟ چھوٹو چائے بڑی زبردست بناتا ہے میں وہ" منگواتی ہوں--"وہ روئے سخن بدلنے کیلئے لہجے میں بشاشت لاتی ہوئی دوسری جانب ہدایات دینے لگی---

یہ آپ نے ٹھیک نہیں کیا بھابی !کم از کم مجھے آپ سے اس غیر ذمہ دارانہ حرکت کی امید" نہیں تھی--آپ جانتی ہیں ہم سب کتنا پریشان ہیں--میں آپا شاہد بھائی صباء--اور عاشر--وہ تو پاگلوں کی طرح وکیلوں کی آفسوں کے دھکے کھاتا گھوم رہا اس کی پوری روٹین درہم برہم ہوکر رہ گئی ہے--ہر کام کو اپنے وقت پر ایک ترتیب سے ذمہ داری سے کرنے والا وہ اس قدر ڈسٹرب ہے ان دنوں کی وہ کیا کر رہا ہے کیا ہورہا ہے اس سے اس کا تک اسے ہوش نہیں ہے--آپ نے اتنی بڑی بات چھپاکر اچھا نہیں کیا--- "سفیان سخت کبیدہ ہورہا تھا رمشاء لب سئے خاموش ہی رہی ایک بار پھر اس نے تائید یا تردید میں صفائی پیش کرنے کا تردد نہیں کیا تھا--

آج بھی میں بچوں کو یہاں اسی لیئے چھوڑنے آیا ہوں کی آفس میں بہت بڑا بلنڈر ہوگیا اس کی" "عدم ذہنی یکسوئی کی وجہ سے اور اب میٹنگ بیٹھنے والی ہے اسی پر---

مزید بول رہا تھا جب ڈور ناک ہوا چھوٹو اندر آیا تو سفیان خاموش ہوا۔۔

طلاق کا ایک حق میرے پاس محفوظ ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں تھی بھائی۔۔۔"چھوٹو" چائے اور سنیکز سرو کر کے چلا گیا تو ماحول پر چھائی لمحاتی گمبھیر خاموشی کو رمشاء کی سنجیدہ آواز نے توڑا۔۔

اور مان لیتی ہوں کی اس طرح کی غیرمتوقع صورت حال میں انسان کا ذہن شعوری طور پر ماؤف" ہوجاتا ہے اس طرح کی باریکیوں کی جانب نہیں جاتا۔۔۔

لیکن یہ آپ کو بھی ماننا ہوگا کی کسی انسان کی فطرت کو سمجھنے کیلئے چند لمحے کافی ہوتے" ہیں۔۔اور گزشتہ تین چار ماہ سے ہم ایک چھت تلے رہ رہے ہیں۔۔کیا اتنا عرصہ کافی نہیں ہے "کسی شخصیت کے پہلؤں کو سمجھنے کیلئے۔۔؟

مانا جس طرح میں نے انھیں اندھیرے میں رکھ کر رشتہ جوڑا اس کی تناظر میں ان کا مجھ پر" اعتبار کرنا قریباً ناممکن ہے۔

مانا روزِ اول سے ان کا میرے انٹینشنز پر ڈاؤٹ کرنا بالکل درست ہے۔۔

مانا ان کے علم میں لائے بغیر بچوں کو ڈیڈ سے ملوانا ان کے بچوں کو لیکر تحفظات اور نظریہ کی روش میں غلط ہے۔۔

ان کے نظریہ ان کے تحفظات کی روش میں مجھ پر ان کے عائد کردہ ہر الزام کو میں سر آنکھوں پر رکھتی ہوں، ہر جرم کو خندہ پیشانی سے تلسیم کرتی ہوں۔۔

لیکن بھائی ایک بات غیر جانب داری سے بتائیں کیا اتنے دنوں کے ساتھ کے بعد میں اتنا بھی ریسپیکٹ ڈیزرو نہیں کرتی تھی کی ان نوٹسوں کے متعلق وہ مجھ سے براہ راست باز پرس "کرتے----؟

بھاپ اڑاتے کپ کے کنارو سے نگاہ اٹھاکر اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے سفیان کو دیکھا تو وہ لب بھینچ گیا اس نے بارہا عاشر کو سمجھایا تھا رمشاء سے بات کرلے مسئلہ کو تحمل سے ڈسکس کرلے لیکن وہ ان نوٹس کے ملنے کے بعد اپنی بدگمانی میں کچھ سننے کو رودار کہاں تھا--

پر وہ تو سیدھا نتیجہ پر پہنچ گئے--ہمارے ان چار مہینوں کے ساتھ کی وقعت ان نظر میں"

اس دھویں جتنی بھی نہیں رہی-ایٹ ڈی ینڈ انھوں نے مجھے جج بختیاور صدیقی کی شخصیت کی تناظر میں ہی کیا--ایسے میں کوئی صفائی یا خلاصہ پیش کرنے کی حماقت کیونکر کرتی-جب میری شخصیت کا یہاں دخل ہی نہیں رہا--انھیں میں نظر ہی نہیں آئی نظر آیا تو ڈیڈی کا گزشتہ ناروا سلوک،ان کی بے حسی ان کی سفاکیت-----رمشاء کہاں ہے اس سارے معاملے میں--بختیاور صدیقی اور عاشر حسن ہی ہیں یہاں صرف---ڈیڈی کو عاشر حسن نظر آتا ہے اور عاشر حسن کو بختیاور صدیقی--کسی کو میں میرا وجود میری مرضی میرے نظریہ میرے جذبات و احساسات کی پڑی ہی نہیں ہے--پھر کیوں دیتی پھروں میں صفائیاں--؟ کیا میری کوئی سیلف ریسپیکٹ نہیں ہے--مجھے تکلیف نہیں ہوتی میں پتھر ہوں مجھ میں احساسات نہیں ہے--دس دن ایک "پالتو جانور بھی کوئی ساتھ رکھے تو اس سے انسیت ہوجاتی ہے لیکن مجھ سے تو انھیں-----

تکلیف و اذیت کی انتہاء کو پہنچ کر وہ پھٹ پڑی تھی۔اس کے گہرے دکھ و تاسف سے لبریز اموشنل آوٹ برسٹ کے جواب میں سفیان کیا فضاء تک ساکت ہوگئی تھی۔۔

وہ اپنے اندر کا غبار نکال کر کپ اٹھاتی جاکر گلاس وال سے باہر خالی خالی نگاہوں سے ٹرافک کا اژدھام دیکھتی ٹھنڈی چائے کے گھونٹ بڑے بےتاثر سے انداز میں بھرنے لگی۔۔۔

انھوں نے رتی بھر بھی مجھ پر اعتبار کرکے مجھ سے سوال کئے ہوتے ناں بھائی۔۔باخدا باہر" کیا کمرہ عدالت میں بھی میں ڈیڈی کی مخالفت میں کھڑی ہونے سے دریغ نہیں کرتی۔۔۔"توقف سے رمشاء کی حسرت بھری آواز گونجی تو ماحول سمیت سفیان کا سکتہ ٹوٹا۔۔

آپ مجھ سے بات کرسکتی تھی بھابی بھائی کہتی ہیں آپ مجھے مانتی نہیں کیا۔۔۔؟"ایک طویل" سانس فضا کے سپرد کرتا سفیان شاکی سا اس کے مقابل آیا۔۔۔

ایسا نہیں ہے بھائی !میں رشتہ کے معاملے میں نجانے کیوں ہمیشہ سے ان لکیّ رہی" ہوں۔۔بڑھتی عمر کے ساتھ لوگوں کے پاس رشتوں کا اضافہ ہوتا ہے لوگ نئے نئے رشتے بناتے ہیں۔۔اور میں پرانے رشتے کھوتے ہوئے آئی ہوں۔۔پہلے مام دین بھائی۔۔پھر برسوں بعد کچھ نئے رشتے بناکر پرانے رشتوں کو جوڑنا چاہا تو دیکھیں کیا سے کیا ہوگیا۔۔"وہ سخت دلبرداشتہ ہورہی تھی سفیان کو اس پر ترس آیا۔۔

خیر اب یہ ساری غیراہم باتوں کو جانے دیں اور بتائیں بھابی اور ہمارے مومن صاحب کیسے" "ہیں۔۔۔؟

خود پر اسے ضبط کمال حاصل تھا فوراً سر جھٹک کر کمپوز کرتی لہجے میں بشاشیت لے آئی تو سفیان چاہ کر بھی مزید کرید نہ سکا اس کے موضوع کو ٹالنے کی کوشش میں ساتھ دینے لگا۔۔

جب کوئی دانستہ اپنے زخموں کو چھپاکر اپنی ذات کی پردہ داری کرنا چاہے تو ہمیں اسے کرید کر کم ظرفی کا ثبوت نہیں دینا چاہیئے۔۔یہی سوچ کر سفیان چپ ہوگیا تھا۔۔

آپ دونوں "ہم خیال "تو ہیں لیکن "ہمقدم "نہیں۔ایک ہی راہ پر چل رہے ہیں لیکن الگ" الگ۔۔یہی وجہ ہے جو آپ دونوں ہی یکساں اذیت سے دو چار ہوکر بھی آبلہ پا سفر تنہا طے کررہے ہیں۔۔اگر پل بھر کو ٹھہر کر ایک دوجے کی سمت ہاتھ بڑھانے میں پہل کرلیں تو سارے "مشکل راہ خود باخود سہل ہوجائیں گی۔۔بس !پہل شرط ہے۔۔۔۔

وہ اسے لفٹ تک سی آف کرنے آئی تو سفیان کہے بنا نہ رہ سکا پھر اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر ایک نرم مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتا ہوا گراؤنڈ فلور کا بٹن پریس کرگیا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

آفس میں جاکر انھیں باتوں کو از سر نو سوچنے کو قصداً نظر انداز کرنے کیلئے بچوں سے من بہلانے کیلئے اس کے قدم بختیاور صدیقی کی آفس کی جانب اٹھے تھے۔

اندر داخل ہوتے ہی بیک وقت دو متضاد مناظر اس کے منتظر تھے۔ مستطیل نما ٹیبل کے اس پار پاور چیئر پر مخصوص باسی انداز میں براجمان مان اور ٹیبل کے دائیں جانب بیش قیمتی ٹوسٹر صوفے پر کھیلونوں کے ساتھ سنیکس کا امبار لگائے بے تکفلی سے نشستہ ڈرامہ کوئین۔۔اور

سنگل صوفے پر تند و تنفر سے مبرا تاثرات سنگ براجمان بختیاور صدیقی۔۔

حیران کن صرف تینوں نفوس کی نشست یا موجود حالت نہیں تھی بلکہ آفس کا پورا کا پورا ماحول ہی تعجب خیز تھا۔

ڈیسیپلین کے معاملے میں رتی بھر رعایت نہ برتنے والے بختیاور صدیقی آرو کے اتنے پھیلاوے اور ٹی وی پر چل رہے کارٹون کی ساؤنڈ پروف دیواروں سے سر پھوڑتی آواز میں بھی ماتھے پر شکن لائے بغیر اس سے محو کلام تھے تضاد ان کی چیئر پر پورے حق سے براجمان مان کے ہاتھ میں موجود اُن کا پرسنل ٹیبلیٹ جو ہمیشہ ان کے ہمراہ ہوتا تھا جسے آج کی تاریخ تک شاید ہی بختیاور صدیقی نے اپنے علاوہ کسی کو آپریٹ کرنے کی اجازت دی ہو۔ان کے اسسٹنٹ کو محض باحفاظت ان کے ہاتھ تک پہنچانے کی اجازت تھی۔

رمشاء نے خود آج تک اس ٹیبلیٹ کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔جس میں یقیناً مان گیم کھیل رہا تھا تبھی تو وہ ٹیبلیٹ کو گھمانے کے چکر میں کبھی کرسی سمیت ادھر گھوم رہا تھا تو کبھی ادھر۔ساتھ نہایت سنجیدگی سے بختیاور صدیقی سے کسی بہت اہم سیاسی مدع پر تبادلہ خیال کا سلسلہ بھی جاری تھا کم از کم اس پدی سے بچے کی سنجیدگی دیکھ اتنے دور سے تو یہی لگ رہا تھا۔۔

وہ بختیاور صدیقی جو اپنے سامنے بیک وقت دو لوگوں کے بات کرنے پر جھاڑ کر رکھ دیتے تھے،وہ اس وقت پورے انہماک سے بنا جھنجھلائے بغیر غصہ ہوئے اپنی انا اپنے نام و اونچے شملے کا غرور بالائے طاق رکھے دونوں بچوں کے سوالوں کا جواب دے رہے تھے۔

وہ بختیاور صدیقی جو ذرا سے شور پر ایک عالم کی بنا لحاظ دھاندلی کر کے رکھ دیتے تھے جو ذرا سی بے ترتیبی پر کھڑے کھڑے ملازم کو ملازمت سے فارغ کر دیتے تھے وہ اتنی بے ترتیبی میں ایسی کانوں کو چبھتی آواز میں بھی پرسکون تھے۔۔

شائد اسے ہی خون کی کشش کہتے ہیں، شائد اسے اصل سے سود پیارا ہونا کہتے ہیں۔۔جس سے وہ زبان سے انکاری تھے لیکن عمل چیخ چیخ کر ان لفظوں کو جھٹلا رہا تھا۔

ہر تلخی کو بھلائے وہ مسکراتی ہوئی وہیں سے پلٹ گئی تھی گو کہ اس خواب دیدہ منظر سے نگاہ ہٹانا مشکل تھا لیکن وہ انھیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی۔اپنے باپ کی جو محبت و توجہ وقت ان کے حصہ نہیں آیا تھا وہ ان بچوں کے حصے آرہا تھا اور وہ اس میں مخل نہیں ہونا چاہتی تھی نجانے کل کیلئے قسمت نے کیا سوچ رکھا ہے آج وہ لمحے کشید کر رہے ہیں تو کیا برائی ہے۔۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

"!!!ایکسکیوزمی جینٹل مین"

میٹنگ حال کے اندر کا ماحول اس وقت بے حد گمبھیر تھا۔تمام بڑے پوسٹ پر موجود سٹاف کے علاوہ تین بورڈ آف ڈائریکٹ اور مزمل اور الطاف صاحب بھی بڑے سے ٹیبل کے گرد رکھی کرسیوں پر براجمان تھے۔سنجیدہ تاثرات سنگ عاشر ٹیبل کے کونے پر رکھی کرسی پر نشستہ تھا جس کے پہلو میں بیٹھے سفیان کے چہرے سے فکر و پریشانی عیاں تھی جب نسوانی پُر اعتماد آواز پر سب گلاس ڈور کی سمت متوجہ ہوئے۔۔

"!وکیل صاحبہ"

"!بھابی"

ڈور فریم میں پورے اعتماد سے ہاتھ میں بلیک کورٹ لیئے کھڑی رمشاء کو دیکھ دونوں متعجب سے اپنی جگہ کھڑے ہوئے۔۔

باقی نفوس بھی نو وارد وجود کی طرف ہی متوجہ تھے جو اتنی اہم میٹنگ میں گھس آئی تھی۔۔

مس آپ۔۔۔؟"آپس میں سرگوشیاں شروع ہوئی تو مزمل گلا کھنکار کر اپنی جگہ کھڑا ہوا۔"

"!رمشاء بختیاور صدیقی"

مطلب ایڈووکیٹ رمشاء بختیاور صدیقی۔۔جج بختیاور صدیقی کی بیٹی۔۔۔"بورڈ آف ڈائریکٹرز میں" سے ایک خوشگوار تاثرات لیئے کھرے ہوئے۔۔

جی !درست پہچانا۔۔۔"وہ پرتکف انداز میں مسکرائی۔۔"

آپ یہاں۔۔؟کوئی مسئلہ۔۔؟"اندازہ درست ثابت ہوتے باقی سب اس کی یہاں اچانک آمد کو" لیکر تجسس کا شکار ہوئے جبکہ سفیان نے عاشر کو ٹہوا دیا جو رمشاء کی جانب سے نگاہ پھیر چکا تھا۔۔

جی مجھے ذاتی طور پر کوئی مسئلہ نہیں۔۔البتہ جس گمبھیر مسئلہ پر بات کرنے آپ تمام" حضرات اکٹھا ہوئے ہیں اسی میں آپ کی تھوڑی سی ہیلپ کرنے کیلیئے بنا اجازت آپ کی میٹنگ کو انٹرپ کرنا پڑا سو فرسٹ آف آل سوری فردیس ٹربل"!وہ شائستہ انداز میں معذرت خواہ

ہوئی۔

عاشر نے عجیب نظروں سے اس کی جانب دیکھا کس مسئلہ کی وہ بات کر رہی تھی۔اور اس مسئلہ میں بھلا وہ کیا ہیلپ کرسکتی تھی۔۔؟

ڈونٹ بی مس!۔۔اور آپ کس طرح اس مسئلہ میں ہماری ہیلپ کرسکتی ہیں۔۔؟ "مزمل" کے فادر نے عاشر کے سوال کو الفاظ دیا تھا۔

اندر آجائیں۔۔۔"ادروازے طرف مڑ کر کسی کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔۔"

عثمان "!!سرجھکائے لگلے ہی پل مجرمانہ انداز میں کمپنی کا عثمان نامی ایمپلوئے اندر داخل ہوا" تھا۔

سب نے نافہم نگاہوں کا تبادلہ کرتے واپس اندر آنے والے پر نظر ڈالتے الجھی نگاہوں سے سینے پر بازو باندھے کھڑی رمشاء کو دیکھا۔۔۔

آپ خود زحمت کریں مسٹر عثمان سب منتظر ہیں۔۔ "بردباری سے اس نے سرجھکائے کھرے" عثمان کو اشارہ کیا۔۔سب کی خاص کر عاشر کی عجیب الجھی نظر اس پر مرکوز تھی جسے وہ صاف نظر انداز کررہی تھی۔۔

وہ۔۔وہ۔دراصل آج سے پانچ روز قبل عاشر صاحب کو ارجنٹ کہیں جانا تھا جلدی جلدی میں وہ" دونوں فائل رکھنے آرکائیو روم میں گئے روم ان لاک کرتے ہوئے انھیں کسی کام کیلئے مزمل سرنے اپنے آفس بلایا تو فائلز وہیں چھوڑ کر ڈور لاک کئے بغیر وہ مزمل سر کی بات سننے چلے گئے

اور اس کے بعد ادھر سے ہی آفس سے چلے گئے--اور--اور میں نے--- عثمان نے خشک حلق تر کرکے سہمی شرمندہ شرمندہ نگاہ اٹھائی اور سب کی تیز نظر خود پر دیکھ سر جھکا گیا---

اور انھوں نے بقول ان کے شرارتاً دونوں فائلز اپنے پاس چھپالی عاشر صاحب کو تھوڑا سا" پریشان کرنے کیلئے--اور دوسری شرارت یہ کی آرکائیو روم کے کھلے دروازے پر تھرٹی ٹو ایمپلوئیز پلس ون باس میں سے کسی کی نظر نہیں گئی۔دوسرے دن بیک وقت سب نے عاشر حسن صاحب کی غیر ذمہ درانہ حرکت کا نہ صرف نوٹس لیا بلکہ دو نیؤ پروجیکٹ سے ریلیٹڈ بے حد اہم فائل کی عدم موجود کی بھی سنسنی خیز خبر پورے آفس میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی--اور اندرونی انویسٹگیشن کے بعد آج حسن صاحب پر میٹنگ بیٹھ گئی---اس ساری اناً فاناً کاروائی سے عثمان صاحب خوف زدہ ہوگئے-- بقول ان کے انھیں اپنی کہ شرارت اس گمبھیر روپ دھارنے کا اندازہ نہیں تھا لہذا اپنی ملازمت بچانے کیلئے انھوں نے اپنے لب سی لیئے بھلے ہی ان کی خاموشی کی وجہ سے کسی ایماندار شخص کی دیانتداری پر سوالیہ نشان لگ گیا--ایم آرائٹ مسٹر "عثمان----------؟

آخر میں کرخت انداز میں اس نے عثمان کو دیکھا--

رمشاء کہ خلاصہ پر سارے غم و غصہ سے اپنی نشست چھوڑ کر کھڑے ہوتے گئے تھے۔خود عاشر سفیان ششدر تھے ان کے وہم و گمان بھی نہیں تھا کی عثمان ایسا کرسکتا ہے--

اس دن عاشر کو کسی وکیل سے ملاقات کیلئے جانا تھا جس وجہ وہ افرا تفری میں نکل گیا

تھا۔۔لیکن اسے یاد تھا اس نے فائلز اندر رکھی تھی البتہ ڈور لاک کرنا عجلت میں وہ بھول گیا تھا۔۔

لیکن اب سارا معاملہ اس طرح سامنے آیا تھا کی وہ سمجھ نہیں پارہا تھا آیا یہ واقعی اتفاقی کاروائی تھی یا سوچی سمجھی سازش۔۔جبکہ رمشاء باقی سب لوگوں سے پروفیشنل لب و لہجے میں مزید تفصیلاً بات کر رہی تھی۔

ای نو یہ آپ کی کمپنی کا اندرونی معاملہ اس میں دخل اندازی کی مجھے اجازت نہیں۔دراصل" سفیان بھائی میرے ڈیسک پر یہ پیپرز بھول آئے تھے مجھے لگا ضروری ہوں وہی انھیں لوٹانے "آئی تو اتفاقاً عثمان صاحب کی کنفیشن سماعت میں پر گئی سو۔۔۔

"آپ جانتی ہیں مسٹر سفیان کو۔۔؟"

جی سر یہ میری بھابی ہیں اور مس نہیں مسیز عاشر حسن ہیں عاشر کی وائف۔۔۔"سفیان فوراً" فخریہ تعارف لیئے درمیان میں کودا عاشر اور رمشاء کی نظر بے اختیارانہ ایک دوسرے کی طرف اٹھی۔۔

رئیلی؟"اس نئے انکشاف پر سبھی نے خوشگوار حیرت سے عاشر کو دیکھا جو خفیف سا ہوگیا تھا۔" جی "!سب کے متاثر کن تاثرات دیکھ سفیان کی بانچھیں کچھ اور کھلی عاشر نے تنبہی نظروں" سے مزید گل افشانیوں سے باز رکھنا چاہا لیکن سفیان سعید کی چلتی زبان پر یہ گھوریاں خطیر افاقہ نہ

کرسکی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

واو !بھابی کیا انٹری ماری تھی یار میں تو فین ہوگیا آپ کا۔۔سو اسی بات پر بتائیں چائے یا"
"کافی۔۔؟

اندر معاملہ رفع دفع کرکے وہ جلد از جلد واپسی کیلئے پرتولتی نکلی لیکن سفیان موقع غنیمت جانتا دونوں کو گھیر کر عاشر کے آفس میں لے گھسا۔۔

دونوں ہی نہیں۔۔"وہ قصداً مسکرائی۔۔"

ارے !یہ کیا بات ہوئی مہمان ہیں آپ ہماری وہ بھی اسپیشل۔۔اور آپ وہاں کیا کھڑی ہیں یار" یہاں بیٹھیں آفیشل سیٹ۔۔۔"اسے محترز دروازے میں ہی کھڑا دیکھ پکڑ کر سفیان نے خود اسے عاشر کی چیئر پر بٹھایا تھا۔۔

"بھائی میں۔۔۔"

نو !یہیں بیٹھی رہیں جچ رہی ہیں آپ۔۔"اس کے کترا کر اٹھنے کی کوشش سفیان نے ناکام" کردیا تھا۔

اور آپ کیا وہاں چلاً کاٹ رہے ہیں ظلِ الٰہی اندر آئیں معزز مہمان نے آپ کے کٹیہ کو" رونق بخشا ہے کچھ خاطر مدارات کا انتظام کریں۔۔۔۔ "دونوں کے درمیان موجود خلیج کو سرے سے نظر انداز کئے سفیان اپنی ہی ہانک رہا تھا۔۔

دانت کچکچاتے عاشر نے دل ہی دل ڈھیروں سنہرے القابات سے اسے نوازا جس کا چکنے گھڑے

پر حسب سابق کوئی اثر نہ ہوا۔۔

سو آپ لوگ حال احوال دریافت کریں میں ذرا انتظامات دیکھ کر آتا ہوں۔۔۔"وہ دونوں کو تنہائی" میسر کرنا چاہ رہا تھا۔۔

بھائی اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے جلدی کہیں پہنچنا ہے۔۔۔"وہ تیزی سے اپنی نشست سے" کھڑی ہوئی۔

اس وقت آپ کی یہاں موجودگی سے ضروری کچھ نہیں ہے بھابی !بات کریں بات ہر مسئلہ کا" حل نکال دیتی ہے۔۔ "وہ تیزی سے کہتا چھپاک سے وہاں سے نکل گیا۔

"اب بات کرنے کیلئے رہ کیا گیا ہے۔۔۔"

زیر لب بڑبڑاتی وہ قصداً عاشر کی جانب سے رخ موڑ گئی۔۔

روم کی دبیز خاموشی میں لپٹی فضاء میں محسوس کی جانے والے تناؤ نے پوری شدت سے دونوں نفوس کو اپنے لپیٹ میں لیا ہوا تھا دونوں ہی شعوری طور پر ایک دوسرے سے لاتعلقی برتتے غیردانست میں تمام تر حساسیت ایک دوسرے کی سمت ہی مبذول کئے ہوئے تھے۔

دونوں کے درمیان بھلے اس چار مہینے کے عرصہ نے کوئی دوستانہ خوشگوار تعلق استوار نہیں کیا تھا لیکن ایسی سرد مہری میں لپٹی لاتعلقی بھی کبھی ان کے درمیان حائل نہیں ہوئی تھی جو اس لمحے پوری شدت سے دونوں محسوس کر رہے تھے۔۔

بس ایک دانستہ پیدا کی گئی غلط فہمی پر عاشر کے شدید رد عمل نے دونوں کے درمیان رفتہ رفتہ

پنپ رہی قربتوں کے لمحے کو کشیدگی میں بدل دیا تھا ایسی خلیج حائل کردی تھی کی دونوں دو کناروں پر دو شناسا اجنبی کی طرف برتاؤ کرنے لگے تھے۔۔

!ترک الفت کی اذیت بھی ہے دوزخ جیسی
کتنا مشکل ہے الفت سے گریزاں ھونا

آپ نے اندر جو کچھ کہا یا عثمان سے کہلوایا وہ ایکچول سچویشن تھی یا آپ نے پوٹرے کیا" تھا۔۔؟"کچھ لمحے خاموشی سے سرک گئے تو عاشر کے مشکوک سوال نے خاموشی کی چادر کو چاک کیا۔۔

آپ کو کیا لگتا ہے۔۔۔؟"ایک اور بے اعتباری پر وہ الٹا مستفسر ہوئی۔۔۔۔"

مجھے کیا لگتا ہے سے زیادہ اس سارے معاملے کا حقیقی روپ کیا ہے امپورٹنٹ ہے۔۔۔"وہ زور دے کر بولا۔۔

میرے خیال میں نتیجہ کی امپورٹنٹس کے مقابل سب ثانوی ہے۔۔"وہ معترض ہوئی۔۔"

میں منکر نہیں۔۔لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کی کامیاب نتیجہ کی خوشی میں دورانِ تجربہ کی" گئی محنت کو بھلادیں۔۔۔"وہ باضابطہ جرح پر اُتر آیا تھا۔۔

سمپلی آپ کہ سکتے ہیں کی آپ کو میرے کسی بھی لفظ یا عمل کا رتی بھر بھی اعتبار نہیں" ہے۔۔۔۔"وہ تلخی سے کہتی ہوئی مڑی لبوں پر بھی تلخ تبسم تھا۔۔۔

آپ۔۔آپ۔۔آپ کو جو سمجھنا ہے بضد شوق سمجھیں۔۔۔ "کچھ کہتے کہتے وہ بات بدل کر بے"

رخی کا چولا اوڑھ گیا۔۔

ہمم !میں چلتی ہوں زحمت نہ ہوتو بھائی سے کہ دیجئے گا مجھے بہت ضروری کام سے جانا"
تھا۔۔"وہ واپسی کیلئے دروازے کی سمت بڑھی۔۔

جاتے جاتے یہ تو بتا جائیں میری لیئے اتنی زحمت کیونکر اٹھائی۔۔۔؟"دروازہ عبور کرنے سے"
پہلے عقب سے اجنبیت میں لپٹا گمبھیر لہجہ اُبھرا۔

میں نے آپ سے نہیں پوچھا اس دن سڑک پر بے یار و مددگار پڑے میرے بیہوش وجود کو آپ"
نے کیوں اٹھایا میری تیمارداری کیوں کی۔۔۔؟"وہ اجنبیت کا لبادا اوڑھ چکا تھا تو وہ بھی تکلف کی
چادر میں لپٹی۔۔۔

اوہ !مطلب احسان چکایا ہے۔۔۔"وہ تلخ ہوا۔۔"

اگر آپ کو لگتا ہے کی اس دن میری جان بچا کر آپ نے مجھ پر احسان کیا تھا تو یہی"
سمجھیں۔۔۔"وہ بھی پنترا بدل کر اسی انداز بولی تو عاشر تلملا گیا۔۔

ہاں !یہاں خاموشی کا روزہ ٹوٹا بھی یا ان در و دیوار سے سن گن لینے پر مجھے شدید قسم کی مایوسی"
کا سامنا کرنا ہوگا۔۔۔۔"دور سے تناؤ زدہ خاموشی کو محسوس کر سفیان میٹھا سا طنز کرتا ہوا ہی کافی
مگ اٹھائے داخل ہوا تھا۔۔

ہمہ وقت بکواس کرنا ضروری نہیں تیرے لیئے۔۔۔"رمشاء کا نزلہ فوراً اس پر نکلا تھا۔۔"

اور ہمہ وقت سڑنا بھی ضروری نہیں ہے تیرے لیئے۔۔"وہ بھی دو بدو بولا۔۔اور بھابی آپ"

"یہاں کیا کر رہی ہیں یہاں آئیں--

نہیں !بھائی مجھے اب چلنا ہے---"اتنی تلخ کلامی کے بعد وہ یہاں سے نکلنے کیلئے پرتولنے" لگی---

آپ یہاں آئیں کافی نوش فرمائیں میری تعریفیں کریں پھر میں اس شخص کی چغلیاں کروں گا" پھر کہیں جانے کی اجازت ہوگی----"واپس رمشاء کو چیئر پر بیٹھاتے ایک کافی مگ اسے تھما کر دوسرا خود اٹھاتا وہ پوری طرح عاشر کو نظر انداز کرگیا تھا--

اور اپنے غدار دوست کی اس غداری پر عاشر اندر ہی اندر پیچ و تاب کھاتا اس کی مرمت کیلئے کھجلارہے ہاتھوں کو سہلاتا ایک فائل اٹھاکر ایک سائیڈ پر رکھے ٹیبل پر جاکر بیٹھ گیا۔کیونکہ یہاں سے کھسکنے کی کوشش نری حماقت تھی سفیان صاحب کی موجودگی میں--

سفیان حسب سابق حسب دستور مستقل بولے جارہا تھا جواباً وہ بس ہوں ہاں کر رہی تھی۔بظاہر فائل میں سردئے لاتعلق کا بھرپور تاثر دے رہے عاشر کی تمام تر حساسیت رمشاء کے ہوں ہاں میں ہی الجھی تھی سفیان کی بکواس تو گویا اس کی سماعت کو چھو نہیں رہی تھی--

اسے الفت نہیں مجھ سے، مجھے فرصت نہیں اس سے
عجب شکوہ سا رہتا ہے اسے مجھ سے مجھے اس سے

دونوں کی دانستہ گریز پر سفیان نے تاسف سے باآواز بلند شعر پڑھا تھا ایک دوجے کی محور ذات میں الجھے دونوں فریقین خفیف سے ہوگئے عاشر نے باضابطہ اسے سرزنشی نگاہوں گھرکا--

کافی واقعی بہت اچھی تھی بھائی بہت شکریہ۔۔"جبکہ رمشاء کھڑی ہوگئی۔۔"

آپ کی انٹری سے تو اچھی نہیں ہوگی۔۔۔"وہ دوبدو بولا تو اداس لبوں کو نرم مسکراہٹ نے لمحے" کیلئے چھو لیا۔

ظلِ الٰہی اگر آپ کہ وظیفے میں خلل نہ پڑے تو کیا آپ لفٹ تک آنے کی تکلیف کرسکتے ہیں" دراصل واپسی پر اکیلے آتے مجھے ڈر لگے گا۔۔۔"رمشاء کے آفس سے نکل جانے کہ باوجود اسے مٹی کے مادھو کی طرح جما بیٹھا دیکھ سفیان کا میٹر گھوما۔

زیادہ ڈر لگے تو تم وہیں سے نیچے چھلانگ بھی لگا سکتے ہو۔"اس کے بنا لحاظ کٹیلے طنز پر عاشر" نے دانت کچکچائے کیونکہ رمشاء نے مڑ کر جو ایک نظر اس پر ڈالی تھی اس کی سرد تاثیر اسے اپنے اندر تک اُترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

حضور کا فرمان سر آنکھوں پر !آپ آئیں تو صحیح ساتھ کود جاتے ہیں دونوں!۔۔۔"سفیان کی" بتیسی نکلی۔۔

اٹس اوکے بھائی آپ جائیں کام کریں میں چلی جاؤں گی۔۔"وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ورنہ اس" شخص کی اس درجہ بے رخی سے دل پارہ پارہ ہوا تھا۔۔

کیس پر کام کیسا چل رہا ہے۔۔۔؟"لفٹ کی طرف پیش قدمی کرتے پھر حائل ہوئی خاموشی کو" سفیان نے ہی توڑا۔۔۔

اچھی چل رہی ہے۔۔۔"وہ بے دلی سے بولی۔۔۔"

بھائی آپ سے کچھ کہنا تھا۔"لفٹ کے قریب جاکر ارد گرد راہداری کے خالی ہونے کا یقین"
کرتے وہ سفیان سے مخاطب تھی۔۔

"!!جی کہیں"

اب آپ لوگوں کو خواہ مخواہ لائیرز کے آفس کے دھکے کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔یہ سارا"
میس میں نے کرئیٹ کیا ہے۔۔۔۔لاکھ بے اعتبار ہی صحیح مجھے اپنے کئے کی ذمہ داری لینی آتی
ہے۔۔آپ لوگوں کی پرسکون زندگی میں میری وجہ سے ڈسٹرب ہوئی ہے لہذا اسے دور کرنا بھی
میری ذمہ داری ہے۔۔سو پرسوں صبح کے گیارہ بجے کورٹ میں میری نیکسٹ ہیرنگ ہے۔۔اپنے
دوست سے کہئے گا کی ٹھیک ساڑھے دس بجے میرے آفس کے پاس والے ریسٹورنٹ پہنچ
جائیں۔۔۔امید ہے اس سے نہ ان کی انا یا عزتِ نفس مجروح ہوگی اور نہ انھیں مایوسی کا سامنہ
"کرنا ہوگا۔۔۔۔۔

کیوں۔۔۔؟اب کونسا نیا کھیل کھیلنا ہے آپ نے۔۔۔؟"اس کے سپاٹ فرمودات ماتھے پر بل"
لیئے سن رہے عاشر نے تلخی سے پوچھا۔

اپنے سارے لا حاصل کھیل کا ڈراپ سین کرنا ہے۔۔۔۔۔ "زخمی لہجے میں کہتے دونوں کہ"
ڈھیروں سوالوں کو زبان دینے سے قبل ہی وہ لفٹ کے اندر داخل ہوگئی تھی۔۔۔

"پر بھابی۔۔۔"

خدا حافظ !!بچوں کو ڈرائیور گھر چھوڑ دے گا۔۔۔"قطع کلام کر بٹن پریس کرتی وہ پھر سامنے نہ"

دیکھ سکی۔۔

الفت کے تقاضوں کو نبھانے کیلئے اعتبار کی ننگی تلوار پر آنکھیں موند کر چلنا ہوتا ہے"

بھائی!۔۔اور آپ کے دوست نے تو پہلے ہی قدم پر میری آنکھیں کھول دی۔۔سو اب خوش

"فہمیوں کے بحر بیکراں سے نبر آزما ہونے کا کوئی جواز نہیں بنتا۔۔۔

لفٹ نیچے کی سمت تیزی سے بڑھ رہی تھی ساتھ اس کے دل کی دھڑکنیں بھی اپنے کٹھور فیصلے پر بیٹھتی جارہی تھی۔۔جس پر اس نے ابھی عاشر کی بے اعتباری و بدگمانیوں کے اونچے گراف کو دیکھ کر سنگدلی سے مہر لگائی تھی۔

لیکن جلد یا بدیر اس کہانی کو اس موڑ پر تو ہر صورت آنا ہی تھا کیونکہ اس سے جڑے دو اہم کردار اپنے اپنے محور ذات سے نکل کر تکون بنانا ہی نہیں چاہتے تھے۔اور ادھر حالات اس نہج کو پہنچ گئے تھے کی مزید اس تکون کے بننے کا انتظار مطلب بچوں کی ذات کو مسخ کرنا تھا۔۔ اور وہ بچوں کا بہتر اور پرسکون مستقبل چاہتی تھی بچپن کے نام پر اذیت ناک یادیں عدالتوں کی سنوائیاں کم سن ذہن کو جھلساتی یادیں نہیں۔۔۔۔

تو ثابت ہوا آپ دونوں کی ضدوں کے مقابل رمشاء بختیاور صدیقی کی کوششیں رائیگاں"

"گئی۔۔۔۔۔۔

سر اٹھاکر بھیگی یاسیت میں لپٹی نگاہوں سے آفس کی بلند عمارت پر الوداعی نظر ڈال کر زیر لب بڑبڑاتی وہ مڑ گئی تو اپنی کھڑکی میں کھڑا عاشر بھی جبڑے بھینچ کر وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔۔

رسمِ الفت کو بھی کیا خوب نبھایا اس نے

حال پوچھا نہ کبھی ہاتھ ملایا اس نے

وقت رخصت بھی بیگانوں کی طرح تھا اختر

مڑ کے دیکھا نہ مجھے ہاتھ ہلایا اس نے

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

الفتوں کا حساب رہنے دو

داغ ہستی کا باب رہنے دو

خود تکلیف نہ پرستش کی

!مجھ کو خانہ خراب رہنے دو

آج شام سے ہی آسمان سیاہ بادلوں کی جابرانہ حراست میں تھا، بادلوں پر برستے کوڑوں کی دل دہلاتی آواز سے سہمے چاند ستارے کہیں آسمان کی سطح میں جا چھپے تھے۔ہر شئے کو اپنے وحشتناک گھور سیاہ چادر میں لپیٹے یہ رات عجب خوفناک سا منظر پیش کر رہی تھی۔۔۔۔

لفافہ ہاتھ میں لیئے کھڑے عاشر کے اندر بھی ایسا ہی کچھ وحشتناک گھٹن کا عالم تھا۔جب سے سفیان نے تیکھے انداز میں خلع نامہ کے جعلی ہونے کا انکشاف کر غیرجانب سے اسے لتاڑا تھا اس کے اندر گہرے بے چینوں کے سمندر میں برپا تلاطم میں بدریج اضافہ ہوتا جارہا تھا۔۔

ساری فساد کی جڑ ہی یہ کاغذ کا ٹکڑا تھا۔اگر کسٹڈی کیس نوٹس کے ساتھ یہ دم چھلا نہیں آتا تو

شرطیہ اس کا رد عمل اس قدر شدید نہیں ہونے والا تھا۔ہاں !اس صورت میں بھی وہ مشتعل ہوتا لیکن شائد تب رمشاء کی ذات ایسے اس کے عتاب کا نشانہ نہ بنتی،وہ اس درجہ اس سے بدظن و بدل ہوکر سب تباہ نہ کرتا،حالات اس قدر سنگین روپ نہ دھارتے لیکن اب تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

متاع حیات کو کھونے کہ شدید دھچکے نے اس کی سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیت مفلوج کردی تھی نتیجتاً اس نے ہر لحاظ و مروت کو بالائے طاق رکھ کر بے دردی سے اس کی ذات کو تضحیک و تنفر کا نشانہ بنادیا تھا۔۔

اور آج جب انکشاف ہوا تو وہ اپنی جگہ دنگ سا رہ گیا تھا۔۔۔

لیکن وہ۔۔وہ بتا تو سکتی تھی ناں۔۔۔"سفیان کے کڑے تیوڑوں سنگ جھاڑ پلانے پر اس نے" ہلکا سا احتجاج کرنا چاہا۔۔

ہاں !کیوں نہیں۔۔آخر کو تم نے انھیں کینڈل لائٹ ڈنر پر انوائٹ کرکے سسر صاحب کی" جانب سے موصول ہوئے اُن محبت ناموں کے متعلق دریافت کیا تھا انھیں لازمی بتانا چاہیئے تھا تمہیں۔۔زیادتی کی انھوں نے تجھ معصوم کے ساتھ بے اعتباری کا مظاہرہ کرکے۔۔۔"سفیان نے دانت پیسے ہوئے لتاڑا تو عاشر کھسیا گیا۔۔

ہاں !میں برا میری عادتیں خراب لیکن تم سے تو بڑی گاڑھی چھنتی ہے تمہاری بھابی صاحبہ کی" تمہیں تو وہ بتا ہی سکتی تھی۔۔۔۔"اپنا پلڑا بھاری رکھنے کیلئے عاشر نے ایک اور دور کی کوڑی

لائی--

بالکل !لیکن ذرا ذہن پر ڈال کر بتائیں آپ موصوف نے موقع دیا تھا انھیں یا ہمیں کچھ سمجھنے" یا بات کرنے کا سیدھا خود کش دھماکہ کی طرح پھٹ پڑے--وہ تو آپا نے تمہیں فوراً ان کہ آفس "پر دہاوا بولنے سے روک لیا ورنہ تو تم نے وہاں وہ تباہی مچا کر آنا تھا کی تصور بھی محال ہے---

طنزیہ انداز میں سفیان نے بھی ساری یاری دوستی کو بالائے طاق رکھ کر کٹہرے میں لایا تھا عاشر اس کی غیرجانب داری پرخائف سا ہوگیا۔

اب ایسی زہریلی نگاہوں سے مجھے گھورنے کا کوئی حاصل نہیں ہے---"وہ ٹوک گیا--"

"کاش !اس وقت ذرا ہوش سے کام لیتق تو---"

تم جانتے ہو جب بات بچوں پر آئے تو میرا خود پر اختیار نہیں رہتا ہے۔اور کسٹڈی کیس کا" نوٹس کوئی چھوٹی بات نہیں ہے اب بھی--اور میں کوئی وکیل نہیں ہوں جو جعلی اور اصلی خلع نامہ پر غور کرتا--ان نوٹسوں کو دیکھنے کے بعد مجھے اپنا تک ہوش نہیں تھا ان باریکیوں پر کیا خاک دھیان دیتا--"سفیان کی مسلسل چڑھائی سے وہ چڑ گیا تھا--

میں سمجھتا ہوں یار !لیکن تجھے ان پر ذرا سا اعتبار تو دکھانا تھا اگر انھیں یہی سب کرنا ہوتا تو وہ" اس معاملہ کو یہاں تک کھینچتی ہی کیوں--؟ وہ صرف بچوں کو ان کا اصل مقام دلانے کیلئے ہی نہیں بلکہ تجھے بھی ان کی نگاہوں میں وہ عزت و مقام دلانے کیلئے مستقل ان کی مخالفت مول لے رہی ہے--اور باپ جیسا بھی ہو اپنے باپ کے مقابل کھڑا ہونا خاص کر ایک بیٹی کیلئے

بہت مشکل ہوتا ہے لیکن وہ یہ سب کر رہی ہے۔جواباً جو بے اعتباری کے چابک انھیں لگائے گئے، جن رکیک الزامات سے ان کی عزتِ نفس کو تار تار کیا گیا یہ ان کا حوصلہ اور قوتِ ضبط ہے جو وہ اسی مضبوطی سے ڈٹی کھڑی ہیں کوئی اور ہوتا تو ٹوٹ کا بکھر جاتا۔۔۔ریزہ ریزہ تو خیر ان کی "ذات بھی ہوئی ہے لیکن وہ اپنا تماشہ نہیں لگانا چاہ رہی۔۔

سفیان نے گہرے تاسف زدہ انداز میں رمشاء کی کوششوں اور جواب میں عاشر کی رویوں کا محاسبہ کیا تو پھر وہ مخالفت میں لب وا نہ کرسکا۔۔

اور تب سے اب تک وہ لب بامہر ہی تھا۔بچے اس کے فون پر گزشتہ چند دنوں سے بنے معمول کے مطابق اس سے قریب ایک گھنٹہ تک بات کرکے پرسکون نیند کی وادیوں میں اُتر گئے تھے وہ بے چینیوں کے بحر بیکراں سے نبرآزما کھڑکی میں کھڑا تھا۔۔نیند و چین دو ڈھائی ہفتہ سے روٹھی تھی لیکن آج جیسے قطع تعلق ہی کر گئی تھی۔۔

ہمت کرکے ایک بار پھر ہاتھ میں موجود فون کو ان لاک کرتے رسینٹ کالز میں سب سے اُپر جگمگا رہے "وکیل صاحبہ "کو دیکھا۔۔لب بھینچ کر اس نام کو پریس کرنے کیلئے انگوٹھا سکرین تک گیا۔۔اور پھر پچھلی کئی بار کی طرح سائیڈ بٹن کے ذریعہ سکرین تاریک کرتے ارادہ جھٹک دیا۔۔

فون ملاکر بات کیا کرنی تھی۔۔؟ یہ سوال ذہن کے پردے پر جگمگ کرتا مضحکہ اڑا رہا تھا سو غصہ سے اس ساری فساد کی جڑ اس لفافے کو مڑوڑ کر کھڑکی سے باہر پھینکتا آکر اپنی جگہ دراز ہوگیا۔۔

آنکھیں بند کرتے ہی آج آفس سے روانگی سے قبل اس کے ادا کئے الفاظ پوری جازیت سے

سماعت میں گونجے تو وہ پٹ سے آنکھیں کھول کر اٹھ بیٹھا۔۔۔

اس کا کیا مطلب ہوا۔۔؟ کیا سوچا ہے انھوں اور وہاں بلانے کا کیا مطلب ہوا۔۔؟ "ذہن میں" ایک نئی جھکڑ شروع ہوگئی تھی۔۔۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاکر اضطراطی انداز میں ماتھا سہلاتے اب وہ ان لفظوں کا کوئی سرا تلاش کرنے کی تگ و دو میں جتا تھا لیکن کوئی سرا ہاتھ نہ آیا۔

اس لمحے تو بدگمانی کے بادل نے ہر منظر کو دھندلا کر رکھا تھا سو تنفر سے سر جھٹکتے تبھی اس نے دل میں محترمہ کے دربار میں حاضری نہ لگانے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا۔لیکن اب چونکہ اس خلاصہ سے کچھ بادل جھٹے تھے مطلع صاف ہوا تھا سو اب وہ لازمی جانے والا تھا۔۔آڑ یا پار ایک آخری بار اس کے اعتبار نہ کرنے کا شکوہ دور کرنے۔۔۔۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

!!!مزا تو تب ہے کہ ہار کے بھی ہنستے رہو

!!!ہمیشہ جیت ہی جانا کمال تھوڑی ہے

!!!لگانی پڑتی ہے ڈبکی ابھرنے سے پہلے

!!!غروب ہونے کا مطلب زوال تھوڑی ہے

دائیں بازو پر سیاہ کوٹ اور بائیں مخروطی انگلیوں کی گرفت میں سبز رنگ کی فائل لیئے زور سے آنکھیں بند کرکے کھولتے ہوئے خود کو پوری طرف کمپوز کرکے اس نے ریسٹورنٹ کے احاطہ میں قدم رکھا۔۔

اس کے ریزور کئے ہوئے ٹیبل پر عاشر حسن سنجیدہ تاثرات سنگ بیٹھا تھا۔۔اور مقابل بختیاور صدیقی بھی تیکھے چتونوں سنگ نشستہ تھے۔۔مطلب دونوں کو اس سارے جھمیلے کے اختتام کا اس بے صبری سے انتظار تھا۔اس کے قدم سست پڑے۔۔

دونوں فریقین کو یوں آپسی اختلافات کی لمبی فہرست کو پس پشت ڈال کر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھا دیکھ دل پھر اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کیلئے منتیں کرنے لگا لیکن وہ کان لپیٹ کر تیز قدموں ان دونوں تک پہنچ گئی۔۔

دونوں فریقین کی مستقل مزاجی اور حالات کی سنگینی کو مدنظر رکھ کر انجام سے بے بہرا ہوکر اس نے دل و احساسات کو پتھر کرکے یہ کٹھور دل سوز فیصلہ لیا تھا۔

یہ کٹھن فیصلہ جو اس سلسلہ کا بدترین انجام بھی ہوسکتا تھا یا ایک خوبصورت سلسلہ کا آغاز بھی۔۔جسے لیتے ہوئے وہ سو بار اذیت ناک موت مری تھی لیکن یہ وقت کی ضرورت تھی اور اسے اس سنگ لاخ پر چلنا تھا۔

میں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کرلی آپ دونوں کو قائل کرنے کی اپنا موقف" سمجھانے کی۔۔لیکن میری ہر کوشش رائیگاں گئی۔۔کیونکہ آپ دونوں قائل ہونا تو دور میرا نقطہ نظر سمجھنے کیلئے اپنی موقف سے اینچ ہٹنے تک کو رودار نہیں ہیں۔۔۔خیر اب ان لایعنی باتوں کا کوئی مطلب نہیں ہے۔۔کیونکہ میں سمجھ چکی ہوں آپ دونوں کی دیرینہ چپلقش اور عدالتوں کی فصیلیں اتنی بلند و پختہ ہے کی اس پر مستقل سر مار کر ماسوائے اپنا سر لہولہان کرنے اور

وقت کے زیاں کہ کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔۔سو سب سے پہلے میں آپ دونوں کا ان
"فصیلوں کو پھلانگ کر کچھ وقت کیلئے ہی صحیح یہاں آنے کیلئے شکریہ ادا کرنا چاہوں گی۔۔۔
باری باری دونوں فریق پر نگاہ ڈال کر اس نے بات سمیٹی تو دونوں نے ہی لمحے کیلئے نگاہ کا
تبادلہ کیا پھر بگڑے زاویہ سنگ زاویہ نظر بدل گئے تو رمشاء کے اندر پھیل رہا وحشت و مایوسی کا
اندھیرے کچھ اور گہرا ہوگیا۔۔
"!!ویل"
سر جھٹک کر اس نے کھڑے کھڑے فائل کو کھول کر اس سے دو پیپر برآمد کئے۔۔۔
آپ دونوں کیا چاہتے ہیں یہ ڈے ون سے پانی میں عکس کی طرف واضح تھا۔۔سٹل میں نے"
اپنا بیسٹ دیا بٹ۔۔رزلٹ زیرو رہا۔۔اور اب یہ معاملہ اس نہج پر پہنچ چکا ہے کی میں نے مزید یہ
قدم اٹھانے میں تامل کیا تو آپ دونوں کی ضدوں کے آگے بچوں کا بچپن روند دیا جائے گا۔۔جو
میں کبھی نہیں چاہوں گی۔۔کیونکہ تلخ بچپن کی اذیت مجھ سے بہتر کوئی نہیں جان
سکتا۔۔۔"اوراق اُلٹتے وہ ٹھہرے تھکے انداز بول رہی تھی اور آخری لفظوں میں جو حسرت تھی
اس پر بختیاور ٹھٹھکے بغیر نہ رہ سکے۔۔۔
ڈیڈ آپ نے مجھے فرسٹ ہیئرنگ تک کا ٹائم دیا تھا۔۔سو اس ایکسٹرا ٹائم کیلئے شکریہ۔۔۔"بختیاور"
صدیقی کے آگے پیپر رکھتے وہ زخم خوردہ سی مسکرائی۔۔
اور چار مہینوں کیلئے مجھے بچوں کے قریب رہنے دیکر میری زندگی کی بہترین یادیں کشید کرنے"

دینے کیلئے آپ کا بھی شکریہ اور میری وجہ سے جو آپ کی پرسکون زندگی ڈسٹرب ہوئی اس کیلئے معذرت۔۔ "دوسرا پیپر عاشر کی طرف کھسکاتے ہوئے بھی اس کے لبوں پر وہی مسکان تھی۔۔۔ یہ کیا ہے۔۔۔؟"اس کے چہرے سے نگاہ ہٹاکر اپنے سامنے رکھے ٹیبل پر نگاہ ڈالتے ہی دونوں" کھرے ہوئے۔۔

آپ دونوں کی چوائیس۔۔۔"اندر بڑھتے سنسناٹوں میں اس کی آواز گونجی۔۔۔"

"رمشاء تم۔۔۔۔"

پلیز ڈیڈ "!!ان کے سخت باز پرس کے آغاز سے پہلے ہی ہاتھ اٹھاکر اس نے قطع کلام" کیا۔۔۔میں نے آپ کی شرط میں اپنی جانب سے تھوڑی سی ترمیم کی ہے!۔۔۔اب میں ڈائیورس پیپرز سائن کروں گی بدلہ میں آپ کسٹڈی پیپر سائن کریں گے۔۔اس طرح آپ دونوں کو اپنا مقصود مل جائے گا۔۔رہی بات میری۔۔۔تو شائد میں نے واپسی کرکے ہی غلطی کردی۔۔۔۔سو ڈونٹ وری فائنلی میں اپنی غلطی سدھار رہی ہوں۔۔یوں بھی چلنے والوں کیلئے دنیا بہت بڑی ہے اور اکیلے چلنے کی میری عادت بہت پرانی اور پختہ ہے۔۔۔"اپنی قوتِ ضبط کی حدود کو آزماتے اس نے شاک میں کھڑے عاشر کی جانب دیکھنے کی غلطی قطعاً نہیں کی تھی۔۔ آپ کو لگتا ہے کی میں نے اور بھائی نے آپ کے اور ہمارے خاندان کی ریپوٹیشن کو اپنے اس" عمل سے بھاری نقصان پہنچایا ہے جس کی بھرپائی کیلئے یہ ضروری ہے۔اور انھیں بھی کچھ ایسا ہی لگتا ہے۔۔اس نے استہزائیہ انداز میں ششدر کھڑے عاشر کی جانب اشارہ کیا۔۔

انھیں بھی یہی لگتا ہے کی پہلے بھائی اور اب میرے خود غرضانہ رویہ کی وجہ سے ان کا خاندان" سوشل کراسیس سے گزر رہا ہے۔۔اور اپنے کسی ذاتی مفاد کیلئے میں ان سے بچوں کو چھیننا چاہتی ہوں۔۔۔سو فائنلی ہیر وی آر۔۔باز آئی میں ڈیڈ آپ کی زبان میں اپنی حماقتوں اور مسٹر عاشر حسن "آپ کی زبان اپنی مکروہ سازشوں سے۔۔۔۔

خود اذیتی سے کہتے اس نے ہاتھ جوڑے ۔

سو ڈیڈ آپ یہ کسٹڈی پیپرز سائن کردیں،جواباً مسٹر عاشر حسن آپ ان ڈائیورس پیپرز پر سائن" کردیں،اس طرح ہمیشہ کیلئے بچوں پر آپ کے حق کو ڈیڈ چیلینج نہیں کریں گے اور ڈیڈ آپ کی ریپوٹیشن سے ہر داغ دھل جائے گا۔۔مجھے کورٹ کیلئے نکلنا ہے دونوں پیپرز سائن ہوجائے تو پلیز فراز کے ہاتھوں میرے ہوٹل بھجوا دیجئے گا میں کورٹ سے سیدھا ادھر ہی جاؤں گی۔۔۔۔بائے سوری گُڈ بائے!!۔"ایک بھیگی الوداعی نظر دونوں پر ڈال کر وہ تیزی سے واپسی کیلئے مڑی۔۔۔

اندر اُترتے خالی پن اور دل میں بھرتے غبار اور آنکھیں میں تیزی سے اُترے نمکین پانی نے آگے کا منظر دھندھلایا تو قدم بے اختیار لڑکھڑا گئے۔۔

بھابی "!!اندر داخل ہوئے سفیان نے بروقت سہارا دیا تو اس نے بھیگی پلکوں کو اٹھاکر کرب و" اذیت گلال نظروں سے اس مہربان کو دیکھا۔۔

تھینکیو فار ایوری تھینگ بھائی "!!بے دردی سے دونوں آنکھوں کو مسلتی لڑکھڑاتے قدموں کو" جماکر خود کو گھسیٹتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔

ہر چارہ گر کو چارہ گری سے گریز تھا
ورنہ ہمیں جو دکھ تھے ، بہت لا دوا نہ تھے

پلٹ کر اس کے قدموں کی لڑکھڑاہٹ اور ارادوں کی مضبوطی کا موازنہ کرتے وہ اس کے ارادوں کی پختگی کا قائل ہوگیا۔۔

اس کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی وہ سرد تاسف زدہ سانس فضا کے سپرد کرتا ہنوز ششدر کھڑے دونوں نفوس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

اب سوچ کیا رہے ہیں آپ دونوں یہی تو چاہتے تھے۔۔۔ "سفیان کی طنزیہ آواز نے دونوں کا" سکتہ توڑا۔۔دونوں ہی اپنے سامنے رکھے پیپرز کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگے۔۔

اُرجنٹل ہے آپ تو جج ہیں اپنی آنکھوں سے تصدیق کرلیں۔۔"سفیان نے پھر طنزاً کا تیر اچھالا تو" بختیاور صدیقی نے اب کے تیز نظروں سے اسے گھورتے جلد از جلد اس کھراگ سے چھٹکارا پانے کیلئے پین برآمد کرنے کیلئے کورٹ کہ اندر ہاتھ ڈالا۔۔جبکہ عاشر گم سم سا ڈائیورس پیپر دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور قبل اس کے آپ دونوں یہ پیپرز سائن کرکے اپنی من چاہی مراد کے بر آنے پر جشن" منائیں میں آپ دونوں پر واضح کردوں ان پیپرز کو سائن کرکے آپ دونوں فقط اپنی زندگی کے

ناپسندیدہ ترین شخص کا نام و نشان ہی اپنی زندگی سے نہیں مٹا رہے ہیں بلکہ اس ہستی سے بھی ہمیشہ کیلئے دستبردار ہو رہے ہیں جس کے احساسات کی آپ دونوں نے کبھی پرواہ نہیں کی۔۔۔۔"

ہنوز انھیں خودغرضی پر مائل دیکھ سفیان استہزائیہ انداز میں جتلاتا ہوا بولا تو ان کا جیب سے پین برآمد کرتا ہاتھ ٹھٹھک رکا انھوں نے نافہم نظروں سے اسے دیکھا گم سم عاشر بھی چونک سا گیا تھا۔۔

اپنی نفرت اپنی دیرینہ عداوت اپنے خود ساختہ مفروضوں کے جال میں آپ دونوں اس بری طرح الجھے ہیں کی آپ دونوں نے کبھی بھابی کے محسوسات کی پرواہ ہی نہیں کی۔۔آپ دونوں ایک دوسرے کیلئے کیا محسوس کرتے ہیں۔۔آپ دونوں ایک دوسرے سے کس قدر نفرت کرتے ہیں ۔۔آپ لوگوں نے پرواہ کی تو بس اس چیز کی۔۔۔۔"اپنی شوق مزاج کہ برعکس سفیان اس لمحے ایک تلخ منصف تھا۔۔

معذرت کے ساتھ سر !!آپ کو فکر رہی تو بس کس طرح عاشر کا مڈل کلاس اسٹیٹس آپ کے ہائی فائی پروفائل پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔۔آپ کا بے حس رویہ آپ کی بیٹی کے روح میں کس طرح شگاف ڈال رہا ہے،کس طرح اس کے دل کو چھلنی کر رہا ہے آپ نے یہ سوچنا قطعی اہم نہ جانا۔۔ "پہلی بار کسی کی بے خوف آئینہ داری پر بختیاور صدیقی مشتعل ہونے کہ ڈھیلے

پڑے--

اور میرے یار تو--وہ اب عاشر کی طرف مڑا---تو نے ہمیشہ انھیں جج صاحب کے رویہ کی" تناظر میں جج کیا تو نے ہمیشہ یہ دیکھا کی کس طرح ان کی بچوں سے نزدیکی تجھے بچوں سے دور کرسکتی ہے---تو روز اول سے ان سے بدگماں رہا--ان کہ ہر عمل پر بے اعتباری ظاہر کی--تو نے یہ کبھی محسوس کرنا ضروری ہی نہیں سمجھا کی کس طرح انھوں نے بے غرضی سے پوری دنیا سے مخالفت مول لے رکھی ہے فقط بچوں کو ایک بہتر مستقل دینے کیلئے ایک مکمل ماحول دینے کیلئے--انھیں ان کا اصل مقابل دلانے کیلئے---تو نے ہمیشہ ان کے انٹیشنز کو جج کیا "لیکن غلط---

آپ دونوں کے بے لچک اور مستقل منتقم مزاج رویہ نے انھیں اس قدر بے بس و دلبرداشتہ" کردیا کی بچوں کو ایک مکمل ماحول دینے کہ اپنے اکلوتے خواب کی کرچیوں سے اپنی ہی روح کو چھلنی چھلنی کرکے وہ یہ دلسوز فیصلہ لینے پر وہ مجبور ہوگئی--کیونکہ اب آپ دونوں کی ضد کی لپیٹ میں بچوں کا خوبصورت بچپن آگیا تھا جسے وہ ایک بھیانک خواب بننے نہیں دینا چاہتی "تھی----

باری باری ٹیبل سے دونوں پیپر کو اٹھاکر نفرت سے واپس پٹختے اس نے دونوں پر تاسف زدہ نگاہ ڈالی لیکن ان کے سرد سپاٹ تاثرات سے کچھ اخذ نہ کرسکا آیا وہ اپنا محاسبہ کر رہے ہیں یا بس وہ پتھر سے سر پھوڑ رہا ہے--

ویسے سر کبھی سوچا ہے کیا ہوتا جو آپ کی بے حسی و سفاکیت کا جواب وہ بھی بے حسی و خود"
غرضی سے دیتیں اور عدالت میں آپ کی مخالف صف میں کھڑی ہوجاتی سوچا ہے اس وقت
"آپ کی اس نام نہاد ریپوٹیشن کیسا پوسٹ مارٹم ہوتا۔۔۔؟
براہ راست بختیاور صدیقی کی سرد آنکھوں میں بے خوفی سے جھانکتے وہ طنزیہ تلخ پہلو سنگ مستفسر
تھا۔۔
اور عاشر تونے۔۔تونے کبھی زحمت کی سوچنے کی اگر وہ مجھے آپا بھائی بچوں ہم سب کو قائل"
کرکے نکاح وغیرہ کا کھراگ پالنے کے بجائے سیدھا کسٹڈی کیس فائل کرلیتی اور اپنے اثر و سوخ
حق و قابلیت کے دم پر بچوں کو تجھ سے چھین لیتی۔۔پھر تیری ساری حفظ ماتقدمات کے کیسے
"چھترے اڑتے۔۔
رخ موڑ کر اب اس نے تلخ نظر عاشر کے چہرے پر ڈالی۔
انھوں نے اپنی ذات اپنی عزت نفس اپنے جذبات و احساسات کو پس پشت ڈال کر آپ دونوں"
کا سوچا اور آپ دونوں نے حسب توفیق حسب موقع ان کی ذات کو مشق ستم بناکر کمال اعلیٰ ظرفی
کا ثبوت دیا۔۔ویسے کہنا چاہوں گا یوں تو آپ دونوں ایک دوسرے سے سخت متنفر ایک دوسرے
کی شکل دیکھنے کو رودار نہیں ہیں لیکن بھابی کے معاملے آپ دونوں ہی کا رویہ ایک دوسرے کا
حامی رہا ہے۔۔۔کمال "!!اس نے باقاعدہ ہاتھ اٹھاکر سراہا۔۔
خیر میں رمشاء نہیں ہوں جو آپ دونوں پتھروں سے اپنا سر ٹکڑا ٹکڑا کر اپنا سر زخمی کرنے کی"

نری حماقت کروں۔۔میں آپ کے سیلبریشن ٹائم میں اس لیئے مخل ہوا ہوں کی آپ کو بتاسکوں وہ واپس بچوں کیلیئے آئی تھی۔اب چونکہ آپ دونوں نے ان کے مصحلت کی راہ کو ہموار کرنے کی ہرکوشش کو بری طرح ناکام بنا دیا ہے تو انھوں نے بھی رخت سفر باندھنا شروع کردیا ہے عین ممکن ہے کی اس کیس کا فیصلہ ہوتے ہی وہ اس سرزمین کو ہمیشہ ہمیشہ کیلیئے خیرآباد کہ دیں۔۔۔۔۔"

وہاٹ۔۔۔؟"سفیان کے الگ ہی انکشاف پر دونوں یک زبان ہوئے۔"

جی !پرسوں ان کے آفس جانا ہوا تو اتفاقاً ان کی فون کال سن لی تھی کسی فارنر کلیگ سے" "بات کر رہی تھی وہ سٹیل ہونے کے متعلق۔۔۔

سفیان کے شانے اچکاکر مزید واضح کرنے پر دونوں کے کی سپاٹ آنکھوں سے پریشانی صاف عیاں تھی۔۔

میں چلتا ہوں اتنا ہی کہنا تھا مجھے۔۔"آخری بات۔۔۔ "دونوں پر ایک نظر ڈال کر وہ واپسی کیلیئے" قدم اٹھاتا چند قدم کے فاصلہ پر رکا۔

آپا اور جیجو اتنی ہی زندگی لکھواکر آئے تھے اور چلے گئے۔۔لیکن آپ دونوں کا یہ اقدام آج ایک" احساس سے گندہی لڑکی کو جیتے جی مار دیگا۔۔اور کل جو ضمیر کی عدالت میں پیشی ہوگئی ناں سر "اتنے بڑے جج ہوکر بھی آپ اپنا دفاع نہیں کرپائیں گے دعویٰ ہے میرا۔۔۔۔

اور عاشر تو!۔۔تو کبھی ان بچوں سے ان کی ماں چھیننے کیلیئے نظر ملا نہیں پائے گا سو ابھی سے"

سر نظر جھکالے۔یہ آخری موقع ہے ہوسکے تو عداوتوں کی بلند فصیلوں کو ذرا سا ڈھے کر اس ہستی کیلئے ذرا سی گنجائش پیدا کرنے کی کوشش کرنے کی آخری کوشش کرلیں تاکہ کل پچھتاوا کے حق "سے بھی محروم نہ ہونے پڑے۔۔۔

آخری کوشش کرکے وہ ایک پُر امید نظر دونوں پر ڈالتا ہوا لمبے لمبے ڈگ اٹھاتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

پیچھے وہ دونوں سفیان کی آئینہ داری کی تقلید میں اپنا محاسبہ کرنے لگے تھے۔اور حیرت انگیز طور دونوں کی سوچوں کا مرکز وہی وجود تھا جسے دانستہ انھوں نے نظر انداز کیا تھا۔۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

سورما جس کے کنارے سے پلٹ آتے ہیں

میں نے کشتی کو اتارا ہے اسی پانی میں

حفظ ماتقدم کی ہر صورت کو مسترد کر تمام کشتیوں کو منجدھار میں قسمت کہ بھروسہ اتار کر آج ایک عزم کے ساتھ کمرہ عدالت میں اُتری تو مخالف کے ثبوت و دلیل کو اپنے دبنگ و مدلل انداز سے تنکے کی مانند اڑاتی چلی گئی۔

پچھلی ہیرنگ میں کیس کا جو نقشہ کمرہ عدالت میں کھینچا تھا اس کہ تابڑ توڑ کم بیک سے اس کا پورا جغفرایہ ہی بدل کر رہ گیا تھا۔ایک طرف اسفند اور اس کے کلائینٹ اس ناگہانی افتاد بوکھلائے ہوئے تھے تو دوسری طرف جج صاحب سمیت کمرہ عدالت میں حاضر تمام نفوس رمشاء کی مضبوط

و مستحکم انداز اور کیس کے پہلوں پر باریک بینی سے کئے گئے تجزیہ سے قائل نظر آرہے تھے۔تاہم روایت عادت قائم رہی اور اگلی ہیئرنگ جو کہ سب ہی پر امید تھے آخری ثابت ہوگی کی تاریخ مل گئی تھی۔

"تم؟۔۔تم یہاں۔۔۔"

جیسے تیسے اپنے کلائینٹ کو جھوٹی موٹی تسلیاں دلاکر اسفندیار پارکنگ میں پہنچا تو اپنی گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑی رمشاء کو دیکھ چونکا۔۔

ہاں !میں اس دن تم نے لفٹ آفر کی تھی ناں تب میرا موڈ نہیں تھا سو سوچا آج اس آفر کو" قبول کرلوں۔۔"وہ پُر حلاوت مسکراہٹ لبوں پر سجاکر بولی تو اسفندیار کو خطرے کا الارم آس پاس سنائی دینے لگا۔۔

لل۔۔لیکن۔۔تم تم تو گاڑی لیکر آئی ہو۔۔"حلق تر کرتے وہ جبراً مسکرایا۔"

ہاں !لیکر تو آئی ہوں۔لیکن راستہ میں مجھے تمہیں کچھ بہت ضروری دینا بھی ہے اور ایک فیور" بھی لینی ہے امید ہے تم انکار نہیں کرو گے۔۔۔"اس کا لہجہ ہنوز دوستانہ تھا۔۔

"فیور!!؟ "کک۔۔کیسی فیور۔۔۔؟"

اس کے تیوروں سے اسفندیار کی جان ہوا ہورہی تھی۔فطرتاً مکار اور خود غرض ہونے کے ساتھ ہی ساتھ وہ بلا کا بزدل بھی تھا اور اس کا اندازہ اسے آج پوری شدت سے ہورہا تھا۔۔

ہاں !فیور !چھوٹی سی فیور بس ایک "جعلی "خلع کا نوٹس بنوانا تھا۔۔۔"جعلی پر خصوصی دباؤ"

ڈال کر وہ اب اس کی جانب پیش قدمی کر رہی تھی۔۔

جج۔۔جعلی۔۔جعلی خلع نامہ میرے پاس کہاں۔۔؟ مطلب میں فیملی لائیر تھوڑی نہ"

ہوں۔۔۔"اسفندیار نے اب کے باضابطہ عرق آلود پیشانی کو صاف کیا تھا۔۔۔

ہاں !فیملی لائیر نہیں ہو لیکن اپنے مفاد کیلئے فیملیز کو توڑنے والے لایر) جھوٹے (تو ہو"

ناں۔۔۔"یکا یک رمشاء کہ تیور پتھرائے تھے اسفندیار کے رہے سہے اوسان بھی خطاء ہوئے۔۔

آج رمشاء اسے سراپا خودکش بم نظر آرہی تھی جو راہ میں آنے والی ہر شئے کے چھتڑے اڑا دیگی۔۔گھایل شیرنی جو سب چیڑ پھاڑ کر رکھ دینے والی تھی اور وہ دوسری بار اس کے نرغہ میں پھس گیا تھا۔۔

"دد۔۔دیکھو رمشاء وہ۔۔وہ سب میں نے انکل۔۔انکل کے کہنے پر۔۔۔"

جسٹ شٹ یور بلڈی ماؤتھ "!!وہ ارد گرد کی پرواہ کئے بغیر بلند آواز میں پھنکاری۔۔خبردار !خبردار"

جو تم نے اپنی اوچھے ہتھکنڈے کو ڈیڈ کے سر تھوپنے کی جرات کی زبان کھینچ لوں گی۔۔ڈیڈ لاکھ بے حس سفاک صحیح لیکن اپنے اصولوں کے غلام ہیں اپنے پروفیشن کے ساتھ لایل ہیں وہ کبھی ایسی گھناؤنی حرکت کرنے کا سوچیں گے بھی نہیں اور تم مجھے مینیوپلیٹ کرنے کا خیال بھی ذہن سے نکال دو کیونکہ اتنے دن میں چپ نہیں تھی تمہارا پختہ انتظار کر رہی تھی۔۔کیونکہ اب پانی سر سے گزر چکا ہے۔۔"وہ انگلی اٹھاکر غیظ و غضب کی سرخی لیئے غرائی۔۔

کک۔۔کیا مطلب۔۔۔"اس کی بلند دھاڑ اور آنکھوں سے نکلتے شعلوں کی لپک سے اسفندیار کی"

رہی سہی ہمت بھی فنا ہوئی تھی۔۔۔

مطلب یہ ایڈووکیٹ اسفندیار تم جیسے دس بزدلوں کو میں عدالت کے اندر بھی دس بار پچھاڑ" سکتی ہوں اور عدالت کے باہر بھی۔۔تمہیں کیا لگا ڈیڈ اور عاشر کو ایک دوسرے کے مقابل کھڑا دیکھ کر میں ٹوٹ جاؤں گی۔۔بزدل انسان بے شک ان دونوں سے میرا بہت مضبوط رشتہ ہے لیکن وہ میری کمزوری ہرگز نہیں ہیں۔۔سو اپنی اوور اسمارٹ مو کے انعام کے طور پر یہ رہے تمہارے جج بننے کے ٹوٹے خواب کی کرچیاں۔۔۔اب ساری زندگی ان پر پھول چڑھانا۔۔۔کیونکہ "اسے میں نے توڑا ہے۔۔۔اسے اب دنیا کی کوئی طاقت جوڑنے کی جرات نہیں کرسکتی۔۔۔۔

اس کے پہلو میں جھول رہے ہاتھ کو جارحانہ انداز میں تھام کر نفرت سے ہتھیلی پر کچھ کاغذ کے ٹکڑے رکھے جسے ایک نظر میں پہچان کا اسفندیار کا چہرہ سفید پڑا تھا صدمہ سے آنکھیں حجم سے پھیلی اور لب نیم وا ہوئے۔۔

بالکل درست پہچانا جج کیلئے جو تم نے اپلائے کیا تھا تمہارا اپلیکیشن ریجیکٹ ہوگیا ہے اور یہ اسی" بیکار کاغذ کہ ٹکڑے۔۔۔۔"وہ زہرخند انداز میں مسکرائی۔

تت۔۔تم۔۔تم نے۔۔۔"مارے غم و غصہ کے اس سے لفظ ہی نہیں بن پر رہے تھے۔۔" ہاں !میں نے۔۔بختیاور صدیقی کی بیٹی نے۔۔جن کی اثر سوخ کا استعمال کرکے تم اپنا یہ" خواب شرمندہ تعبیر کرنا چاہتے تھے اسی پاور کو استعمال کرکے میں نے اس خواب کو تار تار کردیا۔۔۔"اس نے اطمینان سے دونوں بازو سینے پر باندھے۔۔

ازل سے تم نے ڈیڈ کی نفرت کو سیڑھی بناکر ان کامیابی منازل کو چھوا ہے۔مزید اپنی لالچ کی" بھوک مٹانے کیلیئے تم نے میرے معاملے دخل اندازی کرکے اپنے ہر اؤچھے ہتھکنڈے کر "اپنی زندگی کی سب سے بری غلطی کردی--چہ چہ!!---

"میں--میں نے کک--کیا کیا ہے--"

اس دن جب تم نے میری آفس میں آکر معافی تلافی فلاپ ڈرامہ کیا تبھی میں نے تمہاری" "انویسٹگیشن شروع کروا دی تھی لیکن پھر بھی تم زہریلا وار کرگئے--

تت--تم مجھ پر الزام لگا رہی ہوں وہ بھی جھوٹا کوئی ثبوت نہیں تمہارے پاس---"اس کے" دبنگ انداز سے مرعوب ہوکر بھی اس نے لہجہ ٹھوس رکھنا چاہا--

ثبوت پر بعد میں آتے ہیں پہلے تمہاری مکاریوں کی فہرست پر چیدہ چیدہ روشنی ڈال لیتے" ہیں-----"وہ اطمینان سے جاکر واپس گاڑی سے ٹیک لگاکر کھڑی ہوئی۔

ڈیڈ کی میری اور اپنی کنورسیشن کو ریکارڈ کرکے اُلٹے سیدھے طریقہ سے ایڈٹ کرکے عاشر کو" ،بھیجنا

،جعلی خلع نوٹس بنوایا

،وکیلوں کو ڈیڈ کے نام سے خوف زدہ کرکے عاشر کا کیس لینے سے روکا

،میرے کردار پر انگلی اٹھانے کی گھناؤنا آئیڈیا دیا

آفس کہ ایمپلوئے کو لالچ دیکر آرکائیو روم سے فائل غائب کرواکر عاشر کی ایمج کو نقصان پہنچانے کی

،کوشش

پوری انویسٹگیشن کروائی ہے میں نے تمہاری ذلیل حرکتوں کہ پکے ثبوت ہے میرے پاس جسے کوئی "چیلینج نہیں کرسکتا۔۔ایک تو ابھی سن لو۔۔۔۔

اسے مکرنے کا موقع دئے بغیر ہی رمشاء نے فون نکال کر ریکارڈنگ آن کیا تھا۔۔

ہر بار تلوار لیکر میدان میں اترنا ضروری نہیں ہوتا ہے کبھی کبھی بس سائیڈ پر حسب ضرورت" پیٹرول لیکر تماشائی بنا رہنا بھی کافی ہوتا ہے بس وقتاً فوقتاً بھڑکتی آگ کی لپٹوں مزید بلندیوں تک "پہنچانے کیلئے۔۔۔

کافی جانی پہچانی آواز ہیں ناں۔۔۔؟"ریکارڈ آف کرتے اس نے تمسخرانہ نظروں سے مٹھیاں بھینچے کھڑے اسفندیار کو دیکھا۔۔

یہ تو بس ڈیمو ہے ڈیڈ کے ساتھ فرم کے ساتھ تمہاری تمہاری پچھلے کئی سالوں سے کی جانے" دھاندلی کے پختہ ثبوت ہیں میرے پاس جن میں سے ایک بھی ڈیڈ کے سامنے پیش کردوں تو وہ تمہارا وہ حشر کریں گی کی اپنی شناخت بھول جاؤ گے۔۔لیکن میں تمہاری طرح خود غرض نہیں ہوں انکل اور ڈیڈ کی دوستی میں دڑاڑ نہیں ڈالنا چاہتی۔۔لیکن آج کے بعد تم صدیقی لاء فرم کے پاس بھی بھٹکے یا ہم سے کسی کی زندگی دخل اندازی کی ذرا بھی کوشش کی نہ تم سوچ بھی نہیں سکتے میں تمہارے ساتھ کیا کروں گی۔۔یاد رکھنا آخری وارنگ ہے یہ۔۔۔۔"انگلی اٹھاکر درشتگی سے وارن کرتی وہ اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔۔

یہ مفاد پرست شخص نہ اس کا شراکتدار تھا نہ رشتہ دار لیکن پھر بھی اس کی خودغرضیوں سے اس نے بہت بھاری نقصانات اٹھائے تھے اور آج اس کا بھی حساب بے باق کرکے جلتے دل کو گونا سکون آیا تھا۔۔کیونکہ اسے پورا یقین تھا اسفندیار جیسا بزدل شخص اب کوئی حماقت نہیں کرے گا۔اس کا مستقل علاج اس نے آخر آج کر ہی دیا تھا جب وہ شائد سب لٹا بیٹھی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

"تین دن بعد"

بزدلی کے تمام اگلے پچھلے ریکارڈز توڑ دئے ہوں تو اب لگے ہاتھوں اس چپ شاہ کا روزہ بھی توڑ"
"ہی دو یا اس کیلئے کسی الہام کا انتظار ہے۔۔۔؟
گزشتہ تینوں دنوں کی طرح آج بھی سفیان اسے جھاڑ پلانے حاضر تھا عاشر نے کوفت بھری نظر اس پر ڈال کر چائے کا مگ اٹھایا۔
مجھے ایسی محبت بھری نگاہوں سے گھورنے کا کوئی افاقہ نہیں ہونے والا یہ نگاہِ الفت اس کی"
اصل حقدار کیلئے سنبھال کر رکھ۔۔۔"زبردستی اس کے ہاتھ سے چائے مگ چھین کے چسکی لیتی نادر مشورے سے نوازا۔
تمہیں اپنے گھر سکون نہیں ہے۔۔۔؟"عاشر نے دانت پیس کر ضبط سے پوچھا۔"
نہیں !کیونکہ تمہارے گھر کافی سکون ہے۔۔"دوبدو جواب دیکر سفیان نے خاموشی میں لپٹے در و"
دیوار پر جتاتی نظر ڈالی۔۔

وہ جیسا چاہتی تھی ویسا ہی ہوا ہے۔اگر وہ ساری ناراضگی بھلا کر اپنے باپ کے گھر جا سکتی ہے"
"تو یہاں کیوں نہیں آسکتی اس کیلئے میں کیوں محترمہ کو دعوت نامہ بھیجوں حد ہے مطلب۔۔۔
مان کی طرح نروٹھے انداز میں رخ موڑ کر وہ شاکی ہوا تو چائے کی چسکیاں بھر رہے سفیان کی ہنسی نکل گئی۔۔

"بتیسی اندر کر۔۔۔"

اس کی بے وقت ہنسی نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا سفیان نے فوراً دانت اندر لیئے۔۔
دیکھ وہ پاپا کی پری ہیں اس لیئے پاپا کہ پاس اُڑ کر چلی گئیں۔لیکن تجھے تو رخصتی لینے کیلئے ڈولی"
لیکر جانا ہوگا ناں آخر کو تو ان کا پرنس چارمنگ ہے۔۔نہیں تو پھر گھر میں اکیلے ہواؤں سے
لڑتے بیٹھ کیونکہ اب تو تارے بھی آسمان پر اتنے نہیں کی تو انھیں ہی تنہائیوں میں گن
"لے۔۔۔

سفیان اس کی حالت سے بھرپور حظ اٹھا رہا تھا عاشر نے بلا تامل اس کے کمر پر مکا جڑا۔۔
افففف !!ظالم "!!!اس بے درد ضرب پر سفیان بلبلا یا۔"
ایسے مجھ مظلوم پر تشدد کرنے سے کوئی بھابی دوری چلی نہیں آئے گی۔۔انھیں لانا ہے تو"
اپنے اندر کے پُر جلال قابل ملال روح کو دفع کر کے ذرا رومانٹک روح حلول کر۔۔جانو مانو شونا
بے بی شیبی جیسے القابات کے ساتھ لمبے لمبے رومانٹک ناولز پر تھیسیز کر تب کہیں جاکر افاقہ ہو تو
ہو۔۔"سفیان کے نادر مشوروں کی کتاب سے کچھ اور سنہرے آئیڈیاز اُچھل کر منظر پر آئے۔۔

بہت شکریہ ان واہیات قسم کے آئیڈیاز کیلئے میں نے کبھی اپنے بچوں کو تک ایسے فضول قسم" کہ القابات سے نہیں پکارا تضاد وہ۔۔۔۔"سخت فہمائشی نظروں وہ پاؤں پسار کر بیٹھے اپنے لوگرو کا ممنون تھا۔۔

بیٹا وہ تیرے بچے ہیں اور یہ تیری بچوں کی اماں ہے۔سو ان پر نہ صحیح ان کے معاملے میں" تجھے اپنی سادھو سنتھ گیری کو ترک کرنا ہوگا۔۔۔ "ذومعنیٰ انداز میں آنکھیں نچاتے وہ محظوظ ہوا تھا۔۔

اگر تیرے پاس کرنے کیلئے کوئی معقول بکواس نہیں ہے تو اپنی منحوس شکل لیکر فوراً سے" پیشتر تو دفع ہوسکتا ہے سفیان ورنہ میں نے آج تیرا منہ توڑ دینا ہے۔۔۔"اس کی مسلسل چھیڑ چھاڑ سے عاشر کی بس ہوئی تھی۔۔

مطلب کوئی بچپن کا جگری یار بھی ایسا ہوتا ہے جو یار کو مصیبت میں دیکھ کر مزے لے۔۔

توڑ دے جو ایک منہ تجھے منہ لگارہا ہے اسے بھی توڑ دے پھر دیکھتا ہوں میں کون تیری اس" "سڑی ہوئی بے رونق بھوتی کو منہ متھا دیتا ہے۔۔

کپ زور سے ٹیبل پر پٹخ کر واک آؤٹ کرنے سے پہلے وہ اپنی اہمیت جتلانا بالکل بھی نہیں بھولا تھا۔جواباً عاشر نے بس اس کی اوور ایکٹنگ پر اگنور پالیسی اپنایا تھا یہ موصوف کا روز کا ڈرامہ تھا۔۔

افففف !!!یہ خالی گھر تو واقعی کاٹ کھانے کو دور رہا ہے۔۔"خاموشی کی وحشت سے گھبراتے وہ"

چابی اٹھاکر باہر نکل گیا تھا۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

خلوصِ دل سے کی گئی کوششوں میں خدا کی مرضی شائد اسی طرح خود بخود شامل ہوتی ہے۔۔

امید کہ آخری دئے کو قسمت کی تیز ہواؤں کی زد میں چھوڑ کر جب اس نے سارے ہتھیار ڈال دئے تو کمبخت ہواؤں نے خود ہی رخ موڑ لیا تھا۔۔

شہرِ دل میں مچی اس کہ نام کی ہل چل،دھڑکنوں کی بغاوت،اس کی عدم موجودگی سے سانسوں میں ہمہ وقت بہتی بے چینیاں،تضاد آپا کے واسطہ منتیں،سفیان کی برین واشنگ،بچوں کا اس کیلیئے بے چین ہونا،اس سب کے مد نظر اس دن ریسٹورنٹ پہنچا ہی مصلحت تقاضہ کو قبول کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کا من بنا کر۔

البتہ بختیاور صدیقی کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔بچوں سے محسوس ہونے والی انسیت رمشاء کی التجاء سب احساس کو پس پشت ڈال کر وہ حسب عادت بے حسی کا چولا اوڑھ کر کروفر سے گردن اکڑا کر وہاں پر آئے تھے آخر ان کی بیٹی نے ان کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کر ہی دیا تھا۔۔

لیکن جواباً رمشاء کی بالکل غیر متوقع شرط اور باتوں نے ان کے مضبوط اعصاب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا تضاد سفیان کی آئینہ داری۔۔

پھر اپنا غیر جانب داری سے محاسبہ کرکے مشکل سے ہی صحیح ماسوائے گنجائش نکالنے کہ ان کے پاس کوئی چارہ نہیں رہا تھا۔۔

برسوں سے ہر معاملہ میں ہر شئے سے اُپر مقدم رہی انا نے بھی پرزور احتجاج بلند کیا تھا زعم ہستی سے اکڑی گردن کو بھی اس زبرستی نکالی گئی گنجائش پر اختلاف تھا۔۔لیکن بختیاور صدیقی نے پہلی بار اس سب کو نظر انداز کیا تھا۔

اس میں بھی کہیں نہ کہیں ان کی خود غرضی شامل تھا اگر آج بھی وہ نام نہاد انا کا پرچم بلند کر زعمِ ہستی میں چور رہتے تو کل کوئی ان کا نام لینا والا نہ رہتا۔بیٹا رہا نہیں تھا بیٹے کی اولاد کو دہتکار کر بیٹی بھی وہ ہمیشہ کیلئے کھو دیتے تو سرمایا حیات کے نام پچھتاوے کی راکھ رہ جاتی۔۔

سو پہلی بار زندگی میں انھوں نے ہر برتری کے احساس کو مجروح کرکے رشتوں کو چنا تھا۔

ایسا نہیں تھا کی لمحے میں دونوں کے اختلافات ختم ہوگئے تھے دلوں سے کدورتیں دھل گئی تھی لیکن دونوں نے دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے بچوں کیلئے رمشاء کیلئے اپنے رویہ میں گنجائش پیدا کرنے کا خاموش معاہدہ کرکے طلاق اور کسٹڈی دونوں پیپرز پر جلی حرفوں میں کامپرمائز لکھ کر ہوٹل پہنچی شکستہ حال رمشاء کہ مردہ دل کو جینے کی نئی وجہ دے دی تھی۔

پھر وہ فوراً بوریہ بستر سمیٹ کر مینشن روانہ ہوگئی تھی اب گزشتہ تین دن سے بچے روزانہ ڈرائیور کے ہمراہ پورا دن ادھر گزار کر آرہے تھے البتہ عاشر اور رمشاء کے درمیان پھر ایک بار پہل کی جنگ جاری تھی۔۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

جب سے آباد ہوئی ہے تیری خوشبو مجھ میں

جگنوں جیسا چراغاں میری تحریر میں ہے
میں نے پرچھائی سے لڑنے کا ہنر سیکھ لیا
ایک ستارہ سا تیرے لمس کی تاثیر میں ہے۔

ایک اور دن پہل کا ارادہ کرنے اور ٹالنے کی گومگو میں بیت گیا۔بچے آج بھی پورا دن مینشن میں گزار کر آئے تھے اور نیند کی وادیوں میں اُترنے تک مما دادو کی گردان کرتے رہے تھے۔سفیان پھر آج عصر میں آکر اسے اچھا خاصہ لتاڑ کر گیا تھا آپا کی بھی خاص فرمودات پر مشتمل لمبی کال چلی تھی۔۔

اور اب وہ فون ہاتھ میں لیئے بیڈکراؤن سے ٹیک لگائے واٹس ایپ کھولے بیٹھا تھا دوسرا فریق آن لائن بھی تھا اور تیسری فریق "انا "بھی حاضر تھی۔

افففف !!یہ اتنا مشکل کیوں ہے یار "!!کوشش کے باوجود پہل کرنے کیلیئے الفاظ نا ملے تو وہ" جھنجھلا گیا۔

اور ایک یہ میرا فائٹر جٹ شہزادہ ہے۔۔۔"مان نے نیند میں کمفرٹر اچھالا تو فون سائیڈ پر رکھ کر" وہ اس کے اُپر کمفرٹر برابر کر سرا رمشاء کی جگہ کا احاطہ کیئے حفاظتی دیوار کے خدمات سر انجام دے رہے موٹے گوتکیہ کے نیچے کمفرٹر دبانے کیلیئے جھکا تو یک یک ذہن میں جھماکا ہوا اور سرا ویسے ہی آزاد چھوڑ کر فون اٹھاتے وہ کچھ تیزی سے ٹائپ کرنے لگا۔۔

"بیڈ کی دائیں سائیڈ خالی ہے۔۔۔"

ٹھہرے دریا میں پہلا پتھر پھینک کر پہل کرتے اب وہ سکرین کو گھور رہا تھا۔
حیرت انگیز طور پر دو سیکنڈ بھی نہیں گزرے کی مسیج سین ہوا جیسے مقابل منتظر بیٹھا تھا۔۔
تو۔۔۔؟"سیکنڈ کے اندر ہی تیکھا سا سوال موصول ہوا۔"
تو نیند میں شہزادے اپنی کراٹے بازی کی پریکٹس کے دوران بیڈ سے نیچے نہ گرجائیں ڈر سا رہتا"
"ہے۔۔
توقع کے برعکس بلا تامل رسپونس ملنے پر حوصلہ بڑھا پھر ذہن میں جو پہلا خیال آیا تیزی سے ٹائپ کر کے سینڈ کردیا۔۔
شہزادے نیا تو نیند میں اپنا ہنر نہیں آزمارہے ہیں ناں سو پہلے کی طرح حفاظتی دیوار بنا"
دیں۔۔۔"جواباً صلح کی جگہ صلاح ملی تھی۔۔
گزشتہ تین چار مہینے سے حفاظتی دیوار بنایا نہیں تو عادت رہی نہیں اب۔۔۔"نچلا لب دانتوں"
تلے دبا کر قوی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر تھرائی۔۔
دو تین ہفتہ بہت ہوتا ہے واپس پرانی عادتوں کو بحال کرنے کیلئے۔۔۔"بے تکی توجیح پر رمشاء"
سلگی۔
"ہاہاہاہا۔۔۔۔"
جلے بھنے جواب پر عاشر کا بے اختیار قہقہہ گونجا پر محو خواب بچوں کے خیال سے سختی سے لب بھینچتا آہستگی سے بیڈ سے نکل کر کھڑکی میں جاکھڑا ہوا۔۔

"عادتیں اتنی آسانی سے کہاں لگتی ہے۔۔"
مصنوعی آہ بھرتے مسیج سینڈ کیا چمکتی آنکھیں سکرین پر ہی مرکوز تھی۔۔
جب تک لگ نہیں جاتی فون میں ریمائینڈر لگا لیں ٹیکنالوجی کی سہولت دستیاب ہے تو"
"استعمال میں خواہ مخواہ تکلف کیوں برتنا۔۔۔
دوسری طرف رمشاء تب ہی گئی تھی اس بے تکی بحث پر جبکہ عاشر خوب محظوظ ہورہا تھا بے تکا ہی صحیح آغاز تو ہوا تھا اب کم از کم سفیان اسے بزدلی کا طعنہ نہیں دے گا۔۔
مفت لیگل اڈوائز کا شکریہ !ورنہ میں عام سا بندہ اتنی مہنگی وکیل کہاں افورڈ کرسکتا ہوں۔ویسے" زحمت نہ ہوتو ایک اور اڈوائز مل سکتی ہے۔۔۔؟ "اس کے تیکھے چہرے کی جھنجھلاہٹ کو چشم تصور میں لاتے شرارت سے ایک بار پھر اترنگی پیغام ترسیل کیا۔
جی مجھے بہت زیادہ زحمت ہورہی ہے لہذا آپ بھی سوجائیں مجھے بھی سونے دیں۔۔۔"اس کا" پیچ و تاب کھاتا ہوا مسیج غصہ سے لال ایموجی کے ساتھ آیا تو عاشر سے اس بار قہقہہ کا گلا بالکل نہیں گھونٹا گیا تھا۔۔
چشم تصور میں اس کا لال بھبھوکا چہرہ اُترا تو قہقہہ کی کھنک اور دو چند ہوگئی۔لیکن احتجاجاً مخاطب کے آف لائن ہوتے ہی قہقہہ رکا اور آنکھیں سکڑی۔۔۔
"!!ہیلو"

کچھ سوچ کر کال ملا دیا تھا جو دوسری پھر تیسری رنگ پر طوہاً و کرہاً رسیور کرلی گئی تھی تاہم خاموش حائل تھی۔

مجھے اچھا نہیں لگتا کسی کا منتظر رہنا

مگر وہ خوبصورت ہے اسے تاخیر کا حق ہے۔

اس سے پہلے ہم نے پہل نہ کرکے معاملات بہت بگاڑ لیئے تھے میں دوبارہ ایسا کچھ نہیں" چاہتا،اگر آپ بھی میری ہم خیال ہیں تو امید ہے کل بیڈ کی دائیں سائیڈ خالی نہیں ہوگی۔۔خدا حافظ شب بخیر۔۔۔"کچھ توقف لیکر گمبھیر آواز میں مدعا بیان کرکے عاشر نے خود ہی کال ڈراپ کر دیا تھا۔۔

اور ایک طویل سانس اس معرکہ کہ سر ہونے پر فضا کے سپرد کرتا بیڈ کی سمت بڑھ گیا۔۔ذہن و اعصاب سے ایک بڑا بوجھ سرکا تھا اب نیند کی دیوی کو اس سے ناراضگی ترک کرنی ہی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

صبح فجر کی نماز سے واپسی پر گیٹ کے باہر رمشاء کی گاڑی کھڑی دیکھ اول تو عاشر کو اپنی بصارت پر یقین ہی نہ آیا تھا آیا خواب ہے یا حقیقت۔۔

لیکن چھو کر دیکھنے پر کچھ تصدیق ہوئی تو عالمِ بے یقینی میں تیزی سے گیٹ کھول کر اندر کی سمت بڑھا گھر کہ احاطہ میں قدم رکھتے ہی فضاء میں گھلے اس خاص احساس نے خوش رنگ گماں کو یقین کا سند سونپا تھا۔

کچن سائیڈ راہداری میں ہوئی مخصوص آہٹ نے یقین کا سفر پورے اعتماد سے مکمل کیا اور اگلے ہی پل اس کہ فریش شادابی سراپے کا عکس بے چین آنکھوں میں حقیقت بن کر اُترا۔۔

السلام علیکم صبح بخیر"!متبسم نظر متحیر کھڑے عاشر پر ڈال کر وہ ٹرے اٹھائے اس کہ پہلو" سے گزر کر اپنی مسحور خوشبو سے اس کی سانسوں کو مہکاتی گزر گئی۔۔

ایک مسلمان جب سلامتی بھیجے تو جواباً سلامتی بھیجنا دوسرے مسلمان کا اخلاقی فرض"

ہے۔۔۔"ٹرے ٹیبل پر رکھ کر عاشر کی بے یقین کیفیت سے حظ اٹھاتے میٹھا سا طنز اچھالا۔۔

وعلیکم السلام !اور آج کی صبح واقعی بخیر ہے۔۔۔"سر جھٹک کر خوشگواریت سے جواب دیتے" عنابی لبوں پر جاندار مسکراہٹ اور مقناطیسی آنکھوں میں والہانہ چمک لیئے وہ آکر رمشاء کے پہلو میں بے تکفلی سے نشستہ ہوا۔

شکریہ "!!گنگناتی خاموشی میں توقف سے عاشر کی بھاری پُر حلاوت آواز مخل ہوئی۔۔"

چائے"!!نرمی سے مسکراتے نے مگ اس کی طرف بڑھایا۔"

اتنی جلدی اس عدالت میں سنوائی ہوگی امید نہیں تھی۔۔"چائے کی چسکی بھرتے مبہم انداز" میں بے یقینی ظاہر کیا گیا۔

میں رشتوں میں "انانیت "کی قائل نہیں۔۔"سادہ مگر ٹھوس جواب بڑا بامعنیٰ تھا۔۔"

پھر میدان چھوڑ کر کیوں گئی تھیں۔۔؟"ترچھی نظروں سے اس کا شادابی چہرہ دیکھتے گویا شکوہ"

کیا گیا۔

میں رشتوں کے نام پر عزت نفس کو "مجروح "کرنے کے بھی سخت خلاف ہوں۔۔"پُر اعتماد آنکھوں کو براہ راست عاشر کی آنکھیں سے چار کرتے انداز وہی تھی۔

عاشر لمحے کیلئے ان نگاہوں کی تابناکیوں کے آگے مغلوب ہوا۔

میرا مقصد آپ کی عزت نفس کو چوٹ پہنچانے کا نہیں تھا۔۔۔"سرد سانس خارج کر اس نے" وضاحت کی۔

آپ کو وضاحت دینے کی ضرورت نہیں ہے۔اس صورت حال میں آپ کا رد عمل اپنی جگہ" درست تھا۔۔"وہ نرمی سے بولی تو عاشر ایک بار پھر اس کی طرف نگاہوں کو اُٹھنے سے روک نہ پایا۔۔

میں پرانی تمام تلخیوں کو آج صبح کی دہند میں بہت پیچھے گمنام راستوں پر چھوڑ آئی ہوں۔۔اور" آپ سے بھی توقع کرتی ہوں کی بجائے ان تلخ یادوں کو دہرانے کہ ان کی تلخیوں کو اس چائے کی چسکیوں میں اڑا دیں۔۔۔ "سحر انگیز لہجے میں کہتے لبوں پر قاتلانہ تبسم سجائے اس نے اپنی خواہش کا بھی اظہار کیا۔

مادام کا حکم سر آنکھوں پر "!!وہ فوراً سر تسلیم خم ہوا۔۔"

اتنی فرمابرداری۔۔۔"اس کی کھنکدار ہنسی نے فضا کو مسحور کیا۔۔"

ایسی دبنگ وکیل سے جرح کی نری حماقت تھوڑی نہ کرسکتا ہوں۔"تیکھے نقوشوں سے پرشوق"

نظریں الجھاتے بیچارگی کا اظہار کیا تو رمشاء کی مسکراہٹ اور گہری ہوگئی۔۔
مسحور جذبات سے مہکتی خاموشی ایک بار پھر حائل ہوئی تو اس بولتی خاموشی اور عاشر کی محو کلام پرشوق نگاہوں کے ارتکاز سے رمشاء کا ازلی اعتماد ساتھ چھوڑنے لگا۔۔
وو۔۔ویسے ایک گلہ ہے مجھے آپ سے۔۔۔"قبل اس کی یہ خاموشی کوئی داستان رقم کرتی وہ" تیزی سے بول اٹھی۔
ارے !یہ کیا بات ہوئی ابھی تو آپ نے بڑی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا تھا۔۔"وہ شاکی ہوا۔۔" کیا تو تھا قائم بھی ہوں۔لیکن ایک آدھ گلہ کا تو حق ہے مجھے۔۔"اس نے شانے اچکائے۔۔" فرمائیں پھر "!!نروٹھے پن سے اجازت ملی۔۔"
آپ کو دونوں نوٹس بھیجنے سے پہلے سے میری ڈیڈ کی ایک ریکارڈنگ بھیجتی گئی تھی اس کا آپ" "نے ذکر کیوں نہیں کیا کبھی۔۔۔؟
کیونکہ مجھے اس ریکارڈنگ کے اندر موجود مواد پر یقین نہیں تھا۔۔"وہ برجستہ صاف گوئی سے بولا" تو رمشاء نے اثبات میں سرہلایا۔
اسفندیار کی یہ گھٹیاں چال کامیاب نہیں ہوئی تھی تبھی اس نے ڈیڈ کے علم میں لائے بغیر جعلی خلع نوٹس لکھنے کی ذلیل حرکت کی تھی جو پہلی نظر میں ہی رمشاء اس کی لاکھ محتاط طرز تحریر رکھنے کے باوجود پہچان گئی تھی۔۔
ویسے ایک شکوہ مجھے بھی آپ سے ہے۔۔۔"ایک خیال ذہن میں تیزی کوندتے ہی عاشر کے"

شوق تاثرات سنجیدہ ہوئے۔۔

فرمائیں "!!ہاتھ اٹھاکر کسی سلطنت کی شہزادی کی طرف اجازت دیا گیا۔۔"

آپ نے اصلی ڈائیورس پیپرز مجھے کیوں تھمائے تھے اگر غصہ میں آکر میں اس پر سائن کردیتا"

تو۔۔۔؟"لہجہ میں سختی سموئے باز پرس کیا۔۔

"تو !آج ہم یہاں ساتھ نہیں بیٹھے ہوتے۔۔"

میں مذاق نہیں کر رہا۔۔"اس کے بے پرواہ انداز پر عاشر نے سخت فہمائشی نگاہوں سے گھورا۔"

مذاق میں بھی نہیں کررہی۔۔آپ دونوں اپنے رویہ میں لچک پیدا کرنے کو روادار نہیں تھے اور"

عین ممکن تھا کی ہماری اگلی ملاقات کمرہ عدالت میں ہوتی۔۔اور میں اپنے دشمن کے بچوں کیلئے

بھی نہیں چاہوں گی کی وہ عدالت کی سیڑھیاں چڑھے۔۔اس لیئے میں نے آپ دونوں کو اپنے

من چاہے فیصلہ کیلئے آزاد چھوڑ دیا۔۔اگر اس دن آپ اور ڈیڈی اپنی اپنی مرضی کا فیصلہ کرلیتے

تو جس خاموشی سے میں آپ لوگوں کی زندگی میں آئی تھی اس خاموشی سے چلی جاتی۔۔۔"بڑی

بے رحمی سے اس نے اس صورت حال کا دوسرا رخ عاشر کے سامنے رکھا تو لمحے کیلئے عاشر کو

اپنا حرکتِ قلب تھمتا ہوا محسوس ہوا۔

اتنا آسان تھا آپ کیلئے سب چھوڑ جانا"!!عاشر کے لہجے میں گہرا تاسف و شکوہ پنہاں تھا۔"

نہیں !لیکن اس سے بھی مشکل ہے میرے لیئے جہاں آپ کی ضرورت نہیں ہو اہمیت"

نہیں ہو وہاں زبردستی اپنی گنجائش نکالنے کی کوشش میں اوروں پر مسلط رہنا۔۔

میں ایک نہایت ہی حقیقت پسند لڑکی ہوں۔ سنگین، تلخ اذیت ناک ہر قسم کے حالات کو جذبات کا عینک اُتار کر بے حد حقیقت پسندی سے دیکھتی اور تسلیم کرتی ہوں۔آپ لوگ اپنا من چاہا فیصلہ کرلیتے تو عمر بھر کیلئے اپنی بے وقعتی پر دل کا ایک کونا ویران ضرور ہوجاتا لیکن وہ وحشت "زبردستی کے رشتوں کو گھسیٹنے کی اذیت و خالی پن سے کم ہوتا۔۔۔۔

بس !بس !اللہ کی پناہ ہے وکیل صاحبہ اتنی حقیقت پسندی بھی ٹھیک نہیں آئندہ زیادہ" حقیقت کا عدسہ لگا کر گھومنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"اس کے سنجیدہ اور ٹھوس انداز پر بے اختیار جھرجھری لیتے عاشر نے آئندہ کیلئے خبردار بھی کیا۔۔

ہماری صنف کیلئے حقیقت پسند ہونا سب سے زیادہ ضروری ہے۔۔۔"وہ اس کے جھرجھری" لینے پر ہنس دی۔۔

اس سے زیادہ ضروری ہے ہمارا اس موضوع کو ٹال کر کچھ نئی باتیں کرنے ہے۔۔"عاشر کو" حقیقتاً اس موضوع سے وحشت ہونے لگی تھی۔۔۔

ویسے آپ نے فیصلہ میرے حق میں کیونکر سنایا۔۔"اس کے بگڑے تاثرات سے حظ اٹھاتے" اس نے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر دلچسپی سے پوچھا۔۔

کیونکہ مجھے ایک دبنگ وکیل کی صبح شام کی جرح کی بڑی ہی بری عادت ہوگئی تھی،اور آپ تو" جانتی ہیں بری عادتوں کی طلب انسان کو قبر تک ہوتی ہے۔۔ "زبردستی اس کا ہاتھ کھینچ کر اپنے پُرحدت ہاتھوں میں مقید کرتا وہ اعتراف کررہا تھا لیکن اپنے گبر سنگھ والے انداز میں۔۔

آپ مجھے بری عادت کہ رہے ہیں--؟"پُرحدت لمس پُر شوق نگاہوں سے پزل ہوتی رمشاء نے"
ہمت کر کے گھورنا چاہا لیکن بے سود--
جی !وکیل صاحبہ کوئی اعتراض--"وہ ذرا سا کھسک کر قریب آتا اس کی لرزتی پلکوں پر پھونک"
مار کر اسے اندر تک لرزاتا گمبھیر انداز میں معترف ہوا--
ویسے آپ نے یہ عنایتیں کس طفیل میں کی---"اِپنی قربت سے اناڑی ہوئے وارضوں پر"
اُٹھتی جھکتی جھالڑ پلکوں کا رقص دیکھتا وہ بھی اعتراف چاہ رہا تھا--
میری بھی اپنی مجبوری تھی۔ایک گبر سنگھ کے جانشین صبح شام دھارنے گھورنے گولہ باری"
کرنے والے اڑیل پلس سڑیل مزاج شخص سے انسیت ہوگئی تھی--"جواباً بھی اعتراف کا اترنگی
ہی طریقہ تھا--
اچھا جی "!!اس کے سود سمیت بدلہ وصول کرنے پر اُمڈ آئی مسکراہٹ کو لب بھینچ کر"
چھپاتے آنکھیں سکیڑ کر مصنوعی گھوری سے نوازا۔
ہاں !جی--"اؤتھل پتھل دھڑکنوں سنگ وہ بھی دو بدو بولی--"
"چلیں پھر اس عادت و انسیت کو الفت کا رنگ دینے کی کوشش کرتے ہیں---"
شفاف جبین پر اٹھ کھیلیاں کر رہی ناگن سی بل کھاتی لٹ کو سنوار کر عاشر نے پورے استحاق
سے وہاں مہر عقیدت سبط کرتے ابتداء الفت کی مضبوط بنیاد رکھی تھی جس کی شدت کو محسوس
کرتے رمشاء کی رگ و پے میں آسودگی اُترتی چلی گئی تھی--

عداوتوں و کدورتوں کی حبس میں لپٹی خزاں رُت تلخ یادوں کی برگ زرد کو سمیٹتی ہوئی اُلفت کی اُجلی صبح بہار کو خوش آمدید کہتی ہوئی دبے قدموں روانہ ہوگئی تھی۔۔اب بس فضا میں خالص جذبات کے انوکھے رنگ سنہرے مستقبل کی نقشہ کھینچتی گنگنا رہی تھی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

رمشاء کی واپسی کا سن کر شام تک آپا بمعہ فیملی چلی آئی تھی جس سے حسن منزل کی آسودہ خوش رنگ فضا میں مزید خوشی و انبساد کی کھنکتی ہنسی کھلکھلاہٹیں شامل ہوگئی تھی۔۔

دونوں کو ساتھ خوش دیکھ لپٹا لپٹا کر پیار کرتے ہوئے فضا آبدیدہ ہوگئی تو سفیان کی چھاپہ مار انٹری نے محفل کا رنگ دوبالا کردیا۔۔بچوں کی اچھل کود شور شرابہ،سفیان کی مسخری اور شاہد بھائی کی چھیڑ چھاڑ حسن منزل نے گویا خوشیوں کی بارات کا استقبال کیا ہوا تھا۔۔

اسی دوران بختیاور صدیقی نے کال کرکے کل صبح سے ہی سب کو اپنی طرف انوائٹ کرلیا تو اتنے خوشگوار حادثات میں ان کی یہ پہل آپا لوگوں کی دل کی نہاں خانوں میں دفن تھوڑی بہت شکوک و شبہات کو بھی دھو دیا تھا۔۔

خواتین نے ڈنر کا پرتکلف انتظام کرنے کیلئے کچن کا رخ کیا تو پیچھے سفیان اور شاہد بھائی نے عاشر کو دبوچ کر اس کی کھنچائی شروع کردی۔۔۔جیسے تیسے ان کے نرغے سے نکل کر وہ فوراً خواتین کی پناہ یعنی کچن میں پہنچا تھا۔۔

"بھائی کچھ چاہیئے تھا آپ کو۔۔؟"

اسے دروازے میں کھڑا دیکھ سلاد کاٹ رہی صبا نے ہاتھ روک کر پوچھا وہیں دوسری کرسی پر بیٹھی ڈیزٹ کیلیئے فروٹس کاٹ رہی رمشاء بھی اس کے نام پر الرٹ ہوئی۔۔

نہیں کچھ بھی نہیں چاہیئے تھا۔۔میں باہر خالی ہی بیٹھا تھا تو سوچا آپ لوگوں کی ہیلپ کروا" دوں۔۔"پیچھے سے آتی سفیان کی بلند آواز پر وہ فوراً کچن کے اندر گھسا۔

اس کی ضرورت نہیں ہے سب تیار ہے۔۔بس بریانی دم دینا ہے ڈیزٹ رمشاء اور سلاد اور" رائتہ صبا بنا لے تو ہم سب بھی باہر ہی آرہے ہیں۔۔"برنر کے پاس کھڑی آپا کفگیر لیئے مڑتی ہوئی بولی۔۔

"ارے !آپا ڈیزٹ بنانا ان کے بس کا روگ نہیں ہے میں بنا دیتا ہوں۔۔"

رمشاء کی پاس والی چیئر سنبھالتے اسے سمجھنے کا موقع دئے بغیر وہ اس کے ہاتھ سے چاقو لے چکا تھا۔۔

اس کے ارشادات پر حق دق رمشاء نے اسے گھورنا چاہا جو تیزی سے فروٹس کاٹ رہا تھا۔کیونکہ اس کا مقصد فقط سفیان اور شاہد بھائی سے پیچھا چھڑانا تھا۔

آپا سنا آپ نے ان کے فرمودات۔۔۔"گھوریوں کا اثر نہ ہوتے دیکھ اس نے آپا کو شکایت" لگائی۔۔

عاشر بری بات واپس کرو رمشاء کو چاقو آتا ہے اسے بنانا اب ایسی پھوہڑ بھی نہیں ہے۔۔"آپا" نے وہیں سے بھائی کو گھورا۔صبا نے مسکراہٹ چھپائی۔۔

مطلب آپ بھی مانتی ہیں کی پھوہڑ ہے--اس نے مسکراہٹ دبائی۔اور ویسے بھی آپا یہ وکیل" ہیں دس اقسام کی کڑوی کسیلی باتیں بنا سکتی ہیں یہ ڈیزٹ وغیرہ کہاں---"قصداً جملہ ادھورا چھوڑ کر اب وہ اس کے تیکھے تیوروں سے محفوظ ہورہا تھا ساتھ کام بھی جاری تھا--

روایتی سانسوں والی طنز و تنقید کی عمدہ صلاحیت کی تو خیر سے آپ میں کوئی کمی نہیں آپ ہی" امور خانہ داری بھی سکھا دیں--"وہ کلس کر نیچی آواز میں بولی جو پہلو میں بیٹھی صبا کی سماعت تک بھی رسائی کر گئی ۔

آپا کو بتاؤں ان کی عزیز من نے ان کے اکلوتے بھائی کو کتنے خطرناک لقب سے نوازا" ہے---؟ "اس کی جانب جھک کر عاشر نے دھمکایا--

اؤ !ہو تو اس لئے وہاں سے فرار ہوا گیا ہے تاکہ کچن رومانس ہوسکے---"سدا کے منہ پھٹ" سفیان نے آتے ہی چٹکلا چھوڑا--

بکواس نہ کیا کر--"بدک کر رمشاء کہ پہلو سے اٹھتے خجالت سے چہرہ سرخ ہوگیا تھا رمشاء بھی" اس کھلے ڈلے انداز پر بری طرح سٹپٹائی--

جبکہ صبا اور آپا نے بیک وقت سفیان کو اس دیدہ دلیری کیلئے فہمائشی نظروں سے گھورا--

ویسے کیا خیال ہے بیگم صاحبہ اب جلدی سے ان دونوں کہ ولیمہ کی تاریخ نہ فائنل کردیں آگے" ہی خاصی تاخیر ہو چکی ہے---"شرارتی نظروں سے عاشر کو دیکھتے شاہد بھائی نے آپا سے پوچھا--

میں بھی یہی سوچ رہی ہوں کل جج صاحب کے یہاں جائیں گے تو ان کی رائے لے لیں"

گے۔۔۔"آپا سبھاؤ سے بولیں۔۔

"ویسے آپا جہاں اتنی تاخیر ہوگئی مزید سال ڈیڑھ سال انتظار نہ کرلیں ہم۔۔۔؟"

وہ کس لیئے۔۔۔؟"سفیان کی عجیب منطق پر آپا نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔۔"

تاکہ ولیمہ کے گرینڈ ایونٹ میں ظلِ الٰہی کا بھی کوئی نیو لانچ پروڈکٹ شمولیت اختیار کرلے آخر"

"اپنے ماں باپ کے ولیمہ کہ زردے پر اس معصوم کا بھی پورا حق ہے۔۔کیا کہتی ہیں۔۔؟

سفیان نے نہایت سنجیدگی سے پھلجھڑی چھوڑ کر آپا کو یوں دیکھا جیسے کتنی اہم بات کی ہو۔۔

بہت فضول بولتے ہو تم سفیان۔۔۔"رمشاء کا حیا سے جبکہ عاشر غصہ و خجالت سے سرخ چہرہ"

دیکھ آپا نے اسے سرزنش کیا ورنہ ہنسی تو انھیں بھی بہت آئی تھی۔۔

ویسے آئیڈیا اتنا بھی برا نہیں ہے۔۔"شاہد بھائی بھی شرارت میں شامل ہوئے۔۔"

ہاں !وہی تو۔۔۔"سفیان کی باچھیں کھلی۔۔"

تمہاری مرمت تو میں کرتا ہوں بیٹا ٹھہر جاؤ۔۔۔"عاشر نے فوراً اس کی گردن کو اپنے مضبوط بازو"

کے شکنجہ میں کسا پھر وہ لاکھ دہائیاں دیتا رہا لیکن عاشر نے اپنی بھڑاس نکالنے تک اس کی جان نہ چھوڑی۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

دوسرا دن ڈھیروں گہما گہمی لیکر طلوع ہوا تھا۔ صبح آٹھ بجے کہ قریب تین گاڑیوں میں وہ لوگ صدیقی مینشن کیلئے روانہ ہوئے تھے۔

گزشتہ تلخ تجربوں کی روش میں عاشر نے پہلو تہی سے کام لینا چاہا لیکن آپا اور سفیان کی برین واشنگ پر اسے سیدھا ہونا پڑا تھا۔

رمشاء اب تک دو محاذ پر اکیلے لڑی تھی اور اب اپنی کامیابی پر وہ بے انتہا خوش تھی، پھر پہل بختیاور صدیقی کی جانب سے ہوئی تھی ایسے میں اگر وہ کدورت رکھ کر کم ظرفی کا ثبوت دیتا تو سب سے زیادہ دکھ رمشاء ہی کو ہونا تھا اور اب وہ اس لڑکی کو اپنی ذات سے کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔۔

صدیقی مینشن میں ان کا استقبال پورے تعظیم و تکریم کے ساتھ ہوا تھا بی اماں خود برسوں بعد صدیقی منشن فقط رمشاء کی سسرالیوں کیلئے لوٹی تھیں۔۔بختیاور صدیقی بھی خلاف مزاج سب کے ساتھ بے حد خوش اخلاقی سے ملے تھے جس کی رمشاء کو بھی توقع نہیں تھی۔۔

البتہ سسر داماد کے درمیان کھینچاؤ سبھی نے محسوس کیا تو جو وقت کے ساتھ ہی رفتہ رفتہ جانا تھا۔۔

پرتکلف ناشتہ کا سلسلہ اپنے انجام کو پہنچا تو حال میں نشستہ مرد حضرات کے درمیان سیاسی موضوع پر تبادلہ خیال شروع ہوگیا جس میں سفیان اور شاہد بھائی نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا عاشر اس دوران زیادہ چپ ہی رہا۔۔

تاہم ایک ایک حرکت سے عیاں سجی سنوری دل کے بہت قریب تر محسوس ہورہی رمشاء کی دیدنی خوشی کا وہ گاہے بگاہے بڑی سنجیدگی سے جائزہ لے رہا تھا جو ادھر سے ادھر اڑتی پھر رہی

تھی جیسے ہفت اقلیم کی دولت مل گئی ہو اسے۔۔

بچے تو تھے ہی بے حد خوش آپا اور صبا بھی بی اماں کی مزیدار صحبت سے لطف اندوز ہورہی تھیں۔سب کے خوشی سے منور چہرے دیکھ عاشر کو بھی اپنے کھینچے عضلات کو نارمل کرنا پڑا تھا۔۔

تھینکیو ڈیڈی۔۔ تھینکیو سو مچ "!!بختیاور صدیقی کال سننے کیلئے سائیڈ پر آئے تو ممنون و مطمئن" رمشاء ان کے قریب چلی آئی۔۔

مانا میں کوئی آئیڈیل فادر نہیں ہوں بٹ اتنا اِل میینرڈ بھی نہیں کی گھر بلائے گیسٹ کے ساتھ" مس بیہیو کروں۔"انھوں نے اپنے مخصوص انداز میں بیٹی کو گھورا جس کا آج رمشاء کو بالکل برا نہیں لگا تھا بلکہ مسکراہٹ اور گہری ہوگئی تھی۔۔

آپ کو سب کیسے لگے۔۔؟ "توقف لیکر اس نے اشتیاق سے پوچھا تھا۔"

کیونکہ جو لوگ اس کے ڈیڈی کی مزاج کو نہیں بھاتے تھے زیادہ دیر وہ ان کے ساتھ اخلاقیات نبھانے کا جبر نہیں کرتے بلکہ واک آؤٹ کر جاتے تھے۔۔

اچھے ہی ہیں۔۔"انھوں نے قصداً لہجہ عام سا رکھا۔۔"

حقیقتاً انھیں یہ لوگ اپنی توقع کے برعکس معقول لگے تھے۔ورنہ آج تک اپنے خود ساختہ مفروضوں کی روشنی میں وہ ان لوگوں کو گیا گزرا ہی گردانتے آئے تھے آج جب رعونت کا چشمہ اتا کر دیکھا تو ان کا اخلاق رکھ رکھاؤ کے وہ قائل ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔حیثیت بھلے ان کے برابر کی

نہیں تھی لیکن اخلاق و رکھ رکھاؤ میں وہ ان سے کم بھی نہیں تھے زبانی نہ صحیح دل میں انھوں نے یہ لازمی تسلیم کیا تھا۔۔

بہت اچھے ہیں وہ لوگ ڈیڈی اور آپ بھی بہت اچھے ہیں۔۔"پہلی بار جھجھک کے باوجود ان" کے قریب ہوتی وہ لگاوٹ سے بولی۔۔

ہمم "!!بختیاور صدیقی نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر ہمم کرتے سائیڈ سے نکل" گئے۔۔اور زندگی میں پہلی بار ان کہ پدرانہ دستِ شفقت کے اپنے سر پر ٹھہرنے پر خوشی سے نہال رمشاء کی آنکھوں میں تراوٹ اُترنے لگی۔۔

میں جیت گئی بھائی۔۔۔"بھیگی آنکھوں سے مسکراتے اُپر کی سمت چہرہ اٹھاکر وہ زیر لب" بڑبڑائی۔۔

آپ نے جانے میں بہت جلدی کردی بھائی ورنہ آج آپ دیکھتے میں نے آپ سے کیا وعدہ پورا" کیا ہے۔۔"بھیگی پلکوں کو موند کر وہ عنصر سے شکایت کر رہی تھی۔۔

"کونسا وعدہ؟؟"

آپ"!!بہت قریب سے اُبھری عاشر کی آواز پر اس نے تیزی سے آنکھوں کے گوشے صاف" کیے۔۔

بتایا نہیں۔۔۔"اس کے سجے سنورے روپ کو آنکھوں میں سموتے عاشر نے زور دیا۔"

کوئی وعدہ نہیں چلیں سب کے پاس چلیں۔۔"وہ ٹال کر مسکراتی آگے بڑھی۔۔"

کہیں اس وعدے کی بات تو نہیں کر رہی آپ جس کی تکمیل آپ کے ڈیڈی کی شرط سے ہوکر"
"گزرتی ہے------؟
آپ--آپ کو کیسے معلوم---؟"وہ بھونچکا کر بے یقینی سے مڑی--"
یہ شرط والی بات تو اس کے اور بختیاور صدیقی کے درمیان کی تھی۔جب عنصر اور امبر کو سنگدلی سے انھوں نے گھر سے نکالا تھا۔اور پہلی بار اپنے حق کیلئے بھی نہ بولنے والی رمشاء بھائی کیلئے بختیاور صدیقی کے مقابل کھڑی ہوئی تو جواباً انھوں نے تمسخرانہ انداز میں اس کے آگے شرط رکھی تھی کی اگر اس نے انھیں ایک کامیاب وکیل بن کر دکھا دیا تو وہ عنصر اور امبر کو قبول کرلیں گے۔شرط کا ایک حصہ یہ بھی تھا کی وہ اس دوران یہاں پر سوائے ان کے کسی سے کوئی رابطہ نہیں رکھے گی--اور ان کی اس ایک شرط کیلئے اس نے چھ سال تک بن باسی کاٹی تھی صرف اپنے بھائی بھابی کو ان کا مقام دلانے کیلئے---
اتنی بے یقینی کیوں---؟"اسے بازو تھام کر اپنے قریب کرتے عاشر نے اس کی پلکوں پر"
اٹکے موتی کو پور پر چنا--
"جج صاحب نے بتایا تھا پرسوں یہی وجہ تھی نہ جو آپ اتنے سال تک منظر سے غائب رہیں--"
"ڈڈ--ڈی--ڈیڈی نے---"
اس کی ٹھوڑی اتنے سالوں کی اذیت پر لرز گئی تھی--آنکھوں میں موٹے موٹے باغی آنسوں اُمڈ آئے جنھیں چھپانے کیلئے رخ موڑنے لگی کی عاشر نے کھینچ کر اسے اپنے کشادہ سینے میں

چھپاتے بازوں کا گھیرا تنگ کرلیا تو وہ بہترین جائے پناہ ملتے ہی دل کا غبار نکالنے لگی۔۔
بہت بڑے بڑے وعدے وعید کے پل باندھنا مجھے نہیں آتا،نہ ہی یہ کہوں گا کی گزشتہ ساری" باتوں کو بھلا کر آپ کے ڈیڈی سے بہت خوش اخلاقی سے پیش آؤں گا۔۔ہاں !آپ کیلئے آپ کی خوشی کیلئے کوشش پوری کروں گا کی کبھی اس تعلق میں دڑاڑ کی وجہ میں نہ بنوں۔۔۔"اس کے سر پر لب رکھتے عاشر نے یقین دہانی کروائی تھی جس پر وہ آسودگی سے آنکھیں موندتی اس کے سینے میں سر چھپا گئی۔۔۔

مجھے اپنی حیات کا محور کردے
ادھورا ہوں خواہشوں کا ثمر کردے
کبھی رو ہجر کی تاریک شب میں
کبھی میری محبتوں کو امر کردے
ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

"ماہر نفسیات کہتے ہیں تنہائی میں مسکرانا بہت ہی خطرناک مرض کی علامت ہے۔۔"
صدیقی منشن میں پہلی بار ڈھیروں آسودگی بھری گہما گہمی لیکر اُتری شام کا مبہم مسکراہٹ سنگ خیر مقدم کرتی وہ گارڈن میں کھیل رہے بچوں اور ان کے قریب نرم تاثرات سنگ کھڑے بختیاور صدیقی کو دیکھ جاگتی آنکھوں سے دیکھے خواب کی خوبصورت تعبیر پر وہ دل سے مسکرارہی تھی جب عاشر اس کے برابر کھڑا ہوا۔۔

ماہر نفسیات کے یہاں بھی آپ کا آنا جانا ہے ویسے کوئی ایسی تعجب خیز بات بھی"
نہیں--"نگاہ اس کی جانب پھیرتی وہ چھیڑنے کے انداز میں بولی--
کوئی نہیں اگلی بار آپ کو ساتھ لیجاؤں گا--"وہ بھی برا منائے بغیر خوش اخلاقی سے بولا--"
آئیں واک کرتے ہیں--"نفی میں سرہلاتے وہ نئے لگائے گئے پودوں کی کیاریوں کی سمت"
بڑھی--
ویسے ایک سوال پوچھوں--؟"اس کے ہمقدم ہوتے عاشر نے اجازت چاہی--"
جی پوچھیں--"وہ کیاری کے قریب رک گئی--"
"آپ کو لڑکی ہوکر خود میرے لیئے پرپوزل بھیجتے ہوئے عجیب نہیں لگا--؟"
عجیب لگنا کیوں تھا--؟"کیاری کے قریب دو زانوں بیٹھتے اس نے بھی سوال برائے سوال"
کیا--کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی عاشر پرسوں رات کی طرح اسے بے تکی بحث سے تنگ کرنے کے
موڈ میں ہے--
مطلب-آپ----"اسے گڑبڑانے کی کوشش میں الٹا وہ ہی گڑبڑا گیا تھا--"
دیکھیں"!اکبر سنگھ کی گڑبڑاہٹ سے حظ اٹھاتی مسکراہٹ دبائی-میں نے لنڈن ہی سے آپ"
کے متعلق معلومات اکٹھا کرنا شروع کر دیا تھا یہاں آکر پرسنلی بھی آپ کی روٹین لائف کو ابزور
کیا جسے نہایت روکھا پھیکا بورنگ پایا،دوسرا مجھے سفیان بھائی نے بھی بتایا کی---"شرارتاً جملہ
ادھورا چھوڑ کر وہ اب نئی کونپلیوں سنگ مخروطی انگلی سی چھیڑخانی کر رہی تھی---

کیا بتایا اس نے ؟"سفیان فسادی کام نام آتے ہی عاشر کی حساسیت الرٹ ہوئی۔۔"

"جانے دیں رات گئی بات گئی۔۔۔"

میں نے پوچھا کیا بتایا اس لعنتی انسان نے۔۔؟"عاشر دانت کچکچاکر اس کے قریب آیا۔کیونکہ" اس دوست نما دشمن سے خیر کلمات کی اسے توقع قطعاً نہیں تھی۔

یہی کی آپ جناب سنتھ سادھو عابد زاہد ٹائپ بندے تو ہیں ہی ساتھ ہی۔۔ڈرامائی توقف لیکر" وہ ہاتھ جھاڑتی کھڑی ہوئی۔۔ساتھ آنکھوں والے اندھے بھی ہیں۔۔اب ایسے مایوس کن ریویوز ملنے کے بعد اگر میں آپ کی طرف سے پہلی نظر کا پیار پھر اقرار اور پھر شادی کا انتظار کرتی تو پھر تو آپ کے نام کا جوگ ہی لینا پڑتا مجھے،اور میں ٹھہری پریکٹکل بندی،کتابی چیزیں مجھ سے کہاں ہوتی ہے۔۔ "پرسکون انداز میں بات مکمل کرتی حیرت و صدمہ کا مجسمہ بنے عاشر کو یکسر نظر انداز کر وہ آگے بڑھ گئی تھی۔۔

"اس لعنتی انسان سے خیر کی امید ہی عبث ہے۔۔"

سفیان سعید کے اس کے متعلق ارشادات فخریہ قطعی نہیں ہوں گے اس بات کا اسے سو فیصد یقین تھا۔لیکن اس قدر فضول ہوگا عاشر کو توقع نہیں تھی۔۔عاشر کا من کیا سفیان سعید کا گلا غائبانہ اس کے ہاتھوں میں آجائے تاکہ وہ اپنا بھراس نکال سکے۔۔

اب اس میں اتنا برا منانے کی بھی کیا بات ہے دوست ہیں لیکن کبھی غیرجانب داری سے" بھی تجزیہ کرنا پڑتا ہے۔۔"اسے اسی جگہ کھڑا بڑبڑاتا دیکھ رمشاء نے آنکھیں پٹپٹاکر سفیان کی

حمایت پس پردہ عاشر کو اور سلگایا۔

تو میں آپ کو ایسا لگتا ہوں۔۔"وہ کڑے تیوروں سنگ لمبے ڈگ اٹھاکر اس کے مقابل آیا۔۔"

لگتا کیا ہوتا ہے۔آپ ہیں ایسے۔ورنہ مال میں ایک خوبصورت لڑکی سے تصادم ہونے پر کون"

اس کے ساتھ الجھ کر حسین اتفاق کا بیڑا غرق کرتا ہے۔۔"رمشاء نے مصنوعی سنجیدگی سے پہلی

ملاقات کا حوالہ دیا۔۔

اور کوئی فرد جرم جو اس بشر پر عائد ہوسکے۔۔"سینے پر ایک ہاتھ رکھ کر وہ مودبانہ انداز میں جھکا۔"

نہیں !فلحال کیلئے اتنا ہی باقی الزامات عائد کرنے کیلئے پوری عمر پڑی ہے۔۔"کشادہ آنکھوں"

میں ہلکورے لیتی شوخی و شرارت سے دھڑکنیں بے ترتیب ہوئی تو وہ فوراً سنبھل گئی۔۔۔

مطلب یہ سلسلہ اب ساری عمر چلنا ہے۔۔؟"پہلو میں جھول رہے مرمری ہاتھ کو اپنے ہاتھ"

میں لیتے وہ گمبھیر لہجے میں گنگنایا۔

کوئی شک۔۔؟"دھڑکنوں کو سنبھالتی وہ اترائی۔"

پھر دونوں ہی لایعنی بحث پر ہلکا قہقہہ لگا اٹھے اور چھوٹے چھوٹے قدم ایک دوجے کے ہمقدم

اٹھانے لگے۔۔

"!ماپا"

"مما"

وہ چند قدم ہی چلے تھی کی دونوں خرگوش دوڑتے ہوئے ادھر آئے عاشر نے فوراً جھک کر آرو کو

گود میں اٹھایا جبکہ مان رمشاء سے لپٹا تھا۔۔

میں نے مما کو پہلے چھوا۔۔"مان چہکا شائد ان دونوں میں ریس لگی تھی۔۔"

گود میں ماپا کے پہلے تو آرو آئی ناں۔۔"آرو اترائی۔"

چلیں میں بھی آپ کو گود میں لے لیتی ہوں۔۔"مان کے ہونٹ لٹکانے سے قبل رمشاء نے" جھک کر مان صاحب کو گلے لگایا۔۔

ماپا کو کسی تو پہلے آرو نے دی ناں۔۔"عاشر کا گال چومتے وہ پھر چہکی۔۔جواباً مان نے بھی فوراً" رمشاء کے گال کا بوسہ لیا تو دونوں کی میٹھی تکرار پر عاشر اور رمشاء کا بے ساختہ زندگی سے بھرپور قہقہہ گونجا تو دونوں بھائی بہن خفیف سے ہوگئے۔

عاشر نے جھک کر دوسرے بازو میں مان کو اٹھایا اور باری باری دونوں کی چھوٹی سے پیشانی کو چوما۔۔

ماپا مما۔۔۔"دونوں بھائی بہن ایک زبان چیخے۔برق رفتار سے ان مدعا سمجھ کر عاشر رمشاء کو" سنبھلنے کا موقع دئے بغیر اس کی ملیح جبین پر اپنے عنابی لب ثبت کر گیا۔۔

"ہاہاہاہاہا۔۔۔۔"

بچے اپنے ماپا کی پھرتی پر کھلکھلائے جبکہ بچوں کی موجودگی میں اس بے باکانہ جسارت پر سرخ ہوتی رمشاء حیا آلود نگاہوں سے عاشر کو گھورنے کیلئے نگاہ اٹھا کر ان بے باک نگاہوں کا مقابلہ نہ

کرتی شرمگین تبسم سنگ نظر جھکا گئی تو عاشر دبنگ لیڈی کے مشرقی ادا پر فریفتہ ہوتا مان والا بازو اس کے شانے پر دھرتا ہنس دیا۔۔

احباب سب بضد تھے کی گوہر تراشنا
اور دل یہ کہ رہا تھا کی پتھر تراشنا
فرصت ملے جو تاج کی تعمیر سے کبھی
!!ننھا سا پرسکون سا ایک گھر تراشنا

اپنے ویرانیوں کے آما جگہ گھر میں آج اُترے آسودگیوں کے مستقل ڈیرے کو مطمئن نظروں سے دیکھ رہے بختیاور صدیقی کی نظر اس خوبصورت و مکمل منظر پڑی تو ان کے دل میں آسودہ پرسکون موسم ٹھہر گیا۔۔درست وقت پر اپنی انا کی پیروی چھوڑ کر انھوں نے درست فیصلہ لیا تھا ورنہ اگر یہ خوبصورت فیملی بکھر جاتی تو وہ ساری زندگی خود سے نگاہ نہ ملا پاتے۔۔
پر اب وہ اپنی بیٹی سے نگاہ ملا کر کہ سکتے ہیں انھوں نے عمر کے اس حصے میں جاکر ہی صحیح اس پتھر کے مکان کو گھر بنانے کی بنیاد رکھ دی ہے جہاں کی گھٹن زدہ فضا کی جگہ رشتوں کے احترام و احساس نے لینا شروع کر دیا ہے۔۔۔

ⓝⓞⓥⓔⓛ ⓑⓨ ⓙ ⓝⓘⓚⓗⓐ

""""پس نظر""""

اس ذاتِ پاک کی بنائی اس خوبصورت کائنات میں ہر شئے کا اپنا ایک کردار ہے،کوئی بھی شئے

بے وجہ بیکار نہیں ہے۔اس ربِ کائنات نے ہر شئے کو بامقصد رکھا ہے۔۔
بس ہماری ترجیحات کسی چیز کو ہمارے لیئے بے حد ضروری لازم ملزم بنا دیتی ہے تو کسی چیز کو بے وجہ بیکار بنا دیتی ہیں جو کہ اپنی جگہ درست ہے۔۔
اور ہم اب اس عہد میں جی رہے ہیں جہاں اس ربِ کائنات کا سب سے خوبصورت تحفہِ رشتوں "کو ہم نے فردی کامیابی کہ زعم احساسِ برتری میں چور ہوکر رفتہ رفتہ اپنی ترجیحاتِ" زندگی کی فہرست سے نکالتے ہوئے احساس و مروت سے عاری خودغرض و خود پسند زندگی کو ترجیح دے رہے ہیں۔۔
اس تناظر میں بختیاور صدیقی اور اسفندیار جیسے کردار ہم غور کریں تو ہمارے آس پاس بہت سے بکھرے ہوئے ہیں نہ صرف ہمارے ارد گرد بلکہ غیرجانب داری سے تجزیہ کریں تو ہمارے اندر بھی کہیں نہ کہیں ایسے کردار مقید ہیں۔۔
اپنی کامیابی کی راہ ہموار کرنا اپنی ترجیحات کو فوقیت دینا غلط نہیں ہے،لیکن فردی کامیابی کی دور میں بے حسی سے خود سے وابستہ رشتوں اور ان کے احساسات کو سفاکیت سے مجروح کرتے چلے جانا ایسے کی کبھی پلٹ کر پیچھے دیکھنے کی نوبت آئے تو بس پشیمانی کی راکھ کے علاوہ دور دور تک گھٹن کا اندھیرا آپ کا منتظر ہو یہ آپ سے جڑے رشتوں کے ساتھ ہی نہیں آپ کے اپنے ساتھ بھی شدید ناانصافی ہے۔۔
خسارہ صرف اتنا ہی نہیں رہتا اگر اس خسارے کی سفر میں اسفندیار جیسے خودغرض مفاد پرست

کردار آپ کے ہمقدم ہوجائیں تو پچھتاؤں کے راکھ پر بھی حق جمانے سے آپ محروم رہ جاتے ہیں۔۔

سو احباب اپنے سے جڑے رشتوں کی عزت کریں انھیں وقت دیں،کوتاہ نظری سے کام نہ لیتے ہوئے رمشاء،عاشر اور دیگر کرداروں کی طرح وسیع نظری کا مظاہرہ کریں۔۔کیونکہ رشتوں کے خساروں کا کوئی ازالہ نہیں ہوتا ہے۔سو احباب خوش رہیں زندگی مختصر سی ہے اسے جیئں خود غرضی کے دہند میں گم ہوکر بس گزاریں نہیں۔۔اور زندگی جینے کیلیئے رشتے ضروری ہیں سو اس کی قدر کریں۔۔

اپنی کہانی و کرداروں کے ذریعہ یہی سمجھانے کی ادنیٰ سی کوشش کی ہے میں نے کہاں تک کامیاب رہی یہ تو آپ قاری حضرات ہی بتا سکتے ہیں۔

انسان کی چاہت ہے کی اُڑنے کو پر ملیں
اور پرندوں کی چاہت ہے کی رہنے کو گھر ملے۔

------ختم شدہ-----

!!السلام علیکم احباب

امید واثق ہے بخیریت ہوں گے۔۔

الحمد اللہ !میرا ایک اور دل کو چھوتے کرداروں سے سجا سنہرا سفر اپنے اختتام کو پہنچا۔۔اس سارے سفر میں آپ سب کے پرخلوص ساتھ کیلیئے میں دل سے مشکور ہوں۔۔

بہت شکریہ احباب میرے کرداروں کو پسند کرنے مجھے سراہنے گائیڈ کرنے کیلئے ❤️---
اپنی جانب سے میں نے پوری کوشش کی ہے باقی ممکن ہے کہیں آپ میرے نظریات سے متفق نہیں رہے ہوں گے،یا کوئی چیز آپ کے دل کو چھو گئی ہوگی سو آپ کی قیمتی رائے کی میں دل سے منتظر ہوں---لہذا ناول پڑھ کر رویو دینا بالکل نہیں بھولیں--
دوران سفر ہوئی چھوٹی بڑی غلطیوں اور ہوئی طویل تاخیر کیلئے دل معذرت خواہ ہوں--نسلِ آدم کی تو نشانی ہے غلطیاں)ہاہاہا(---
نیا سفر نجانے اب کب شروع ہو تب تک کیلئے الوداع دعاؤں میں خاص خیال رکھیں--
جہاں بھی رہیں خوش و خرم شاد و آباد رہیں،اپنی صحت کا اپنے سے جڑے قیمتی رشتوں کا بہتر خیال رکھیں---
"آپ کی قیمتی رائے کی منتظر آپ کی لکھاری "جے۔نکہت
خدا حافظ--
😍 خوش رہیں احباب